ردِ قادیانیت

رسائل

حضرت مولانا قاضی غلام گیلانیؒ

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ

مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش درانیؒ

حضرت مولانا مفتی غلام مرتضیٰ میانیؒ

احتسابِ قادیانیت

ہشدہم

www.besturdubooks.wordpress.com

عرض مرتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - اما بعد! احتساب قادیانیت کی اس جلد (۱۵ ویں) میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ (لکھنؤ)، جناب شیخ محمد یعقوب صفدری پٹیالوی اور جناب علامہ نصیری بھیروی کے رد قادیانیت پر سات کتب و رسائل شائع کرنے کی اللہ رب العزت نے توفیق سے سرفراز فرمایا ہے۔ جن کی ترتیب درج ذیل ہیں۔

۱	قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ	حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ
۲	قادیانی کیوں مسلمان نہیں؟	// //
۳	مسئلہ نزول مسیح وحیات مسیح علیہ السلام	// //
۴	کفر و اسلام کے حدود اور قادیانیت	// //
۵	تحقیق لاثانی	جناب شیخ محمد یعقوب پٹیالوی
۶	عشرہ کاملہ	// //
۷	بروق خفیفہ	علامہ نصیری بھیروی

حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ کا بر دیوبند میں سے تھے۔ حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد، دارالعلوم دیوبند کی شوریٰ کے رکن، ماہنامہ الفرقان لکھنؤ کے بانی مدیر اور متعدد کتابوں کے مصنف تھے۔ آپ کی فن حدیث میں سات جلدوں پر مشتمل معارف الحدیث ایک یادگار کتاب ہے۔ آپ مصنف و خطیب ہونے کے علاوہ مناظر و متکلم بھی تھے۔ آپ کے رد قادیانیت پر یہ رسائل اس جلد میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ ہر رسالہ پر خود مصنف مرحوم نے اپنے قلم سے تعارف لکھا ہے۔ وہ ہماری چھٹی ہوگی۔

www.besturdubooks.wordpress.com

تعارف تحقیق لاثانی وعشرہ کاملہ

جناب شیخ محمد یعقوب پٹیالہ کے بزرگ تھے۔ آپ کی رد قادیانیت پر دو کتابیں ہمیں میسر آئی ہیں۔ اس جلد میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

۱۔ تحقیق لاثانی

یہ کتاب ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۷ء میں پہلی بار شائع ہوئی۔ جس میں آپ نے مرزا قادیانی کے نکاح آسمانی (محمدی بیگم) کے واقعہ کی تفصیلات کو ایسے انداز میں مرتب کیا ہے کہ اس کی کوئی جزئی چھوٹنے نہیں پائی۔ مرزا کے الہامات، اقرار اور خواہش کے قائم کردہ معیاروں کی رو سے مرزا قادیانی کے کذب اور اس کے عقائد کو شریعت اسلامیہ کے مخالف ثابت کیا ہے۔

۲۔ عشرہ کاملہ

عشرہ کاملہ دراصل تحقیق لاثانی کا ہی حصہ دوم ہے۔ جسے الگ نام "عشرہ کاملہ" سے شائع کیا گیا۔ دونوں کتابیں اپنے اندر بے مثال تحقیقی رنگ رکھتی ہیں۔ ان پر حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری کی تقریظ ہے۔ یہ اول ۱۳۳۶ھ میں شائع ہوئی۔ بعد میں ریحانۃ الہند حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ نے کتب خانہ یحیویہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور سے ان کو شائع کیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ ان دونوں کتابوں کا جو نسخہ ملا ہے حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ نے پاکستان میں تقسیم کے لئے مرکز ملتان میں بھجوایا۔ اس لحاظ سے یہ دونوں کتابیں ہمارے لئے "تبرکات اکابر" کا درجہ رکھتی ہیں۔ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ، حضرت شیخ الحدیث سہارنپوریؒ کے ہاں سے ان کتابوں نے شرف قبولیت کا اعزاز حاصل کیا جو ہمارے لئے کسی درجہ تسکین قلب کا باعث ہو سکتی ہیں۔ امید ہے کہ قارئین سے جو عرض کرنا چاہتے تھے وہ عرض کر دیا ہے۔ ہاں البتہ کتاب عشرہ کاملہ کی یہ خوبی بھی ہے کہ اس میں دس فصل قائم کئے ہیں۔ ہر فصل میں دس دلائل ہیں۔ یوں مرزا قادیانی کے کذب پر اس کتاب میں سو دلائل جمع کر کے مرزا قادیانی کو سو فیصد کذاب ودجال ومکار وعیار مردود ومرتد ثابت کیا گیا ہے۔

قادیانیوں نے تفہیمات کے نام سے عشرہ کاملہ کا جواب شائع کیا۔ بارقہ نصیبیہ کے نام پر اس کا جواب الجواب علامہ نصیری بی۔اے نے شائع کیا۔ وہ بھی اس جلد میں اس کتاب کے ساتھ شامل اشاعت ہے۔ حق تعالیٰ شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین بحرمۃ النبی الکریمؐ!

فقیر اللہ وسایا! ۱۰؍ذی الحجہ ۱۴۲۷ھ بمطابق ۳۱؍دسمبر ۲۰۰۶ء

www.besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجمالی فہرست ..... احتساب قادیانیت جلد ۱۸

www.besturdubooks.wordpress.com

قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ

حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ

www.besturdubooks.wordpress.com

قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ

مولانا محمد منظور نعمانی

تعارف

جنوری ۱۹۵۳ء میں اس عاجز کو کانپور میں ایک نجی مجلس میں قادیانیت پر ایک گفتگو کرنے کا اتفاق ہوا۔ جس میں، میں نے صرف یہی بتایا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو جانچنے کا اور قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا اور آسان راستہ کیا ہے؟ جس سے ہر کم سے کم عامی بھی ان کو جانچ پرکھ سکے۔

جب یہ گفتگو قلمبند ہو کر ماہنامہ الفرقان لکھنؤ میں شائع ہوئی تو بکثرت خطوط آئے کہ اس کو مستقل رسالہ کی شکل میں بھی شائع کیا جائے۔ بمبئی کے ایک تبلیغی ادارے کی طرف سے خصوصیت سے اس کا تقاضا کیا گیا اور اس کے سیکرٹری صاحب نے بار بار لکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ دراصل انہی کے مسلسل تقاضوں نے اس پر آمادہ کیا۔ ورنہ بالکل ارادہ نہ تھا۔ بہرحال اب اس رسالہ کی شکل میں اس کو شائع کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس سے فائدہ پہنچائے۔ اس کے مطالعہ کے وقت ناظرین کو یہ ملحوظ رکھنا چاہئے کہ پہلے یہ گفتگو ماہنامہ الفرقان میں شائع ہوئی تھی اور اس کو بعینہٖ اس رسالہ کی شکل میں طبع کرا دیا گیا ہے۔

اس گفتگو کے لب و لہجہ میں بھی ناظرین کو بعض مقامات پر شاید کچھ غیر متوقع قسم کی تلخی محسوس ہو۔ لیکن اس کے لئے یہ عاجز کسی معذرت کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی امت کے بارے میں وہ جانتا ہے جو یہ عاجز جانتا ہے اس کی گفتگو میں اگر ان لوگوں کے بارے میں تلخی ہو جائے تو دوسروں کو اسے معذور سمجھنا چاہئے۔

محمد منظور نعمانی ۔ ذیقعدہ ۱۳۷۲ھ

تمہید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ!

جنوری کے دوسرے ہفتہ میں کانپور سے ایک نوجوان اس عاجز کے پاس آئے اور انہوں نے بتایا کہ ان کے بعض عزیز قادیانی ہیں اور وہ دوسرے عزیزوں اور قرابت داروں سے

www.besturdubooks.wordpress.com

بھی اس سلسلہ میں باتیں کرتے ہیں جس کی وجہ سے اور لوگوں کے بھی گمراہ ہونے کا خطرہ ہے۔
انہوں نے مجھ سے یہ خواہش کی کہ میں ان کے ساتھ چل کر انہیں سمجھانے کی کوشش کروں۔ میں نے
ان سے کہا کہ جب آدمی کسی عقیدہ اور مذہب کو اختیار کر لیتا ہے اور لوگوں کو عام طور سے اس کے
متعلق یہ بات معلوم ہو جاتی ہے تو میرا عام تجربہ اور اندازہ یہ ہے کہ پھر وہ ایک طالب اور متلاشی
حق کی طرح سوچنے پر تیار نہیں ہوتا اور کسی بات پر انصاف اور سچائی کے ساتھ غور نہیں کرتا۔ بلکہ اس
کا حال یہ ہو جاتا ہے کہ اس کے عقیدہ اور مذہب کے خلاف خواہ کیسی ہی روشن دلیلیں پیش کر دی
جائیں۔ لیکن وہ ان سے اثر نہیں لیتا اور اپنی بات پر قائم رہنا چاہتا ہے۔ اس لئے آپ کے جو عزیز
قادیانیت اختیار کر چکے ہیں ان سے تو مجھے کوئی خاص امید نہیں۔ لیکن جو لوگ ابھی قادیانی ہوئے
نہیں ہیں اور وہ غور کرنا چاہتے ہیں تو انشاء اللہ ان کے لئے یہ بات کرنا مفید ہوگا۔

بہرحال میں ان صاحب کے ساتھ کانپور چلا گیا اور ایک مختصر سی مجلس میں جس میں غالباً
دس بارہ حضرات ہوں گے۔ اس موضوع پر گفتگو کرنے کا اتفاق ہوا۔

میں نے مناسب سمجھا کہ اس موقع پر قادیانیت کے متعلق ایک اصولی گفتگو کروں اور
اس تحریک کے بارہ میں غور کرنے کا میرے نزدیک جو صحیح سیدھا اور آسان راستہ ہے۔ بس اسی کو
اس موقع پر پیش کروں۔ اس مقصد کے لئے میں نے خود مرزا غلام احمد قادیانی کی دو چار کتابوں کا
ساتھ رکھ لینا کافی سمجھا تھا اور وہ میرے ساتھ تھیں۔

جو گفتگو اس عاجز نے اس مجلس میں کی وہ بحث و مناظرہ کے طرز کی نہ تھی اور اس کی
نوعیت وعظ و تقریر کی بھی نہ تھی۔ بلکہ ایک مجلسی گفتگو تھی جس کا مقصد جیسا کہ عرض کیا صرف یہی
تھا کہ جو لوگ قادیانیت کے بارہ میں غور کرنا چاہیں ان کے سامنے صحیح طریقہ اور سیدھا راستہ
آ جائے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل ہے کہ اس نے قادیانیت کی حقیقت اور قادیانیوں کی گمراہی کو
سمجھنا ہر اس شخص کے لئے بڑا آسان کر دیا ہے جو نیک نیتی اور ایمان داری سے سمجھنا چاہے اور
اس کے لئے صحیح اور سیدھا راستہ بھی اختیار کرے۔ اس کے لئے بڑے علم کی ضرورت ہے نہ
بڑی ذہانت کی۔ بلکہ معمولی سے معمولی عقل رکھنے والا آدمی بھی اگر سمجھنا چاہے تو بفضلہ تعالیٰ
خوب سمجھ سکتا ہے۔

چونکہ مختلف مقامات سے اس کی اطلاعات مل رہی ہیں کہ قادیانی تحریک جو ملک کی تقسیم
کے بعد سے بلکہ اس سے بھی کچھ پہلے سے ہندوستان میں ختم سی ہو چکی تھی۔ اب پھر اس کو زندہ

www.besturdubooks.wordpress.com

کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ادھر چند مہینوں سے قادیانی مبلغین کچھ سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ اس لئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ اس عاجز نے اس مجلس میں کہا تھا اس کو قلمبند کر کے شائع بھی کر دیا جائے۔ تا کہ قادیانیت کے بارے میں غور کرنے کا صحیح اور سیدھا اور مختصر طریقہ زیادہ سے زیادہ عام مسلمانوں کے علم میں آ جائے اور اس نئے مذہب کی حقیقت کو سمجھنا سمجھانا لوگوں کے لئے آسان ہو جائے۔

اگرچہ واقعہ یہ ہے کہ پروفیسر الیاس برنی نے (اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے) قادیانی مذہب لکھ کر قادیانیت کے سلسلہ میں کچھ لکھنے کی ضرورت کو میرے نزدیک ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے اور یہ عاجز اب اس سلسلہ میں کسی نئی تحریر اور تصنیف کی تقاضا ضرورت نہیں سمجھتا لیکن یہ گفتگو چونکہ بہت مختصر ہونے کے ساتھ بہت زیادہ عام فہم اور اپنے مقصد کے لئے ان شاء اللہ بالکل کافی وافی ہے۔ اس لئے اس کو شائع کرنا مفید معلوم ہوا۔ امید ہے کہ اس کی روشنی میں غور کر کے ہر شخص یہ جان سکے گا کہ قادیانیت کتنی غلط اور مہمل چیز ہے اور کسی شخص کا قادیانی ہونا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی یا مسیح موعود وغیرہ ماننا دینی اور اعتقادی گمراہی کے علاوہ اپنی عقل اور انسانی شرافت پر بھی کیسا ظلم ہے۔

تکمیل دین اور ختم نبوت

اس گفتگو میں اس عاجز نے پہلے تکمیل دین اور ختم نبوت کے مسئلہ پر کچھ روشنی ڈالی تھی۔ کم از کم اجمالا اور اشارۃً اتنا یہاں بھی بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اپنی گفتگو کے اس ابتدائی حصہ میں اس عاجز نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین کی تکمیل اور اس کی حفاظت کی ضمانت کے بارہ میں قرآن مجید کا بیان اور تاریخ کی شہادت ذکر کرنے کے بعد اس چیز پر روشنی ڈالی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان دونوں باتوں کا اعلان فرما کر ہمیشہ کے لئے ہر نبوت کی ضرورت کے ختم ہو جانے کا اعلان فرما دیا۔ کیونکہ جب دین: "الیوم اکملت لکم دینکم (المائدہ:۳)" کی شہادت کے مطابق بالکل مکمل ہو چکا اور اس میں اب کسی ترمیم اور اضافہ کی ضرورت نہیں ہوگی اور "انا لہ لحافظون (الحجر:۹)" کے مطابق وہ جوں کا توں قیامت تک محفوظ بھی رہے گا تو کوئی نیا نبی اب آ کے کیوں؟۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک میں صراحتاً حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان بھی فرما دیا اور پھر رسول اللہ ﷺ نے اتنی حدیثوں میں جن کا شمار بھی مشکل ہے اپنی اس

www.besturdubooks.wordpress.com

ہے اور میرے نزدیک قادیانیت پر غور کرنے کا یہی صحیح اور سیدھا اور آسان ترین راستہ ہے۔ جو چار اصولی باتیں میں اس وقت آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ دو اور دو چار کی طرح بالکل بدیہی اصول ہیں۔

چار اصولی باتیں

پہلی بات

میری پہلی اصولی بات جس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا یہ ہے کہ ہر سچے نبی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے سے پہلے سب نبیوں کا احترام کرے اور دوسرے لوگوں کو بھی ان کے ادب و احترام کی تعلیم دے۔ کیونکہ ہر پیغمبر اللہ کا نائب اور اس کا نمائندہ ہوتا ہے۔ کسی پیغمبر کی اہانت اور تحقیر کرنا کسی ادنیٰ درجہ کے مومن کا بھی کام نہیں۔ لیکن مرزا قادیانی کو ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے اللہ کے سچے اور جلیل القدر نبی سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں بڑی غیر شریفانہ باتیں کہی اور لکھی ہیں۔ چونکہ یہ مجلس بحث و مناظرہ کی مجلس نہیں ہے اور میں آپ حضرات کو قادیانیت کے متعلق غور کرنے کا صرف طریقہ اور راستہ بتانا چاہتا ہوں۔ اس لئے مرزا قادیانی کی صرف ایک عبارت بطور نمونہ پیش کرتا ہوں:

وہ اپنی کتاب (دافع البلاء ص۴ حاشیہ خزائن ج۱۸ ص۲۲۰) پر لکھتے ہیں:

"مسیح کی راستبازی اپنے زمانے کے دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے جسم کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔"

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام پر چند تہمتیں رکھی ہیں۔ اول یہ کہ وہ شراب پیتے تھے۔ دوسرے یہ کہ وہ فاحشہ اور بدکار عورتوں سے ان کی ناپاک کمائی سے حاصل کیا ہوا عطر اپنے سر پر لگواتے تھے اور ان کے ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اپنے بدن کو چھواتے تھے۔ تیسرے یہ کہ بے تعلق جوان عورتیں ان کی خدمت کرتی تھیں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

یہ ناپاک باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے پاک پیغمبر پر لکھنے کے بعد یہ شخص یہ بھی لکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حصور کا لفظ انہی قصوں کی وجہ سے ترک فرمایا ہے۔

یہ تو محض چند باتیں ہیں جو اس شخص نے یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہی ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ لوگوں کا عقیدہ ان کے متعلق کیا ہے۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ نبی کا مقام تو بہت بلند ہے۔ کسی شریف اور نیک آدمی کے متعلق بھی ایسی باتیں کرنا یقیناً اس کی سخت توہین ہے اور جس شخص میں ایمان کا کوئی ذرہ بھی موجود ہو وہ اللہ کے کسی پیغمبر کے متعلق ایسی گندی اور بے حیائی کی باتیں زبان سے نہیں نکال سکتا۔

قادیانی صاحبان میں سے اگر آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو نہایت غیر شریفانہ باتیں اپنی کتابوں میں لکھی ہیں۔ قادیانی حضرات ان کے متعلق عام طور سے یہ کہا کرتے ہیں کہ یہ سب عیسائی پادریوں کے مقابلہ میں الزامی طور پر لکھی گئی ہیں۔ لیکن یہ کتنا بڑا جھوٹ اور دھوکا ہے۔ خصوصاً میں نے اس وقت جو عبارت پڑھ کر سنائی ہے وہ دافع البلاء میں ہے اور دافع البلاء کے مخاطب صرف علمائے اسلام ہیں جس کا جی چاہے پوری کتاب پڑھ کر دیکھ لے۔ اس کے علاوہ جو گندی اور فحش باتیں انہوں نے اس عبارت میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کی ہیں وہ تو ان کے نزدیک (معاذ اللہ) ایسے سچے اور واقعی قصے ہیں کہ اللہ نے انہی کی وجہ سے قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حصور کے خطاب سے

۱؎ جو گندی اور ناپاک باتیں اس ظالم نے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگائی ہیں یہ ان کو قرآن پر اور اللہ تعالیٰ پر بھی تھوپتا ہے۔ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان ہی بیہودہ قصوں کی وجہ سے ان کو قرآن میں حصور نہیں کہا۔ گویا حصور نہ کہنے میں اپنی خواہش نفس کے پیرو ہو گئے (معاذ اللہ) سبحانه وتعالیٰ عما یقولون علواً کبیراً (اسراء: ۴۳) تعجب! اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن پاک میں حصور نہ کہنے سے یہ نتیجہ نکالا جائے کہ معاذ اللہ یہ گندے قصے اس کا سبب ہیں تو پھر تمام جلیل القدر پیغمبروں، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خود سید المرسلین حضرت محمد ﷺ کے متعلق بھی یہ ظالم یہی کہے گا۔ کیونکہ قرآن مجید میں ان حضرات کے لئے بھی حصور کا لفظ کہیں استعمال نہیں کیا گیا۔ یہ ہے اس شخص کی قرآن دانی کا نمونہ جس کو اس کے امتی اس کا سب سے بڑا معجزہ کہتے ہیں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

تحریر کردہ اور وہ قرآن میں حضرت عیسیٰ کا تصور رکھتے، ان الزامی جوابوں کے ثبوت کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ یعنی ان کو پادریوں کے مقابلہ کا صرف الزامی جواب نہیں کہا جا سکتا ہے۔

بلکہ میں توجہ دلاؤں گا کہ دافع البلاء کی ان عبارات سے یہ بات بھی واضح طور پر معلوم ہوگی کہ اس شخص نے یعنی مرزا قادیانی نے اگر کسی کتاب میں عیسائیوں کے مقابلہ میں بھی ایسی باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہی ہیں تو وہ صرف الزامی نہیں ہیں۔ بلکہ یہ ان کے اپنے خیالات اور اپنے دعوے ہیں۔

میں مثال کے طور پر کہتا ہوں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قریب قریب یہی تھوڑی باتیں ان سے بھی زیادہ نامہذب اور گندے الفاظ میں ضمیمہ انجام آتھم میں کہی ہیں۔ اگرچہ اس قسم کی چیز ان کا پڑھنا اور سننا مسلمان کے لئے تکلیف دہ ہے۔ لیکن چونکہ آپ کو اس کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں اس کو بھی پڑھے دیتا ہوں۔ لکھتے ہیں کہ:

"آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے[1] میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص۷، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱)

اس عبارت میں بھی مرزا قادیانی نے وہی باتیں کہی ہیں جو دافع البلاء سے میں ابھی آپ کو سنا چکا ہوں۔ بلکہ یہاں کا طرز بیان اور زیادہ غیر شریفانہ اور سوقیانہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ کتاب کو ہاتھ پہ پکڑتے ہوئے گھن آجاتی ہے۔

میں جانتا ہوں کہ ضمیمہ انجام آتھم کی اس عبارت کے مخاطب بظاہر عیسائی پادری ہیں۔ لیکن دافع البلاء کی عبارت پڑھنے کے بعد ضمیمہ انجام آتھم کی اس عبارت کے متعلق بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ صرف الزامی باتیں ہیں جو عیسائیوں کے یسوع کے حق میں کہی گئی ہیں۔

۱؎ پنجابی حضرات طوائف کو کنجری بولتے ہیں۔ چونکہ غیر پنجابی اکثر لوگ اس محاورے کو جانتے نہیں ہیں۔ اس لئے اس مجلس میں یہ عبارت پڑھتے وقت یہ تشریح کر دی گئی تھی۔

www.besturdubooks.wordpress.com

کیونکہ دافع البلاء سے معلوم ہو چکا کہ واقعہ میں وہ عیسیٰ علیہ السلام کو ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ بلکہ قرآن پاک کو بھی اور خدا کو بھی اپنی تائید میں رکھتے ہیں۔ اسی لئے میں نے اس سلسلہ میں آپ حضرات کے سامنے دافع البلاء کی عبارت پیش کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ انجام آتھم کے ضمیمہ کی یہ عبارت تو میں نے صرف اس لئے پڑھ دی کہ اس میں وہی بات زیادہ گندے طریقہ پر کہی گئی ہے اور دافع البلاء کی عبارت نے اس کی تصدیق کر دی ہے کہ یہ صرف الزامی باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مرزا قادیانی کے یہ دعوے ہیں۔

بہر حال یہ آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ مرزا قادیانی نے ان عبارتوں میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں کیسی گندی اور اہانت آمیز باتیں کی ہیں۔ کیا ایسا شخص نبی کیا معنی؟ صاحب ایمان بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ بلکہ شرافت و تہذیب کے عام معیار کے مطابق اس کو ایک شریف اور مہذب انسان بھی نہیں کہا جا سکتا۔

اس موقع پر حاضرین مجلس میں سے کسی صاحب نے پوچھا کہ آپ بتا سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ایسی باتیں کیوں لکھیں؟۔

میں نے کہا: میرے نزدیک اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا ایک اہم دعویٰ یہ ہے کہ وہ مسیح موعود ہیں۔ یعنی حدیثوں میں آخر زمانہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کی جو خبریں دی گئی ہیں وہ ہی ان کے مصداق ہیں اور اپنی شان میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے بہت بڑھے ہوئے ہیں اور بعض خاص مشابہتوں اور مناسبتوں کی وجہ سے حدیثوں میں مجازاً ان ہی کو عیسیٰ اور مسیح کہا گیا ہے۔ لیکن ان کے لئے یہ ضروری تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں ان کی سیرت اور ان کا کردار گھٹیا نہ ہو۔ بلکہ بلند اور بڑھیا ہو تو میرا خیال ہے کہ وہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کو اس لئے گرانا چاہتے ہیں کہ اپنے بے وقوف معتقدوں کو یہ باور کرا سکیں کہ سیرت اور کردار کے لحاظ سے مسیح ناصری کے مقابلہ میں میں بلند ہوں۔ بہر حال میں یہی سمجھتا ہوں۔

۱۔ مرزا قادیانی کا مشہور شعر بھی ہے کہ:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

www.besturdubooks.wordpress.com

مرزا قادیانی کی جانچ کے لئے جو چار اصولی باتیں میں آپ حضرات کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ان میں سے پہلی تو یہی تھی جو میں پیش کر چکا اور آپ سن چکے۔ اب آگے سنئے:

دوسری بات

دوسری اصولی بات یہ ہے کہ اللہ کے سچے پیغمبر کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ اپنے دعوے کی سچائی اور اپنی بڑائی ثابت کرنے کے لئے بھولے سے بھی کبھی جھوٹ بولے۔ مگر مرزا قادیانی اس معاملے میں بڑے بے باک ہیں اور بہت بے تکلفی اور بڑی دلیری سے صاف صریح جھوٹ بول جاتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو اس کی بہت سی مثالیں میں ان کی کتابوں سے پیش کر سکتا ہوں۔ لیکن چونکہ میرا مطمح نظر اس وقت صرف اتنا ہی ہے کہ مرزا قادیانی کی جانچ اور قادیانیت پر غور کرنے کا ایک صحیح اور اصولی طریقہ آپ حضرات کو بتا دوں۔ اس لئے میں اس سلسلے میں بھی مرزا قادیانی کی غلط بیانی کی صرف ایک موٹی سی مثال آپ کے سامنے پیش کر دینا کافی سمجھتا ہوں۔

مرزا قادیانی کے صریح جھوٹ کی ایک مثال

"مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی ایک کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔ کیونکہ وہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے۔" (اربعین نمبر ۳ ص ۹ خزائن ج ۱۷ ص ۳۹۴)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری مرحوم اور مولانا محمد اسماعیل علی گڑھی مرحوم سے متعلق جو یہ بات لکھی ہے کہ: "انہوں نے اپنی کتابوں میں یہ قطعی حکم لگایا تھا کہ وہ (یعنی مرزا قادیانی) اگر کاذب ہے تو وہ ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔ کیونکہ وہ کاذب ہے اور یہ کہ اپنی جن تالیفات میں انہوں نے یہ بات لکھی تھی وہ شائع بھی ہو چکی تھیں۔"

یہ سب مرزا قادیانی کا تراشا ہوا جھوٹ ہے۔ ان دونوں مرحوم بزرگوں کی ایسی کوئی کتاب روئے زمین پر موجود نہیں ہے اور کبھی شائع نہیں ہوئی جس میں انہوں نے یہ بات لکھی ہو۔ آپ میں سے جس کا جی چاہے اس کی تحقیق کر لے۔ مرزا قادیانی کی زندگی میں بھی ان سے یہ مطالبہ کیا گیا اور پھر ان کے ماننے والوں کو ہمیشہ اس کے لئے چیلنج کیا گیا کہ ان دونوں بزرگوں کی وہ شائع شدہ کتابیں دکھاؤ۔ جن میں یہ مضمون موجود ہو۔ لیکن آج تک کوئی نہیں دکھلا سکا اور نہ

www.besturdubooks.wordpress.com

تا صحت تک کوئی دکھا سکتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے آپ کو بتلایا یہ مرزا قادیانی کا خالص جھوٹ اور افترا ہے۔

اور ان کی کذب بیانی کی یہی ایک مثال نہیں ہے۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ جو شخص مرزا قادیانی کی کتابوں کو تحقیق اور تنقیدی نگاہ سے دیکھے گا وہ ان میں اس کی بیسیوں، بلکہ سینکڑوں مثالیں پائے گا کہ وہ اپنی بڑائی اور سچائی ثابت کرنے کے لئے بالکل بے اصل اور بے بنیاد اور خلاف واقعہ باتیں بڑی دیدہ دلیری سے لکھ جاتے ہیں۔[1] ایسا شخص پیغمبر تو کیا معنی ایک دیانت دار مصنف بھی نہیں سمجھا جا سکتا۔ میں اللہ تعالیٰ کا ایک نہایت حقیر اور گنہگار بندہ ہوں۔ قریب ۲۰، ۲۱ سال سے تحریر و تصنیف کا کام کرتا ہوں اور اندازہ یہ ہے کہ مستقل تصانیف کی شکل میں اور الفرقان میں میرے قلم کے لکھے ہوئے ۵، ۶ ہزار صفحات ضرور شائع ہو چکے ہوں گے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ الحمد للہ میں بھی اس معاملے میں مرزا قادیانی سے کہیں زیادہ دیانت دار ہوں اور میرا کوئی مخالف میرے لکھے ہوئے ان ۵، ۶ ہزار صفحات میں اس قسم کی غلط بیانی کی ایک مثال بھی نہیں نکال سکتا۔

---

[1] مرزا قادیانی کے یہاں اس قسم کی غلط بیانیوں کی اتنی بہتات ہے کہ [illegible] رکھے، بعض حضرات نے ان کی کتابوں سے اس قسم کی غلط بیانیاں چھانٹ کر مستقل کتابیں صرف اسی موضوع پر لکھی ہیں۔ ان رسالوں میں کذبات مرزا مشہور رسالہ ہے۔ پھر مرزا قادیانی اس قسم کی غلط بیانیاں صرف انسانوں ہی کے حق میں نہیں کرتے۔ بلکہ اللہ و رسول اور قرآن و حدیث کے متعلق بھی اس قسم کی غلط بیانی کرنے میں وہ بڑے جری اور بے باک ہیں۔ ایک مثال اس کی بھی ہدیہ ناظرین کرتا ہوں:

اسی کتاب اربعین نمبر ۳ میں (جس سے مولانا قصوری مرحوم اور مولانا علی گڑھی مرحوم کے متعلق ان کی ایک غلط بیانی ابھی نقل کی گئی ہے) لکھتے ہیں: "ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔" (اربعین نمبر ۳ ص ۱۷، خزائن ج ۱۷ ص ۴۰۴)

جو لوگ قرآن اور احادیث کا الحمد للہ علم رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ قرآن اور احادیث کے متعلق مرزا قادیانی کی یہ کیسی بے باکانہ غلط بیانی ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

بہرحال مرزا قادیانی کی یہ کمزوری بھی اتنی کھلی ہوئی ہے جس کے ہوتے ہوئے ان کو کسی بڑے درجہ کا انسان نہیں سمجھا جا سکتا۔

تیسری بات

تیسری اصولی بات مرزا قادیانی کی جانچ کے لئے جو آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ انہوں نے بعض اہم پیشین گوئیاں ایسی کیں جن کو خود اپنے جھوٹے یا سچے ہونے کا خاص نشان اور معیار قرار دیا اور بڑے زور سے کہا کہ اگر یہ پوری نہ ہوئیں تو میں جھوٹا ہوں اور ایسا ہوں اور ویسا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس قسم کی زیادہ تر پیشین گوئیوں کو غلط ثابت کر کے ان کا جھوٹا اور مفتری ہونا ظاہر کر دیا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے۔ ورنہ بہت سی پیشین گوئیاں رمالوں، جفاروں اور نجومیوں سے واقفیت رکھنے والے پنڈتوں کی پوری ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اگر بالفرض مرزا قادیانی کی یہ پیشین گوئیاں سو فیصدی بالکل ٹھیک ٹھیک پوری ہو جاتیں تب بھی ہم ان کو اس قسم کا استدراج سمجھتے۔ جیسا کہ حدیثوں میں دجال کے متعلق آتا ہے کہ وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا اور بارش برسائے گا اور مردہ کو زندہ کر کے دکھائے گا اور اس کے باوجود وہ دجال ہوگا۔

بہرحال ہمارا ایمان ہے کہ قرآن مجید اور حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان ہو جانے کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے، خواہ اس کے ہاتھ پر کیسے ہی کرشمے ظاہر ہوں اور خواہ اس کی پیشین گوئیاں سو فیصدی پوری ہوں پھر بھی وہ ہرگز سچا نبی نہیں بلکہ کذاب ودجال ہے۔ اس لئے اگر بالفرض مرزا قادیانی کی یہ پیشین گوئیاں پوری بھی ہو جاتیں تب بھی ہمارے ایمان وعقیدہ پر الحمدللہ کوئی اثر نہ پڑتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ان کی معرکہ کی پیشین گوئیوں کو غلط کر کے اپنے بہت سے کمزور بندوں کو اس آزمائش سے بچا لیا۔

میں اس سلسلہ میں ان کی صرف دو پیشین گوئیوں کو اس وقت آپ حضرات کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

پہلی پیشین گوئی ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی کی موت سے متعلق ہے۔ مرزا قادیانی نے اس کی میعاد ۵؍جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینہ تک (یعنی ۵؍ستمبر ۱۸۹۴ء تک) مقرر کی تھی۔ پھر انہوں نے اپنی کتاب (شہادۃ القرآن ص۹۷، خزائن ج۶ ص۳۷۵) پر جو ستمبر ۱۸۹۳ء کی لکھی ہوئی ہے

www.besturdubooks.wordpress.com

اپنی صداقت کے نشان اور معیار کے طور پر اپنی اس پیشین گوئی کو پیش کر دیا کہ آتھم ضرور بالضرور اس مدت کے اندر یعنی ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک مر جائے گا۔ (۱۰) چونکہ آتھم کی عمر ستر برس کے قریب تھی اس لئے اس کا مر جانا کچھ مستبعد بھی نہ تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو مرزا قادیانی کو جھوٹا ثابت کرنا تھا۔ اس لئے ہوا یہ کہ عبداللہ آتھم اس مدت میں بھی نہیں مرا۔ بلکہ اس میعاد سے تقریباً دو برس گزرنے کے بعد ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو مرا۔ خود مرزا قادیانی نے (انجام آتھم ص ۱ خزائن ج ۱۱ ص ۱) میں اس کی موت کی یہ تاریخ لکھی ہے۔

مجھے یہ معلوم ہے کہ مرزا قادیانی نے اور ان کی امت کے مناظروں نے اس پیشین گوئی کے بارے میں بعد کو کیا کیا فضول اور مہمل تاویلیں کی ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ہر سلیم الفطرت آدمی کو ان لوگوں کی اس قسم کی باتوں سے ان کی ہٹ دھرمی کا اور حق پوشی سے دوری کا اور زیادہ یقین ہو جاتا ہے۔ سیدھی بات ہے۔ کوئی منطق یا فلسفہ کا مسئلہ نہیں ہے جو کوئی پہیلی اور چیستاں نہیں ہے جس کا سمجھنا اور بوجھنا مشکل ہو۔ مرزا قادیانی نے پیشین گوئی یہ کی تھی کہ آتھم ۵ جون ۱۸۹۳ء سے ۱۵ مہینے تک یعنی ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک ضرور بالضرور مر جائے گا اور اس کو انہوں نے اپنے صادق یا کاذب ہونے کا معیار قرار دیا تھا۔ اب اگر آتھم ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کی شام تک بھی مر جاتا تو مرزا قادیانی اپنے اس بیان کی رو سے سچے ہو جاتے۔ لیکن جب وہ اس مدت میں نہیں مرا بلکہ تقریباً دو برس بعد تک اور جیتا رہا تو اس کی اس دو سالہ زندگی [illegible] اور خود مرزا قادیانی کے اقرار کے مطابق ان کے کاذب اور جھوٹے ہونے کا ثبوت ہے اور اس میں تاویلیں کرنا تو الٹا ایک کھلے ہوئے جھوٹ کو سچ بنانے کی کوشش کرنا ہے۔ بہرحال غور کرنے والوں اور سمجھنے کا ارادہ رکھنے والوں کے لئے بات بالکل صاف سیدھی اور مختصر سی ہے۔

محمدی بیگم کا قصہ

دوسری پیشین گوئی جو میں آپ حضرات کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ محمدی بیگم کے نکاح سے متعلق ان کی سب سے زیادہ مشہور اور معرکہ کی پیشین گوئی ہے جس کو انہوں نے اپنی کتابوں میں اپنی صداقت کا خاص آسمانی نشان اور معیار قرار دیا تھا۔ میں پہلے اس کا مختصر واقعہ بیان کر دوں۔

مرزا قادیانی کے ایک قرابت دار مرزا احمد بیگ ہوشیار پور کے رہنے والے تھے۔ محمدی بیگم ان کی لڑکی تھی۔ مرزا قادیانی کے دل میں اس سے نکاح کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ چنانچہ

www.besturdubooks.wordpress.com

شخص سلطان محمد سے محمدی بیگم کی شادی کی بات چیت ہونے لگی۔ جب مرزا قادیانی کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس میں رکاوٹ ڈالنے کی عجیب و غریب تدبیریں اور بڑی بڑی کوششیں کیں۔ جب یہ تمام کوششیں بھی ناکام رہیں تو مرزا قادیانی نے حسب عادت خدا کے الہام کے حوالے سے پیشین گوئی شائع کر دی کہ اگر سلطان محمد سے محمدی بیگم کا نکاح ہوا تو سلطان محمد روز نکاح سے اڑھائی سال کے اندر اور محمدی بیگم کا باپ احمد بیگ تین سال کے اندر مر جائیں گے اور لڑکی بیوہ ہو کر پھر میرے نکاح میں ضرور آئے گی۔

اللہ کی شان کہ محمدی بیگم کا نکاح سلطان محمد سے ہو گیا۔ لیکن مرزا قادیانی اس کے بعد بھی برابر اسی زور و شور سے یہ پیشین گوئی کرتے رہے کہ سلطان محمد مرے گا اور محمدی بیگم ضرور بالضرور میرے نکاح میں آئے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر مبرم ہے۔ کوئی اسے بدل نہیں سکتا اور اگر میری یہ بات غلط ہو جائے۔ یعنی اگر محمدی بیگم میرے نکاح میں نہ آئے اور اسی طرح سلطان محمد اگر مقررہ میعاد تک نہ مرے تو میں جھوٹا اور بدترین آدمی ہوں گا۔

یہ تو میں نے آپ کو اصل قصہ بہت مختصر طور سے اپنی زبان میں سنایا۔ اب آپ مرزا قادیانی کے اس سلسلے کے دعوؤں اور ان کی پیشین گوئیوں کی دو ایک عبارتیں بھی سن لیجئے اور عبارتیں بھی وہ جن کو انہوں نے خدا کے الہام کی حیثیت سے لکھا ہے:

یہ میرے ہاتھ میں مرزا قادیانی کی کتاب انجام آتھم ہے جو اس وقت کی لکھی ہوئی ہے جبکہ سلطان محمد کے ساتھ محمدی بیگم کے نکاح کو چار پانچ سال ہو چکے ہیں۔ اس میں مرزا قادیانی نے اپنے بہت سے الہامات لکھے ہیں جو عربی زبان میں ہیں اور خود ہی ساتھ ساتھ اردو میں ترجمہ بھی لکھ دیا ہے۔ ان میں چند سطروں کا ایک الہام ہے جس کا تعلق محمدی بیگم سے ہے جس میں (مرزا قادیانی کے بیان کے مطابق) ان کے خدا نے ان کو بتایا ہے اور بڑے زوردار الفاظ میں یقین اور اطمینان دلایا ہے کہ محمدی بیگم پھر ضرور تمہارے نکاح میں آئے گی۔ بلکہ ہم نے اس کا نکاح تم سے کر دیا ہے۔ اب کوئی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔ الہام کے الفاظ یہ ہیں:

"فسیکفیکہم اللہ ویردھا الیک، امر من لدنا انا کنا فاعلین زوجنکھا، الحق من ربک فلا تکونن من الممترین۔ لاتبدیل لکلمات اللہ، ان ربک فعال لما یرید انا رادوھا الیک"

اب خود مرزا قادیانی کا لکھا ہوا اس الہام کا ترجمہ سنئے:

www.besturdubooks.wordpress.com

یہ عبارتیں مرزا قادیانی کی صرف ایک کتاب انجام آتھم اور اس کے ضمیمے کی ہیں، جو ۱۸۹۶ء کی آخری تصنیف ہے۔ اس کے بعد مرزا قادیانی قریباً ۱۲ سال زندہ رہے اور مئی ۱۹۰۸ء میں مر گئے اور ان پیشین گوئیوں کا یہ حشر ہوا کہ نہ سلطان محمد ان کے سامنے مرا، نہ محمدی بیگم ان کے نکاح میں آئی۔

اب اگر اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو کچھ بھی سمجھ دی ہے تو آپ خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے یہ سارے اعلانات اور ان کی یہ پیشین گوئیاں کتنے واضح طریقے پر غلط ہوئیں، اور اللہ تعالیٰ نے ان کا جھوٹا اور مفتری ہونا کتنی صفائی سے ثابت کر دیا۔

میں نے بیان کیا تھا کہ اسی سلسلے میں مرزا قادیانی کی ایک پیشین گوئی تاریخ کے تعین کے ساتھ بھی تھی کہ سلطان محمد اپنے نکاح کے ڈھائی سال تک ضرور مر جائے گا۔ چنانچہ اسی پیشین گوئی کی بنیاد پر انہوں نے اپنی کتاب شہادۃ القرآن میں ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء کو لکھا کہ "آج کی تاریخ سے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئے ہیں۔" (شہادۃ القرآن ص ۷۹، خزائن ج ۶ ص ۳۷۵)

اس حساب سے سلطان محمد کو ۲۱ اگست ۱۸۹۴ء تک مر جانا چاہئے تھا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس پیشین گوئی کو جھوٹا کر دیا اور سلطان محمد کو اس تاریخ تک بھی موت نہیں آئی تو مرزا قادیانی نے بڑی دیدہ دلیری اور بے باکی سے کہنا شروع کر دیا کہ اس کی موت فلاں وجہ سے کچھ ٹل گئی ہے۔ لیکن بہرحال میرے سامنے ضرور مر جائے گا۔ یہ اللہ کی تقدیر مبرم ہے۔ یعنی اللہ کی یہ اٹل اور قطعی تقدیر ہے اور اب اس میں کوئی تبدیلی ہونے والی نہیں ہے۔ چنانچہ سلطان محمد کی موت کی میعاد گزرنے کے بعد انجام آتھم میں مرزا قادیانی نے لکھا کہ:

"میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشین گوئی داماد احمد بیگ تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشین گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی۔"

(انجام آتھم ص ۳۱، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

اور اسی کے متعلق اسی انجام آتھم کے عربی حصہ میں لکھا کہ:

"والقدر قدر مبرم من عند الرب العظيم وسيأتي وقته بفضل الله الكريم فوالذي بعث لنا محمد المصطفى وجعله خير الورى ان هذا حق فسوف ترى واني اجعل هذا النبأ معيارا لصدقي وكذبي وما قلت الا بعد ما انبئت من ربي" (انجام آتھم ص ۲۲۳، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

www.besturdubooks.wordpress.com

اس کا مطلب یہ ہے کہ سلطان محمد کی موت اللہ تعالیٰ کی تقدیر مبرم ہے۔ (یعنی اٹل اور قطعی تقدیر ہے) اور زمانہ قطعی سے قریب ہے اس کا وقت آیا چاہتا ہے۔ بلکہ قسم ہے اس خدا کی جس نے حضرت محمد ﷺ کو ہمارے لئے مبعوث فرمایا اور اس کو خیر الرسل اور بہترین مخلوقات بنایا کہ یہ پیشین گوئی بالکل حق ہے اور تم عنقریب اس کو آنکھوں سے دیکھ لو گے اور میں اس پیشین گوئی کو اپنے جھوٹے اور سچے ہونے کا معیار قرار دیتا ہوں اور یہ بات میں جب کہہ رہا ہوں کہ میرے پروردگار کی طرف سے مجھے اس کی خبر دی گئی ہے۔

بہر حال مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کے نکاح اور اس کے شوہر سلطان محمد کی موت کی پیشین گوئی اتنے زور سے کی کہ کوئی زوردار سے زوردار الفاظ اٹھا نہیں رکھا، کہا کہ:

"یہ خدا کی تقدیر مبرم ہے۔ اللہ اس کو ضرور پورا کرنے والا ہے اور اس میں اس کو اپنے سچے اور جھوٹے ہونے کا معیار قرار دیتا ہوں۔" (انجام آتھم ص ۲۲۳ خزائن ج ۱۱ ایضاً)

"اگر یہ سب باتیں پوری نہ ہوں تو میں جھوٹا ہوں اور ہر بد سے بدتر ہوں۔"

(انجام آتھم ص ۲۲۸ خزائن ج ۱۱ ایضاً)

"اور جس وقت یہ سب باتیں پوری ہوں گی تو میرے ان بیوقوف مخالفوں کی تہمت صفائی سے اس دن تک بات چھپ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔" (انجام آتھم ص ۲۲۳ خزائن ج ۱۱ ایضاً)

لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب تعلیوں اور دعووں کو ایسی صفائی سے جھوٹا ثابت کیا اور خاک میں ملایا کہ کسی کے لئے بھی کوئی فریب و مکر کی مغالطہ کی گنجائش نہیں رہی۔ یہ سب عبارتیں مرزا قادیانی کی کتابوں میں آج تک موجود ہیں اور مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں اس دنیا سے اس حال میں چلے گئے کہ سلطان محمد زندہ تھا اور محمدی بیگم اس کی بیوی تھی اور پھر اللہ تعالیٰ نے سلطان محمد کو اتنی عمر دی کہ ابھی چند سال ہوئے اللہ کے اس بندہ کا انتقال ہوا ہے۔ گویا مرزا قادیانی کے بعد تقریباً تیس یا چالیس برس زندہ رہا اور اس طویل مدت کو بیرون مرزا قادیانی کے کاذب اور مفتری ہونے کی شہادت دنیا کے سامنے پیش کرتا رہا۔

اس عاجز نے مرزا قادیانی کی جانچ کے لئے جو چار اصولی باتیں آپ حضرات کے سامنے رکھنے کا ارادہ کیا تھا ان میں سے دو تو پہلے پیش کر چکا تھا اور تیسری اصولی بات ان کی ان خاص پیشین گوئیوں سے متعلق تھی جن کو خود انہوں نے اپنے سچے یا جھوٹے ہونے کا معیار قرار دیا تھا۔ ان میں سے میں نے صرف ان تین پیشین گوئیوں کو آپ حضرات کے سامنے رکھا ہے جن کو

www.besturdubooks.wordpress.com

خود مرزا قادیانی نے زبردست اہمیت دی تھی۔ یعنی ڈپٹی آتھم والی اور محمدی بیگم والی پیشین گوئی۔

یہ نتیجہ پوری ایمانداری اور دیانتداری سے نکلتا ہے کہ اگر مرزا قادیانی میں کسی دوسرے پہلو سے کوئی کمی کسر نہ ہوتی تب بھی صرف ان ہی دو پیشین گوئیوں کا غلط نکل جانا اس بات کے لئے کافی دلیل ہے کہ مرزا قادیانی ہرگز اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور اس کے مامور نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے کسی نبی اور کسی مامور کو اس طرح ذلیل نہیں کرتا۔ جس طرح کہ مرزا قادیانی ان دو پیشین گوئیوں میں ذلیل ہوئے۔

میرا تو خیال ہے کہ یہ بات تو بڑی چیز ہے۔ اگر کوئی بھی غیرت مند آدمی اتنا ذلیل ہوا ہوتا تو کسی کو منہ دکھانے کے لائق بھی اپنے کو نہ سمجھتا۔ مگر اللہ کی شان ہے کہ ان سب کے باوجود مرزا قادیانی کے دعوے بھی برابر جاری رہے اور ان کو نبی ماننے والے بھی ملتے رہے اور اب تک مل رہے ہیں۔ لیکن اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔ ہمارے اس ملک میں ایک قوم کی قوم موجود ہے جو جانوروں کو پوجتی ہے۔ دریاؤں کو پوجتی ہے۔ پتھروں کو پوجتی ہے اور صرف بے پڑھے اور گنوار ہی نہیں۔ بلکہ ان چیزوں کی پرستش کرنے والوں میں اچھے اچھے گریجویٹ اور علم وعقل والے بھی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ من یضلل اللہ فلا ھادی لہ!

چوتھی بات

مرزا قادیانی کی جانچ کے سلسلہ میں اب چوتھی اصولی بات سنئے۔ یقینی ہے کہ اللہ کے کسی پیغمبر سے ناممکن ہے کہ وہ اپنے وقت کی کسی ایسی طاقت وحکومت کی خوشامد وچاپلوسی اور اس کے ساتھ اپنی مخلصانہ وفاداری اور محبت کا اظہار کرے جو کفر اور بے دینی کا ستون ہو اور جس کے عروج اور غلبے سے کفر اور بے دینی کو عروج ہوتا ہو اور دنیا میں خدا فراموشی اور آخرت سے بے فکری اور مادہ پرستی اور نفس پرستی بڑھتی ہو۔

مجھے معلوم نہیں کہ آپ لوگ انگریزی حکومت کو اور اس کی تاریخ کو کچھ جانتے ہیں یا نہیں اور اس حقیقت سے آپ واقف ہیں یا نہیں کہ پچھلی چند صدیوں میں یورپین اقوام اور خاص کر انگریزوں کے حکومتی اقتدار نے دین اور خدا پرستی کو کتنا زبردست نقصان پہنچایا ہے اور مادہ پرستی اور نفس پرستی کو دنیا میں کتنا بڑھایا اور پھیلایا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں بڑی بڑی ظالم حکومتیں پہلے بھی ہوئی ہیں۔ لیکن غالباً کسی کی حکومت کے اثر نے اتنے لوگوں کو خدا سے اتنا بے تعلق اور دین اور آخرت کی طرف سے اتنا بے فکر نہیں کیا ہوگا۔ جتنا کہ اس زمانے میں یورپ کی حکومتوں نے اپنے اثرات سے لوگوں کو خدا اور آخرت

www.besturdubooks.wordpress.com

فراموش کرادیا ہے اور خصوصاً انگریزوں نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو جو دینی اور سیاسی نقصان پہنچایا ہے اور جس جس طرح ان کو تباہ و برباد کیا ہے اس کا تو حساب بھی نہیں لگایا جا سکتا ہے جو ممالک پہلے مسلمانوں کے ہاتھ میں تھے ان میں سے ایک ایک کو انہوں نے دغا کر کے چھینا کسی قوم اور کسی حکومت کی مکاری اور غداری نے مسلمانوں کو ان ملکوں سے بے دخل کیا اور ان کا غلام بنایا۔ قریب قریب سب جگہ انگریزوں ہی کا ہاتھ نظر آئے گا۔

الغرض اس حقیقت میں کسی کو شبہ کرنے کی گنجائش نہیں ہے کہ اس زمانے میں اپنے ایمان اور روحانیت اور خدا پرستی کو سب سے زیادہ نقصان یورپین قوموں کے سیاسی غلبے نے پہنچایا ہے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو سب سے زیادہ دینی اور سیاسی نقصان خاص کر انگریزوں نے پہنچایا ہے اور یہ حکومتیں اس وقت کی فرعونی اور نمرودی حکومتیں ہیں۔ اس لئے ہمارا ایمان ہے کہ اگر بالفرض نبوت ختم نہیں ہوئی ہوتی اور نبیوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہوتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی پیغمبر اس زمانے میں آتا تو وہ ان یورپین حکومتوں کی اور خاص کر انگریزی حکومت کی ہرگز تعریف نہ کرتا۔ ہرگز ان کو خدا کی نعمت اور رحمت نہ بتاتا۔ بلکہ اس دور کی سب سے بڑی لعنت ان ہی حکومتوں کو قرار دیتا۔ لیکن مرزا قادیانی کو آپ دیکھتے ہیں کہ ان کا رویہ اس معاملہ میں بالکل دنیادار اور حکومت پرست لوگوں کا سا ہے۔ بلکہ انتہائی ذلیل اور گھٹیا قسم کے حکومت پرستوں کا سا ہے اور انہوں نے اپنی کتابوں میں جا بجا انگریزی حکومت کے ساتھ اپنی وفاداری اور وابستگی اور خیر خواہی اور دعا گوئی کا ایسے شدومد سے اظہار کیا ہے کہ میں نے تو کبھی کسی ذلیل سے ذلیل حکومت پرست کی بھی کوئی ایسی تحریر نہیں دیکھی ہے۔ اس وقت ان کی اس سلسلہ کی بھی صرف ایک ہی عبارت آپ کو سناتا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ان کی کتاب شہادۃ القرآن ہے۔ اس کے ساتھ ان کا ایک مضمون چھپا ہوا ہے جس کا عنوان ہے ”گورنمنٹ کی توجہ کے لائق“ اس میں پہلے تو مرزا قادیانی نے یہ لکھا ہے کہ:

”گورنمنٹ کے (یعنی انگریزی سرکار کے) احسانات ہمارے خاندان پر ہمارے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے وقت سے برابر ہوتے رہے ہیں اور اسی لئے دل گورنمنٹ کی شکرگزاری میں میرے رگ و ریشہ میں حالی ہوئی ہے۔“ (شہادۃ القرآن ص ۲ خزائن ج ۶ ص ۳۸۰)

پھر گورنمنٹ کے ساتھ اپنے والد اور اپنے بڑے بھائی مرزا غلام قادر کی وفاداری اور خیرخواہی کا ذکر بڑے فخر کے ساتھ کیا ہے اور بتایا ہے کہ انہوں نے ۱۸۵۷ء میں گورنمنٹ کی کیسی کیسی مدد کی اور اس کے واسطے کیسی کیسی جانی اور مالی قربانیاں دیں اور اس کے صلہ میں

www.besturdubooks.wordpress.com

گورنمنٹ نے کیسے کیسے احسانات کئے اور کیا کیا عطیے دیئے۔ یہ سب پوری تفصیل سے بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ:

"ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیرخواہ ہیں جس طرح ہمارے بزرگ تھے۔ ہمارے ہاتھ میں بجز دعا کے اور کیا ہے۔ سو ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے اور اس کے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے۔ خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ اس کا شکر کرنا۔ سو اگر ہم اس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں تو ہم نے خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہ کیا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو بطور نعمت کے عطا کرے در حقیقت یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک دوسری سے وابستہ ہیں اور ایک کے چھوڑنے سے دوسرے کا چھوڑنا لازم آ جاتا ہے۔ بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے۔ کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اس سے جہاد کیسا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں۔ دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔" (شہادۃ القرآن ص ۲ مندرجہ خزائن ج ۶ ص ۳۸۰)

یہ مرزا قادیانی کی عبارت ہے۔ بس یہ ان کا دین و مذہب ہے اور یہ ان کی پیغمبری ہے۔ آپ لوگوں کے احساسات کا حال مجھے معلوم نہیں۔ لیکن میں تو صاف کہتا ہوں کہ اس عبارت کے پڑھنے کے بعد میں ان کو نہایت ذلیل ذہنیت کا ایک سرکار پرست آدمی سمجھتا ہوں اور اس قسم کی ان کی یہ ایک ہی عبارت نہیں ہے۔ انگریزی سرکار کی خوشامد میں اس شخص نے بیسوں جگہ اس سے بھی زیادہ ذلیل قسم کی باتیں لکھی ہیں۔ معلوم نہیں ان کو نبی ماننے والوں نے نبوت کو کیا سمجھا ہے۔ بھائی بات یہ ہے کہ اگر ایسا شخص نبی ہو سکتا ہے تو شاید ہر بھلا آدمی پھر خدا ہو سکتا ہے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ!

خیر! چونکہ اس وقت کی میری گفتگو کا مقصد مرزا قادیانی کی جانچ اور قادیانیت پر غور کرنے کا بس ایک صحیح طریقہ اور راستہ بتانا ہے۔ اس لئے نمونے کے طور پر گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری کے سلسلے میں ان کی صرف یہی ایک عبارت پیش کر دینا کافی سمجھتا ہوں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

خلاصہ بحث

اب میں آپ حضرات سے پوچھتا ہوں کہ میری چاروں اصولی باتیں آپ نے سن لیں اور ان کو سمجھ بھی لیا ہوگا۔ کیونکہ ان میں کوئی باریک علمی بات نہیں ہے۔ سیدھی سیدھی موٹی باتیں ہیں اور بحمد اللہ وہ دو اور دو چار کی طرح سچی اور کھلی ہیں۔ آخر کون اس سے انکار کر سکتا ہے کہ

۱۔ "کسی نبی سے ہرگز ممکن نہیں ہے کہ وہ نبی بننے سے پہلے کسی پیغمبر کی اہانت اور تحقیر کرے اور اخلاقی گندگیوں کو اس کی طرف منسوب کرے۔"

۲۔ "اور کون اس میں شک کر سکتا ہے کہ کسی نبی سے ہرگز یہ بھی ممکن نہیں کہ وہ اپنی سچائی ثابت کرنے کے لئے صاف صاف غلط بیانی کرے اور جھوٹ بولے۔"

۳۔ "اسی طرح ہرگز یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اللہ کی وحی سے کوئی سچا نبی تعیین و تشریح کے ساتھ کوئی پیشین گوئی کرے اور اس کو اپنے صدق و کذب کا نشان اور معیار قرار دے اور پھر اللہ اس پیشین گوئی کے خلاف ظاہر کر کے اس کا جھوٹا اور مفتری ہونا دنیا پر ثابت کر دے۔"

۴۔ "اسی طرح کوئی اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ نبی اور رسول جو اللہ کا نائب اور نمائندہ ہوتا ہے وہ اپنے زمانہ کے سرکار پرستوں اور کاسہ لیسوں اور دنیا کے کتوں کی طرح گورنمنٹ برطانیہ جیسی کسی حکومت کی ایسی ذلیل خوشامد ہرگز نہیں کر سکتا جس کا نمونہ بھی آپ نے دیکھا۔ نبوت تو بہت بلند مقام ہے۔ میرے نزدیک تو یہ کسی شریف آدمی کا بھی کام نہیں ہے۔ اگر کسی شریف آدمی کی طرف یہ باتیں منسوب کی جائیں تو وہ اس کو اپنی ہتک توہین اور گالی سمجھے گا۔

بہرحال یہ چار وہ سیدھی اور سچی اصولی باتیں ہیں جن سے انکار اور اختلاف کرنے کی کسی کے لئے قطعاً گنجائش نہیں ہے اور آپ نے دیکھ لیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ان چاروں چیزوں میں بری طرح ملوث اور آلودہ ہیں۔

اس لئے اگر بالفرض نبوت ختم نہ بھی ہوئی ہوتی اور انبیاء کی آمد کا سلسلہ جاری ہوتا تب بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے نبی ہونے کا کوئی امکان نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کسی ایسے آدمی کو نبی اور رسول بنا کر نہیں بھیج سکتا جو انسانی شرافت کے معیار سے اتنا گرا ہوا ہے۔ ایسے کسی آدمی پر ہرگز خدا کی وحی نہیں آ سکتی۔ ہاں ایسے لوگوں پر شیطانی وحی آ سکتی ہے اور یہ لوگ اپنی طرف سے نبی بنا

www.besturdubooks.wordpress.com

بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے "ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین۔ تنزل علی کل افاک اثیم (شعراء: ۲۲۱) " یعنی میں تم کو بتلاتا ہوں کہ شیطان کن لوگوں پر اترتے ہیں۔ وہ جھوٹ بولنے والوں اور افترا پردازوں اور پاپیوں پر اترتے ہیں۔

پس اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو جھوٹ بولتا ہو، افترا کرتا ہو اور جس کی زندگی پاک اور ستھری نہ ہو اس پر خدا کی وحی نہیں آتی بلکہ شیطان آتے ہیں۔ اب آپ دیکھ لیجئے کہ مرزا قادیانی میں افاک اور اثیم ہونے کی صفت کتنی نمایاں ہے۔

بہر حال اگر بالفرض نبوت جاری ہوتی تب بھی مرزا قادیانی کے نبی ہونے کا ہرگز کوئی امکان نہ تھا۔ وہ تو کھلے ہوئے افاک اور اثیم ہیں اور میں یہ تو محض بالفرض والتقدیر کہہ رہا ہوں۔ ورنہ میں شروع ہی میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ دین اور شریعت کو مکمل کر دیا اور پھر قیامت تک اس کی حفاظت کی بھی خود ہی ذمہ داری لے لی جو اپنی خاص قدرت سے اس کا انتظام بھی فرما دیا اور اس طرح نبوت کی ضرورت کو ختم فرما کر خدا تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر نبوت کے ختم کئے جانے کا بھی قرآن پاک میں اعلان فرما دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سینکڑوں حدیثوں میں بھی اس کا صاف صاف اعلان فرما دیا اور اسی لئے ساری امت کا بھی عقیدہ اور یہی ایمان رہا کہ نبوت کا سلسلہ حضور ﷺ پر ختم ہو گیا اور اب کبھی دنیا میں کوئی نیا نبی نہیں آئے گا اور قیامت تک پیدا ہونے والے ہر انسان کے لئے حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانا اور آپ کی پیروی کرنا کافی ہے اور حضور ﷺ کی نبوت اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت دنیا بھر کے لئے اور ہمیشہ کے لئے کفایت کرنے والی ہے۔

بہر حال اصلی عقیدہ اور ایمان تو یہ ہے اور اسی بنا پر اب کسی شخص کے بھی نبی ہونے کا کوئی امکان نہیں اور جو شخص بھی اب نبوت کا دعویٰ کرے ہم اس کو کاذب اور اللہ پر افترا کرنے والا سمجھیں گے۔ حتیٰ کہ اگر بالفرض سیدنا شیخ عبد القادر جیلانیؒ، خواجہ معین الدین چشتیؒ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ جیسی پاک سیرت رکھنے والا کوئی بزرگ بھی نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے تو ہم اس کو بھی ایسا ہی سمجھیں گے اور میں اس سے بھی آگے بڑھ کر کہتا ہوں کہ اگر بالفرض حضرت ابو بکر صدیقؓ بھی یہ دعویٰ کرتے تو امت ان کے ساتھ بھی وہی معاملہ کرتی جو خود انہوں نے مسیلمہ کذاب کے ساتھ کیا۔

بہر حال ہمارا اصلی عقیدہ و ایمان تو یہ ہے۔ لیکن اگر بالفرض نبوت کا سلسلہ جاری بھی ہوتا تب بھی مرزا قادیانی جیسے اخلاق و اوصاف رکھنے والے کی نبی ہونے کے لئے اس مقام اور

www.besturdubooks.wordpress.com

منصب کا کوئی امکان نہ تھا۔ کسی شخص کے حق میں سخت تنقید اور سخت الفاظ بولنا مجھے گراں ہوتا ہے۔
لیکن مرزا قادیانی کے بارے میں میں اس کی ضرورت سمجھتا ہوں کہ اپنے دل پر جبر کر کے اپنی
طبیعت اور ذوق کے خلاف صاف صاف کہوں کہ وہ شخص معمولی درجے کے اخلاق سے بھی خالی تھا۔
جتنی دیانت اور سچائی اور جتنی غیرت اور شرافت اوسط درجے کے لوگوں میں ہوتی ہے اس شخص میں
اتنی بھی نہیں تھی اور میں صاف کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کا گھٹیا سے گھٹیا امتی بھی مرزا قادیانی
سے زیادہ دیانت اور صداقت الحمد للہ اپنے اندر رکھتا ہے۔

میں نے اس مجلس میں آپ حضرات کے سامنے مرزا قادیانی اور ان کے دعووں کے
بارے میں غور و خوض کا یہ اصولی طریقہ رکھنے ہی کا ارادہ کیا تھا۔ اب آپ حضرات میں سے جس کو
اس بارہ میں کچھ سوچنا اور غور کرنا ہو وہ بڑی آسانی سے غور کر سکتا ہے اور وہ اسی طرح ایک
صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے۔ باقی کسی کو ہدایت دینا تو اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

یہ عاجز جب اپنی یہ بات پوری کر کے خاموش ہوا تو ایک قادیانی نے بڑی شکایت اور
ناگواری کے ساتھ کہا کہ ہم تو اس لیے جمع ہوئے تھے کہ حیات مسیح اور اجرائے نبوت کے مسئلوں
کے متعلق آپ سے کچھ سوال کریں گے اور آپ قرآن شریف سے ہمیں اس کا جواب دیں گے۔
لیکن آپ نے ہمیں کچھ کہنے اور پوچھنے کا موقع ہی نہیں دیا اور حضرت اقدس مسیح موعود کی شخصیت
کے متعلق تقریر شروع کر دی۔

میں نے کہا کہ آپ کا خیال اور ارادہ ایسا ہی ہوگا۔ لیکن میں تو آپ کے خیال یا ارادہ کا
پابند نہیں۔ آپ مجھے نہیں جانتے ہوں گے۔ لیکن میں قادیانیت کو اور قادیانیوں کو خوب جانتا ہوں
اور میرے نزدیک قادیانیت کے بارے میں غور کرنے کا صحیح راستہ اور طریقہ یہی ہے جو میں نے
آپ کے سامنے رکھا ہے۔ اس طرح مرزا قادیانی کی حقیقت بالکل بے نقاب ہو کر سامنے آ جاتی
ہے اور ان کی نبوت کا پردہ کھل جاتا ہے اور معمولی سے معمولی سمجھ رکھنے والوں کے لئے بھی ان کے
دعووں کے بارے میں فیصلہ کرنا آسان ہو جاتا ہے اور کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ لیکن
ہاں میں جانتا ہوں کہ قادیانی صاحبان کی ہمیشہ یہ کوشش ہوا کرتی ہے کہ مرزا قادیانی کے متعلق گفتگو
نہ ہو۔ بلکہ حیات و ممات مسیح جیسے مسائل پر بات ہو۔ تا کہ ناواقف لوگ یہ سمجھیں کہ ہم مسلمانوں
اور قادیانیوں میں اصل اختلاف بس اتنا ہی ہے کہ بعض آیتوں اور حدیثوں کے معنی ہمارے علماء
کچھ اور بیان کرتے ہیں اور قادیانی کچھ اور سمجھتے ہیں اور اس طرح وہ لوگ قادیانیوں کو بھی
مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ جانیں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

حالانکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے اختلاف کی نوعیت دوسرے اسلامی فرقوں کے باہمی اختلاف سے بالکل مختلف ہے۔ قادیانی صاحبان ایک شخص کو نبی مانتے ہیں اور نبی کی طرح اس کی ہر بات اور ہر مسئلہ پر ایمان لانا ضروری سمجھتے ہیں اور جو شخص ان کو نہ مانے اس کو کافر سمجھتے ہیں جیسے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی ہر ہدایت اور ہر تعلیم کا ماننا اور اس پر ایمان لانا ضروری سمجھتے ہیں اور آپ ﷺ کے منکروں کو کافر جانتے ہیں تو قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف کی اصل بنیاد کوئی باریک علمی مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی شخصیت اور ان کا دعوئے نبوت ہے اور ہمارے نزدیک اس کی جانچ پڑتال کا سیدھا راستہ یہی ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے اور اس لئے میرا یہ اصول ہے کہ اگر کوئی شخص قادیانیت کے بارہ میں کچھ بات کرنا چاہے اور میں اس سے کچھ کہنا مفید اور مناسب سمجھوں تو پہلے یہی اصولی باتیں اس کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ اگر اس میں کچھ بھی حق پرستی ہوتی ہے تو ان سیدھی سادی اور بالکل صاف بدیہی باتوں کے سامنے آجانے کے بعد اس کا ذہن مرزا قادیانی کے بارہ میں بالکل صاف ہو جاتا ہے اور وہ اپنے اس اطمینان کا اظہار کر دیتا ہے کہ اب میں مرزا قادیانی کو کاذب اور مفتری سمجھتا ہوں (جیسا کہ ان باتوں کے سامنے آنے کے بعد سمجھنا چاہئے) پھر اگر وہ حیات و ممات مسیح کے بارہ میں بھی بات کرنے اور سمجھنے کا خواہش مند ہوتا ہے تو میں اس کے سمجھانے کی بھی کوشش کرتا ہوں اور اگر مرزا قادیانی کے بارہ میں اس کا ذہن صاف نہیں ہوتا اور وہ ان سے اپنی بیزاری ظاہر نہیں کرتا تو میں سمجھ لیتا ہوں کہ یہ شخص نہایت ہٹ دھرم ہے اور اس میں قبول حق کی بالکل صلاحیت نہیں ہے۔ پھر اس سے بات کرنے میں اپنا وقت ضائع کرنا میں بالکل درست نہیں سمجھتا اور خواہ مخواہ اپنی قابلیت اور ہمہ دانی کے اظہار کے لئے وقت خراب نہیں کرتا۔

ہاں! پہلے ایک زمانے میں جب اپنے وقت کی اتنی قیمت نہیں سمجھتا تھا تو ایسا بھی کر لیا کرتا تھا اور صرف بحث کے لئے اور دوسرے کو قائل کرنے کے لئے بھی وقت صرف کر دیا کرتا تھا۔ لیکن اب میں اپنا وقت صرف ضروری اور مفید کاموں ہی پر صرف کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے آپ حضرات سے بھی میں یہی کہتا ہوں کہ اگر میری اس گفتگو کے بعد مرزا قادیانی کی شخصیت کے بارے میں آپ کا ذہن صاف ہو گیا ہو اور آپ کے دل نے ان باتوں کو قبول کر لیا ہو جو میرے نزدیک بالکل قطعی اور بدیہی ہیں تو بسم اللہ میں بڑی خوشی سے حیات مسیح کا مسئلہ سمجھانے کے لئے اسی طرح اور ابھی تیار ہوں اور ان شاء اللہ آپ اس کے بارہ میں بھی ابھی مطمئن ہو جائیں گے۔ لیکن اگر آپ سب کچھ سننے کے بعد بھی مرزا قادیانی کو ”حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

www.besturdubooks.wordpress.com

گے۔ لیکن آپ کا حال یہ ہے کہ یہ سب سننے کے بعد بھی آپ ان کو نبی اور مسیح موعود ہی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگرچہ ہم جواب نہیں دے سکتے مگر ان باتوں کا جواب ضرور ہے اور وہ ہمارے مناظر صاحبان دے سکیں گے۔

دراصل یہی وہ ذہنیت ہے جس کے بعد قبول حق کی توفیق نہیں ہوتی۔ اور آپ کے مناظرین میں یہ بات آپ سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے میں تو ان کو بالکل اس لائق نہیں سمجھتا کہ ان سے گفتگو میں پانچ منٹ بھی اپنے صرف کروں۔ اگرچہ ایک زمانہ میں اس کام کا بھی شوق تھا۔ لیکن اب میں اس کو اپنے وقت کی اضاعت سمجھتا ہوں۔ اگر واقعی اللہ کا کوئی بندہ طالب تحقیق ہو تو اس کی خدمت کرنا اور اس پر وقت صرف کرنا اپنا فرض ہے اور اس کے لئے یہ عاجز ہر وقت حاضر ہے اور حیات مسیح کا مسئلہ ہو یا اجرائے نبوت کا۔ الحمد للہ ان میں سے کسی مسئلہ پر بھی مجھے کسی تیاری کی بھی ضرورت نہیں۔ لیکن آپ کے مناظرین کو میں بالکل اس کا اہل نہیں سمجھتا کہ ان سے گفتگو پر وقت صرف کروں۔ آپ نے جو کچھ مجھ سے سنا اللہ تعالیٰ توفیق دے تو بس اس پر غور کیجئے اور مرزا قادیانی کی شخصیت کو سمجھنے کی ضرور کوشش کیجئے اور ان کو دیکھنے کا سیدھا راستہ وہی ہے جو میں نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس میں آپ کو اگر اپنے مناظرین سے بات کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو ان سے بات کیجئے۔ لیکن مجھے ان سے بات کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں انہیں اور ان کی باتوں کو خوب جانتا ہوں۔

نوٹ!

یہ گفتگو اپنے حافظہ کی مدد سے اور ان نوٹوں کی مدد سے جو اپنی عادت کے مطابق گفتگو سے چند منٹ پہلے کاغذ کے ایک پرچہ پر لکھ لئے تھے کئی ہفتے کے بعد تحریر میں لائی گئی ہے۔ اس لئے اس میں کافی امکان ہے کہ کوئی بات مجلس میں زیادہ تفصیل سے کہی گئی ہو اور اس تحریر میں اتنی تفصیل سے نہ آئی ہو یا کوئی بات وہاں زیادہ تفصیل سے نہ کہی گئی ہو اور یہاں اس کا بیان زیادہ تفصیل سے ہو گیا ہو۔ اسی طرح الفاظ اور طرز بیان میں بھی جا بجا یقیناً فرق ہو گیا ہوگا۔

لیکن اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ خاص کر اس لئے بھی کہ قصہ اس مجلس کی روئداد سنانا نہیں ہے بلکہ قادیانیت کے متعلق غور کرنے کا جو اصولی راستہ اس مجلس میں پیش کیا گیا تھا اس کو قلمبند کر کے شائع کر دینا مقصود ہے۔ تاکہ بوقت ضرورت اللہ کے بندے اس سے کام لے سکیں۔ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم!

محمد منظور نعمانی عفا اللہ عنہ!

www.besturdubooks.wordpress.com

قادیانی کیوں مسلمان نہیں؟

حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ

www.besturdubooks.wordpress.com

کچھ دانشوروں کا مرتب کیا ہوا مضمون تھا۔ فارقلیط صاحب نے اپنے اس اخباری بیان میں صراحت کے ساتھ اس کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ مولانا نعمانی نے "شبستان" میں شائع ہونے والے اس مضمون کے جواب میں جو کچھ "الفرقان" میں لکھا ہے وہ درست ہے اور ان کو اس سے اتفاق ہے۔ فارقلیط صاحب کا یہ بیان ۲۵ جنوری ۱۹۷۵ء کے روزنامہ الجمعیت دہلی میں بھی شائع ہوا تھا۔

"شبستان دہلی" میں شائع ہونے والے اس مضمون میں جس کا ذکر اوپر کی سطروں میں کیا گیا ہے۔ "نزول مسیح" کے مسئلہ پر بھی گفتگو کی گئی تھی۔ حضرت مولانا نعمانی نے اس پر بھی مستقل مضمون سپرد قلم فرمایا۔ وہی اس مختصر مجموعہ کا چوتھا اور آخری مضمون ہے۔ اس کا عنوان ہے "مسئلہ نزول مسیح و حیات مسیح" اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو بھی ان بندوں کے خیالات کی تصحیح اور اصلاح کا ذریعہ بنائے جو ان مسائل کے بارے میں شکوک و شبہات اور غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں اور اس کو قبول فرمائے۔

ناچیز ناظم کتب خانہ الفرقان لکھنؤ ... جون ۱۹۷۵ء

اسلام اور قادیانیت

یہ مختصر مضمون "الفرقان" کے افتتاحیہ کے طور پر اگست ۱۹۷۴ء میں اس وقت لکھا گیا تھا جب پاکستان کے ہر طبقہ اور مکتب خیال کے علماء اور عوام کی طرف سے ایک عوامی تحریک کی شکل میں وہاں کی حکومت سے مطالبہ کیا جا رہا تھا کہ قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور ہندوستان میں خاص کر غیر مسلموں کے اخبارات مسلسل اس کے خلاف لکھ رہے تھے اور مسلمانوں میں سے بھی کچھ ایسے لوگ جو غیر مسلموں ہی کی طرح اسلام سے ناواقف ہیں مخالفانہ بیانات دے رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

پاکستان میں قادیانیوں کو "غیر مسلم اقلیت" قرار دیئے جانے کا جو مسئلہ اٹھا ہوا ہے۔ اگرچہ وہ پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے اور اپنی مخصوص نوعیت کے لحاظ سے مسلمانوں کا خالص دینی مذہبی علمی مسئلہ ہے۔ جس کے بارے میں وہی لوگ سوچ سمجھ سکتے ہیں۔ جو اسلام کی حقیقت اور اس کے حدود سے واقفیت رکھتے ہوں۔ مگر اس کے باوجود ہمارے ملک کے انگریزی ہندی اور اردو کے اخبارات بھی جو غیر مسلم حضرات کی ادارت و سربراہی اور ان ہی کے اہتمام میں نکل رہے ہیں۔ جن کی واقفیت اسلام کے بارے میں صفر سے زیادہ نہیں ہے۔ اپنے کو اس مسئلہ میں اظہار رائے کا حق دار سمجھ کر اس بحث میں حصہ لے رہے ہیں۔

م

www.besturdubooks.wordpress.com

بعض ایسے ادارہ رسالوں میں بھی اس مسئلہ سے متعلق مضامین شائع ہوئے ہیں جو صرف تفریح طبع اور مقصد کے لحاظ سے خالص تجارتی اور کاروباری ہیں اور جن کا دین و مذہب سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

افسوس ہے کہ ان پڑھے لکھے لوگوں کو اس کا بھی احساس نہیں کہ ایک خالص دینی مسئلہ میں ضروری علم و واقفیت کے بغیر حصہ لینا کتنی بڑی بے اصولی اور کیسی غیر ذمہ دارانہ بات ہے اور اس مسئلہ میں وہ جو کچھ لکھ رہے ہیں وہ کس قدر مہمل اور غیر معقول ہے۔

آج اسی موضوع سے متعلق چند اصولی اور بنیادی باتیں حوالۂ قلم کی جا رہی ہیں۔

اسلام کسی نسل اور ذات برادری کا نام نہیں ہے اور ہندو مذہب کی طرح (اگر اس کو مذہب کہا جا سکے) کچھ معاشرتی رسوم یا کسی خاص طرز عبادت سے وابستگی کا نام بھی اسلام نہیں ہے۔ جس میں عقیدہ کی کوئی اہمیت نہیں۔ ہندو دھرم سے واقفیت رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ ویدوں کو مقدس الہامی کتاب ماننے والے بھی ہندو ہیں اور اس کا انکار کرنے والے بھی ہندو، مورتی پوجا کرنے والے سناتن دھرمی بھی ہندو ہیں اور مورتی پوجا کا کھنڈن کرنے والے آریہ سماجی بھی ہندو، ایشور اور خدا کو ماننے والے بھی ہندو ہیں اور اس کے قطعی منکر بھی ہندو۔ ایک زمانہ میں ہمارے ملک کے عظیم لیڈر پنڈت جواہر لال نہرو نے خود اپنا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ہندو مذہب بھی عجیب ہے۔ اس سے کسی طرح پیچھا نہیں چھوٹ سکتا۔ میں خدا کو نہ ماننے پر بھی ہندو ہوں۔ کسی مذہب کو نہ ماننے پر بھی ہندو ہوں[1]۔

الغرض اسلام اس طرح کا کوئی مذہب اور دھرم نہیں ہے۔ بلکہ مسلمان ہونے کے لئے کچھ متعین عقائد اور ہدایات کا قبول کرنا اور ان کو برحق ماننا ضروری و لازمی ہے۔ اس کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ وہ پیغمبر کی اولاد ہو۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ کسی ایسی چیز کا منکر نہ ہو جس کے بارے میں ناقابل شک یقینی اور قطعی طریقہ سے اور مسلسل تواتر سے ثابت اور معلوم ہو چکا ہو اور امت کے عوام و خواص کو معلوم ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعلیم امت کو دی تھی۔ علماء فقہاء اور متکلمین کی خاص اصطلاح میں ایسی چیزوں کو

۱۔ بہت عرصہ ہوا پنڈت نہرو کی یہ بات غالباً ان کی خود نوشت سوانح حیات کے اردو ترجمہ میں پڑھی تھی۔ اس وقت یادداشت سے لکھا ہے۔ ان کے الفاظ دوسرے بھی ہوں، لیکن اطمینان ہے مطلب یہی تھا۔

www.besturdubooks.wordpress.com

زور وشور سے اپنی مظلومیت کا رونا روئیں گے اور ناواقف مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کریں گے کہ انہیں اسلام سے خارج قرار دینا ایک صریح زیادتی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ پاکستان میں جس بنیاد پر ان کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس بنیاد کی ایک عام فہم تشریح کر دی جائے تاکہ کوئی سچا مسلمان اس معاملے میں کسی غلط فہمی کا شکار ہونے نہ پائے۔ تشریح کے سلسلے میں چند بنیادی باتیں پیش کی جاتی ہیں۔

پہلا نکتہ: اس سلسلے میں سب سے پہلے سمجھنے کی بات یہ ہے کہ جو دینی حقیقتیں اور دینی باتیں رسول اللہ ﷺ سے ہم تک پہنچی ہیں، ان میں سے زیادہ تر تو وہ ہیں جن کے ثبوت سے ہمیں اگرچہ پورا اطمینان ہے کہ ان کا ثبوت اس درجہ کا ہے کہ ہم ان کو مانیں اور اگر وہ عمل سے متعلق ہیں تو ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ لیکن پھر بھی ان کا ثبوت اس قسم کے احتمال و تشکیک اور اشتباہ والتباس سے بالاتر ایسا یقینی اور قطعی اور بدیہی نہیں ہے کہ ہم ان کے ماننے کو قطعیت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی بات کا ماننا کہہ سکیں اور اس کا انکار کو کفر قرار دے سکیں۔ حدیثوں کے زیادہ تر ذخیرہ کا یہی حال ہے۔

لیکن کچھ دینی حقیقتیں اور دینی باتیں ایسی بھی ہیں جن کی حیثیت یہ ہے کہ مثلاً جس درجہ کے یقینی اور غیر مشکوک ذریعے سے اور جس درجے کے تواتر سے ہم کو یہ معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اللہ کے پیغمبر کی حیثیت سے ایک دین کی طرف اپنے زمانہ کے لوگوں کو بلایا تھا۔ اسی درجہ کی نقل و روایت اور اسی قسم کے تواتر سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اپنی دینی ہدایت اور دعوت کے سلسلے میں یہ چیزیں خاص طور سے فرمائی تھیں۔ مثلاً یہ بات کہ آپ ﷺ نے "لا الہ الا اللہ" یعنی توحید کی دعوت دی تھی اور بت پرستی کو شرک قرار دیا تھا اور مثلاً یہ بات کہ آپ ﷺ نے قرآن پاک کو کتاب اللہ کی حیثیت سے پیش کیا تھا اور مثلاً یہ بات کہ آپ ﷺ قیامت کا آنا بیان فرماتے تھے اور یہ بات کہ آپ ﷺ نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کا حکم دیتے تھے۔ تو یہ اور اسی طرح کی دینی حقیقتیں ہیں۔ جن کا ثبوت ہر قسم کے شبہ اور احتمال و تشکیک سے بالاتر اسی درجہ کے تواتر سے ہم تک پہنچا ہے۔ جس درجہ کے تواتر سے رسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت کی دعوت پہنچی ہے اور پوری امت کے تمام طبقات میں ان کی اتنی ہی شہرت رہی ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

الغرض رسول اللہ ﷺ سے ان دینی حقیقتوں کا ثبوت ایسی یقینی قطعی ہو، یہ بدیہی ہے کہ
ان کا نہ ماننا، درحقیقت پیغمبر ﷺ کی بیان فرمودہ حقیقت کا نہ ماننا ہے۔

خاص علمی اور دینی اصطلاح میں دین کی ایسی حقیقتوں کو "ضروریات دین" کہتے ہیں۔

دوسرا نکتہ۔ اس کے بعد میں عرض کرتا ہے کہ جو شخص اسلام و کفر کے حق واقف ہو سکتا ہے
جو کتاب و سنت سے اور امت مسلمہ کے متواتر تعامل سے علمائے سلف و خلف نے اب تک سمجھے ہیں۔
اس کو ماننا اسی بات سے ناقابل اختلاف اور انکار ہوگا کہ مومن و مسلم ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ
ان "ضروریات دین" میں سے کسی حقیقت کا منکر نہ ہو۔ اگر یہ بھی ضروری نہ ہو تو پھر اس کے معنی یہ
ہوں گے کہ مومن و مسلم ہونے کے لئے سرے سے کسی حقیقت کا ماننا ضروری نہیں اور شاید اس سے
زیادہ مہمل اور بے معنی بات دین کے بارے میں اور کوئی نہیں کہی جا سکتی۔

تیسرا نکتہ۔ اب فرض کیجئے کہ ان ہی دینی حقیقتوں میں سے (جن کو "ضروریات دین" کہا
جاتا ہے) کسی حقیقت کے بارے میں ایک شخص کہتا ہے کہ میں اس کو مانتا ہوں لیکن وہ اس کے
معنی اور مطلب کچھ اور بتاتا ہے۔ مثلاً وہ کہتا ہے کہ میں "لا الہ الا اللہ" کو مانتا ہوں اور اس کی گواہی دیتا
ہوں کہ خدا ایک ہی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ لیکن لوگوں نے جانا نہیں۔ وہ میں خود ہوں۔
میں نے اب ہی شکل و صورت میں ظہور کیا ہے۔ بس میں تم کو دعوت دیتا ہوں اور قرآن میری
نازل کردہ کتاب ہے اور محمد ﷺ میرے بھیجے ہوئے رسول تھے۔ (معاذ اللہ) یا فرض کیجئے
کہ وہ اپنے بارے میں یہ نہیں کہتا۔ بلکہ کسی معبود حق کے بارے میں یہ بات کہتا ہے۔ یعنی "لا
الہ الا اللہ" کو مانتے ہوئے وہ اس کا مصداق اس مقبول حق کو بتاتا ہے (جیسے کہ حضرت علی
مرتضیٰ کے بارے میں غلو کرنے والے بعض باطنی فرقوں کے متعلق نقل بھی کیا گیا ہے کہ وہ ان کو
سفیانوں میں شمار کرتے تھے۔ "لا الہ الا اللہ" پڑھتے تھے اور اللہ کا مصداق حضرت علی
کو سمجھتے تھے) یا مثلاً فرض کیجئے کہ ایک شخص کہتا ہے کہ میں "لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ" کو مانتا ہوں لیکن اس کا مطلب وہ نہیں ہے جو عام مسلمان اب تک سمجھتے رہے ہیں۔
بلکہ اس کا مطلب (معاذ اللہ) یہ ہے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور وہ محمد ﷺ ہیں جو
رسول اللہ ﷺ کے روپ میں آ گئے ہیں۔ یا مثلاً ایک شخص قیامت کے بارے میں کہتا ہے کہ
میں قیامت کو مانتا ہوں۔ لیکن اس کی حقیقت وہ نہیں ہے جو عام مسلمان سمجھے ہوئے ہیں اور جو
کتاب و سنت کے دلائل تکلیف اٹھاتے ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب صرف ایک دور کا خاتمہ اور

www.besturdubooks.wordpress.com

اس کے آگے فاروقلیط صاحب نے صاف لفظوں میں یہ بھی لکھا ہے :

"اس بارے میں راقم کے خیالات اور فیصلہ کو ختم ہی سمجھنا چاہئے۔"

اس صراحت و وضاحت کے بعد اس کی گنجائش نہیں ہے کہ مضمون میں ظاہر کئے گئے خیالات کو فاروقلیط صاحب کے خیالات سمجھا جائے۔ لیکن بہت سے سوچنے والوں کے ذہنوں میں یہ سوال ضرور پیدا ہوگا کہ ان خیالات سے اگر ان کو اتفاق نہیں ہے تو ان میں وہ کون سی ایسی بات ہے جس کا بہت اچھا اور تشفی بخش جواب وہ خود نہیں دے سکتے۔ طویل مدت سے جو تھوڑی بہت شناسائی فاروقلیط صاحب سے رہی ہے اور ان کے فہم و فکر کے بارے میں جو اندازہ ہے اس کی بناء پر اس عاجز کا حسن ظن تو یہی ہے کہ وہ ان خیالات کا جن میں کوئی معقولیت نہیں ہے بہت اچھا محاسبہ کر سکتے تھے اور اپنے ناظرین کو بتا سکتے تھے کہ ان دانشوروں نے جو کچھ کہا یا لکھا ہے وہ عوام کے فریب و مغالطوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ لیکن جب انہوں نے یہ نہیں کیا تو دوسروں ہی کو یہ فرض انجام دینا پڑے گا۔ واللہ ولی التوفیق!

جیسا کہ عرض کیا گیا فاروقلیط صاحب کے اس مضمون کا موضوع قادیانیوں کے کفر و اسلام کا مسئلہ ہے اور اس میں قادیانیوں کو مسلمان اور علماء کی طرف سے ان کی تکفیر کے فتوے اور فیصلہ کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کے لئے عجیب و غریب دلائل پیش کئے گئے ہیں۔

سب سے پہلی دلیل شاید مضبوط ترین دلیل سمجھ کر پہلے نمبر پر یہ درج کی گئی ہے :

"خلافت کے دور میں جب یہ سوال اٹھا کہ مسلمان کس کو کہنا اور سمجھنا چاہئے یا ایک مسلمان کی تعریف کیا ہے۔ تو بڑی بحثوں کے بعد طے پایا کہ مسلمان وہ ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا اور سمجھتا ہے۔ اس بات پر اکثر علماء نے اتفاق کیا۔"

حیرت ہے کہ فاروقلیط صاحب نے اپنے دانشوروں کی یہ بات کس طرح قابل نقل سمجھی۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ مسلمان ہونے کے لئے کسی عقیدہ کی ضرورت نہیں۔ بس جو اپنے آپ کو مسلمان کہے وہ مسلمان ہے۔ عقیدہ اس کا جو بھی ہو۔ کیا ہوش و حواس رکھتے ہوئے کوئی عالم دین ایسی جاہلانہ بات کہہ سکتا ہے؟۔ کیا رسول اللہ ﷺ کی دعوت ابوجہل وابولہب وغیرہ مکہ کے کفار و مشرکین اور اس دور کے یہود و نصاریٰ کو صرف یہی تھی کہ تم اپنے کو بس مسلمان کہنے لگو۔ عقیدہ

www.besturdubooks.wordpress.com

خواہ کچھ بھی رکھو؟ کیا قرآن مجید کا مطالبہ اپنے متبعین سے صرف یہ ہے کہ اپنے کو مسلمان کہنے لگو۔ پھر تم مسلم بنے سے اور جنتی ہو؟۔

پھر یہ کہ خلافت کی تحریک میں جو علمائے دین پیش پیش تھے مثلاً حضرت مولانا عبدالباری فرنگی محلی، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب، حضرت مولانا سجاد صاحب (نائب امیر شریعت بہار) حضرات علمائے دیوبند، علمائے بدایوں ان میں سے کسی کے متعلق بھی یہ نہیں سوچا جا سکتا کہ وہ کسی شخص یا طبقہ کے حقیقی اور شرعی معنیٰ میں مسلمان ہونے کے لئے بس اپنے کو مسلمان کہنا کافی سمجھتے تھے۔ خواہ اس کا عقیدہ کچھ بھی ہو۔ ہمارے نزدیک تو کسی بھی عالم دین کے بارے میں ایسا سمجھنا اس پر بدترین تہمت ہے اور قریب قریب ان سبھی حضرات کے ایسے فتوے اور ایسی تحریریں پیش کی جا سکتی ہیں جن میں قادیانیوں کو خارج از اسلام قرار دیا گیا ہے۔

ہاں! یہ ہو سکتا ہے کہ خلافت کمیٹی یا مسلم لیگ جیسی مسلمانوں کی کوئی تنظیم اپنا ممبر بنانے کے لئے یہ اصول مقرر کرے کہ ہر وہ شخص جو اپنے کو مسلمان کہے ہماری تنظیم کا ممبر بن سکتا ہے۔ عقیدہ سے بحث کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔ ہم اس کو مسلمان مان کر ممبر بنالیں گے۔ قاری حنیف صاحب کے مضمون میں خلافت کے دور کے جس واقعہ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اسی قسم کا کوئی فیصلہ ہو۔ لیکن ظاہر ہے کہ قادیانیوں کے اسلام اور کفر کا مسئلہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ ہم وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہمارے اس برصغیر کے تمام ہی وہ علمائے ربانی جن کو علم دین میں رسوخ حاصل رہا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی امت۔ خاص کر قادیانی پارٹی کے عقائد و خیالات سے جن کو پوری واقفیت حاصل ہے وہ تحریک خلافت سے پہلے بھی اس پر متفق تھے اور بعد میں بھی متفق رہے کہ یہ لوگ اپنے کو مسلمان کہنے کے باوجود اپنے کافرانہ عقائد و خیالات کی وجہ سے شریعت کی رو سے مسلمان نہیں ہیں۔ بلکہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس سلسلہ میں صرف مثال کے طور پر میں چند علمائے ربانی کے نام لکھتا ہے جو اب اس دنیا میں نہیں ہیں اور جن کے بارے میں کوئی ایسا شخص جو ان کو جانتا ہے یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ حضرات تکفیر کے بارے میں بے احتیاط بے بصیرت اور بے خدا ترس تھے۔

حضرت شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، ندوۃ العلماء کے بانی حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی کے جلیل القدر خلیفہ حضرت مولانا محمد علی مونگیری، حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ، حضرت مولانا

www.besturdubooks.wordpress.com

گئی ہیں۔ ناظرین اور دانشور حضرات ان کو دیکھیں وہ بالکل صاف اور واضح ہیں۔ ان میں کوئی بھی الجھن نہیں۔

قادیانیوں کے کفر و اسلام کے مسئلہ پر جو صاحب بھی سنجیدگی سے غور کرنا چاہیں ان سے مخلصانہ گزارش ہے کہ وہ راقم کے اس مضمون کا مطالعہ ضرور فرمائیں۔ (یہ مضمون اب اس مجموعہ میں شامل ہے۔)

قادیانیوں کی تکفیر سے متعلق ایک آخری بات زیر بحث مضمون میں یہ کہی گئی ہے کہ وہ اہل قبلہ ہیں اور اہل قبلہ کی تکفیر سے منع فرمایا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں امام غزالی کی کتاب "التفرقۃ" کی ایک عبارت بھی نقل کی گئی ہے۔ ہم وہ عبارت اور اس کا ترجمہ اسی مضمون ہی سے نقل کرتے ہیں۔

"اما الوصية فان تكف لسانك عن اهل القبلة ما امكنك ماداموا قائلين لا اله الا الله محمد رسول الله غير مناقضين لها والمناقضة تجويزهم الكذب على رسول الله ﷺ بعذر او بغير عذر فان التكفير فيه خطر والسكوت لا خطر فيه (التفرقة بين الاسلام والزندقة ص ۶۵، بيروت)" "ہماری وصیت یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اہل قبلہ کی تکفیر سے زبان بند رکھو۔ جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہوں۔ بشرطیکہ وہ اس قول کی مخالفت نہ کریں اور مخالفت کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی عذر یا بغیر عذر کے محمد ﷺ کو جھٹلائیں۔ کیونکہ ایسے لوگوں کی تکفیر خطرہ سے خالی نہیں۔ اگر سکوت اختیار کرلیا تو پھر کوئی خطرہ نہیں۔"

راقم سطور عرض کرتا ہے کہ اہل قبلہ کی تکفیر میں احتیاط اور کف لسان کی جو وصیت اور ہدایت امام غزالی نے "التفرقۃ" کی اس عبارت میں فرمائی ہے۔ یہی ہدایت ان سے بہت پہلے ان سے بڑے ائمہ حضرت امام ابوحنیفہ جیسے حضرات نے بھی فرمائی ہے۔ شرح فقہ اکبر میں منتقی سے امام ملا علی قاری نے نقل کیا ہے۔

"عن ابي حنيفة لا نكفر احداً من اهل القبلة وعليه اكثر الفقهاء (شرح فقه اكبر ص ۱۸۹، طبع مجتبائی دہلی)" "امام ابوحنیفہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہم اہل قبلہ میں سے کسی کی بھی تکفیر نہیں کرتے اور یہی مسلک اکثر فقہاء کا ہے۔"

www.besturdubooks.wordpress.com

اور اسی شرح فقہ اکبر میں شرح مواقف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

"ان جمهور المتكلمين والفقهاء على انه لا يكفر احد من اهل القبلة" (شرح فقه اكبر ص ۱۸۹) "یعنی جمہور متکلمین اور فقہاء کا مسلک یہ ہے کہ اہل قبلہ میں سے کسی کی بھی تکفیر نہ کی جائے۔"

کاش یہ لوگ جو قادیانیوں کی تکفیر کے مسئلہ میں آئمہ اور متکلمین کی ایسی عبارتوں کی بنیاد پر اہل قبلہ کی بحث چھیڑتے ہیں۔ اس پر غور کرتے کہ ان عبارتوں میں "اہل قبلہ" سے کیا مراد ہے؟ ظاہر ہے کہ لغوی اور لفظی معنی کے لحاظ سے تو ہر وہ شخص اہل قبلہ ہے جو مکہ مکرمہ میں واقع کعبہ کو بیت اللہ اور قبلہ مانتا ہو تو اگر اس لفظ کا یہی مطلب ہوتا تو ابو جہل وغیرہ سارے مشرکین عرب اہل قبلہ تھے۔ عربوں کی تاریخ اور ان کے حالات سے واقفیت رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ سارے مشرکین عرب کعبہ کو بیت اللہ اور قبلہ مانتے تھے اسی بنا پر اس کی تقدیس کے قائل تھے۔ اس کا طواف کرتے تھے۔ اپنے طریقہ پر حج اور عمرہ بھی کرتے تھے۔ تو اگر اہل قبلہ کا مطلب یہی ہوتا پھر تو ابوجہل ابولہب وغیرہ مشرکین عرب کو بھی کافر ماننے کی گنجائش نہ ہوتی۔

دراصل اہل قبلہ ایک خاص دینی اور علمی اصطلاح ہے۔ عقائد اور فقہ کی کتابوں میں تکفیر کی بحث میں یہ لفظ (اہل قبلہ) عام طور سے استعمال ہوتا ہے اور انہی کتابوں میں یہ وضاحت بھی کی گئی ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو توحید و رسالت قیامت وغیرہ ایمانیات پر یقین رکھتے ہوں اور کسی بھی دینی حقیقت کے منکر نہ ہوں۔ جو رسول اللہ ﷺ سے ایسے قطعی اور یقینی طریقہ پر ثابت ہو۔ جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو۔ (علماء اور متکلمین کی اصطلاح میں ایسی چیزوں کو ضروریات دین کہا جاتا ہے) یعنی اگر کوئی شخص ضروریات دین میں سے کسی ایک بات کا بھی منکر ہے۔ مثلاً قرآن پاک کے کتاب اللہ ہونے کا یا قیامت اور حشر و نشر کا یا پانچ وقت کی نماز کی فرضیت کا یا ایسی ہی کسی بھی دینی بات کا انکار کرتا ہے تو وہ اہل قبلہ میں سے نہیں ہے۔

اسی شرح فقہ اکبر جس کے حوالے سے اہل قبلہ کی تکفیر نہ کرنے کے بارے میں حضرت امام ابوحنیفہ وغیرہ کی روایتیں اوپر نقل کی گئی ہیں۔ اسی میں اسی مقام پر اہل قبلہ کی مندرجہ ذیل تشریح کی گئی ہے۔

"اعلم ان المراد باهل القبلة الذين اتفقوا على ما هو من ضروريات الدين كحدوث العالم وحشر الاجساد وعلم الله تعالى بالكليات والجزئيات

www.besturdubooks.wordpress.com

بارے میں شرعی قانون کی تفصیل یہ ہے کہ نظریات (عقائد، خیالات) دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جن کا تعلق بنیادی عقائد سے ہے اور دوسرے وہ جن کا تعلق بنیادی عقائد سے نہیں بلکہ فروعات سے ہے اور بنیادی عقائد تین ہیں۔ اللہ پر ایمان، اس کے رسول پر ایمان، یوم آخرت پر ایمان اور ان تین کے سوا جو عقائد ہیں ان کو فروع کہا جائے گا اور معلوم ہونا چاہئے کہ فروعی عقائد میں سے کسی کے انکار کی وجہ سے ہم تکفیر بالکل نہیں کریں گے۔ لیکن اس ایک صورت میں فروع میں بھی تکفیر کی جائے گی۔ جب کہ کوئی شخص کسی ایسی دینی حقیقت کا انکار کرے۔ جو رسول اللہ ﷺ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ مگر ان میں سے بعض صورتوں میں اس شخص کو خاطی قرار دیا جائے گا۔ جیسا کہ فقہیات میں اور بعض صورتوں میں مبتدع قرار دیا جائے گا۔ جیسا کہ (شیعوں کے) غلط خیالات ہیں۔ مسئلہ امامت کے بارے میں صحابہ کرامؓ کے احوال کے بارے میں تو ان کی بنا پر ان کو بدعتی قرار دیا جائے گا۔"

آگے فرماتے ہیں کہ "قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص ایسی بات کہے جس سے حضور ﷺ کی فرمائی ہوئی کسی بات کی تکذیب ہوتی ہو تو اس کی تکفیر واجب ہوگی۔ اگرچہ وہ بات دین کے بنیادی اور اساسی عقائد سے متعلق نہ ہو۔ بلکہ فروع سے متعلق ہو۔ کتاب کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

"ومهما وجد التكذيب وجب التكفير وان كان في الفروع (التفرقه ص ۱۹۵)" یعنی اور جب بھی تکذیب کی صورت پائی جائے گی تو تکفیر واجب ہوگی۔ اگرچہ اس کا تعلق کسی فروعی مسئلہ سے ہو۔"

پھر امام غزالی نے اس کی دو مثالیں بھی دی ہیں۔ ہم ان میں سے صرف دوسری مثال ذکر کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ناظرین کے لئے بھی اہم ہے اور بعض ایسے بدبخت اس کے قائل ہوئے ہیں۔ جو اپنے کو مسلمان کہتے اور سمجھتے تھے اور کعبہ کو قبلہ مانتے تھے۔

امام غزالی کے الفاظ میں مثال یہ ہے کہ "وكذلك من نسب عائشة الى الفاحشة وقد نزل القرآن ببراءتها فهو كافر لان هذا وامثاله لا يمكن الا بتكذيب الرسول او انكار التواتر (ص ۱۹۶)" اور ایسے ہی اس بدبخت شخص کی تکفیر واجب ہے جو حضرت عائشہ صدیقہؓ کی طرف فاحشہ (بدکاری) کی نسبت کرے۔ (معاذ اللہ) حالانکہ قرآن مجید نے ان کی براءت کی ہے۔ کیونکہ یہ اور اس طرح کی دوسری گمراہیاں بغیر رسول

www.besturdubooks.wordpress.com

تیسری بات! یہ کہی گئی ہے کہ حدیث کی موجودہ کتابوں میں امام مالک کی "موطا" سب سے پہلی کتاب ہے۔ جو صحیح بخاری وغیرہ سے بھی مقدم ہے۔ اس میں کوئی حدیث نزول مسیح کی نہیں ہے۔ لہٰذا وہ سب حدیثیں جن میں آخری زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا بیان کیا گیا ہے۔ ناقابل اعتبار ہیں اور سمجھنا چاہئے کہ عیسائیوں نے محدثین کو دھوکہ دے کر یہ حدیثیں ان کی کتابوں میں درج کرادی ہیں۔

چونکہ ہمارا یہ مضمون انتہائی اختصار کی کوشش کے باوجود بہت طویل ہو گیا۔ اس لئے نزول مسیح سے متعلق اس آخری بحث میں ہم صرف ضروری اشارات کریں گے۔ امید ہے کہ ناظرین کی تشفی کے لئے انشاء اللہ وہی کافی ہوں گے۔ جو تین باتیں اس سلسلہ میں مضمون میں کہی گئی ہیں۔ ہم ان پر ترتیب وار گفتگو کرتے ہیں۔

(۱) یہ بات کہ نزول مسیح کا عقیدہ حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے منافی ہے۔ وہی شخص کہہ سکے گا جو عربی زبان اور محاورات سے بالکل ناواقف ہو۔ عربی لغت اور محاورے کے لحاظ سے خاتم النبیین اور آخر النبیین اس کو کہا جائے گا۔ جس کو منصب نبوت پر سب سے آخر میں فائز کیا جائے اور اس کے بعد کسی کو یہ منصب نہ دیا جائے اور بلاشبہ یہ مقام سیدنا حضرت محمد ﷺ ہی کا ہے۔ آپ ﷺ کو نبوت سب نبیوں کے بعد دی گئی اور نبی بنائے جانے کا سلسلہ آپ ﷺ پر ختم کر دیا گیا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس دنیا میں دوبارہ آمد (جیسا کہ امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے) ہرگز حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے منافی نہیں۔ کیونکہ ان کو تو نبوت حضور ﷺ کی پیدائش سے بھی تقریباً پانچ سو برس پہلے دی گئی تھی۔ بس ان کا معاملہ تو اتنا ہی حضور ﷺ کے بعد تک زندہ رہنا اور دوبارہ اس دنیا میں آنا اور رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے تابع ہو کر آنا۔ جیسا کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور امت محمدیہ کا عقیدہ ہے۔ ہرگز حضور ﷺ کے خاتم النبیین اور آخر النبیین ہونے کے منافی نہیں۔ مثال کے طور پر یوں سمجھئے کہ کسی شخص کی خاتم الاولاد یا آخر الاولاد عربی محاورے کے لحاظ سے اس کو کہا جائے گا۔ جو اپنے سب بہن بھائیوں کے بعد اور آخر میں پیدا ہو۔ اگرچہ اس سے پہلے پیدا ہونے والے اس کے بہن بھائی اس کے بعد تک زندہ رہیں۔ اس کی ایک واقعی مثال یہ ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ کے چار صاحبزادے تھے۔ شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر اور شاہ عبدالغنی۔ ان میں سب سے چھوٹے شاہ

www.besturdubooks.wordpress.com

محروم نہیں کیا ہے، ان کتابوں کے مطالعہ سے یہ اطمینان حاصل کر لیں گے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بیسیوں ارشادات میں حضرت مسیح کی دوبارہ آمد کی خبر دی ہے۔ جو آپ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے اور امت کا اجماعی عقیدہ رہا ہے۔ اس کی بنیاد قرآن مجید میں ہے۔

۳۔۔ رہی یہ آخری بات کہ امام مالکؒ کی مؤطا میں نزول مسیح کے بارے میں کوئی حدیث نہیں ہے اور یہ اس کی دلیل ہے کہ صحیح بخاری، صحیح مسلم وغیرہ حدیث کی دوسری کتابوں میں نزول مسیح سے متعلق جو کثیر التعداد حدیثیں ہیں، وہ سب ناقابل اعتبار ہیں۔ کیونکہ اگر یہ حدیثیں صحیح ہوتیں تو امام مالکؒ کو بھی پہنچی ہوتیں اور ان کی مؤطا میں درج ہوتیں۔

فارقلیط صاحب کے ان دانشوروں کی آخری بات اس کی دلیل ہے کہ یہ بیچارے امام مالکؒ کی جس مؤطا کے بارے میں بات کر رہے ہیں، اس کی نوعیت سے بھی بالکل ناواقف ہیں۔ وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ امام مالکؒ کو جتنی حدیثیں پہنچی تھیں وہ سب مؤطا میں درج ہیں اور جو حدیثیں مؤطا میں نہیں ہیں، وہ امام مالکؒ کو پہنچی ہی نہیں یا امام مالکؒ ان کو صحیح نہیں سمجھتے تھے، وہ سب ناقابل اعتبار ہیں۔ حدیث کا ادنیٰ طالب علم بھی جانتا ہے۔ جو لوگ امام مالکؒ سے اور حدیث کی مؤطا جیسی ابتدائی کتاب سے بھی اتنے نابلد اور ناواقف ہوں، حیرت ہے کہ وہ کیوں ان مباحث و مسائل میں دخل دینے کی جرأت کرتے ہیں۔ جس کسی نے مؤطا دیکھی ہے وہ جانتا ہے کہ وہ کتب فقہ کی طرح صرف اعمال سے متعلق احادیث و آثار اور صحابہ و تابعین کے فتاویٰ کا ایک مختصر مجموعہ ہے۔ چند حدیثیں اس میں اخلاق و آداب سے متعلق بھی ہیں۔ اس سے یہ گمان کرنا کہ امام مالکؒ کا سارا مجموعہ حدیث اس میں آ گیا ہے اور جو حدیث اس میں نہیں ہے، وہ امام مالکؒ کو پہنچی ہی نہیں یا انہوں نے اس کو صحیح نہیں مانا، حدیث کے فن، اس کی کتابوں کی نوعیت اور امام مالکؒ کے مقام سے نہایت جہالت کی بات ہے۔

مؤطا کا حال یہ ہے کہ اس میں ایمانیات و عقائد کا باب ہی نہیں ہے۔ قیامت اور آخرت کے بارے میں جو حدیثیں رسول اللہ ﷺ سے تواتر کے ساتھ مروی ہیں، مؤطا ان سے بھی بالکل خالی ہے۔ تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکالنا صحیح ہوگا کہ امام مالکؒ ایمانیات یا قیامت آخرت

۱؎ امام العصر حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ نے اپنے عربی رسالہ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح میں رسول اللہ ﷺ کے ستر سے اوپر ارشادات جمع فرما دیئے ہیں، جن میں آپ نے مختلف عنوانات سے آخر زمانہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کی اطلاع دی ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

سے متعلق حدیثوں سے ناواقف تھے یا یہ کہ انہوں نے ان تمام حدیثوں کو ناقابل اعتبار سمجھا۔ لیکن یہ بات وہی شخص سوچ سکتا ہے جو اس موضوع سے بالکل جاہل ہو۔ دراصل موطا کا مجموعہ تو فقہ کی کتابوں کی طرح مدون ہے۔ احادیث اور فقہ وغیرہ اس کا موضوع ہی نہیں ہے۔

نزول مسیح کے مسئلہ سے متعلق فارقلیط صاحب کے مضمون میں جو تین اصولی باتیں لکھی گئی تھیں، ناظرین کو معلوم ہو چکا کہ ان کی بنیاد عربی لغت ومحاورات اور علم دین سے جہالت اور تحریف پر ہے۔ ان کے علاوہ جو دوسری باتیں اس مسئلہ سے متعلق مضمون میں ذکر کی گئی ہیں، خاص کر نزول مسیح سے متعلق حدیث نبوی کے پورے ذخیرہ کو مشکوک اور ناقابل اعتبار قرار دینے کے لئے جو جاہلانہ منطق استعمال کی گئی ہے، انشاء اللہ اس کا پورا جائزہ دوسری صحبت میں آئندہ لیا جائے گا۔

فارقلیط صاحب کے ان دانشوروں کی ذہنی سطح اور نزول مسیح کے سلسلہ کی ایک بات اور ذکر کر کے اس بحث کو اس وقت ختم کرتے ہیں۔ ناظرین کو اس آخری بات سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ لوگ جہالت وناواقفیت کی کس سرحد پر ہیں۔ صحیح بخاری کی حدیثوں کو ناقابل اعتبار قرار دینے کے سلسلہ میں اسی مضمون میں لکھا ہے کہ: "حضرت امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں مذکور ہے کہ آپ نے حدیث لولاک کے قرآن کے اعلان کو تسلیم کیا اور فرمایا کہ بخاری کی حدیثیں جھوٹی ہیں۔ اگر ان کے جھوٹے ہونے سے حضرات مقدس تک حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بچانا ہے تو ان راویوں کو جھوٹا قرار دینا ضروری ہے۔"

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ان دانشوروں (یا بوجھ بجھکڑوں) کے نزدیک امام ابو حنیفہ امام بخاری کے بعد کے زمانہ میں ہوئے ہیں اور انہوں نے صحیح بخاری کی ایک حدیث کے راویوں کو جھوٹا قرار دیا ہے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ امام بخاری امام اعظم ابوحنیفہؒ کی وفات کے قریبا آدھی صدی بعد پیدا ہوئے ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ کی وفات ۱۵۰ھ میں ہوئی اور امام بخاری ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے۔

آخر میں ہم پھر اپنی اس حیرت کا اظہار کرنے پر مجبور ہیں کہ فارقلیط صاحب نے علم ودانش سے اپنے نابلد اور ایسے جاہل و بے خبر لوگوں کو دانشور کا معزز لقب دینا کیوں مناسب سمجھا اور ان کی بے سروپا باتوں کو کیوں اس قابل سمجھا کہ ان کو مرتب کر کے شائع کرنے کی ذمہ داری خود قبول فرمائی۔ ہمارے نزدیک تو فارقلیط صاحب نے اپنے ساتھ بڑی زیادتی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو تلافی کی توفیق دے۔ ویتوب اللہ علی من تاب!

www.besturdubooks.wordpress.com

مسئلہ نزول وحیات مسیح علیہ السلام

حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ

www.besturdubooks.wordpress.com

آسمان پر کھانے پینے اور بول و براز وغیرہ کی ضروریات و حاجات کے معاملے میں ان کا حال زمین والوں کا سا نہیں ہے۔ (وہاں وہ ان چیزوں سے بے نیاز ہیں)

بلکہ اللہ تعالیٰ میں قدرت ہے کہ وہ اگر چاہے تو ہماری اس دنیا میں بھی کسی بندے کو اس حال میں کر دے کہ وہ سیکڑوں برس تک کھانے پینے سے بے نیاز رہے۔ قرآن مجید میں اصحاب کہف کا واقعہ بیان فرمایا گیا ہے۔ جو قرآن مجید کے بیان کے مطابق تین سو برس سے زیادہ بغیر کھائے پئے غار میں رہے۔ "ولبثوا فی کہفہم ثلث مائة سنین وازدادوا تسعا" (الکہف: ۲۵)

اور شیخ عبدالوہاب شعرانی نے "الیواقیت والجواہر" میں اسی سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کیا کھاتے پیتے ہیں اور اگر وہاں کچھ نہیں کھاتے پیتے تو کس طرح بغیر کھائے پئے کیسے زندہ رہتے ہیں؟

تحریر فرمایا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ:

"کھانا پینا صرف ان لوگوں کے لئے ضروری ہے۔ جو اس دنیا میں رہتے بستے ہیں۔ کیونکہ یہاں کی آب و ہوا کے اثر سے بدن کے اجزاء برابر تحلیل ہوتے رہتے ہیں اور غذا سے اس کا بدل فراہم ہوتا ہے۔ ہماری اس دنیا اور ہماری اس زمین اور یہاں کی مخلوق کے لئے قدرت خداوندی نے یہی قانون رکھا ہے۔ لیکن جس کو اللہ تعالیٰ اس زمین سے آسمان پر اٹھالے تو اس کو اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے اسی طرح بے نیاز کر دیتا ہے۔ جس طرح فرشتے بے نیاز ہیں اور وہاں حمد و تسبیح ہی ان کی غذا ہو جاتی ہے۔ جس سے ان کی زندگی اور طاقت برابر قائم رہتی ہے۔"

(الیواقیت والجواہر ج۲ ص ۱۴۶)

اسی طرح شیخ عبدالوہاب شعرانی نے طبقات الکبریٰ میں ایک بزرگ کا جو بلاد مشرق کے شہر ابہر کے رہنے والے تھے۔ واقعہ بھی شیخ عبدالطاہر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو خود دیکھا ہے۔

"مكث لا يطعم طعاماً مدة ثلث وعشرين سنة وكان يعبد الله ليلاً ونهاراً من غير ضعف (الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۱۴۶)" وہ ۲۳ سال مسلسل اس حالت میں رہے کہ کھانا بالکل نہیں کھاتے تھے۔ دن رات عبادت میں مصروف رہتے تھے اور ان پر کمزوری کا کوئی اثر نہیں تھا۔ تو یا عبادت ہی ان کے لئے غذا کا کام دیتی تھی۔ یہ بطور کرامت کے ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا خاص معاملہ تھا۔

www.besturdubooks.wordpress.com

مفسرین تیرہ سو برس تک نہیں سمجھ سکے اور خود مرزا قادیانی بھی اپنی مجددیت و مسیحیت کے باوجود پچاس سال کی عمر تک نہیں سمجھ سکے۔

حیرت ہے کہ ان قادیانی مصنفین و متکلمین کو (جن میں مولوی محمد علی لاہوری جیسے مدعیان علم و دانش بھی ہیں) اتنی بے تکی اور معقولیت سے اتنی دور بات کہنے کی جرأت کیسے ہوتی ہے۔ جس کو کوئی عقل والا اس وقت تک قبول نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ اپنے کو عقل و فہم سے خالی نہ کرے۔

واقعہ یہ ہے کہ قرآن مجید پر اس سے بڑی کوئی تہمت نہیں لگائی جا سکتی ہے کہ وہ ایسی زبان میں ہے کہ خود اس کے ماننے والے عربی زبان کے وہ لاکھوں ماہرین بھی جنہوں نے اپنی عمریں اس کے مطالعہ اور خدمت میں صرف کر دی تھیں تیرہ سو برس تک اس کا مطلب نہیں سمجھ سکے اور اس کی وجہ سے کسی معمولی غلطی میں نہیں بلکہ شرک عظیم میں مبتلا رہے۔ کیا اسلام اور قرآن مجید کی یہی وہ خدمت ہے۔ جس کا دعویٰ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی امت کے مصنفین اور متکلمین کرتے ہیں؟۔

اس کے بعد میں عرض کرتا ہوں کہ اگر بالفرض قرآن مجید میں کوئی آیت بھی ایسی نہ ہو جس سے عقیدۂ حیات مسیح اور نزول مسیح کی تائید ہوتی ہو تو صرف یہ بات کہ قرآن مجید نے عیسائیوں کے دوسرے مشرکانہ اور کافرانہ عقیدوں (حضرت مسیح کی الوہیت اور ابنیت وغیرہ) کی طرح اس کی تردید اور نفی نہیں کی۔ (حالانکہ یہ بھی ان عیسائیوں کا خاص عقیدہ تھا) اس بات کی روشن دلیل ہے کہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ اللہ کے نزدیک غلط اور گمراہانہ نہیں تھا۔ بلکہ ان کے بعض دوسرے عقیدوں کی طرح صحیح عقیدہ تھا۔ کیونکہ ایسے موقع پر تردید اور نفی نہ کرنا ایک طرح کی تصدیق اور توثیق ہوتی ہے۔ عقل و منطق اور قانون کا بھی یہ مسلمہ مسئلہ ہے کہ "السکوت فی معرض البیان بیان" لیکن بات صرف اتنی ہی نہیں ہے۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ قرآن مجید نے ان کے عقیدے کے اس جزو کی اسی طرح تصدیق و توثیق کی ہے۔ جس طرح ان کے اس عقیدے کی کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ کے کنواری مریم کے بطن سے پیدا ہوئے اور انہوں نے احیاء موتی وغیرہ کے معجزے دکھلائے۔ اور حضرت مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے ہی کے سلسلے میں عیسائیوں کے اس عقیدے کی قرآن پاک نے صراحت سے اور پورے زور سے تردید کی ہے کہ وہ صلیب پر چڑھائے گئے اور اس طرح اللہ تعالیٰ اور قرآن مجید نے ان کی عظیم ترین گمراہی کفارہ کے اس عقیدے کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔ جس پر عیسائیوں کی ساری بداعمالیوں کی بنیاد ہے۔ اب ناظرین اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

بعد میں اللہ تعالیٰ نے مسیح کو زندہ ہی آسمان پر اٹھا لیا اور وہ آخری زمانہ میں پھر اس دنیا میں آئیں گے۔ (یہاں یہ بات ذہن میں رہے کہ تاریخی لحاظ سے کوئی فریق اور کوئی فرقہ اس کا قائل اور مدعی نہیں تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو طبعی موت سے انتقال ہوا۔)

مسیح علیہ السلام کے بارے میں یہودیوں اور عیسائیوں دونوں فریقوں کا مذکورہ بالا عقیدہ اور موقف ان کی تاریخ میں موجودہ انجیلوں میں مذکور ہے اور اس کے تذکرے قرآن مجید میں بھی بیان فرمائے گئے ہیں۔ پس اس صورت میں کہ اگلے اہل کتاب کے ان دونوں گروہوں یہودیوں اور عیسائیوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں سخت نزاع اور تضاد کی اختلافات تھے اور دونوں افراط و تفریط اور تحریف کی گمراہیوں میں مبتلا تھے۔ ضروری تھا کہ قرآن مجید جو اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہدایت ہے۔ ان اختلافات کے بارہ میں واضح فیصلہ دے۔ دونوں فریقوں کی گمراہیوں کو دور کر کے اصل حقیقت بتائے اور حق کو حق اور باطل کو باطل قرار دے۔ چنانچہ قرآن مجید کی تنزیل کا مقصد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ "وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لهم الذی اختلفوا فیه وهدی ورحمة لقوم یؤمنون (نحل: ۶۴)" (اور اے پیغمبر ہم نے تم پر یہ کتاب (قرآن) خاص اس واسطے نازل کی ہے کہ جن باتوں میں ان لوگوں کے درمیان اختلاف ہے تم ان کو صاف صاف بیان کر دو اور ماننے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہو۔)

چنانچہ قرآن مجید نے حضرت مسیح علیہ السلام سے متعلق یہودیوں اور عیسائیوں کے ان اختلافات کے بارہ میں واضح فیصلہ دیا اور ہر فریق کی گمراہیوں کو دور کر کے جو حق تھا اس کا اعلان فرما دیا۔

عیسائیوں کے عقیدہ الوہیت مسیح اسی طرح عقیدہ ولدیت مسیح اور تثلیث کے نظریہ کی قرآن پاک نے شدت کے ساتھ تردید کی اور اسے خالص کفر قرار دیا۔ (مائدہ ۱۷، ۷۲، ۷۳)

اور سورہ مریم کے آخر میں فرمایا کہ کسی کو خدا کا بیٹا اور اس کی اولاد قرار دینے کی بات اتنی خبیث اور شدید ہے کہ اس کی وجہ سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر کر زمین بوس ہو جائیں۔ (آیت ۸۸، ۸۹، ۹۰)

اور سورہ زخرف میں فرمایا کہ مسیح کی حیثیت بس یہ ہے کہ وہ ہمارا ایک بندہ تھا جس پر ہم نے خاص انعامات فرمائے۔ (آیت ۵۹)

www.besturdubooks.wordpress.com

الغرض قرآن مجید نے بیسیوں مقامات پر یہ اعلان فرمایا کہ عیسائیوں کا مسیح علیہ السلام کی الوہیت اور ابنیت کا دعویٰ اور تثلیث کا عقیدہ سخت گمراہی اور رب ذوالجلال کی شان پاک میں شدید گستاخی اور صریح کفر ہے۔ مسیح ابن اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ عیسائیوں کا یہ کہنا کہ خود مسیح نے ہم کو یہ تعلیم دی تھی، سراسر جھوٹ اور معصوم پیغمبر پر افترا ہے اور وہ قیامت میں خدا کو گواہ بنا کر اس سے اپنی براءت ظاہر کریں گے۔ (آخر سورۂ مائدہ)

اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق یہودیوں کی گمراہی کو بھی قرآن پاک نے رد فرمایا۔ صراحت کے ساتھ اعلان فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم اللہ کے سچے اور برگزیدہ رسول اور مقرب بندے ہیں۔ وہ کلمۃ اللہ ہیں۔ یعنی اللہ نے ان کو اپنی خاص قدرت اور حکم سے معجزانہ طور پر کنواری مریم کے بطن سے پیدا کیا۔ بغیر اس کے کہ کسی مرد نے ان کو چھوا ہو۔ مریم اللہ کی برگزیدہ بندی اور صدیقہ تھیں۔ یہودی ان کے بارہ میں جو کہتے ہیں کہ وہ اس پاک بندی پر ان کا بہتان عظیم ہے اور اس کی وجہ سے وہ خدا کی لعنت اور عذاب کے مستحق ہیں۔ سورۂ آل عمران سورۂ نساء، سورۂ مائدہ اور سورۂ مریم میں یہ سب مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

مسیح مقتول و مصلوب نہیں ہوئے بلکہ اٹھا لئے گئے

حضرت مسیح علیہ السلام سے متعلق یہودیوں کی گمراہیوں کی تردید کے سلسلے میں قرآن مجید نے ایک بات یہ بھی فرمائی کہ یہودیوں کا یہ عقیدہ اور دعویٰ بھی غلط اور موجب لعنت و عذاب ہے کہ ہم نے مسیح کو سولی پر لٹکا کر مار ڈالا ہے "وقولهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم" آگے فرمایا کہ اصل واقعہ یہ ہے کہ "وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم" یعنی مسیح کو نہ انہوں نے قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا۔ بلکہ قدرت کی طرف سے ان کے لئے شبہ کی ایک صورت پیدا کر دی گئی جس کی وجہ سے وہ ایسا خیال کرنے لگے[1]۔ پھر فرمایا کہ

"ان الذين اختلفوا فيه لفي شك منه ما لهم به من علم الا اتباع الظن وما قتلوه يقينا بل رفعه الله اليه وكان الله عزيزا حكيما" (النساء [illegible]) "اور حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ یہودی اور عیسائی مسیح کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ مصلوب و مقتول ہو کر ختم ہو گئے یا پھر زندہ کر کے آسمان پر اٹھا لئے گئے۔

---

[1] یہ واقعہ کیا ہوا اور کس طرح لوگوں کو ایسا خیال ہوا؟ اس کی تفصیل عام تفسیروں میں مذکور ہے۔ اور برنباس کی انجیل کا بیان بھی بالکل اس کے مطابق ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

ان کے پاس اس واقعہ کے بارے میں صحیح علم نہیں ہے۔ صرف بے اصل اٹکلیں اور بے بنیاد قیاس آرائیاں ہیں۔ جن پر وہ چلتے ہیں۔ صحیح اور یقینی بات یہ ہے کہ انہوں نے ان کو قتل نہیں کیا ہے۔ بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ پوری طاقت اور حکمت والا ہے۔ جس نے اپنی کامل قدرت اور حکمت سے یہ سب کچھ کیا ہے۔

بالکل واضح اور کھلی ہوئی بات ہے کہ ان آیتوں میں قرآن مجید نے حضرت مسیح علیہ السلام کے مقتول و مصلوب ہونے کی (یعنی صلیب پر چڑھائے جانے اور مارے جانے کی) پوری وضاحت سے نفی کر دی۔ بلکہ ایک دوسری آیت "واذ کففت بنی اسرائیل عنك" (مائدہ ۱۱۰) میں یہ بھی بتلا دیا کہ اللہ نے ان کو ایسا بچایا کہ ان کے دشمن یہودی ان کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکے۔ ان آیتوں نے یہودیوں کے اس جھوٹے دعوے اور عقیدے کی واضح تردید کر دی کہ ہم نے مسیح کو صلیب پر چڑھا کے ختم کر دیا اور اس کے ساتھ عیسائیوں کے نہایت خطرناک اور دین کو برباد کر دینے والے عقیدہ کفارہ کو بھی جڑ بنیاد سے اکھاڑ دیا۔ (کیونکہ اس کی بنیاد ہی اس عقیدے پر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر چڑھائے گئے اور قتل و صلب کی نفی کے ساتھ قرآن مجید نے عیسیٰ علیہ السلام کے لئے رفع (اٹھائے جانے) کا اثبات کیا اور "بل" کا کلمہ درمیان میں لا کر بتا دیا کہ "بل رفعه الله الیه" یعنی ان پر قتل کا عمل قطعاً واقع نہیں ہوا بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ آیت کے اس آخری لفظ سے صاف معلوم ہوا کہ عیسائیوں کے عقیدہ کا یہ جزء صحیح ہے کہ مسیح اوپر اٹھا لئے گئے۔

رفع کی قادیانی تاویل

قادیانیوں کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ اس آیت میں رفعه الله الیه کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درجے بلند کر دیئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے روحانی رفع مراد ہے۔ لیکن جس شخص کو ذرا بھی عربیت سے واقفیت ہو وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس آیت میں رفع کے معنی ایسے ہونے چاہئیں جو قتل کی ضد ہوں۔ یعنی مقتول ہونے کے ساتھ جمع نہ ہو سکیں اور ظاہر ہے کہ کسی نبی کے رفع روحانی و رفع درجات میں اور دشمنوں کے ہاتھ سے ان کے مقتول ہونے میں قطعاً کوئی منافات اور تضاد نہیں ہے۔ بلکہ راہ خدا میں مظلومانہ قتل کئے جانے سے تو درجے اور زیادہ بلند ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے کہنے والے نے کہا کہ:

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

www.besturdubooks.wordpress.com

ان کے نزول اور پھر اس دنیا میں ان کے وفات پانے کی اطلاع دی گئی ہے۔

ارشاد فرمایا گیا ہے کہ "وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیدا (النساء ۱۵۹)" اور کوئی نہیں اہل کتاب میں سے مگر عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ضرور بالضرور ایمان لے آئے گا۔ اور قیامت کے دن وہ ان کے بارہ میں شہادت دیں گے۔

سیاق و سباق کی روشنی میں آیت کا مطلب

جیسا کہ تحریر سے معلوم ہو چکا ہے کہ اوپر کی آیتوں میں یہودیوں کے اس غلط اور جھوٹے دعوے کا ذکر ہے کہ ہم نے مسیح ابن مریم کو مار ڈالا اور سولی پر چڑھا دیا اور وہ (معاذ اللہ) لعنتی موت مر گیا۔ "انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم" کی پرزور تردید کی گئی کہ ان کا یہ دعویٰ قطعاً غلط اور باطل ہے۔ وہ مسیح ابن مریم کو قتل نہیں کر سکے نہ سولی پر چڑھا سکے۔ بلکہ وہ اس بارہ میں شبہ اور دھوکے میں پڑ گئے۔ (مسیح علیہ السلام کے دھوکے میں انہوں نے ایک دوسرے شخص کو سولی پر لٹکا دیا۔ جو ان کا ہم شکل بنا دیا گیا تھا) اور مسیح ابن مریم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل قدرت سے صحیح سالم آسمان پر اٹھا لیا۔ اپنے دشمن یہودی ان کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکے۔ "وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم ... وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیماً" اور جیسا کہ پہلے بھی اشارہ کیا جا چکا ہے کہ اس بیان سے عیسائیوں کے اجمالی مزعومہ عقیدہ کفارہ کی بھی تردید کر دی گئی۔

اس کے بعد متصلاً یہ آیت "وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیداً" اسی بحث اور مضمون کا آخری جزو اور گویا مقطع کلام ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ مسیح ابن مریم کے مقتول و مصلوب نہ ہونے اور صحیح سالم آسمان پر اٹھائے جانے کی بات جو تاریخی اور قرآن کے ذریعہ بیان کی جا رہی ہے۔ کسی دن یہود و نصاریٰ کو بھی اس وقت مشاہدہ سے تصدیق ہو جائے گی۔ جب مسیح ابن مریم اس دنیا میں پھر تشریف لائیں گے اور یہیں آنے کے بعد وفات پائیں گے اور جو اہل کتاب اس وقت موجود اور باقی ہوں گے وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات سے پہلے پہلے ان کی حیات ہی میں ان پر ایمان لے آئیں گے۔

یعنی یہودی جو ہمیشہ ان کے منکر اور دشمن رہے اور معاذ اللہ ان کو ولد الزنا کہتے

www.besturdubooks.wordpress.com

رہے وہ اپنے اس خبیث کفر سے توبہ کر کے ان پر ایمان لے آئیں گے اور ان کو اللہ کا سچا نبی و رسول اور برگزیدہ بندہ مان لیں گے۔ اسی طرح نصاریٰ بھی جنہوں نے ان کو خدا اور خدا کا بیٹا اور ثالث ثلاثہ بنا رکھا تھا وہ بھی اپنے اس مشرکانہ عقیدہ سے توبہ کر کے ان کو اللہ کا مقرب بندہ اور نبی و رسول مان لیں گے اور یہ دونوں گروہ اس دین محمدی کے حلقہ بگوش ہو جائیں گے۔ جس کے اس وقت حضرت مسیح بن مریم داعی و منادی اور علمبردار ہوں گے۔

آگے فرمایا گیا ہے کہ "ویوم القیمة یکون علیهم شهیدا" یعنی پھر قیامت کے دن حضرت مسیح ان ایمان لانے والے اہل کتاب کے بارے میں اللہ کے حضور میں شہادت دیں گے۔ (جس طرح سارے نبی و رسول اپنی اپنی امتوں کے بارے میں شہادت دیں گے۔)

الغرض یہ آیت حضرت مسیح بن مریم کے مقتول و مصلوب نہ ہونے اور صحیح سالم آسمان پر اٹھا لئے جانے سے متعلق اس مضمون کا تتمہ اور تکملہ ہے اور گویا اس پر آخری مہر ہے۔ جو اوپر کی آیتوں میں بیان فرمایا گیا ہے اور سیاق و سباق یعنی نظم کلام اور اسلوب بیان اور نحوی قواعد کے لحاظ سے اس آیت کی یہی تفسیر صحیح ہے۔ جس کی بنیاد اس پر ہے کہ آیت میں "بہ" اور "موتہ" کی ضمیریں مسیح علیہ السلام بن مریم کی طرف راجع ہیں۔ جن کا اوپر کی آیتوں میں بار بار ذکر آیا ہے۔ امام تفسیر ابن جریر طبری نے (ج ۶ ص ۱۸ تا ۲۳) اور حافظ عماد الدین ابن کثیر نے (ج ۱ ص ۵۷۶ تا ۵۷۸) میں جو تفسیر کے پورے کتب خانہ میں امتیاز رکھتی ہیں اس پر مفصل کلام کیا ہے اور اسی تفسیر کو روایت اور درایت سیاق و سباق اور عربیت کے لحاظ سے صحیح اور راجح قرار دیا ہے۔

آیت کی تفسیر صحابہ کرام اور ائمہ تفسیر کے ارشادات سے

حضرت صحابہ کرامؓ سے بھی آیت کی یہی تفسیر صحیح سندوں کے ساتھ منقول ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے آیت کی یہ تفسیر صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور حدیث کی دوسری کتابوں میں روایت کی گئی ہے کہ ان کی روایت کا حاصل یہ ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے قسم کھا کے ارشاد فرمایا کہ اس پاک ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ یقیناً یہ ہونے والا ہے کہ عیسیٰ بن مریم اللہ کے حکم سے حاکم عادل کی حیثیت سے (قیامت سے پہلے) نازل ہوں گے اور وہ یہ عظیم کارنامے انجام دیں گے اور اس زمانہ میں بڑی خیر و برکت ہوگی۔ حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کر

www.besturdubooks.wordpress.com

کہ فرماتے تھے کہ "اقرؤا وان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ"
یعنی اگر تم حضرت مسیح علیہ السلام کے نازل ہونے کا بیان قرآن میں پڑھنا چاہو تو یہ آیت پڑھو۔
"وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ" جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ حضرت
ابوہریرہؓ کی اس حدیث کو امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ دونوں نے روایت کیا ہے [1] اور محدثین کی
اصطلاح میں یہ متفق علیہ حدیث ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے اس آیت
کا مطلب وہی سمجھا اور بیان کیا ہے جو ہم نے اوپر لکھا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ مطلب انہوں نے
رسول اللہ ﷺ ہی کی تلقین و تعلیم سے سمجھا ہوگا [2]۔ ان کے علاوہ حبر امت حضرت عبداللہ بن
عباسؓ نے بھی آیت کا یہی مطلب سمجھا اور بیان کیا ہے۔ جیسا کہ ابن جریر نے پوری سند کے
ساتھ ان سے روایت کیا ہے اور حافظ ابن حجر نے شرح بخاری فتح الباری میں ابن جریر کی اس
روایت کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں کہ "وبھذا جزم ابن عباس فیما
رواہ ابن جریر من طریق سعید بن جبیر عنہ باسناد صحیح (فتح الباری ج:
ص۴۷۵، باب قول اللہ تعالیٰ واذکر فی الکتاب مریم)" یعنی حضرت عبداللہ بن عباسؓ
نے بھی اس آیت کا مطلب قطعیت کے ساتھ وہی بیان کیا ہے جو حضرت ابوہریرہؓ کی مندرجہ بالا
روایت سے معلوم ہوا۔ ابن جریر نے اس کو صحیح سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت
کیا ہے اور تابعین میں حضرت حسن بصریؒ اور بعض دیگر حضرات سے بھی آیت کی یہی تفسیر ابن جریر نے
اپنی سندوں کے ساتھ روایت کی ہے۔

---

[1] صحیح بخاری باب نزول عیسیٰ بن مریم ج ۱ ص ۴۹۰؛ صحیح مسلم باب
نزول عیسیٰ بن مریم حاکما بشریعۃ نبینا کتاب الایمان ج ۱ ص ۸۷)

[2] یہ ٹکڑا اس مفروضہ پر مبنی ہے کہ روایت کے آخر میں بطور استشہاد اور سند کے
آیت کا جو حوالہ ہے۔ اس کو حدیث نبوی کا جزء مانا جائے۔ بجائے حضرت ابوہریرہؓ کا قول قرار دیا
جائے۔ لیکن اگر اس کو حدیث مرفوع کا جز قرار دیا جائے۔ (جیسا کہ ازروئے دلائل ہمارے
نزدیک راجح ہے) تو پھر آیت کی یہ تفسیر خود آپ سے ہوگی۔ تفصیلی بحث کے لئے مطالعہ کیا
جائے۔ حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کا رسالہ "عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ
السلام ص ۲۳۰، طبع دیوبند"

www.besturdubooks.wordpress.com

تفصیلی اور محققانہ کلام کرنے کے بعد بالکل صحیح فرمایا ہے کہ اگر تفسیر کی کتابوں میں اس آیت سے متعلق دوسرا قول نقل نہ کیا گیا ہوتا تو قرآن فہمی کا ذوق رکھنے والے کسی شخص کا اس کی طرف ذہن بھی نہ جاتا۔

چونکہ اس وقت مسئلہ حیات مسیح و نزول مسیح صرف ان لوگوں کے اطمینان کے لئے ایک مختصر مقالہ لکھنا مقصود ہے۔ جن کو کچھ شبہات و وساوس ہیں اور وہ مسئلہ کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے آیت کی تفسیر کے متعلق صرف اتنے ہی پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ اس کے لئے اتنا ہی کافی ہوگا۔ ورنہ اس موضوع پر پچاسوں صفحے لکھے جا سکتے ہیں اور اس کی تائید میں تفسیر کی بیسیوں کتابوں کے حوالے دیئے جا سکتے ہیں۔

ہاں اس مسئلہ اور اسی آیت کی تفسیر سے متعلق امت کے ایک مسلم محقق عالم و مصنف شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے چند کلمات اس جگہ نقل کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ "القول الصحیح لمن بدل دین المسیح" عیسائیت اور عیسائیوں کے رد میں شیخ الاسلامؒ کی مشہور معرکۃ الآراء کتاب ہے جو چار جلدوں میں ہے۔ اس میں ضمنی طور پر مصنفؒ نے اس آیت کی تفسیر اور تشریح پر بھی حسب عادت مفصل اور مدلل کلام کیا۔ پورا کلام بہت طویل ہے۔ ہم اس کے صرف چند جملے یہاں نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ:

"ثم قال: وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته وهذا عند اكثرهم العلماء معناه قبل موت المسيح (الجواب الصحيح ج ۲ ص ۲۸۲)" (پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته اور اکثر علماء کے نزدیک اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ سب اہل کتاب مسیح علیہ السلام کی موت سے پہلے ایمان لے آئیں گے۔)

اس کے بعد شیخ الاسلام نے آیت کی تفسیر میں دوسرے بعض اقوال نقل کر کے دلائل سے ان کا غیر صحیح اور ضعیف ہونا ثابت کیا ہے۔ اس کے بعد نتیجہ بحث کے طور پر فرماتے ہیں کہ:

"فدل ذالك على ان جميع اهل الكتاب اليهود والنصارى يؤمنون بالمسيح قبل موت المسيح وذالك اذا نزل آمنت اليهود والنصارى بانه رسول الله ليس كاذباً كما يقول اليهودي ولا هو الله كما تقوله النصارى (الجواب الصحيح ج ۲ ص ۲۸۸)" (پس اس بحث سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ مسیح علیہ السلام کے وفات پانے سے پہلے سارے اہل کتاب یہودی اور عیسائی ان (یعنی حضرت مسیح) پر ایمان

www.besturdubooks.wordpress.com

لے آئیں گے اور یہ اس وقت ہوگا جب وہ اس دنیا میں نازل ہوں گے تو سارے یہودی اور عیسائی اس پر ایمان لے آئیں گے کہ وہ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ جھوٹے مدعی نبوت نہیں ہیں۔ جیسا کہ یہودی کہتے تھے اور خدا بھی نہیں ہیں۔ جیسا کہ عیسائیوں کا عقیدہ تھا۔"

اس کے بعد شیخ الاسلام نے دلائل سے اس پر روشنی ڈالی ہے کہ اس آیت میں "اہل الکتاب" سے مراد وہی اہل کتاب ہو سکتے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ان کی وفات سے پہلے موجود ہوں گے وہ سب کے سب حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ "وسبب ایمان اھل الکتاب به حینئذ ظاهر فانه یظهر لکل احد انه رسول مؤید لیس بکذاب ولا هو رب العالمین فالله تعالی ذکر ایمانهم به اذا نزل الی الارض (الجواب الصحیح ج ۲ ص ۲۸۱)" اور اس وقت اہل کتاب کے ایمان لانے کا سبب بالکل ظاہر ہے کیونکہ ہر ایک کھلی آنکھوں دیکھ لے گا کہ وہ اللہ کے سچے رسول ہیں اور اللہ کی تائید ان کے ساتھ ہے۔ نہ وہ جھوٹے مدعی نبوت ہیں اور نہ خود رب العالمین ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان کے نازل ہونے کے وقت اہل کتاب کے ان پر ایمان لانے کا ذکر کیا ہے۔"

پھر اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ شیخ الاسلام نے حضرت ابوہریرہؓ کی وہ حدیث جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے حوالے سے پہلے ذکر کی جا چکی ہے اور اس مضمون اور سلسلہ کی بعض اور حدیثیں نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ:

"وهذا تفسير قوله تعالى: وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته اى يؤمن بالمسيح قبل ان يموت حين نزوله الى الارض وحينئذ لا يبقى يهودى ولا نصرانى ولا يبقى دين الا دين الاسلام (الجواب الصحيح ج ۲ ص ۲۸۶)" اور ان حدیثوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانہ میں نازل ہونے کا جو بیان کیا گیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته" کی تفسیر اور مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں جب مسیح علیہ السلام نازل ہوں گے تو ان کے وفات پانے سے پہلے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے اور اس وقت کوئی یہودی اور کوئی عیسائی باقی نہیں رہے گا اور دینوں میں سے صرف دین اسلام باقی رہ جائے گا۔"

شیخ الاسلام کی ان عبارتوں میں دو بار یہ بات صراحت کی گئی ہے کہ صحیح حدیثوں کے بیان

www.besturdubooks.wordpress.com

ہے۔ مطابق عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں نازل ہوں گے اور یہاں آنے کے بعد ہی ان کی وفات پائیں گے اور ان کے وفات پانے سے پہلے سارے اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے اور یہ کہ شیخ الاسلام کے نزدیک قرآنی آیت "وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ" کی یہی صحیح تفسیر ہے۔

ہم نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی یہ عبارت اس لئے بھی یہاں نقل کرنا مناسب سمجھا کہ ان کی علمی عظمت اور قرآن و حدیث کے فہم میں ان کے امتیاز و بصیرت اور اسلام کی تاریخ میں ان کی مجددیت کے وہ لوگ بھی عام طور سے قائل ہیں جو آج کل "وفات مسیح" کا جھنڈا لئے ہیں اور خود مرزا غلام احمد قادیانی نے ان کو اپنے وقت کا "امام" اور "مجدد" تسلیم کیا ہے اور ان کے بارے میں یہ سفید جھوٹ بھی بولا ہے کہ وہ حیات مسیح کے منکر اور وفات کے قائل تھے۔

(کتاب البریہ ص ۲۰۳ خزائن ج ۱۳ ص ۲۲۱ حاشیہ، ازالہ اوہام ص ۹ خزائن ج ۳ ص ۲۱۲)

"الجواب الصحیح" کی ان عبارتوں کو پڑھ کر ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد اور ان کے متبعین اس قسم کی غلط بیانیوں میں کس قدر بے باک ہیں۔ یہاں ہم نے شیخ الاسلام کی صرف ایک کتاب "الجواب الصحیح" سے چند عبارتیں نقل کی ہیں۔ ان کی دوسری کتابوں سے بھی ایسی پچاسوں عبارتیں نقل کر کے پیش کی جا سکتی ہیں۔

اختصار کے ارادہ کے باوجود آیت کی تفسیر سے متعلق بحث بہت طویل ہو گئی۔ اب ہم اس آیت کا صرف ایک مختصر ترجمہ نقل کر کے اس بحث کو ختم کرتے ہیں۔ جو بارہویں صدی کے مسلم مجدد اور ہندوستان کے مایہ ناز محقق و محدث حضرت شاہ ولی اللہ نے کیا ہے۔ شاہ صاحبؒ نے سورۂ نساء کی آیت "وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیمۃ یکون علیھم شھیدا" کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

"و نیست هیچ کس از اهل کتاب الا البته ایمان آورد به عیسیٰ علیه السلام پیش از مردن عیسیٰ و روز قیامت باشد عیسیٰ گواه بر ایشان" (فتح الرحمن فارسی ترجمہ قرآن از شاہ ولی اللہ)

اور اس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ "اور اہل کتاب میں سے کوئی نہ ہوگا مگر یہ کہ وہ یقیناً اور لازماً ایمان لائے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن ان کے بارہ میں گواہی دیں گے۔"

شاہ صاحبؒ کے اس ترجمہ سے ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک بھی آیت کی تفسیر اور اس کا

www.besturdubooks.wordpress.com

مطلب وہی ہے۔ جو حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابن عباسؓ نے سمجھا اور بیان فرمایا اور جس کو امام ابن جریر طبری، ابن کثیر دمشقی اور امام ابن تیمیہ وغیرہ نے دلائل کی روشنی میں صحیح اور راجح قرار دیا ہے اور جس کی بناء پر یہ آیت حیات مسیح اور نزول مسیح کی واضح دلیل بن گئی ہے۔

ہم نے حضرت شاہ ولی اللہ کا یہ ترجمہ بھی اس لئے یہاں نقل کیا ہے کہ حضرت شاہ صاحب کی شخصیت بھی اس طبقے میں مسلم ہے۔ جس کو آج کل دانشوروں کا طبقہ کہا جاتا ہے اور جن کے دل و دماغ "نزول مسیح اور حیات مسیح" جیسے مسائل و حقائق کے بارے میں شیطانی شبہات اور قادیانی دجالوں کو آسانی سے قبول کر لیتے ہیں اور خود قادیانی بھی حضرت شاہ صاحب کو دین کے بارے میں سند سمجھتے ہیں اور ان کو بارہویں صدی کا مجدد مانتے ہیں۔

ایک اور آیت: سورۂ زخرف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی سلسلۂ کلام میں فرمایا گیا ہے کہ:

"وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا (زخرف: ۶۱)" "اور وہ عیسیٰ علیہ السلام نشانی ہیں قیامت کی تم اس کے بارے میں شک نہ کرو۔"

آیت کی تفسیر و تشریح: اس آیت میں عیسیٰ علیہ السلام کو جو قیامت کی نشانی بتلایا گیا ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ آخری زمانہ میں قیامت سے پہلے ان کا نزول اس کی خاص نشانی اور علامت ہے۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت حذیفہ بن اسید الغفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی دس علامتیں اور نشانیاں ہم لوگوں کو بتلائیں اور اس سلسلے میں آپ ﷺ نے دجال اور دابۃ الارض کے ظہور کا اور سورج کے مغرب کی سمت سے طلوع ہونے کا بھی ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ: "ونزول عیسی بن مریم (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۳ فصل فی ظہور عشر آیات)" "عیسیٰ بن مریم کا نازل ہونا بھی قیامت کی خاص نشانیوں میں سے ہے۔"

صحیح مسلم کی یہ حدیث اور دوسری تمام حدیثیں جن میں عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کو قیامت کی نشانیوں میں سے بتلایا گیا ہے گویا اس آیت کی تفسیر ہیں اور اس کی بنیاد یہ ہے کہ آیت میں "انہ" کی ضمیر کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ جن کا اوپر سے سلسلۂ کلام میں ذکر ہو رہا ہے اور جن کی طرف پچھلی آیتوں کی تمام ضمیریں راجع ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے بھی اس آیت کا مطلب یہی سمجھا اور بیان کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر نے مسند احمد کے حوالے سے پوری سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کیا

www.besturdubooks.wordpress.com

ہے کہ انہوں نے "وانه لعلم للساعة" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"هو خروج عيسى بن مريم عليه السلام قبل يوم القيمة ؎

(تفسیر ابن کثیر ج ۷ ص ۲۰۷) "یعنی اس سے مراد قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہے۔"

اور در منثور میں آیت کی یہی تفسیر کچھ اضافہ اور وضاحت کے ساتھ عبد بن حمید کی تخریج سے حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت کی گئی ہے۔ (درمنثور ج ۶ ص ۲۰)

جن لوگوں نے تفسیر کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ اکثر آیتوں کی تفسیر میں کئی کئی قول نقل کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض صحیح اور بعض غیر صحیح اور بعید بھی ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس آیت کی تفسیر میں ایک دو قول اور بھی تفسیر کی کتابوں میں نقل کئے گئے ہیں۔ حافظ ابن کثیر نے اپنے معمول کے مطابق وہ اقوال بھی نقل کئے ہیں۔ اس کے بعد ان اقوال کو غیر صحیح قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"الصحيح انه عائد على عيسى عليه السلام فان السياق في ذكره ثم المراد بذالك نزوله قبل يوم القيمة كما قال تبارك وتعالى وان من اهل الكتاب الاليؤمنن به قبل موته اي قبل موت عيسى عليه الصلوة والسلام (تفسیر ابن کثیر ج ۷ ص ۲۰۷) "یعنی آیت کی صحیح تفسیر یہی ہے کہ انه کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹتی ہے۔ جن کا اوپر سے ذکر چلا آ رہا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کی نشانی ہونے سے مراد یہ ہے کہ قیامت سے پہلے ان کا نازل ہونا قیامت کی علامت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ: "عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے سارے اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔"

حافظ ابن کثیر نے اس عبارت میں یہ بھی اشارہ دیا ہے کہ سورہ زخرف کی یہ آیت "وانه لعلم للساعة" اور سورہ نساء کی آیت "وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته" جس پر گفتگو کی جا چکی ہے۔ ان میں سے ہر آیت دوسری آیت کی تفسیر کر رہی ہے اور دونوں میں قیامت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر دی گئی ہے۔ اس کے بعد اس تفسیر کی مزید

؎ صحیح ابن حبان میں آیت کی ٹھیک یہی تفسیر بسند صحیح خود آنحضرت ﷺ سے مروی ہے۔ دیکھئے موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان ص ۴۳۵ حدیث نمبر ۱۷۵۸۔ (محمد یوسف لدھیانوی)

www.besturdubooks.wordpress.com

تائید میں حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ:

''ویؤید هذا المعنى القرأة الاخرى وانه لعلم للساعة اى امارة ودليل على وقوع الساعة قال مجاهد وانه لعلم للساعة اى آية للساعة خروج عيسى بن مريم عليه السلام قبل يوم القيمة وهكذا روى عن ابى هريرة وابن عباس وابى العالية وابى مالك وعكرمة والحسن وقتادة والضحاك وغيرهم وقد تواترت الاحاديث عن رسول الله ﷺ انه اخبر بنزول عيسى عليه السلام قبل يوم القيمة اماماً عادلاً وحكما مقسطاً (تفسير ابن كثير ج ۷ ص ۲۲۲)'' اس آیت کی اس تفسیر اور اس مطلب کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ اس آیت میں ایک دوسری قرأت ہے۔ ''وانه لعلم للساعة '' اور اس کا مطلب صرف یہی ہو سکتا ہے کہ وہ علامت اور دلیل ہیں قیامت کے واقع ہونے کی۔ مجاہد نے کہا کہ اس کا مطلب یہی ہے کہ قیامت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور و نزول قیامت کی ایک خاص نشانی ہے۔ اور ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور ابوالعالیہ اور ابو مالک اور عکرمہ اور حسن بصری اور قتادہ اور ضحاک اور ان کے علاوہ دیگر ائمہ تفسیر سے بھی آیت کی یہی تفسیر روایت کی گئی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وہ حدیثیں جن میں آپ ﷺ نے امت کو اس کی اطلاع دی ہے کہ قیامت کے آنے سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام ایک خلیفۂ عادل اور با انصاف حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔

اس آیت کی تفسیر و تشریح میں بھی ہم ابن کثیر ہی کا کلام نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ جامع اور مدلل ہے اور رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام سے کسی آیت کی تفسیر معلوم ہو جانے کے بعد کسی مزید تائید کی ضرورت نہیں رہتی۔ ورنہ تفسیر کی قریباً سب ہی قابل استناد کتابوں میں اس آیت کی یہی تفسیر کی گئی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی تصنیف ''الجواب الصحیح'' کے حوالہ سے ہم ان کی وہ عبارتیں ابھی اوپر نقل کر چکے ہیں۔ جن میں انہوں نے سورۂ نساء کی آیت ''وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته '' کی تفسیر کی ہے اور بتلایا ہے کہ اس آیت میں قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے اور ان کی وفات پانے سے پہلے اہل کتاب کے ان پر ایمان لانے کی خبر دی گئی ہے۔ اسی سلسلہ کلام میں انہوں نے کم از کم دو جگہ اپنی تائید میں سورۂ زخرف کی اس آیت ''وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها '' کا بھی اسی طرح ذکر کیا ہے کہ گویا یہ آیت ان کے نزدیک قیامت سے پہلے حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کے بارے میں سورۂ

www.besturdubooks.wordpress.com

جائے تو سیکڑوں بلکہ ہزاروں حوالے دیئے جا سکتے ہیں اور اس مسئلہ پر تفصیل سے لکھنے والے علماء کرام یہ کام کر چکے ہیں۔

حاصل کلام اور اجماع امت کی آخری شہادت

ہم نے اس مسئلہ پر کلام شروع کرتے ہوئے کہا تھا کہ مسلمانوں کے عقیدۂ نزول مسیح کی بنیاد دراصل جن دو چیزوں پر ہے وہ ایک قرآن کریم کی بعض آیات اور دوسری رسول اللہ ﷺ کی وہ کثیر التعداد احادیث جو لفظی اور معنوی حیثیت سے انتہائی حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں۔

گذشتہ صفحات میں جو کچھ عرض کیا گیا ہے یقین ہے کہ اس کے مطالعہ کے بعد کسی طالب حق اور انصاف پسند کو اس میں شبہ نہیں رہ سکتا کہ احادیث متواترہ نے اور قرآن مجید کی آیات نے اس حقیقت کا انکشاف اور اعلان کیا ہے اور امت کو اس عقیدہ کی تعلیم دی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نہ قتل کئے گئے نہ صلیب پر چڑھائے گئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو صحیح سالم اٹھا لیا اور وہ زندہ ہیں اور قیامت سے پہلے وہ نازل ہوں گے اور یہاں ان کے وفات پانے سے پہلے سب اہل کتاب جو اس وقت موجود ہوں گے ان پر ایمان لے آئیں گے

یہاں ہم اس پر اتنا اضافہ کرتے ہیں کہ قرآن کریم اور احادیث متواترہ سے تعلیم کئے ہوئے اس عقیدہ پر امت کا اجماع بھی ہے اور اس کو ہر وہ شخص جانتا ہے جس کی حدیث، تفسیر، سیر و تاریخ اور عقائد و کلام اور دوسرے دینی علوم و فنون کی کتابوں پر نظر ہے۔ امت کے علماء و مصنفین نے اس کی تصریح بھی کی ہے۔

امام ابوالحسن اشعری کی کتاب الابانہ میں ہے کہ:

"واجمعت الامة على ان الله عزوجل رفع عيسى الى السماء (كتاب الابانه ص [illegible] مطبوعه دار ابن حزم بيروت)" "تمام امت محمدیہ کا اس پر اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف اٹھا لیا ہے"

اور ابوحیان اندلسی نے اپنی تفسیر بحر المحیط میں ابن عطیہ سے نقل کیا ہے کہ:

"واجمعت الامة على ما تضمنه الحديث المتواتر من ان عيسى في السماء حي وانه ينزل في آخر الزمان (البحر المحيط ج ۲ ص [illegible] زیر آیت واذ قال الله يا عيسى انى متوفيك ورافعك)" "تمام امت محمدیہ کا اس حقیقت اور عقیدہ پر اجماع ہے جو احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ ہیں اور وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے"

www.besturdubooks.wordpress.com

اکابر امت پر قادیانیوں کی تہمت

ہمیں معلوم ہے کہ خود مرزا قادیانی اور ان کے اہل قلم متبعین نے امت کے متعدد اکابر کے بارہ میں (جن میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور شاہ ولی اللہؒ بھی شامل ہیں) یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ حضرات نزول مسیحؑ اور حیات مسیحؑ کے منکر اور قادیانیوں کی طرح وفات مسیحؑ کے قائل ہیں۔ راقم سطور پورے یقین اور بصیرت کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ یہ دعویٰ سے اس بات کی دلیل ہے کہ مرزا غلام احمد اور ان کے امتی جھوٹ بولنے میں کتنے جری اور بے باک ہیں۔ اس مسئلے سے متعلق حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور شاہ ولی اللہؒ کے صاف صریح ارشادات ناظرین کرام پچھلے صفحات میں پڑھ چکے ہیں۔ یہی حال ان سب بزرگوں کا ہے جن پر قادیانی یہ تہمت لگاتے ہیں کہ جن علماء کرام نے اس مسئلہ پر تفصیل سے بحث کی ہے وہ مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ انہوں نے ان بزرگوں میں سے (جن کا قادیانی اس سلسلے میں نام لیتے ہیں) ایک ایک کے متعلق ثابت کیا اور دکھایا ہے کہ ان کا عقیدہ وہی ہے۔ جو جمہور امت کا ہے اور وہ سب نزول مسیحؑ اور حیات مسیحؑ کے قائل ہیں اور ان کے بارے میں قادیانیوں کا دعویٰ کذب و افتراء کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر ہمارے ناظرین میں سے کسی صاحب کو یہ بحث تفصیل سے دیکھنی ہو تو صرف ایک کتاب "هدایة المهتدي" (مصنفہ مولانا عبدالغنی صاحب پٹیالوی مرحوم) کا مطالعہ کافی ہوگا[1]۔ بہر حال رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے مبارک عہد سے لے کر اس وقت تک امت کے تمام ائمہ اور علماء، محدثین، مفسرین، فقہاء، متکلمین اور صوفیائے ربانیین کا اس پر اجماع رہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قرآن و حدیث کے بیان کے مطابق نہ قتل کئے گئے ہیں نہ سولی پر چڑھائے گئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص قدرت سے معجزانہ طور پر ان کو اٹھالیا اور وہ اللہ کے حکم سے معجزانہ طور پر زندہ ہیں اور قیامت سے پہلے اس دنیا میں پھر نازل کئے جائیں گے اور یہیں آکر وفات پائیں گے اور قرآن و حدیث کی بیان کی ہوئی کسی حقیقت پر جب اس طرح کا اجماع ہو تو پھر کسی صاحب ایمان کے لئے اس میں شک و شبہ کی اور کوئی تاویل کی گنجائش نہیں رہتی۔ بلکہ اس میں تاویل بھی دراصل گمراہی اور قرآن پاک کی زبان میں الحاد ہے۔

(محمد منظور نعمانی)

---

[1] یہ کتاب "اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی جائزہ" کے نام سے مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے حال ہی میں شائع کی ہے۔ اپنے موضوع پر بہترین کتاب ہے۔ (محمد یوسف لدھیانوی)

(جسے اب احتساب میں شائع کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی ہے۔ مرتب!)

www.besturdubooks.wordpress.com

کفر و اسلام کے حدود اور قادیانیت

حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ

www.besturdubooks.wordpress.com

تعارف

یہ کتابچہ دراصل دو مقالوں کا مجموعہ ہے، جن میں پوری تحقیق اور تفصیل کے ساتھ اسلام اور کفر کے حدود اور ان کا معیار واضح کر کے مختصر استدلال کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے بعد تشریعی معنی میں نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرے اور جو اس کے دعوے کو قبول کر کے اس کو نبی و رسول مانے۔ شریعت اسلام میں اس کو مسلمان ماننے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اسی کے ساتھ قادیانی مذہب کے مصنفین کی ناقابل تاویل تحریروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ قادیانی فرقہ مرزا غلام احمد قادیانی کو شرعی معنی میں نبی اور رسول مانتا ہے اور ان پر ایمان لانے کو نجات کی شرط قرار دیتا ہے اور ان کے دعوائے نبوت کی تکذیب کرنے والے دنیا بھر کے مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کی طرح کافر سمجھتا ہے۔

کفر و اسلام کے حدود اور قادیانیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ!

سب سے پہلے سمجھنے کی بات یہ ہے کہ جو دینی حقیقتیں اور دینی باتیں رسول اللہ ﷺ سے ہم تک پہنچی ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر وہ ہیں۔ جن کے بارے میں اگرچہ ہمیں اطمینان ہے کہ ان کا ثبوت اسی درجہ کا ہے کہ ہمارے لئے ان کا ماننا اور اگر وہ عمل سے متعلق ہیں تو ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ لیکن پھر بھی ان کا ثبوت ہر قسم کے احتمال و تشکیک اور اشتباہ و التباس سے بالاتر اتنا یقینی اور قطعی اور بدیہی نہیں ہے کہ ہم ان کے نہ ماننے کو قطعیت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی بات کا رد اور تکذیب کہیں اور اس کو کفر و انکار قرار دے سکیں۔ دین اور شریعت کے زیادہ تر اجزاء و عناصر کا یہی حال ہے۔

لیکن کچھ دینی حقیقتیں اور دینی باتیں ایسی بھی ہیں۔ جن کی حیثیت یہ ہے کہ مثلاً جس درجہ کے یقینی اور غیر مشکوک ذرائع اور جس قسم کے تواتر سے ہم کو یہ معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اللہ کے پیغمبر کی حیثیت سے ایک دین کی طرف اپنے زمانہ کے لوگوں کو بلایا تھا۔ اسی درجہ کی نقل و روایت اور اسی قسم کے تواتر سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اپنی دینی ہدایت اور دعوت کے سلسلہ میں یہ چیزیں خاص طور سے فرمائی تھیں۔ مثلاً یہ بات کہ آپ نے "لا الہ الا اللہ" یعنی توحید کی دعوت دی تھی اور بت پرستی کو شرک قرار

www.besturdubooks.wordpress.com

ہم مان سکتے ہیں کہ کسی وجہ میں اب مشتبہ کر دیا ہے۔ لیکن موجودہ قادیانی پارٹی کا معاملہ تو بالکل صاف ہے وہ تو کھلے بندوں مرزا قادیانی کے لئے حقیقی نبوت اور اس کے لوازم ثابت کرتے ہیں اور بغیر کسی ادنیٰ ہچکچاہٹ کے کہتے ہیں کہ وہ اسی معنی کے اور اسی قسم کے نبی تھے جس معنی کے وہ جیسے نبی پہلے آتے رہے اور اگلے نبیوں کے نہ ماننے والے جس طرح کافر ہیں اور نجات کے مستحق نہیں۔ اسی طرح مرزا قادیانی کے نہ ماننے والے سارے مسلمان بھی کافر اور نجات سے محروم رہنے والے ہیں۔ جن لوگوں نے ان تحریروں کو پڑھا ہے۔ جو نبوت اور تکفیر کے مسئلہ پر لاہوری پارٹی کے جواب میں قادیانی پارٹی کے ذمہ داروں کی طرف سے کھلی صورت میں اور اخبارات میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اس بارہ میں ان لوگوں نے کسی بڑے سے بڑے غبی اور جاہل آدمی کے لئے بھی کسی شک وشبہ اور کسی تاویل کی گنجائش نہیں چھوڑی ہے۔

الغرض قادیانیوں کا مسئلہ بالکل صاف اور واضح ہے۔ ان کی یہ بات قابل تعریف ہے کہ انہوں نے اپنے مسلک کے اظہار میں نفاق سے کام نہیں لیا اور اپنے کو اتنا کھول کر پیش کر دیا کہ کسی کے لئے بھی ان کے بارے میں اشتباہ کی گنجائش نہیں رہی۔

اب اس کے بعد ان کو شرعی معنی میں مسلمان کہنے کی دو ہی صورتیں ممکن ہیں۔ ایک یہ کہ اسلام میں تاویل کے ساتھ ضروریات دین کے انکار کی گنجائش سمجھی جائے۔ یہ وہی کہہ سکتا ہے جس نے اس مسئلہ کے مالہ وماعلیہ پر غور کیا ہو اور جو اپنے اصولی اور بنیادی مسئلہ میں سلف وخلف امت کے خلاف رائے قائم کرنے کا اپنے کو حقدار سمجھتا ہو اور دوسری صورت قادیانیوں کو مسلمان کہنے کی یہ ہے کہ ان کے کھلے دعووں کے باوجود کہ مرزا قادیانی کو ہم حقیقی معنی میں نبی برحق مانتے ہیں۔ کوئی شخص کہے جائے کہ میں تو یقین نہیں کرتا کہ آپ ان کو نبی مانتے ہیں۔ بلکہ میرا حسن ظن یہ ہے کہ آپ صوفیانہ انداز میں کوئی خاص مجازی استعمال فرما رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ یہ آپ کا عقیدہ نہیں ہے۔ بلکہ شاعری فرما رہے ہیں۔ بہرحال اس عاجز کا خیال یہی ہے کہ جو حضرات موجودہ قادیانی پارٹی کو بھی مسلمان کہنے کی گنجائش سمجھتے ہیں۔ انہوں نے یا تو ضروریات دین میں تاویل کے مسئلہ پر غور نہیں فرمایا ہے۔ یا انہوں نے قادیانیوں کی اس سلسلہ کی چیزیں بالکل نہیں پڑھی ہیں۔

اس مقالہ میں بس اتنی ہی اصولی گفتگو کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا۔ عرصہ سے اس چیز کا خیال ہے کہ تو دیا ہے اور قادیانیوں کی مذہبی حیثیت کے متعلق لکھنے لکھانے کی ضرورت اب بالکل باقی نہیں رہی ہے۔ پروفیسر الیاس برنی نے (اللہ تعالیٰ ان کو دنیا اور آخرت میں اپنے شایان کرم

www.besturdubooks.wordpress.com

سے نوازے گا" "قادیانی مذہب" تالیف کر کے قادیانی تحریک اور اس کے علمبرداروں کو سمجھنے کی کوشش کو آخری حد تک پہنچا دیا ہے اور پھر جس قدر اضافے وہ اس میں مفید اور ضروری سمجھتے ہیں۔ برابر کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ آخری ایڈیشن معلوم ہوا ہے کہ بڑے سائز کے ۸۰۰ صفحات تک پہنچ گیا ہے۔ گویا کتاب نہیں۔ بلکہ اپنے موضوع پر ایک پورا کتب خانہ ہے۔

اور اب سے قریباً ۴۰ سال پہلے بہاولپور کے تاریخی مقدمہ میں استاذ حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ اور چند اور علماء کے جو بیانات ہوئے تھے اور پھر فاضل جج نے قریباً ۲۰۰ صفحہ پر اس مقدمہ کا جو فیصلہ لکھا تھا ان دونوں چیزوں نے قادیانیوں کے ایمان و کفر کے مسئلہ کو علمی طور پر بالکل ختم کر دیا ہے۔ بس اگر کسی شخص کو کفر و ایمان کا قصہ ہی چکانا ہو تو پھر بات دوسری ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت کا مقام اور قادیانیوں کا موقف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے جب سے انسان کو پیدا کیا اسی وقت سے اس کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے نبوت کا سلسلہ جاری فرمایا اور مختلف دوروں اور مختلف قوموں میں ان کی ضرورت کے مطابق انبیاء علیہم السلام آتے رہے۔ (صلوات اللہ تعالیٰ علیہم وسلامہ)

تاریخ کا یہ مسلمہ سبق جانا جاتا ہے کہ ہماری اس دنیا پر ایسے دور بھی گزرے ہیں جب انسانی آبادی کے مختلف حصے ایک دوسرے سے بہت بے تعلق بلکہ بے خبر تھے اور ان کے احوال و حوائج اور ان کی ذہنی و روحانی ترقی اور استعداد میں بہت زیادہ فرق تھا۔ چونکہ اس وقت تک آمد و رفت اور اسی طرح پیغام رسانی کے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کے جو ذرائع بعد میں پیدا ہوئے اور جنہوں نے انسانیت کے مختلف طبقوں میں تعلق و اتصال اور ذہنی و یکسانی پیدا کی وہ اس وقت تک وجود میں نہیں آئے تھے۔ اس لئے انسانی دنیا اس وقت ایک وحدت نہیں تھی۔ بلکہ ہر قوم اور ملک کی گویا ایک مستقل دنیا تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس دور میں قوموں اور ملکوں کے لئے الگ الگ پیغمبر مبعوث ہوتے رہے اور چونکہ انسانوں کی ذہنی و روحانی استعداد کمال کو نہیں پہنچی تھی۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام کی تعلیم و ہدایت میں اس پورے دور میں ارتقاء بھی جاری رہا اور شرائع و احکام میں حسب ضرورت تغیر و تبدیلی ہوتی رہا۔

۱؎ اس مقدمہ کے بیانات اور فاضل جج کا فیصلہ دونوں چیزیں اسی زمانہ میں الگ الگ کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہیں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

یہاں تک اس باب سے عرض ہو چکا ہے کہ جب ایسے حالات پیدا ہونے لگے کہ انسانی
دنیا کے مختلف حصوں میں باہم تعلق اور تبادلہ خیالات پیدا ہونے لگا اور پوری انسانی دنیا ایک ہی
دنیا بنتی گئی اور ٹھیک اسی دور میں جبکہ انسانیت بچپنے سے فطری ارتقاء کے نتیجہ میں اور پچھلے انبیاء علیہم
السلام کی ہزاروں سال کی مسلسل تربیت کے نتیجہ میں اپنی ذہنی و روحانی استعداد کے لحاظ سے حد
بلوغ کو پہنچی اور وہ وقت آ گیا کہ سب انسانوں کے لئے اللہ کا دین اور اس کی شریعت آخری
اور مکمل شکل میں بھیج دی جائے اور پوری دنیا کی تعلیم و ہدایت کے لئے ایک ہی پیغمبر مبعوث فرمایا
جائے۔ حکمت خداوندی نے ٹھیک اسی وقت پر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ساری دنیا کے
لئے نبی و رسول بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ کے ذریعہ اپنا دین اور اپنی شریعت آخری اور
مکمل شکل میں بھیج دی اور اعلان فرما دیا۔

"الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم
الاسلام دینا (المائدہ: ۳) "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت کا
تم پر اتمام کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کو بحیثیت دین کے پسند کر لیا ہے۔"

اس کے ساتھ حکمت خداوندی نے یہ بھی فیصلہ فرمایا کہ یہ دین اور اس کی شریعت جو
اپنے مکمل اور آخری ہونے کی وجہ سے اب کسی ترمیم و تنسیخ کی محتاج نہ ہوگی۔ محفوظ کر
دی جائے اور ایسا انتظام فرما دیا جائے کہ ختم دنیا تک تمام انسانوں کے لئے یہ ایک زندہ اور محفوظ اور
مستند ہدایت نامہ اور آسمانی دستور رہے اور اس فیصلہ کا اعلان بھی کتاب پاک میں فرما دیا گیا۔

"انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (الحجر: ۹) "ہم نے اس
نصیحت نامہ قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

تکمیل دین اور اتمام شریعت کے بعد اس کی حفاظت کا یہ فیصلہ دراصل محمد رسول
اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت کی حفاظت اور قیامت تک اس کی بقاء کی ضمانت کا فیصلہ تھا۔ گویا اس
فیصلہ میں یہ مضمر تھا کہ پچھلے نبیوں پیغمبروں اور رسولوں کی طرح یہ دنیا سے چلے گئے۔ ان کی
نبوتیں بھی چلی گئیں۔ ان کے متعلق فیصلہ الٰہی یہی تھا کہ وہ چلی جائیں۔ (اب پہلی چیزوں سے کام
لینا ممکن تھا تو اس سے ہوتی۔ جس کی یہاں ضرورت ہی نہ رہی ہے) لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت
و رسالت دنیا سے خود ان کے چلے جانے کے بعد باقی رکھی جانی تھی کیونکہ قیامت تک ہدایت
و رہنمائی کا کام اب اسی سے لینا ہے۔ الغرض دین محمدی ﷺ اور شریعت کی تکمیل و حفاظت کا یہ فیصلہ اور
اعلان نیز ختم نبوت اسی حقیقت کا اعلان تھا کہ نبوت محمدی قیامت تک باقی رکھی جانے کی اور آسمان

www.besturdubooks.wordpress.com

ایمان لانے اور کتنے انکار اور کفر کر کے دنیا میں اللہ کی لعنت کے اور آخرت میں ابدی عذاب کے مستحق ہو گئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم فرما کر یہ رحمت فرمائی کہ اس امت کو اس سخت امتحان سے محفوظ فرما دیا۔ اگر بالفرض نبوت جاری رہتی اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی آتا تو یقیناً وہی صورت ہوتی جو پہلے پیش ہوئی ہے۔ یعنی حضور ﷺ کی امت کے بہت تھوڑے لوگ اس کو مانتے اور زیادہ تر انکار کر کے (معاذ اللہ) کافر اور لعنتی ہو جاتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ ختم فرما کر اس امت کو ہمیشہ کے لئے کفر اور لعنت کے اس خطرہ سے محفوظ فرما دیا اور امت کو مطمئن فرما دیا کہ تمہاری اور ساری دنیا کی نجات کے لئے بس یہ کافی ہے کہ ہمارے اس رسول (حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) پر ایمان ہو اور ان کی ہدایت کا اتباع ہو۔

الغرض ختم نبوت صرف ایک دینی مسئلہ اور عقیدہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس فیصلہ کا عنوان ہے کہ اب سارے انسانوں کے لئے نجات کی آخری شرط بس ہمارے اس رسول ﷺ پر ایمان لانا اور ان کی ہدایت کا اتباع کرنا ہے۔ اس لئے اب قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کو مطمئن اور یکسو ہو کر بس ان کا اتباع کرنا چاہئے۔ انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے سلسلہ میں یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے۔

پس اب جو شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی نئی نبوت کی گنجائش نکالتا ہے۔ وہ خدا کے اس فیصلہ اور اس کے قائم کئے ہوئے اس سارے دینی نظام کو درہم برہم کرنا چاہتا ہے۔ ذرا اس کے دوررس نتائج پر غور کیجئے۔ یہ دوسری قسم کی اعتقادی گمراہیوں سے بہت مختلف قسم کی بات ہے۔ اس کا اثر پورے نظام دین پر پڑتا ہے۔ نئے نبی کی آمد پر اس پر ایمان لانا مدار نجات ہو جاتا ہے۔ وہی نبی وقت ہوتا ہے اور اس کے زمانہ کا کوئی شخص جو اس سے پہلے پیغمبروں کی تصدیق کرے۔ لیکن اس کو نہ مانے تو وہ کافر اور اللہ کی لعنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبوت کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ نجات کی آخری شرط محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا نہیں ہوگا۔ بلکہ بعد میں آنے والے اس نبی پر ایمان لانا نجات کی آخری شرط ٹھہرے گا۔ (جیسا کہ قادیانی امت مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق صاف صاف کہتی ہے کہ ان کا انکار کرنے والے اسی طرح کافر اور لعنتی ہیں۔ جس طرح پہلے نبیوں کے منکر لعنتی اور کافر ہوئے)

پس جو لوگ دین میں یہ تخریبی فتنہ برپا کرنا چاہتے ہیں اور قیامت تک کے لئے قائم کئے

www.besturdubooks.wordpress.com

خدا تعالیٰ کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے۔" (حقیقت الوحی ص ۱۶۳ خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۶)

۶..... "یہی خدا نے اپنی سنت کے موافق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا اور جب وہ نبی مبعوث ہو گیا تب وہ وقت آیا کہ ان کو ان کے جرائم کی سزا دی جائے۔" (تتمہ حقیقت الوحی ص ۵۱ خزائن ج ۲۲ ص ۴۸۶)

۷..... "سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے۔ جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔" (تجلیات الٰہیہ ص ۸، ۹ خزائن ج ۲۰ ص ۴۰۰، ۴۰۱)

۸..... "خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے۔"

(دافع البلاء ص ۸ خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۸)

۹..... "خدا تعالیٰ قادیان کو اس طاعون کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔" (دافع البلاء ص ۱۰ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۰)

۱۰..... "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱، حقیقت النبوۃ از مرزا محمود ص ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴)

یہ مرزا قادیانی کی اپنی عبارتیں ہیں۔ انصاف سے غور کیا جائے کہ ان میں کسی تاویل کی کیا گنجائش ہے۔ ان کے علاوہ مرزا قادیانی نے جو خدائی الہامات گھڑے ہیں۔ ان میں بھی وہ سینکڑوں جگہ خدا کی طرف سے اپنے کو نبی و رسول کہتے ہیں۔ مرزا محمود نے حقیقت النبوۃ میں ان الہامات کو بھی اپنے باپ کی نبوت کی مستقل دلیل قرار دیا ہے اور ۳۹ ہی ایسے الہام بھی ذکر کئے ہیں۔ ہم ان میں سے بھی صرف ۱۰ ہی یہاں نقل کرتے ہیں۔

۱..... "ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق وتہذیب الاخلاق" (اربعین نمبر ۳ ص ۳۲ خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۰)

۲..... "انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم"

(حقیقت الوحی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۶)

www.besturdubooks.wordpress.com

۳۔ "انی مع الرسول اقوم وافطر واصوم"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۷)

۴۔ "ویقول العدو لست مرسلاً سنأخذہ من مارن او خرطوم"

(اربعین نمبر ۳ ص ۳۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۳)

۵۔ "انی مع الرسول اقوم من یلومہ الوم" (تذکرہ ص ۴۳۰)

۶۔ "انی مع الرسول اقوم ولن ابرح الارض الی الوقت المعلوم"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۳، ۱۰۴، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۷)

۷۔ "انی مع الرسول اقوم واروم ملیروم" (تذکرہ ص ۴۳۰ طبع سوم)

۸۔ "انی مع الرسول فقط" (تذکرہ ص ۵۴۲ طبع سوم)

۹۔ "انا ارسلنا احمد الی قومہ فاعرضوا وقالوا کذاب اشر"

(تذکرہ ص ۳۳۵، ۴۷۵، ۳۹۰)

عربی زبان کا صحیح ذوق رکھنے والے ہی سمجھ سکتے ہیں کہ ان کی کس حد تک بےہودہ اور حق تعالیٰ شانہ کی وحی بتانا افتراء علی اللہ ہونے کے علاوہ کتنی بڑی جہالت اور بےحیائی ہے۔ لیکن اس وقت ان چیزوں سے بالکل بحث نہیں۔ یہاں تو ان الہامات کے نقل کرنے سے غرض صرف یہ ہے کہ اس شخص کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ اللہ کی وحی اور اس کے الہامات ہیں جن میں مجھے نبی، رسول یا مرسل کہا گیا ہے۔ آخر میں اس سلسلہ کا ایک اردو الہام بھی سن لیجئے۔

۱۰۔ "دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔" (تذکرہ ص ۱۰۴ طبع سوم)

مرزا محمود نے حقیقۃ النبوۃ میں اس قسم کے ۱۹۳ الہام نقل کر کے جن میں سے اکثر ناظرین نے یہاں ملاحظہ فرمائے۔ لکھا ہے کہ "اب یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس قدر الہامات کی موجودگی میں ہم حضرت مسیح موعود کو غیر نبی قرار دیں۔ اللہ تعالیٰ تو ایک دفعہ نہیں ۱۰۰ دفعہ نہیں سینکڑوں دفعہ آپ کو نبی کے نام سے یاد فرماتا ہے تو ہم سب کچھ یہ تاویل کریں کہ ان سب الہامات سے مراد اس قدر ہے کہ آپ نبی نہیں۔ مگر نبیوں کی کوئی صفت آپ میں پائی جاتی ہے۔ کیا اس کی نظیر دنیا میں کسی اور انسان میں بھی ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بار بار نبی کہہ کر پکارتا ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

لیکن درحقیقت وہ نبی نہیں ہوتا کیا سب نبیوں کو ہم اسی لیے نبی نہیں مانتے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو نبی کہا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہی خدا جس نے موسیٰ سے کہا تو نبی ہے تو وہ نبی ہو گیا اور عیسیٰ سے کہا کہ تو نبی ہے تو وہ نبی ہو گیا۔ لیکن آ کر مسیح موعود سے کہتا ہے کہ تو نبی ہے تو وہ نبی نہیں ہوتا۔ اگر نبی بنانے کے لیے کوئی اور الفاظ ہوتے ہیں تو انہیں ہمارے سامنے پیش کرو۔ جن سے ہمیں معلوم ہو سکے کہ پہلے نبیوں کو اس طرح نبی کہا جاتا تھا تب وہ نبی ہوتے تھے اور مسیح موعود کو ان کے خلاف کسی اور طرح بھی کہا گیا ہے۔ پس وہ نبی نہیں ہوئے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی حقیقی وحی نبی بنا دیتی ہے تو کون شخص مسیح موعود کی نبوت کا انکار کر سکتا ہے اور جو شخص انکار کرتا ہے اسے ضرور پہلے نبیوں کا بھی انکار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت جن دلائل اور جن الفاظ سے ثابت ہوتی ہے۔ ان سے بڑھ کر دلائل اور صاف الفاظ حضرت مسیح موعود کی نبوت کے متعلق موجود ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے اگر مسیح موعود نبی نہیں تو دنیا میں آج تک کبھی کوئی نبی ہوا ہی نہیں۔" (حقیقۃ النبوۃ ص ۲۰۰، ۲۰۱)

جیسا کہ ہم اوپر عرض کر چکے ہیں واقعہ یہ ہے کہ ہمارے نزدیک مرزا غلام احمد کی عبارتوں میں کسی تاویل و توجیہ کی گنجائش نہیں ہے اور محمد علی لاہوری ایم اے وغیرہ نے ان عبارات میں اب تک جو تاویلیں کی ہیں۔ ہمارے نزدیک تو وہ صرف اس بات کے واضح ثبوت ہیں کہ ایک اچھا خاصا پڑھا لکھا آدمی بھی جب کسی غلط اور صریحاً غلط بات کو سچ کرنے کی ٹھان لے اور اللہ کی توفیق نصیب نہ ہو تو پھر عمر بھر عقل کی کوئی روشنی اسے اس غلطی سے نہیں بچا سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے خواجہ کمال الدین اور محمد علی ایم اے جیسوں کی شکل میں ہمیں یہ نمونے دکھائے ہیں تاکہ سمجھنے والے سمجھیں کہ سعادت اور ہدایت کسی کو بلا اللہ کی توفیق کے نہیں ملتی۔

بہرحال ہم تو پوری دیانت اور بصیرت سے یہ سمجھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوائے نبوت میں کسی تاویل و توجیہ کی گنجائش نہیں۔ لیکن اگر کسی ایسے صاحب کو جنہوں نے قادیانی لٹریچر کا زیادہ مطالعہ نہیں کیا ہے۔ لاہوری پارٹی کی تاویلوں کی وجہ سے یا خود مرزا غلام احمد قادیانی کی بعض دوسری مبہم تحریروں کی عبارات کی وجہ سے اشتباہ ہو تو وہ بھی ہمارے نزدیک اس کا امکان اور اس کی گنجائش ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مرزا محمود اور ان کی پارٹی جن کو نبوت کے مسئلہ پر اصرار ہے اور جو صاف کہتے ہیں کہ ہم مرزا قادیانی کو انہی معنوں میں نبی مانتے ہیں جن معنوں

www.besturdubooks.wordpress.com

۱۹۰۱ء سے پہلے کی کتب ہیں اور ۱۹۰۱ء کے بعد کی کتب میں سے ایک کتاب میں بھی اپنی نبوت کو جزوی قرار نہیں دیا۔ وہ تمام ناقص اور نبوت کی نفی ہیں۔" (ص ۱۲۰)

"۱۹۰۱ء سے پہلے کے حوالے جن میں آپ نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے اب منسوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے۔" (ص ۱۲۱)

"پس یہ بھی (یعنی ۱۹۰۱ء سے پہلے بھی) نبی کے نام سے آپ کو پکارا جاتا تھا لیکن آپ اس کی تاویل کرتے رہتے تھے۔ لیکن جب بار بار الہامات میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے نبی و رسول کے نام سے پکارا تو آپ کو معلوم ہوا کہ آپ واقعی نبی ہیں۔ پھر نبی تھے۔ جیسا کہ پہلے سمجھتے تھے اور نبی کا لفظ جو آپ کے الہامات میں آتا ہے۔ صریح ہے۔ قابل تاویل نہیں۔" (ص ۱۲۳، ۱۲۴)

یہ عرض کیا جا چکا ہے کہ مرزا محمود نے حقیقت النبوۃ میں لاہوریوں پر حجت قائم کرنے کے لئے قریباً پچاس صفحہ پر اپنے باپ کی نبوت کی دلیلیں دی ہیں۔ یہ کل ۲۰ دلیلیں دی ہیں۔ ناظرین ذرا اس سلسلہ کی بھی سیر کرلیں۔

اول دلیل حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے پر یہ ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کو نبی کہہ کر پکارا ہے۔ حضرت مسیح موعود کو بھی قرآن کریم میں رسول کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ جیسا کہ آیت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد[۱] سے ثابت ہے کہ آنے والے مسیح کا نام اللہ تعالیٰ رسول رکھتا ہے پس جس کا نام قرآن مجید رسول رکھتا ہے اس کے نبی اور رسول ہونے میں کیا شک کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ ہم پہلے سب نبیوں کو اسی بناء پر مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام نبی رکھا ہے۔ تو مسیح موعود کے رسول نہ ماننے کی کوئی وجہ نہیں۔ جو دلیل پہلوں کے نبی ماننے کی ہے وہی حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے کی ہے۔ اگر حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام نبی اور رسول تھے تو مسیح موعود بھی نبی تھے اور اگر حضرت مسیح موعود نبی نہ تھے تو پہلے بزرگ بھی نبی نہ تھے۔ دونوں کی نبوت پر ایک ہی کتاب شاہد ہے۔ (ص ۱۸۸، ۱۸۹)

---

[۱] قادیانیوں کے نزدیک اس آیت میں مرزا غلام احمد کی بعثت اور بعثت کی بشارت دی گئی ہے۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی یہی کہا ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

ہے اس کے آنے کی خبریں دی جا رہی ہوں۔ غرض باوجود ان سب شہادتوں کے وہ پھر بھی غیر نبی ہی ہے۔ اور سب پچھلے نبیوں کی بابت قرآن کریم کی شہادت اور آنحضرت ﷺ کے فرمان کی تاویل کر لی جائے۔ اگر تاویل ہی کرنی ہے تو کیوں اپنے خیالات اور گمانوں کی تاویل نہ کی جائے اور کیوں بلا سبب اس قدر شہادتوں کو ان کی حقیقت سے پھیر دیا جائے اور اس قدر زبردست ثبوتوں سے منہ پھیر لیا جائے۔" (حقیقت النبوۃ ص ۱۹۱، ۱۹۲)

بعض حضرات جو "او نسی قوم باشد اے مرید" کسی چیز پر بنا کر مسلمانوں کو یہ تلقین فرماتے ہیں کہ وہ قادیانیوں کو مسلمان ہی سمجھیں اور مرزا قادیانی کے دعوائے نبوت اور ان کی امت کے عقیدہ نبوت کی تاویل کر لیں۔ جیسے کہ بہت سے صوفیوں کی شطحیات کی کی جاتی ہے۔ ہمارا گمان یہی ہے کہ ان حضرات سے یہ غلطی حقیقت حال سے ناواقفی کی وجہ سے ہوئی ہے اور اس لئے ہمیں امید ہے کہ وہ کم سے کم اس کو ضرور تسلیم کریں گے کہ مرزا محمود قادیانی کے ان بیانات نے قادیانیوں کے عقیدہ کے بارہ میں کسی تاویل کی گنجائش باقی نہیں رکھی ہے۔

اور پھر بات صرف کتابوں اور عبارتوں ہی کی نہیں ہے۔ قادیانی مناظرین خاص اس موضوع پر مناظرے کرتے ہیں۔ "اجرائے نبوت" ان کے مناظروں اور تقریروں کی اس موضوع پر تقریریں ہوتی ہیں۔ وہ ثابت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر نبوت کے ختم نہ ہونے پر اور آپ کے بعد بھی نبوت کے جاری رہنے پر پورے ذہن اور دماغ کا سارا زور صرف کرتے ہیں اور ختم نبوت سے متعلق آیات و احادیث میں کیسی کیسی تحریفیں کرتے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت ثابت کرنے پر کتنے زور لگاتے ہیں۔

بہرحال وفات مسیح کی طرح اجرائے نبوت قادیانی علم کلام کا خاص مسئلہ ہے اور مرزا قادیانی کی نبوت ہی کی بنیاد پر قادیانی امت ان کے نہ ماننے والے اور ان کی تکذیب کرنے والے سارے مسلمانوں کو کافر کہتی ہے۔

قادیانیوں کے موجودہ خلیفہ و امام مرزا محمود ہی نے "حقیقت النبوۃ" کی تصنیف سے بھی چار سال پہلے یعنی ۱۹۱۱ء میں "تشحیذ الاذہان" میں بغیر کسی لاگ لپیٹ کے پوری صراحت اور صفائی کے ساتھ اس کا اعلان کیا تھا اور خود مرزا قادیانی کی عبارتوں کے حوالے دے کر ثابت کیا تھا

www.besturdubooks.wordpress.com

کہ مرزا صاحب کو نبی نہ ماننے والے اس زمانے کے مسلمان بالکل اسی طرح کافر ہیں۔ جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ کو نہ ماننے والے یہود و نصاریٰ کافر ہیں۔ تشحیذ الاذہان کے اسی مضمون میں مرزا محمود نے اس دعوے کے ثبوت میں پہلے اپنے والد مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک خط سے جو انہوں نے ڈاکٹر عبدالحکیم کو لکھا تھا، ایک عبارت نقل کی ہے۔ جس کا آخری حصہ یہ ہے۔

"خدا نے مجھے ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۶۳ خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷)

خط کی یہ عبارت نقل کر کے مرزا محمود لکھتے ہیں کہ

"اس عبارت سے مفصلہ ذیل باتیں نکلتی ہیں۔ اول تو یہ کہ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کو اس بات کا الہام ہوا ہے کہ جس کو آپ کی دعوت پہنچی اور اس نے آپ کو قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ دوسرے یہ کہ اس الہام کے نیچے وہی لوگ نہیں ہیں کہ جنہوں نے تکفیر میں جلدی کی ہے۔ بلکہ ہر ایک شخص جس نے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔"

(تشحیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۳۵ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

نیز اسی تشحیذ الاذہان میں اسی سلسلہ میں صاف صاف لفظوں میں لکھا ہے۔

"جب تبت اور سوئٹزرلینڈ کے باشندے رسول ﷺ کے نہ ماننے پر کافر ہیں تو ہندوستان کے باشندے مسیح موعود کو نہ ماننے سے کیونکر مومن ٹھہر سکتے ہیں ... جب حضرت کی مخالفت کے باوجود انسان مسلمان کا مسلمان رہتا ہے تو پھر آپ کی بعثت کا فائدہ ہی کیا ہوا۔"

(تشحیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۴۲ اپریل ۱۹۱۱ء)

اور اسی بنیاد پر مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان کی نماز جنازہ میں شریک ہونا اور اپنی لڑکیوں کا ان سے نکاح کرنا وہ بالکل اسی طرح ناجائز سمجھتے ہیں۔ جس طرح کہ دوسرے غیر مسلموں کے ساتھ یہ معاملات کرنا ناجائز ہے۔ یہ ان کے یہاں کے عام مشہور مسائل ہیں اور یہی پوری قادیانی امت کا عمل ہے۔ ان سب چیزوں کے سامنے آنے کے بعد قادیانی امت کو مسلمان قرار دینے کی صرف یہی صورت ہے کہ اسلام میں نئے نبیوں کے آنے اور ان پر ایمان لانے کی گنجائش سمجھی جائے اور ظاہر ہے کہ کوئی ایمان والا ہرگز اس کا اقرار کر کے گمراہی کو اپنے لئے پسند نہیں کر سکتا۔

"واللہ الہادی الی سبیل الرشاد"

www.besturdubooks.wordpress.com

تحقیق لاثانی

یعنی

محاکمہ بر پیش گوئی نکاح آسمانی مرزا غلام احمد قادیانی

جناب شیخ محمد یعقوب سنوری پٹیالویؒ

www.besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

ان فی ذالک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید!

﴿ اہل دل اور گوش ہوش سے ہدایت کو سننے والوں کے لئے اس میں پوری پوری نصیحت موجود ہے۔ ﴾

عشرہ کاملہ جس میں مرزا قادیانی کے الہاموں، صاف وصریح اقراروں اور خود ان کے تسلیم کردہ معیاروں کی رو سے ثابت کیا گیا ہے کہ ان کی تعلیم اور ان کے عقائد شریعت حقہ کے خلاف ہیں۔

پہلے اسے ملاحظہ فرمائیے

دنیا میں مذہب سے عزیز تر کوئی چیز نہیں اور نہ ہونی چاہئے کیونکہ اس عالم فانی کے بکھیڑے چند روزہ ہیں اور دنیوی زندگی کا مقصود اصلی حیات روحانی اور اپنے خالق کی ذات سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ اس لئے دین کے راستہ میں جو شبہات پیدا ہوں یا پیدا کئے جائیں ان کو دور کرنا ہر مومن کا فرض ہے۔

مرزائی جماعت اور مسلمانوں میں فرق تفرد اسلام کا ہے۔ یوں کہنے کو تو وہ بھی اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتے ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی کو نبی و رسول اور مسیح موعود نہ ماننے کی وجہ سے ساری دنیائے اسلام کو کافر قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ:

۱... مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ:''جو مجھے نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں ہے۔ خواہ وہ زبان سے میرے حق میں کوئی برا لفظ نہ کہتا ہو؟۔''

(حقیقت الوحی ص۱۶۳، ملخصاً خزائن ج۲۲ ص۱۶۷)

۲... حکیم نورالدین قادیانی خلیفہ اول لکھتے ہیں کہ:

ہم ہوں ہم مبارک ابن مریم کی نیند

آں غلام احمد اسعد از میرزائے قادیان

www.besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

دیباچہ

"الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لو لا ان ھدانا اللہ عالم الغیب والشھادۃ وھو علی کل شیء قدیر۔ اللھم فاطر السموت والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون۔ اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ اللھم اجعلنا ھادین مھتدین غیر ضالین ولا مضلین سلما لأولیائک وحربا لا عدائک نحب بحبک من احبک ونعادی بعداوتک من خالفک ومن خلقک والصلوۃ والسلام علی سید الخلق الداعی الی دعوۃ الحق وعلی الہ وصحبہ وتابعیہ وحزبہ الدعاۃ الی کلمتہ والدعاۃ لا متہ فی ملتہ برحمتک یا ارحم الراحمین"

خدایا! سب تعریفیں تیرے ہی لئے سزاوار ہیں۔ تو نے ہی ہمیں ہدایت بخشی اور بغیر تیرے فضل کے ہم ہدایت نہ پا سکتے تھے۔ سب غیب اور ظاہر کا تجھے علم ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ مولا! تو سب آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والا ہے۔ چھپا اور کھلا سب کچھ تجھ پر روشن ہے۔ تیرے بندے جس بات میں اختلاف رکھتے ہیں۔ تو ہی اس کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ امر زیر بحث میں ہماری رہنمائی فرما۔ کیونکہ تو ہی جسے چاہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔ پروردگار! ہدایت بخشے کے بعد ہمارے دلوں کو گمراہ نہ ہونے دے اور اپنی رحمت نازل فرما۔ بے شک تو ہی بڑا بخشنے والا ہے۔ آقا! ہمیں راہ بتانے والے اور راہ پانے والے بنا دے۔ گمراہ اور گمراہ کرنے والے نہ بنا۔ ہم تیرے دوستوں سے صلح و آشتی رکھنے والے ہوں اور تیرے دشمنوں سے عداوت و نفرت کرنے والے۔ تیری محبت کی وجہ سے ہم تجھ سے محبت رکھنے والوں سے الفت کریں اور تیری خلقت میں سے جو تیرے احکام کے خلاف چلے اس کو تیرا دشمن جان کر اس سے عداوت کریں اور درود و سلام ہو خلقت کے سردار حضرت محمد مصطفی احمد مجتبیٰ ﷺ پر جو حق کی طرف بلانے والے ہیں اور ان کے آل و اصحاب اور پیروؤں اور ان کے گروہ پر جو آپ کے کلمہ یعنی دین اسلام کی طرف دعوت کرنے والے ہیں اور آپ کی ملت کے اندر آپ کی امت کے نگہبان ہیں۔ تیری رحمت کے ذریعہ اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

باب اوّل

نکاح آسمانی مرزا قادیانی کے صدق و کذب کا بہت ہی عظیم الشان نشان تھا
یہ حال مفصل صورت پر کھلے گا۔ جس سے واضح ہوگا کہ یہ پیش گوئی کیسی عظیم الشان تھی اور
کتنے اہتمام اس کی نسبت مرزا قادیانی کو ہو رہے تھے اور کیسا اس کو صدق و کذب کا معیار اس کو
قرار دیا گیا تھا۔ لیکن سخت تعجب ہے کہ جب اس پیش گوئی کو اپنی صورت میں ناکامی نظر آنے لگا تو
جس طرح مرزا قادیانی آنجہانی اس پر گفتگو کرنے سے بچ جاتے تھے۔ دیکھو (تحفہ گولڑویہ
ص ۴۳، خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۲) اسی طرح اب ان کے متبعین کا اس پیش گوئی کے ایمان کے ساتھ
تذکرہ رکھا ہے۔ جو پیش گوئی کے متعلق متواتر الہامات اور الہامی کلمات و تحریرات سے جو وقتاً فوقتاً
مرزا قادیانی کی زبان و قلم سے نکل کر ان کی بہت سی کتابوں رسالوں اور اشتہاروں میں درج ہوتی
رہی ہیں۔ مرزائیوں کو ایسا زچ کیا ہے کہ وہ مرزا قادیانی کی حمایت میں کوئی صاف اور قطعی جواب
پیش گوئی نہیں کر سکتے۔ بعض تو پیش گوئی کا ہی غلط ہونا تسلیم کرتے ہیں۔ بعض مرزا قادیانی کی
اجتہادی غلطی (غلطی فی الہام) بتاتے ہیں اور آخر تنگ ہو کر حسب قول مرزا قادیانی (مندرجہ تحفہ
گولڑویہ ص ۳۹، خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۲) کہہ دیا کرتے ہیں کہ اور بھی بہت سی پیش گوئیاں ہیں جو
پوری ہوگئیں۔ ایک ہی پیش گوئی پر کیوں بحث کی جاتی ہے۔ دیکھو

(پیغام صلح ۱۱ مورخہ ۱۹۲۱ء ص ۴)

مرزا قادیانی نے اس پیش گوئی کو جتنی اہمیت دی تھی۔ وہ ان کی تحریرات ذیل سے واضح ہے۔

۱۔ ’’بعض اور عظیم الشان نشان اس عاجز سے معرض امتحان میں ہیں۔ جیسے
منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیش گوئی جس کی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے
پندرہ مہینے تک اور پنڈت لیکھرام پشاوری کی موت کی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے
اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی نسبت پیش گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ
ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے۔
یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں۔ ایک صادق یا کاذب کی شناخت
کے لئے کافی ہیں۔ کیونکہ احیاء اور اماتت دونوں خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی
شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالیٰ اس کی خاطر سے کسی اس کے دشمن کو اس کی دعا سے ہلاک

۱۔ ان تمام امور کی تفصیل تاریخ وار معلوم کرنے کے لئے دیکھو رسالہ الہامات مرزا
مؤلفہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مرحوم۔

www.besturdubooks.wordpress.com

نہیں کر سکتا۔ خصوصاً ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے۔ سو پیش گوئیاں کوئی معمولی بات نہیں کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو۔ بلکہ محض اللہ جل شانہ کے اختیار میں ہے۔ سو اگر کوئی طالب حق ہے۔ تو ان پیش گوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔ یہ تینوں پیش گوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تین بڑی قوموں پر حاوی ہیں۔ یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے اور ان میں سے وہ پیش گوئی جو مسلمان قوم سے تعلق رکھتی ہے۔ بہت ہی عظیم الشان ہے

کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں:

- ... مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔
- اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں (منکوحہ آسمانی) کا شوہر ہے۔ اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔
- ... اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔
- ... اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔
- ... اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورا ہونے تک فوت نہ ہو۔
- اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں ہیں۔ (شہادۃ القرآن ص ۸۰، ۸۱، خزائن ج ۶ ص ۳۷۵، ۳۷۶)

---

۱ اس بیان میں مرزا قادیانی کی کرامت تین بڑے مخالفین کی موت کی پیش گوئی ہے۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ عطا فرمایا تھا۔ مگر بعثت ثانی میں مرزا قادیانی کو جو اپنے بروز (حضرت مسیح اقدس) کا اسی وجہ بیان کرتے ہیں۔ زندوں کو مارنے کی کرامت عطا ہوئی۔ اس عجب بات اور وصف متضاد پر کسی موزوں گو نے خوب کہا ہے۔

مردوں کو زندہ کرتے تھے جو ہو مر گئے!! زندوں کے قتل کو یہ مسیحا زماں ہے"

۲ ناظرین مرزا قادیانی اردو معلّیٰ کی بھی قدر کریں کیونکہ وہ اپنے سلطان القلم ہونے کے بھی مدعی ہیں۔

۳ معزز ناظرین پیش گوئی کے اجزاء نمبر ۱ خوب ذہن نشین رکھیں پیش گوئی کی اصل روح یہی ہیں۔ نمبر ۱۳ اسی لئے تو پورے نہیں ہوئے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

اور مرزا قادیانی کی درجنوں کتابوں اور سینکڑوں اخبارات اور ہزاروں اشتہارات میں اس کے متعلق مضامین بڑے زور و شور سے شائع ہوتے رہے لیکن بالآخر مرزا قادیانی اس نکاح کی امید سے قطعی دست بردار نہیں ہوئے اور آخر دم تک اس ارمان کو اپنے ساتھ ہی قبر میں لے گئے۔ اب ان کی امت ہزار تاویلیں کرے لاکھوں باتیں بنائے۔ لیکن دنیا عقلمندوں سے خالی نہیں ہوئی ہے۔ خود مرزائی جماعت کے معقول ارکان کے نزدیک یہ پیش گوئی غلط ثابت ہوئی ہے۔ باقی سخن پروری اور سخن سازی اور تاویلات رکیکہ اور استدلال بعیدہ کے چکر میں ہیں مگر خاصان حق و انصاف کو یہ واضح رہے کہ پیش گوئی کا اصل مطلب اور الہام کی حقیقی تفسیر ملہم سے زیادہ کوئی نہیں جان سکتا۔ نہ کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ مرزا جی کی الہامی تفسیر و تعلیم کے مقابلہ میں اپنی من گھڑت تاویلیں پیش کرے۔ دیکھو: (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۲، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۰)

(اور اہل علم کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ تاویل الکلام بما لا یرضی بہ قائلہ باطل۔ یعنی کسی کلام کی اس طرح پر تاویل کرنا جو کہ اس کے اصل کہنے والے کی منشاء کے خلاف ہو باطل ہے۔)

پس ناظرین خصوصاً مرزائی صاحبان!! صرف للّٰہیت کو مدنظر رکھ کر مرزا قادیانی کی تحریرات اور ہماری تحقیقات پر غور کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ صحیح نتیجہ پر پہنچ جائیں گے۔

باب دوم

مرزا قادیانی اور منکوحہ آسمانی کا خاندانی تعلق اور پیش گوئی کی تحریک

اس پیش گوئی کے ضمن میں جن لوگوں کا ذکر آئے گا۔ ان کے باہمی تعلقات قرابت شجرہ ہائے انساب مختلفہ کے ظاہر ہوں گے۔

اس شجرہ نسب اور دیگر مرزائی لٹریچر سے واضح ہوتا ہے کہ آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم)

۱۔ مرزا قادیانی کی حقیقی چچازاد بہن کی دختر تھی۔
۲۔ مرزا قادیانی کے ماموں زاد بھائی کی لڑکی تھی۔
۳۔ مرزا قادیانی کی زوجہ اول کے چچازاد بھائی کی بیٹی تھی۔
۴۔ مرزا قادیانی کے لڑکے فضل احمد کی بیوی کی ماموں زاد بہن تھی۔

ان کے علاوہ اور بھی قرابتی تعلقات تھے۔ جن کا ذکر موجب طوالت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ محمدی بیگم مرزا قادیانی اور ان کی بیوی کے بہت قریبی رشتہ داروں کی اولاد تھی اور نسب کی رو سے اس کا درجہ مرزا قادیانی اور ان کی بیوی کی بھتیجی اور ہمشیرہ زادی کے برابر تھا۔ یہ لڑکی مرزا

www.besturdubooks.wordpress.com

لکھا ہے۔ اگرچہ یہ تعیین نہ کی کہ کون کون اس بددعا کی زد میں آچکے تھے اور کون کون باقی تھے۔ مگر باقی ماندہ امرزادوں کا سب کی بے ایمانی بے خوفی اور قساوت قلبی بدستور رہنے کی وجہ سے ان کے لئے ایک آسمانی نشان ظاہر ہونا تحریر کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے[1] ہیں۔

"جب نشان کے ظہور کا وقت قریب آیا۔ تو اتفاق تھا میرے ان چچازاد بھائیوں کے ایک عزیز کی احمد بیگ نے چاہا کہ اپنی ہمشیرہ کی آراضی کو اپنی ملک بنا لے۔ جس کا خاوند (غلام حسین) کئی سال سے مفقود الخبر تھا۔ جو میرا چچا زاد بھائی تھا اور زمین اس کی ملکیت تھی۔ احمد بیگ نے چاہا کہ اس کی بہن وہ زمین اپنے بھائی کے نام ہبہ کر دے۔ میرے چچا زاد برادران نے اس پر اپنی اظہار رضامندی کر دی کہ احمد بیگ ان کا بہنوئی تھا۔ لیکن میرا حق ان سے بھی زیادہ ہی غالب تھا۔ اس لئے بغیر میری رضامندی کے یہ ہبہ منظور نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے احمد بیگ کی بیوی نے میرے پاس آکر التجا کی کہ میں اپنا حق جو اس زمین کی نسبت ہے ترک کر دوں اور اس ہبہ پر رضامند ہو جاؤں اور میں بھی اس خیال سے کہ یہ لوگ توبہ کر کے راہ راست پر آجائیں۔ قریب تھا کہ اس ہبہ میں رضامند ہو جاتا ہے مگر میں ایک مفقود الخبر کے مال میں دست اندازی کرنے اور جلد بازی کے نتائج سے[2] ڈرا۔ پس میں نے مناسب سمجھا کہ اللہ تعالیٰ سے اس بارہ میں استخارہ کروں۔ تا کہ مجھ پر ایک غائب شخص کا حق غصب کرنے کا الزام عائد ہو۔ جس کی نسبت کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ جس میں اظہار رضامندی پر آمادگی سے باز رہا اور اللہ کے حکم کا منتظر ہوا اور اس کا اظہار احمد بیگ کی بیوی سے کر دیا اور وہ چلی گئی۔"

اور احمد بیگ میرے پاس دوڑا آیا۔ اس حال میں کہ وہ اضطراب کے ساتھ تھکا تھا اور درد رسیدہ لوگوں کی طرح بے قرار اور نالاں تھا اور درد تھا کہ کانپ رہا تھا اس کا کلیجہ دھڑک رہا تھا۔ سانس پھولا ہوا تھا۔ جیسے کسی کا گلا گھونٹ دیا گیا ہو۔ اس کا یہ غم و اندوہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ہلاک

۱؎ یہ ہم نے مرزا قادیانی کی عربی تحریر کا ترجمہ کیا ہے۔

۲؎ شخص مفقود امرزا قادیانی اور مرزا نظام الدین وغیرہ کو غلام حسین کا ترکہ یکساں پہنچتا تھا۔ مرزا قادیانی کا کوئی حق غالب نہیں تھا۔ (دیکھو شجرہ نسب)

۳؎ مگر وہ نوجوانوں اور نیک چلن بیٹیوں کو اپنی وراثت سے محروم کرنے میں آپ نے خدا کا کچھ خوف نہ کیا۔

www.besturdubooks.wordpress.com

کر دے گا۔ اس کا خون پھٹ جائے گا اور وہ رنج و غم کا شکار ہو جائے گا۔ جب میں نے اس کی یہ حالت دیکھی تو مجھے اس پر رحم اور اس کے زار زار رونے پر ترس آیا۔ میں نے چاہا کہ اس کی مدد کروں۔ میں نے تھوڑا سا نور پر اس کی تشفی کی اور میں نے اسے کہا۔ خدا کی قسم مجھے مال کی کوئی بہت خواہش نہیں بلکہ میں نے ان لوگوں سے بھی جو اپنے انجام کا خیال رکھتے ہیں۔ میں جلد ہی تم پر احسان کروں گا۔ کیونکہ قریبی وہی ہوتے ہیں جو مصیبتوں میں کام آئیں۔ میں تمہاری نجات کا باعث ہوں گا اور تمہاری حاجت برآری کروں گا۔ خدا کی قسم میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہوا ہے کہ کسی مشتبہ امر میں اس کے حکم کے بغیر کوئی کارروائی نہ کروں گا۔ اس لئے تمہارے معاملہ میں بھی استخارہ کروں گا۔ تم کو غمگین نہیں ہونا چاہئے چونکہ اصل مالک زمین کا مفقود الخبر ہے اور معلوم نہیں کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا۔ پس اس کے مال کے متعلق مردوں اور زندوں کی طرح جلدی کرنا جائز نہیں۔ لہذا اللہ کے حکم کا انتظار مناسب ہے۔

احمد بیگ نے کہا کہ میری طرف سے وعدہ خلافی نہ ہوگی۔ آپ بھی وعدہ کا خلاف نہ کریں۔ میں نے جواب دیا کہ میرے سب وعدے حکم الٰہی کے ساتھ مشروط ہوتے ہیں۔ وہ چلا گیا اور میں نے اپنے حجرے کا قصد کیا۔ ایک گوشہ میں بیٹھ کر اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں اظہار حال کی درخواست کی۔ خدا کی قسم مجھے اس سے زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا جتنا عرصہ جوتے کے تسمہ باندھنے یا پیالہ ان کے کھنے میں صرف ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی کہ: اس شخص کی بڑی لڑکی کے نکاح کے لئے درخواست کر اور اس سے کہہ دے کہ پہلے داماد

ل احمد بیگ کی حالت کا نقشہ تو خوب مرزا قادیانی نے دکھایا ہے۔ اگر یہ محض شاعری نہیں اور در اصل امر واقعہ ہے تو ہمیں مرزا قادیانی کی وقت شناسی پر بھی بڑا افسوس ہے۔ کیونکہ اگر عین اسی وقت میں اگر فراخی وہ رشتہ کا سوال کر دیتے تو اپنی بدحواسی میں غریب مرزا احمد بیگ مان لیتا۔ لیکن انہوں نے تشفی آمیز باتوں اور استخارہ کرنے میں وقت ضائع کر دیا اور اس عرصہ میں اس کا رونا تھما کلیجہ کا دھڑکنا سانس کا پھولنا اور خون کا جوش ٹھنڈا ہو کر معمولی طور پر اعتدال پر آگیا اور مرزا قادیانی کے ہاتھ سے شکار نکل گیا۔ جب ہی عقلمندوں نے کہا ہے کہ:

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

ل بل یہ وعدہ وعید نہ معلوم کیا تھے۔ جملہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ احمد بیگ رشتہ دینے اور مرزا قادیانی ہبہ نامہ پر دستخط کرنے کے لئے باہم وعدہ وعید کر چکے تھے اور استخارہ کی کارروائی جو کچھ ہے۔ وہ وعدہ وعید کے بعد ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

مدار عورت کی کارروائی کا ہے۔ بیکار اور معطل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر مرد بدشکل ہو تو عورت کا کچھ بھی ہرج ۱؎ نہیں۔ کیونکہ کارروائی ۲؎ کی کل مرد کو دی گئی ہے اور عورت ۳؎ کی تسکین کرنا مرد کے ہاتھ میں ہے۔ ہاں اگر مرد اپنی قوت مردی میں قصور ۴؎ یا عجز رکھتا ہے۔ تو قرآنی حکم کی رو سے عورت اس سے طلاق لے سکتی ہے اور اگر پوری پوری تسلی کرنے پر قادر ہو تو عورت یہ عذر نہیں کر سکتی کہ دوسری بیوی کیوں کی ہے۔

کیونکہ مرد کی ہر روزہ حاجتوں ۵؎ کی ذمہ دار اور کار برآر نہیں ہو سکتی اور اس سے مرد کا استحقاق دوسری بیوی کرنے کے لئے قائم رہتا ہے۔ جو لوگ ۶؎ قوی الطاقت اور متقی اور پارسا طبع ہیں ان کے لئے یہ طریق نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے۔

اس سے آگے کی عبارت میں خاص عیسائیوں سے خطاب ہے کہ بائبل کی رو سے تعدد ازدواج ثابت ہے اور پھر لکھتے ہیں کہ:

"اب جاننا چاہئے کہ جس خدا کو ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء کے نورافشاں میں فریق مخالف نے

۱؎ لفظ ہرج کو ہائے ہوز سے لکھنا۔ اہل علم کے نزدیک غلط ہے۔ مگر سلطان القلم کے مدعی مرزا قادیانی اس سے مستثنیٰ اور اس شعر کے مصداق ہیں۔

طرفہ پر لطف ہے املا میں میرے یار کے
جائے حطی ہے کہ ہرج لکھتا ہے ہوز سے دار

۲؎، ۳؎، ۴؎ کارروائی کی کل عورت کی تسکین اور پوری پوری تسلی کرنے پر قادر وغیرہ وغیرہ فقرات مرزا قادیانی نے ایسے رندانہ مزے سے لکھے ہیں کہ گویا اس فن میں وہ بالکل یکتے ہی ہو گئے ہیں۔

۵؎، ۶؎ محمدی بیگم تو مرزا قادیانی کے نکاح میں نہیں آئی۔ اس کے بغیر دوسری بیوی کرنے کی حاجت و ضرورت کو باوجود اپنی قوی الطاقت اور متقی اور پارسا ہونے کے نہیں معلوم کہ مرزا قادیانی کس طرح سے پورا کرتے رہے۔ خصوصاً ایسی صورت میں کہ پہلی بیوی جس کے ساتھ شروع سے بھی ان بن تھی۔ اس دوران خوشی نکاح میں چھوڑ دی تھی اور دوسری بیوی دائم المریضہ تھی۔ اگر ان پر کوئی نکاح کرنا جائز بلکہ واجب تھا تو پھر تارک واجب کیوں رہے اور کوئی دوسری جگہ تلاش نہ کی۔

www.besturdubooks.wordpress.com

ناصرہ کی ہمشیرہ کے خاوند کا مفقودات سرکاری شب و روز آزادی کی تھی۔ اب حال کے بندوبست میں جو ضلع گورداسپور میں جاری ہے۔ نامبردہ نے ہمارے خط کے مکتوب الیہ نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار ہزار یا پانچ ہزار روپیہ کی قیمت کی ہے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرا دے۔ چنانچہ ان کی ہمشیرہ کی طرف سے ہبہ نامہ لکھا گیا۔ چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بیکار تھا۔ اس لئے مکتوب الیہ نے تمام تر عجز و انکسار ہماری طرف رجوع کیا۔ تا ہم اس ہبہ پر راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں اور قریب تھا کہ دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے۔ جناب الٰہی سے استخارہ کر لیا جائے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا تھا۔ گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آ پہنچا جس کو خدا تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔

اس خدائے قادر حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک و مروت (ہبہ پر رضامندی کے دستخط۔ مؤلف) تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں

---

۱ ایک بچہ کنوئیں میں گر پڑا۔ کسی نے نکالنے والوں سے کہا کہ اب شخص بھی بھیج کر لو۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے بھی بیاہ نکاح کا خوب سودا کیا اور جس طرح بہت سے چھوٹے خیالات کے لوگ روپے پیسے کے لالچ سے رشتہ کیا کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح مرزا قادیانی اور ان کے فرضی اور خیالی الہام کرنے والے بھی چار پانچ ہزار روپیہ کی زمین کا لالچ دے کر مرزا جی کا بیاہ کروانے کے خواہشمند ہیں۔

وہ بھی ہوگا کوئی امیدوار آئی جس کی
اپنا مطلب تو نہ کچھ نہ کہنے سے نکلا

www.besturdubooks.wordpress.com

بھی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی۔ ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا اور بے دینوں کو مسلمان بنا دے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلا دے گا۔ چنانچہ عربی الہام اس بارہ میں یہ ہے کہ:

''کذبوا بآیاتنا وکانوا بها یستهزءون۔ فسیکفیکهم الله ویردها الیک لا تبدیل لکلمات الله ان ربک فعال لما یرید۔ انت معی وانا معک۔ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا'' یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے۔ سو خدا تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں۔ تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہ ہو جاتا ہے۔ تو میرے ساتھ میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا۔ جس میں تیری تعریف کی جاوے گی۔ یعنی گو اوّل میں احمق اور نادان لوگ بد باطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں۔ لیکن آخر کار خدا تعالیٰ کی مدد دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کھلنے سے چاروں طرف تعریف ہوگی۔''

(خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۱۵ جولائی ۱۸۸۸ء مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۵۸،۱۵۹)

اس اشتہار کا کوئی مطلب بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ مرزا قادیانی نے نکاح کے معاملہ کے سب نشیب و فراز اس میں بیان کر دیے ہیں۔ جو ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء کے نور افشاں میں چھپا تھا۔ اس کی حقیقت ہم پہلے بیان کر چکے ہیں بہرحال مرزا قادیانی کی نفسانی تمنا کہیے یا اسے خدا کا حکم اس پیش گوئی کا آخر نتیجہ لازمی نتیجہ اور اٹل نتیجہ محمدی بیگم کا مرزا قادیانی سے نکاح ہو جانا تھا اور جیسا کہ مضمون اشتہار سے واضح ہے کوئی روک ٹوک یا شرط درمیان میں حائل نہ تھی۔ اگر تھی تو اس کا رفع ہو جانا ضروری تھا۔ کیونکہ نکاح کے ہونے نہ ہونے پر ہی مرزا قادیانی کے قول کے مطابق ان کے صدق یا کذب، عزت یا ذلت، تعریف یا مذمت، نیک نامی یا فضیحت کا دارومدار اور انحصار تھا۔

www.besturdubooks.wordpress.com

باب سوم
پیش گوئی کا نتیجہ!

ابواب گذشتہ میں ناظرین پڑھ چکے ہوں گے کہ مرزا قادیانی کو نکاح کا الہام کس زور شور سے ہوا اور انہوں نے پیغام نکاح بحکم خداوندی کس تاکید کے ساتھ پہنچایا اور پھر اشتہار کے ذریعہ اس کی تفصیل و تشریح کس صفائی اور وضاحت سے کی اور جیسا کہ باب آئندہ سے ظاہر ہوگا۔ بار بار الٰہی وعدوں، قرآنی آیتوں، قسموں اور حدیثوں سے اس کے پورے ہونے کا کیسا قطعی یقین دلایا اور محض اسی پر اکتفا نہیں کی۔ بلکہ برابر بیس برس تک اور جا کر ان کا نکاح بھی ہو جانے اور کامل بائیس سال تک مرزا قادیانی کو کتنے الہام اس نکاح کے متعلق ہوئے۔ جن میں اس نکاح کو انہوں نے اپنے صدق و کذب کا معیار قرار دیا اور پھر ان الہامات و بشارات خداوندی پر بھروسہ نہ کرتے ہوئے۔ مرزا قادیانی نے کیسی کیسی عجیب و غریب تدابیر اس لڑکی کے حصول کے لئے کیں اور کیا کیا حیلے کئے جن کا مفصل حال باب پنجم میں درج ہے کبھی لڑکی کے باپ کو ترغیب و ترہیب کے خط لکھے کبھی اپنے بیٹے کی بیوی سے خط لکھوائے اپنے سمدھی اور سمدھن کو خطوط کے ذریعہ تنگ کیا۔ کہ یہ تو میرا نکاح کرا دو۔ ورنہ اپنے لڑکے سے تمہاری لڑکی کو طلاق دلا دوں گا۔ اپنے رقیب یعنی محمدی بیگم کے منگیتر مرزا سلطان محمد صاحب کے پاس کوشش کرنے سے بھی نہ چوکے براہ راست پے در پے خطوط کے ذریعہ ان کو بہت ڈرایا اور دھمکایا۔ کہ وہ ان کی خاطر ان کی مطلوبہ سے نکاح نہ کرے۔ آخر سب تدابیر میں ناکام رہ کر اپنی زوجہ اول کو طلاق دے دی اور اس کے بطن سے پیدا شدہ بیٹوں کو محروم الارث قرار دیا اور چھوٹے بیٹے کی بیوی کو نکال دیا۔ غرض زمین آسمان کی کوئی کوشش جو مرزا قادیانی کے حد امکان میں تھی۔ وہ باقی نہیں چھوڑی مگر تقدیر کے آگے ایک پیش نہ چلی۔

---

۱ تمام دنیا کے پیشوایان مذاہب اور مقتدر لوگوں میں ڈھونڈے سے بھی کوئی ایسی نظیر نہ ملے گی۔ کہ بغیر لڑکی کے ولی جائز کی رضامندی کے محض جبر و اکراہ سے کسی نے ولی جبر حاصل کرنے کی کوشش کی ہو۔

۲ اگر گورنمنٹ آف انڈیا کی حکومت نہ ہوتی اور طوائف الملوکی کا زمانہ ہوتا تو غالباً مرزا قادیانی زبردستی کرنے سے بھی نہ چوکتے۔

۳ چاک کو تقدیر کے ممکن نہیں کرنا رفو
سوزن تدبیر ساری عمر گو سیتی رہے

www.besturdubooks.wordpress.com

فرسودہ رسم ورواج سے مجبور نہیں ہوتا۔ مگر نکاح کے نہ ہونے سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کی بار بار کی توجہ کا یہ جواب بجناب باری تقدس نہ تھا اور نہ اللہ تعالیٰ کا ان کے ساتھ یہ اقرار تھا۔ کہ انجام کار اس لڑکی کو تمہارے نکاح میں لاؤں گا کیونکہ خدا تعالیٰ کو جس کی شان کن فیکون اور لا تخلف المیعاد ہے یہ کام کچھ مشکل نہ تھا۔ ایسے کاموں کے ادنیٰ اشارہ سے اس کا کوئی ادنیٰ بندہ جیسا کہ گورنر پنجاب یا اس کا کوئی معمولی ماتحت پانچ منٹ میں سرانجام دے کر رپورٹ تعمیل گذارش کر سکتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوتی تو محمدی بیگم کو اس کے ورثاء خود مرزا قادیانی کے گھر چھوڑ آتے۔ الغرض اس کے وعدوں اور اقراروں میں تخلف ہرگز ہرگز نہیں مانا جا سکتا۔ اس لئے بار بار کی توجہ کے سوال سے جو کچھ کہا گیا وہ محض افتراء علی اللہ تھا۔ یا مرزا قادیانی کے نفس امارہ کا وعدہ۔ یا شیطانی القاء جس کا بین ثبوت یہ ہے کہ نکاح ظہور میں نہ آیا اور اس تحریر کے خلاف مرزا قادیانی کو کئی سال تک صدمے اٹھانے پڑے۔

۴… الہامات نکاح

"کذبوا بآیاتنا وکانوا بہا یستہزؤن۔ فسیکفیکہم اللہ ویردہا الیک۔ لا تبدیل لکلمات اللہ۔ ان ربک فعال لما یرید۔ انت معی وانا معک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً" یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے۔ سو خدا تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے۔ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی۔ یعنی گو اول میں احمق اور نادان لوگ بد باطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں۔ لیکن آخر کار خدا تعالیٰ کی مدد دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کھلنے سے چاروں طرف تعریف ہوگی۔" (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۵۸، اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء)

یہ الہام بھی سراسر جھوٹا نکلا اور مرزا قادیانی کے کذب پر ثابت ہوئے کیونکہ مرزا سلطان محمد (شوہر محمدی بیگم) نے مر کر نکاح کی روک دور نہ کی۔ نہ خدا تعالیٰ مددگار بنا۔ نہ اس لڑکی کو مرزا قادیانی کے پاس لایا اور مرزا قادیانی کا وہ مقصد جس کے لئے یہ خدائی الہام کیا گیا تھا وہ نکل ہی نہ سکا۔ جو کچھ نہ کر سکا [illegible] نہ مرزا قادیانی سے ہو سکا تھا۔ نہ اس معاملہ میں مرزا قادیانی کا خدا اتنا کریم سے معاملہ تھا۔ نکاح [illegible] پھر مرزا قادیانی کی

www.besturdubooks.wordpress.com

۶..... یہ پیش گوئی خدا کا فعل ہے

اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کا حوالہ دے کر لکھتے ہیں کہ: "اس کی نسبت آریوں کے بعض منصف مزاج لوگوں نے بھی شہادت دی کہ اگر یہ پیش گوئی پوری ہو جائے تو بلاشبہ خدا کا فعل ہے اور یہ پیش گوئی ایک سخت قوم کے مقابل پر ہے۔ جنہوں نے گویا دشمنی اور عداوت کی تلواریں کھینچی ہوئی ہیں اور ہر ایک کو جس کو ان کے حال کی خبر ہوگی۔ وہ اس پیش گوئی کی عظمت خوب سمجھتا ہوگا... جو شخص اشتہار کو پڑھے گا۔ وہ گو کیسا ہی متعصب ہوگا۔ اس کو اقرار کرنا پڑے گا کہ مضمون اس پیش گوئی کا انسان کی قدرت سے بالاتر ہے۔" (ازالہ اوہام ص ۳۹۶ خزائن ج ۳ ص ۳۰۵)

کیا پیش گوئی کے غلط ثابت ہونے سے منصف مزاج آریوں، عیسائیوں اور دیگر مذہب کے لوگوں کی نظر میں مرزا قادیانی سچے ثابت ہوئے اور کیا یہ لوگ اس پیش گوئی کو اب بھی خدا کا فعل اور انسانی قدرت سے بالاتر کہتے ہیں؟ کیا اس اقرار کی رو سے مرزا قادیانی سچے ثابت ہوتے ہیں یا جھوٹے؟

مرزائی صاحبان ٹھنڈے دل سے ان باتوں پر غور کریں اور سوچیں کہ اگرچہ کسی عورت سے نکاح کرنے میں کامیاب ہو جانا قدرت انسانی سے بالاتر نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اگر ایک فقیر بھی اپنی کوششوں سے کسی بادشاہزادی سے نکاح کرے تو اہل خرد کے نزدیک یہ امر قدرت انسانی سے بالاتر نہیں ہو سکتا لیکن بحمدللہ کہ باوجود ہزاروں طرح اور سعی و تدابیر کے مرزا قادیانی اس رشتہ کے حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ ورنہ اگر نکاح ہو جاتا تو وہ اور ان کے نام لیوا اس پر اتنا اتراتے اور اتنا غرور کرتے کہ جس کی حد و انتہا نہ ہوتی۔ بلکہ اور بہت سے مسلمانوں کے ایمان میں فرق ڈالنے کا باعث ہوتے اور ہر جگہ مرزا قادیانی کی صداقت میں اس ایک ہی دلیل کو سب سے پہلے پیش کیا جایا کرتا۔ لیکن اب معاملہ برعکس ہے اور جس اعتراض سے مرزائی صاحبان کتراتے ہیں اور جس کو ان کا دل بھی مانتا ہے کہ اس کا کوئی معقول جواب نہیں ہو سکتا۔ وہ یہی لاجواب اعتراض ہے۔ مرزائی صاحبان یہ دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ دیگر مذاہب کی حقیقت اور آواگون جیسے باطل عقائد ان کی نظر میں روز روشن کی طرح واضح ہیں۔ تو اس نکاح والے معاملہ میں باوجود صاف اور صریح طور پر صدق اور کذب کا فیصلہ ہو جانے کے آپ کا بے جا طرفداری کرنا اور اپنی ضد پر اڑے رہنا۔ اس روز ضرور قابل مواخذہ ہوگا۔

۷..... قرآنی آیت کا مزید الہام

"جب یہ پیش گوئی معلوم ہوئی اور ابھی پوری نہیں ہوئی تھی۔ (جیسا کہ اب تک بھی جو

www.besturdubooks.wordpress.com

۹...... جھوٹی قسم کا جھوٹا نتیجہ!

"مجھے خدا تعالیٰ قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تھا۔ کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اس عاجز سے ہوگا۔ اگر دوسری جگہ ہوگا تو خدا تعالیٰ کی تنبیہیں وارد ہوں گی اور آخر کار اسی جگہ ہوگا۔"

(خط مرزا قادیانی بنام مرزا احمد بیگ مندرجہ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۸۹۰ء از کلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۳)

ایہا المومنین معزز ناظرین! غور فرمائیں کہ عبارت مذکورہ بالا اگر جھوٹ یا سحر نہیں۔ تو اس کا معنی اور مطلب اور مفہوم بجز اس کے اور کیا ہے کہ کاتب نے قسم کھائی ہے۔ کس کی قسم ہے؟ خدا تعالیٰ قادر مطلق کی۔ یہ قسم کھانے والا کون ہے؟ ایک مدعی نبوت و رسالت وغیرہ! قسم کس بات کی ہے؟ کہ محمدی بیگم سے اس عاجز (یعنی حضرت مرزا قادیانی کا) نکاح ضرور ہوگا! مگر ہوا کیا؟ نکاح بھی نہیں ہوا۔ یہ قسمیں سب جھوٹی ہوئیں۔ ایسی صورت میں یہ نتیجہ نکالنے میں ہم واقعی کچھ بھی زیادتی کرتے ہیں؟ کیونکہ سچے ایمان والا خدا کی قسم کھا لی کہ قسم کھانے والا سچا تھا! اور بات تو سرے سے تھی ہی جھوٹ!

مرزائی صاحبان! الیس منکم رجل رشید؟

"کیا تمہاری جماعت میں کوئی بھی سمجھدار نہیں؟" جو ان صاف باتوں پر غور کرے۔

۱۰...... مرزا قادیانی کے ایمان کی حقیقت

"یہ عاجز جیسے 'لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ' پر ایمان لایا ہے ویسے ہی خدا تعالیٰ کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس عاجز پر ہوئے۔ ایمان لاتا ہوں اور آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنیں۔ جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہے زمین پر وہ ہرگز بدل نہیں سکتا۔"

(خط مرزا قادیانی بنام محمد بیگ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۸۹۰ء از کلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۰)

جبکہ مرزا قادیانی کا ایمان نکاح کے متواتر الہاموں پر "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے برابر تھا اور نکاح کے الہام غلط جھوٹے نکلے تو معلوم ہوا کہ کلمہ طیبہ کا اقرار بھی مرزا قادیانی دکھلاوے کے لئے ہی کرتے تھے اور یہ فقرہ کہ جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہے زمین پر وہ ہرگز نہیں بدل سکتا۔ گو مرزا قادیانی نے پیغام نکاح کو پرزور اور شاندار بنانے کے لئے لکھا تھا۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ضرور آسمان پر مرزا قادیانی کے ان اقوال کو باطل اور غلط

www.besturdubooks.wordpress.com

ٹھہرا دیا تھا۔ اسی واسطے زمین پر اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہرگز نہ بدلا اور مرزا قادیانی باوجود جھگڑوں اور رخنہ ڈالنے کے اپنی منصوبے کے منصوبے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

١١..... بھائی بہن میں لڑائی کرانے کی کوشش کیا یہ فاصلحوا بین اخویکم کی تعمیل ہے؟

"آپ احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ (محمدی بیگم کا کسی دوسری جگہ نکاح کرنے سے مؤلف) باز آجائیں اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کر دیں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے ورنہ مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے یہ تمام رشتے ناطے توڑ دوں گا۔"

(خط محررہ مرزا قادیانی بنام مرزا علی شیر بیگ والد عزت بی بی زوجہ فضل احمد پسر مرزا قادیانی و نیز خط بنام والدہ عزت بی بی مشمولہ مرزا احمد بیگ مورخہ ۴ مئی ۱۸۹۱ء مفصل دیکھو باب کلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۴)

مرزا قادیانی کا اپنے سمدھی کو یہ لکھنا کہ اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کر دیں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے شقاوت اور بخل مسیحی کی حد سے بڑھا ہوا ہے۔ کیونکہ بھائی بہن کو لڑانا ایک شریف آدمی کے شایان شان نہیں۔ علاوہ ازیں اپنے بیٹے کی ساس کو یہ دھمکی دینا کہ یا تو اپنے بھائی کی لڑکی کا مجھ سے بیاہ کرا دو۔ ورنہ تمام رشتے ناطے ہمیشہ کے لئے توڑ دوں گا۔ (یعنی تمہاری بیٹی کو اپنے بیٹے سے طلاق دلوا دوں گا) اور اس جوش نفس پر خدا تعالیٰ کی قسم کھانا مرزا قادیانی کے تقدس اور تورع کے خلاف وہ روشن دلائل ہیں۔ جن کو قرآن کریم پر دل سے ایمان لانے والے اور اہل بصیرت آفتاب نصف النہار کی طرح درخشاں پاتے ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے باہم صلح سلامتی سے رہنے اور قرابت داروں سے نیک سلوک کرنے کی جا بجا ہدایتیں فرمائی ہیں۔ مگر مرزا قادیانی ایسے رشتہ ناطے توڑنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں۔ یا للعجب!!![1]

١٢..... پیش گوئی کی الہامی تفسیر!

"میری اس پیش گوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعوے ہیں۔ اول نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔ دوم نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔ سوم پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔ چہارم اس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک مر جانا۔ پنجم اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا۔ ششم پھر آخر یہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کی میرے نکاح میں آ جانا۔ آپ ایمانا کہیں کہ کیا یہ باتیں انسان کے اختیار میں ہیں اور ذرا اپنے دل کو

---

١ ہم ایمان سے کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی اپنے مسلمات کی رو سے جھوٹے ثابت ہوئے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

تمام گرد سوچ لیں کہ کیا ایسی پیش گوئی پوری ہو جانے کی حالت میں انسان کا فعل ہو سکتی ہے؟"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۵، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

اگر واقعی درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے تو پیش گوئی کے پورے نہ ہونے نے ثابت کر دیا کہ جو فقرے مرزا قادیانی نے پیش گوئی کے چودہ اجزا بحوالہ گزرے ہیں کے تھے وہ سب کے سب غلط، فضول، لغو اور جھوٹ ثابت ہو چکے ہیں اور اس پر مرزا کے مطابق ایک بات بھی واقع نہیں ہوئی۔ اس سے روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ مرزا کی یہ جھوٹی پیش گوئی تھی اور اللہ تعالیٰ جل شانہ عم نوالہ کی طرف سے نہیں تھی بلکہ ایک خود غرض انسان کے دلی خیالات و خواہشات کا عکس تھی۔

اب مرزائی صاحبان عبارت بالا کے جواب میں اپنا فتا بتائیں کہ آیا یہ پیشگوئی مرزا خدا تعالیٰ کا سرچشمہ تھا؟ مرزا اپنے دل کو تھام کر سوچیں کہ کیا ایسی پیش گوئی جھوٹی ہو جانے کی صورت میں خدا کا فعل کہا جا سکتی ہے۔

۱۴... پیش گوئی کی تفصیلات

"اور وہ پیش گوئی جو مسلمان قوم سے تعلق رکھتی ہے۔ بہت ہی عظیم الشان ہے۔ کیونکہ اس کے اجزا یہ ہیں۔

- مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔
- اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔
- اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔
- اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔
- اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔
- اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔"

(شہادت القرآن ص ۸۰، خزائن ج ۶ ص ۳۷۶)

اس حوالہ میں چھ فقرے ہیں۔ فقرہ اول میں احمد بیگ والد محمدی بیگم کی نسبت پیش گوئی تھی کہ تین سال تک فوت ہو گا۔ چنانچہ وہ چھ ماہ بعد مر گیا۔ اس کے مرنے کو مرزا قادیانی اپنی صداقت اور پیش گوئی کی صحت کے ثبوت میں پیش کرتے رہے ہیں اور مرزائی بھی اس پر زور دیتے ہیں۔ لیکن ذرا ایمان اور خوف خدا کو ملحوظ رکھ کر غور کیا جائے تو احمد بیگ کی یہ موت اتفاقی بھی مرزا قادیانی کے خلاف ہی نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ فقرہ نمبر ۳ میں صاف لکھا ہوا ہے کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی

www.besturdubooks.wordpress.com

دختر کلاں فوت نہ ہوا۔ مرزا قادیانی کی تحریروں سے اس فقرہ نمبر ۳ کو محو کر دیا جائے۔ اس وقت البتہ
اس فقرہ سے چشم پوشی کی جا سکتی ہے۔ ورنہ مرزا قادیانی کی دروغ بیانی پر کسی طرح پردہ نہیں پڑ
سکتا۔ کیونکہ جس شخص نے اپنے داماد کی موت اور اپنی بیٹی کا بیوہ ہونا دیکھ کر مرنا تھا اور جس نے محمدی
بیگم کے نکاح ثانی تک زندہ رہنا تھا۔ اس نے خدا کے فضل سے نہ تو اپنی زندگی میں داماد کے مرنے
کا صدمہ دیکھا اور نہ بیٹی کے رانڈ ہونے کا شگون اس کو پہنچا۔ نہ اس کی دختر کلاں کے روبرو مرزا
قادیانی سے نکاح ہوا۔ الغرض اس کی موت مرزا قادیانی کے مرتب پروگرام کے صریحاً برخلاف
واقع ہوئی۔ باقی پانچ فقرات کے متعلق تو اغلباً کوئی سچ اللہ مانے مرزائی صاحبان خواب میں بھی نہ
دیکھیں گے کہ وہ بیان کے مطابق وقوع میں آئے۔ مزید اطمینان کے لئے ناظرین مرزا قادیانی
کے پیش شدہ فقرات کو پھر بغور پڑھیں اور سوچیں کہ ان کا مدعا کیا تھا اور مرزا قادیانی اس سے کیا نتیجہ
نکالنا چاہتے تھے۔ یہی کہ محمدی بیگم کا مرزا سلطان محمد ۱ سے نکاح ہو چکا ہے۔ اس لئے اب
اول! روز نکاح سے اس کا خاوند اڑھائی سال کے اندر فوت ہوگا اور بعد گزرنے عدت کے۔
دوم! مرزا قادیانی کا نکاح محمدی بیگم سے ہو جائے گا اور سوم! محمدی بیگم کا والد اس کے نکاح
ثانی تک زندہ رہے گا۔ نیز چہارم! محمدی بیگم کی بیوہ ہونے اور نکاح ثانی ہونے تک فوت نہ

---

۱ ناظرین کو کیا پتہ کہ جس امتحان میں مرزا سلطان محمد صاحب کئی برس تک پڑے رہے۔
وہ قابل تحسین اور لائق صد ہزار آفرین ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے براہ راست ان کو ڈرانے
کے خطوط لکھے اور ان کے متعلق اڑھائی سال کے اندر فوت ہونے کے اعلان، اشتہار جاری کئے اور
دیگر تدبیروں اور داؤں اور ناجائز حیلوں کی بھی بہت کچھ دھمکیاں دیں۔ مگر ان پر ذرہ بھی اثر نہ ہوا
اور یہ انہی کے استقلال کا نتیجہ ہے کہ آج ہم مرزائی گروہ کو دریائے ندامت میں غرق پاتے ہیں
اور ان سے اس معاملہ میں کوئی معقول جواب بن نہیں پڑتا۔ اگر خدانخواستہ مرزا سلطان محمد سے کوئی
لغزش سرزد ہو جاتی۔ جیسے کہ عموماً ایسے موقعوں پر انسان کے دل میں طرح طرح کے وساوس شیطانی
گذرا کرتے ہیں۔ تو مرزا قادیانی بازی لے جاتے اور ان کی بزدلی اس پیش گوئی کے ذریعہ
سے بہت سے مسلمانوں کا ایمان کھونے کا باعث ہوتی۔ مگر الحمدللہ کہ اس مرد کا بول بالا رہا اور اس
دارو گیر میں ہمارا پہلوان اپنے مد مقابل سے گوئے مقصد لے جانے میں اس طرح فائق و برتر
رہا۔ جس طرح ایک سلطان ایک غلام سے فائق و برتر رہا کرتا ہے۔ جزاک اللہ فی الدارین
خیرا!!

حاشیہ در حاشیہ ۱ یعنی مرزا سلطان محمد مرزا غلام احمد پر غالب آ گیا۔

www.besturdubooks.wordpress.com

طریق سے جاری کر دیئے جیسے زیر دفعہ (۸۲) ف بعد دیوانی حاضری مدعا علیہم کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا کی عدالتیں جاری کیا کرتی ہیں لہٰذا اس طرح سے یہ قصہ وقضیہ مسلمانوں، ہندوؤں اور عیسائیوں کی اخباری دنیا میں پہنچ کر شہرت عامہ کی حد کو پہنچ گیا۔ اور ایک جہاں اس کے نتیجہ کے لئے گوش برآواز و چشم براہ انتظار ہو گیا۔ ادھر مرزا قادیانی کو عظیم الشان دعوے کرنے کے پیچھے ہٹنا مشکل ہو گیا۔ مدت تک تو باوجود چاروں طرف کے مایوس کن واقعات پیش آنے کے انہوں نے بناء حیات قائم رکھا۔ لیکن بالآخر ناچار پسپائی پر مجبور ہوئے اور لکھ دیا کہ نکاح فسخ ہو گیا۔ یا تاخیر میں پڑ گیا۔ مگر تاخیر کی حد فوت ہو گئی اور مرزا قادیانی بے نیل مرام مر گئے۔ اب ان کے پیرو ہزار باتیں بناتے ہیں اور ڈھکوسلے چلتے ہیں۔ معاملہ آسمانی بادشاہت میں پہنچ گیا اور قصہ ختم ہوا۔ نہ اب مرزا قادیانی دوبارہ دنیا میں آ سکتے ہیں اور نہ نکاح ہو سکتا ہے اور نہ داغ ندامت مٹ سکتا ہے۔

گیا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر

ناظرین اسی تحریر میں مرزا قادیانی کی ایک اور سلطان القلم کی ملاحظہ فرمائیں وہ یہ کہ شیعوں جگہ شوہر محمدی بیگم کی موت تاریخ نکاح سے اڑھائی سال تک وقوع میں آنے کی تحریر کر چکے ہیں۔ لیکن یہاں ان تحریرات کے خلاف اس میں چھ مہینہ کی اور بڑی اور فرمائی ہے۔ شاید کوئی رمز ہوگی جو غریب سلطان محمد کو چھ ماہ کی مزید زندگی خلاف منشاء الہامات عطا فرمائی۔ یا شاید حساب (اکونٹ آفس) قادیان میں شاید اڑھائی اور تین کا ایک ہی مفہوم سمجھا جاتا ہو گا۔ مرزا قادیانی کی تحریروں میں بکثرت موجود ہیں۔ جن سے وہ معمولی حساب سے ناواقف ہونے میں غیر محتاط اور مغالطہ باشد کے مصداق ثابت ہوتے ہیں۔ کسی صاحب کو ضرورت پائی جائے اس کا ثبوت دینے کو ہم حاضر ہیں۔ (انشاء الله تعالیٰ)

۱۷ ... الہامات کا گلدستہ، نکاح آسمان پر پڑھا گیا

"كذبوا بآياتي وكانوا بها يستهزؤن ۰ فسيكفيكهم الله ويردها اليك امر من لدنا انا كنا فاعلين زوجناكها ۰ الحق من ربك فلا تكونن من

۱؎ اگر یہ معاملہ خطوط بازی کی حد تک ہی محدود رہتا تو شاید اتنی شہرت نہ پکڑتا اور ایک برادری کا اندرونی معاملہ سمجھا جاتا۔ مگر اشتہاروں نے اس کو بالکل ہی طشت ازبام کر دیا۔ بقول شخصے:

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

www.besturdubooks.wordpress.com

الممترین لا تبدیل لکلمات اللہ ان ربک فعال لما یرید انا رادوھا الیک"

"انہوں نے میری نشانیوں کی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا۔ سو خدا ان کے لئے تجھے کفایت کرے گا اور اس عورت کو تیری طرف واپس لائے گا۔ یہ امر واپس لانا ہماری طرف سے ہے اور ہم ہی اس کے کرنے والے ہیں۔ بعد واپسی کے ہم نے تیرے ساتھ نکاح کر دیا۔ تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو شک کرنے والوں سے مت ہو۔ خدا کی باتیں بدلا نہیں کرتے۔ تیرا رب جس بات کو چاہتا ہے وہ بالضرور اس کو کر دیتا ہے۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ ہم اس کو واپس لانے والے ہیں۔"

(انجام آتھم ص۶۰، ۶۱، خزائن ج۱۱ ص۶۰، ۶۱)

اس عبارت میں جو چند الہامات کا مجموعہ ہے کیا دعوے ہیں۔ یہ سب کے سب جھوٹ اور غلط ثابت ہوئے کیونکہ نہ اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کی مدد کی۔ نہ محمدی بیگم کو واپس لایا۔ نہ مرزا قادیانی سے نکاح کیا اور اس سے نتیجہ نکلا کہ یہ سب وعدے نہ خدا کی طرف سے تھے۔ بلکہ مرزا قادیانی نے اپنے خیالات فاسدہ کو خدائی الہامات کہا اور ان کو قرآنی تحدی کے ساتھ پیش کیا اور یہ بناء افتراء علی اللہ کا کام ہے۔ ایک حکایت مشہور ہے کہ فرعون کے وقت میں جو خدائی کا دعویدار تھا۔ ایک سال بارش نہ ہوئی اور بڑا بھاری قحط پڑ گیا۔ لوگ بھوکے مرنے لگے۔ رعایا جمع ہو کر فرعون کے پاس پہنچی اور کہا کہ تو کیسا ہمارا رب ہے جو مینہ نہیں برساتا اور تیرے بندے فاقہ کشی سے مر رہے ہیں۔ فرعون نے کہا تمہاری التجا پر غور کرتا ہوں کل مینہ برساؤں گا۔ پھر اس نے شیطان جو اس کا مشیر تھا۔ بلا کر کہا کہ کوئی ترکیب بتاؤ اور میری شرم رکھو۔ لوگ بارش نہ ہونے سے بہت نالاں ہیں کہیں مجھ سے بدعقیدہ نہ ہو جائیں۔ شیطان نے جواب دیا کہ کل تک حسب ارشاد انتظام کیا جائے گا اور جا کر اپنی ذریات کو حکم دیا کہ فضا میں چڑھ کر پیشاب کرو۔ شیطان گروہوں نے اس کی تعمیل کی اور بارش ہوئی مگر متعفن۔ جس کے تعفن سے وبا پھیل گئی اور لوگ موت کے گھاٹ اترنے لگے اور پھر فرعون کے پاس آ کر پریشان ہوئے۔ فرعون نے شیطان سے پوچھا کہ کیسی بارش برسائی گئی۔ جس سے وبا پھیل گئی اس نے جواب دیا جیسے آپ شیطانی خدا ہیں ویسے ہی آپ کی خدائی میں شیطانی بارش ہوئی۔ نہ رحمن سے آپ کا تعلق ہے نہ آپ کی بارش رحمانی ہو سکتی ہے۔ بالکل یہی حال مرزا قادیانی کی اس عظیم الشان پیشگوئی کا ہے جیسے ملہم مرزا اور خود ساختہ الہام تھے ویسے ہی نتیجہ برآمد ہوا جو دنیا نے دیکھ لیا۔

ناظرین! غور کا مقام ہے ایک نہیں دو نہیں ایک ہی عبارت میں گیارہ الہام ہیں۔ جو سب کے سب کذب میں غرق ہوئے اور اگر اسی ایک کتاب کے مختلف مقامات سے جمع

www.besturdubooks.wordpress.com

کیے جائیں تو شخص مذکور کے معاملہ میں ہی بجائے گیارہ کے ایک سو گیارہ سے بھی زیادہ ال الہامات و اقوال پائے جائیں گے۔ گویا الہاموں اور دعووں کی سو سے بھی زیادہ ہو رہی ہے۔ یا لکھا ہی رہی ہے۔ مگر نتیجہ ان سب کا مذکورہ بالا مکانی بارش سے مختلف نہیں۔ ''فاعتبروا یا اولی الابصار''

ہاں اس مجموعہ الہامات میں ایک الہام زوجنکہا بھی ہے۔ یعنی خدا مرزا قادیانی سے کہتا ہے کہ ہم نے محمدی بیگم سے تیرا نکاح کر دیا۔ اس صیغہ ماضی سے وقوع نکاح یقینی اور دائمی ہو جاتا ہے۔ اس کو دوسرے فقروں سے جو مذکورہ مجموعہ تذکرہ میں درج کیا گیا ہے۔ جن کا صریح مطلب یہ ہے کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔ وہ خدا جس کی باتیں ٹل نہیں سکتیں اور کسی کی قوت یا آہ و زاری سے رک نہیں سکتیں۔ اندریں صورت سوال یہ ہے کہ ان سب دعووں کے برخلاف

۱؎ مرزا قادیانی بروقت بے وقت، الہاموں، مکاشفوں، مکالموں اور نشانوں کا ایسا دریا بہا دیتا اور وہ طوفان اٹھا کہ حقیقۃ الزمان (خلیفہ عبدالعزیز امرتسری علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے کہ تمام امتوں کے ظالم ایک طرف اور ہم میں سے حجاج ابن یوسف ایک طرف ظلم میں مساوی ہوں گے اور ہم کہتے ہیں کہ تمام دنیا کے کاذب مدعیان نبوت اور رسالت و مہدویت مسیحیت وغیرہ وغیرہ ایک طرف اور شیخ صاحب مرزا غلام احمد قادیانی ایک طرف غلط دعوائے الہام و نشانات آسمانی میں مساوی ہوں گے۔ بلکہ یہ حضرت ان سب سے بڑھے ہوئے نکلیں گے۔ چنانچہ اپنی تعلی کا بھی یوں لکھا ہے کہ خدا نے میرے لئے دس ہزار نشان ظاہر کئے۔ پھر ترقی کر کے لکھا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے تین ہزار معجزے تھے اور عاجز کے تین لاکھ سے زیادہ ہیں۔ پھر ترقی کی تو ہے نشانات کی تعداد دس لاکھ تک پہنچا دی۔ دیکھو (تذکرۃ الشہادتین ص ۴۱، خزائن ج ۲۰ ص ۴۳) اس طرح لکھنے کو اگر دس کروڑ یا دس ارب بھی لکھ دیتے تو کون زبان یا قلم پکڑ سکتا تھا۔ مگر لطف تو تب تھا کہ فہرست بنا کر شمار کراتے۔ اس وقت معلوم ہو جاتا کہ ان نشانوں کی فہرست عام بھی خالی ہی کا گھر نہیں اور طرفہ ماجرا یہ ہے کہ آپ کا کوئی الہام یا آپ کی کوئی وحی ہدایت خلق یا تزکیہ نفس کے متعلق نہیں۔ تمام الہامات کا دفتر خود ان کی اپنی ہی شان میں قصیدہ مدحیہ ہے۔ یا مخالفوں کے خلاف دل افزائی اور ایک خاص حصہ اس دفتر الہامات کا مہمل (ممبس) بھی ہے جس کا مطلب خود مرزا قادیانی کو بھی کبھی معلوم نہ ہوا جیسے ''ضم ضم''
(تذکرہ ص ۲۱۱) ''پریشن'' (تذکرہ ص ۱۱۵) ''ہیم ہیم'' (تذکرہ ص ۵۳۵) ''ربنا عاج'' (تذکرہ ص ۱۰۲)
وغیرہ وغیرہ مفصل دیکھو ہماری کتاب عشرہ کاملہ

www.besturdubooks.wordpress.com

جائے گی۔ خدا کی باتوں اور اس کے وعدوں کو کوئی بدل نہیں سکتا اور تیرا خدا جو کچھ چاہتا ہے وہ کام ہر حالت میں ہو جاتا ہے۔ ممکن نہیں کہ معرض التوا میں رہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے لفظ فسیکفیکھم اللہ کے ساتھ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ وہ احمد بیگ کی لڑکی کو روکنے والوں کو جان سے مار ڈالنے کے بعد میری طرف واپس لائے گا اور اصل مقصود جان سے مار ڈالنا تھا اور تو جانتا ہے کہ ملاک اس امر کا جان سے مار ڈالنا ہے اور بس۔"

اس عبارت سے بھی حوالہ مذکورہ کی تائید ہوتی ہے۔ وہ صرف الہامات تھے۔ اس میں مرزا قادیانی نے خوب دل کھول کر تفسیر اور تشریح بھی کر دی ہے اور نکاح کا ہونا اٹل اور ازلی اور تقدیری قرار دیا ہے۔ تو سب کچھ جھوٹ نکلا اور تفسیر میں جو تفہیم اللہ تعالیٰ کے اشارہ سے لکھی جوڑی بیان کی ہیں۔ وہ افترا علی اللہ ثابت ہوئیں اس کتاب کے دوسرے مقامات پر اگرچہ ایک تجاوز ہم اس وجہ سے کرتے ہیں کہ جن کے ذریعہ سے ایک طالب حق پر حق و صداقت منکشف ہو جائے اور وہ کچھ مشکل اور کٹھن بھی نہیں ہیں۔ لیکن اس جگہ ہم ایک اور مثال پر توجہ پیش کرتے ہیں۔ کہ جمہور تمام صاحبان دین کو وحدہ لاشریک مالک السموات والارض اللہ تبارک وتعالیٰ پر اور اس کے نبی کریم حضرت محمد مصطفی ﷺ اور مقدس کتاب قرآن کریم پر ایمان رکھنے کا فخر ہے۔ اس کے پیچھے ہر مسلمان کو ترتیب سے خاتم النبیین ہونا اور اسم اللہ کے بعد معوذتین کے ساتھ پہلے جن پر سورہ قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس کی تلاوت فرماتے ہیں اور پھر مرزا قادیانی کے تحریرات ذیل وعدہ بحقیق بار کی وجہ سے غلط ہیں۔

الف "و آں زن را کہ زن احمد بیگ را دختر است۔ باز بسوئے تو واپس خواہد آورد"

"اور اس عورت کو جو احمد بیگ کی عورت کی لڑکی ہے پھر تیری طرف واپس لائے گا"

ب "یعنی چونکہ او از قبیلہ بسبب نکاح اجنبی بیروں شدہ باز بتقریب نکاح تو بسوئے قبیلہ رد کردہ خواہد شد"

"یعنی چونکہ وہ ایک اجنبی کے ساتھ نکاح ہو جانے کی وجہ سے قبیلہ سے باہر نکل گئی ہے۔ پھر تیرے سے نکاح کی تقریب سے قبیلہ میں واپس داخل ہو گی"

ج "در کلمات خدا و وعدہ ہائے او ہیچکس تبدیل نتواند کرد۔ و خدائے تو ہر چہ خواہد آں امر بہر حالت شدنی است ممکن نیست کہ در معرض التوا بماند"

www.besturdubooks.wordpress.com

''خدا کی باتوں وعدوں کو کوئی شخص تبدیل نہیں کر سکتا اور تیر قضا جو چھوٹا ہے وہ کا ہیر پھیر الٹ ہونے والا ہے''

اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اے خدا لیکن ان فقرات کا صحیح نتیجہ مجھ پر منکشف فرمادے۔

اس تجویز پر عمل کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ جائیں گے اور یہ مبارک تجویز ان کے لئے رہبر کامل ثابت ہوگی۔ لیکن اگر وہ ایسی صاف اور سیدھی راہ بھی اختیار نہ کریں تو بجز اس کے ان کی بدقسمتی کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ بقول سعدی:

''تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را''

ان عبارات نقل کردہ کے جواب میں مرزا قادیانی کی اور بھی بڑی تقریر ہے۔ جس کا حاصل تو صرف یہ ہے کہ مرزا قادیانی کو نکاح محمدی بیگم سے ضرور ہوگا۔ جو سب فضول ثابت ہوئی۔

۱۹… یہ نکاح بحکم الٰہی معیار صدق و کذب ہے

مرزا احمد بیگ کے مرنے اور اس کے پسماندگان کے عجز و فروتنی اور مرزا سلطان محمد کی موت میں بوجہ خوف تاخیر ہونے کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''بار بار ایں نگفتہ ام کہ ایں مقدمہ برہمیں قدر با تمام رسید و نتیجہ آخری ہمیں است کہ بظہور آمد و حقیقت پیش گوئی برہماں ختم شد۔ بلکہ اصل امر بر حال خود قائم است و ہیچکس باحیلہ خود اورا ردنتواں کرد۔ و ایں تقدیر از خدائے بزرگ تقدیر مبرم است و عنقریب وقت آں خواہد آمد۔ پس قسم آں خدائے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ را برائے ما مبعوث فرمودہ و بہترین مخلوقات گردانید کہ ایں حق است و عنقریب خواہی دید و من ایں را برائے صدق خود یا کذب خود معیار می گردانم۔ و من نگفتم الا بعد ازانکہ از رب خود خبر دادہ شدم''

(انجام آتھم ص۲۲۳، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

''پھر میں نے تم سے یہ نہیں کہا کہ یہ مقدمہ یہیں ختم ہوگیا اور نتیجہ یہی تھا کہ جو ظاہر ہو چکا اور پیش گوئی کی حقیقت اس پر ختم ہوگئی بلکہ یہ امر اپنے حال پر قائم ہے اور کوئی شخص حیلے کے ساتھ اس کو رد نہیں کر سکتا اور یہ تقدیر خدائے بزرگ کی جانب سے تقدیر مبرم ہے۔ عنقریب اب

www.besturdubooks.wordpress.com

چکے اور داماد احمد بیگ تا حال زندہ ہے اور محمدی بیگم سے مرزا قادیانی کا نکاح عالی خدا تعالیٰ نے نہیں ہونے دیا۔ تو پھر مرزا قادیانی کے ذکر کردہ الہامی فقرات کو غیر صحیح ثابت ہونے میں کسی حق پسند حق بین کو شک و شبہ کی کیا گنجائش ہے؟ اور جب کہ یہ زوردار پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔ جس کا خاص طور پر انتظار دلوایا گیا تھا۔ تو اس کی تشریحات و تفاصیل یعنی آتھم اور احمد بیگ کی پیش گوئیاں جو بجائے خود بھی الگ قربیاں ہیں۔ کیونکر بطور اثبات و استناد دعویٰ قبول کی جائیں؟ اور کیوں ان سب کا مشترکہ نتیجہ مرزا قادیانی کے خلاف نہ لیا جائے؟۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

جوش صداقت اور حمایت حق مجبور کرتی ہے کہ ہم اس جگہ بہت کچھ لکھیں مگر بخوف طوالت مرزائی صاحبان کی خدمت میں صرف اس قدر التماس کرتے ہیں کہ خدا کے واسطے غیرت ایمانی کے لئے اپنی عاقبت کا فکر کریں اور اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر موت اور قیامت پر ایمان رکھ کر اور صدق و کذب کا فیصلہ مدنظر رکھ کر فجر کی نماز کے بعد پہلے مرزا قادیانی کی عبارت مندرجہ ذیل کو ستر مرتبہ غور سے پڑھیں۔

"میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے۔ اس کی انتظار کرو اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آ جائے گی اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالیٰ اسے ضرور پورا کرے گا۔" (انجام آتھم ص۳۱ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۳۱)

اور اس کے بعد آخر گیارہ مرتبہ "اللهم اهدنی لما اختلف فیه من الحق باذنك انك تهدی من تشاء الی صراط مستقیم"[۱] تلاوت کریں اس کے بعد سوالات مندرجہ ذیل کا جواب اپنے دل سے پوچھیں اور اس وقت قوت ایمانیہ سے کام لیں۔ نفسانیت اور تعصب، ہٹ دھرمی اور بیجا طرف داری کو دخل نہ دیں۔ اس حالت میں جو جواب آپ کا ضمیر صافی آپ کو دے اس سے ہم کو بھی مطلع فرمادیں۔

سوال اول: الہام الٰہی مرزا قادیانی اور محمدی بیگم کے نکاح کا تھا یا نہیں؟۔

سوال دوم: اس الہام پر اللہ تعالیٰ کی قسم بھی کئی بار کھائی گئی یا نہیں؟۔

۱؎ یا اللہ مجھ پر اپنے ارادہ سے حق ظاہر فرما دے اس امر کے متعلق جس میں اختلاف ہو رہا ہے۔ بے شک تو جسے چاہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

سوال سوم: الہام میں بار بار آیت قرآنی نازل ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کی سچائی کا وعدہ دیا گیا تھا یا نہیں؟

سوال چہارم: کیا محمدی بیگم کا خاوند پہلے الہام کے مطابق اڑھائی سال کی میعاد میں اور اس کے بعد کیا بات کی رو سے مرزا قادیانی کی حیات میں فوت ہوا؟

سوال پنجم: کیا مرزا قادیانی کی حیات میں سلطان محمد فوت ہوا اور محمدی بیگم بیوہ ہو کر تقدیر مبرم الٰہی کی تکمیل کی نوبت آئی؟

سوال ششم: کیا مرزا قادیانی کا محمدی بیگم سے نکاح ہو گیا؟ جسے تقدیر مبرم قرار دیا گیا تھا۔

سوال ہفتم: مرزا قادیانی کے انتقال کے بعد نکاح کی کوئی امید ابھی باقی ہے؟

سوال ہشتم: مرزا قادیانی نے جو اس پیش گوئی کو اپنے صدق و کذب کا معیار قرار دیا تھا۔ اس کی رو سے وہ صادق ثابت ہوتے ہیں یا کاذب؟

سوال نہم: بار بار اللہ کی طرف سے جو نکاح کے وعدے دیئے گئے اور نکاح کو اٹل اور لازمی قرار دیا گیا۔ جب یہ وعدے جھوٹے ثابت ہوئے تو ان الہامات کو الہامات کہا جائے یا افتراء علی اللہ؟

سوال دہم: ان ظاہر و باہر واضح اور روشن صاف اور صریح نتائج کے بعد آپ مرزا قادیانی کے حق میں کیا ایمان رکھتے ہیں؟ تلک عشرۃ کاملۃ!

۴۳ .... نکاح کی پیش گوئی براہین احمدیہ میں

"براہین احمدیہ میں بھی اس وقت سے سترہ برس پہلے اس پیش گوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا تھا۔ جو اس وقت میرے پر کھولا گیا ہے اور وہ الہام یہ ہے جو (براہین احمدیہ کے ص ۴۹۶ حاشیہ در حاشیہ، خزائن ج۱ ص۵۹۰) میں مذکور ہے۔ "یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ یا مریم اسکن انت و زوجک الجنۃ یا احمد اسکن انت و زوجک الجنۃ" اس جگہ تین جگہ زوج کا لفظ آیا ہے اور تین نام اس عاجز کے رکھے گئے۔ پہلا نام آدم یہ وہ ابتدائی نام ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو روحانی وجود بخشا۔ اس وقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا اور پھر دوسری زوجہ کے

www.besturdubooks.wordpress.com

وقت مریم نام رکھا۔ کیونکہ اس وقت مبارک اولاد دی گئی۔ جس کو مسیح[1] سے مشابہت ملی۔ تیسری زوجہ جس کا انتظار ہے[2] ہے۔ اس کے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا ہے اور یہ لفظ احمد اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت حمد اور تعریف ہوگی۔ یہ ایک چھپی ہوئی پیش گوئی ہے۔ جس کا سر اس وقت خداتعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا۔ غرض تین مرتبہ زوج کا لفظ تین مختلف نام کے ساتھ جو بیان کیا گیا ہے۔ وہ اسی پیش گوئی کی طرف اشارہ ہے۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸)

اس فقرہ میں مرزائی قادیانی نے نکاح کی پیش گوئی کی قدامت کو سترہ سال قبل کا حوالہ دے کر اور بھی بڑھا دیا ہے اور براہین احمدیہ سے ایک پرانا الہام نقل کر کے دعوے کیا ہے کہ یہ ایک چھپی ہوئی پیش گوئی تھی۔ جس کا سر اس وقت خداتعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا۔ اس الہام میں تین فقرے ہیں۔

۱۔ اے آدم تو اور تیری بیوی بہشت میں رہو۔
۲۔ اے مریم تو اور تیرا جوڑا بہشت میں رہو۔
۳۔ اے احمد تو اور تیری بیوی بہشت میں رہو۔

پہلے فقرہ سے پہلی بیوی مراد لیتے ہیں۔ یعنی مسماۃ حرمت بی بی والدہ مرزا سلطان احمد و فضل احمد۔ دوسرے فقرہ سے دوسری بیوی یعنی مسماۃ نصرت جہاں بیگم والدہ میاں محمود احمد گدی نشین دوم۔ تیسرے فقرے سے مسماۃ محمدی بیگم یعنی زوجہ موعودہ جس کی بحث ہے۔ لیکن صورت حال یہ ہے کہ پہلی بیوی کو تو اس کی بے دینی کی وجہ سے مرزا قادیانی نے طلاق دے کر اس کا اشتہار بھی دے دیا تھا۔ (دیکھو اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالف دین مورخہ ۲ مئی ۱۸۹۱ء، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۱۹)

پس بے دین اور مطلقہ ہونے کی وجہ سے یہ پہلی بیوی تو مرزا قادیانی کے ساتھ بہشت

۱؎ مرزا قادیانی کو خود مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ تھا۔ یہاں اولاد کو مسیح سے مشابہت دیتے ہیں۔ کبھی خود مریم بن کر حاملہ ہوتے ہیں۔ عجیب گورکھ دھندا ہے۔ خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ کبھی مسیح کبھی مسیح کی ماں، کبھی مسیح کا باپ۔ ایں چہ بوالعجبی است!

۲؎ انتظار ہی نے تو ان کی خوب دکھایا پھرا

۳؎ اس غریب کی بے دینی یہ تھی کہ محمدی بیگم کا مرزا قادیانی سے نکاح نہ ہونے دیا اور [illegible] مرزا قادیانی۔

www.besturdubooks.wordpress.com

بجائے بدنامی اور ذلت ہوگی اور ایک دنیا اس پر پھبتیاں اڑائے گی۔ کیا کوئی عقل مند طبیعت تصور کر سکتی ہے کہ سچے نبیوں پر شاندار رسولوں کے بعد ایسے مزے کھلا کرتے ہیں جن کا نمونہ مرزا پیش کر رہے ہیں؟۔ سعدی علیہ الرحمۃ کیا خوب فرما گئے ہیں۔

چہ مردانگی آید از رہزناں	
چہ مردان لشکر	چہ خیل زناں

۲۳...... براہین احمدیہ کا ایک اور لنگڑا الہام

"شاتان تذبحان و کل من علیہا فان ولا تہنوا ولا تحزنوا الم تعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر"

"یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ پہلی بکری سے مراد مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری ہے اور دوسری بکری سے مراد اس کا داماد (شوہر محمدی بیگم) ہے اور پھر فرمایا کہ تم سست مت ہو اور غم مت کرو۔ کیونکہ ایسا ہی ظہور میں آئے گا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۶، ۵۷، خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۰، ۳۴۱)

یہ الہام مرزا قادیانی نے ضمیمہ انجام آتھم میں (بحوالہ براہین احمدیہ ص ۵۱۵، خزائن ج ۱ ص ۶۱۱) پر نقل کر کے اس کی تشریح بیان کی ہے اور یہ تشریح ان کو احمد بیگ کے مرنے کے بعد سوجھی۔ ورنہ الہام تو سترہ سال پہلے براہین احمدیہ میں درج ہو چکا تھا۔ تشریح کا غیر صحیح ہونا اس سے ظاہر ہے کہ ایک بکری ذبح ہوگئی۔ مگر دوسرا بکرا (شوہر محمدی بیگم) کسی طرح بچ نکلا۔ لہٰذا وہ الہام جس میں دو بکریوں کے ذبح کا ذکر تھا غلط ثابت ہوا اور پھر یہ امر قابل غور ہے کہ بکریاں تو ذبح ہو کر حلال ہو جاتی ہیں اور مسلمانوں کے کام آتی ہیں۔ اس لئے احمد بیگ کی موت بھی حلال ہی کی جانی چاہیے۔ لیکن مرزا قادیانی اسے زیر عتاب الٰہی مار رہے ہیں۔ پس بجائے ذبح ہونے کے اس بکری کے لئے تو حرام موت یعنی جھٹکا[1] چٹکا[2] وغیرہ کا الہام ہونا چاہیے تھا۔ ادھر دوسری ٹانگ کے موجود نہ ہونے (یعنی سلطان محمد کے زندہ رہنے) نے الہام کو لنگڑا بنا دیا۔ چونکہ الہام رحمانی میں ایسا نقص آ نہیں سکتا۔ لہٰذا یہ تجویز بھی سرے سے باطل ثابت ہوئی۔

---

[1] سکھ مذہب کے لوگ مسلمانوں کے طریق ذبح کے خلاف جانوروں کو تلوار یا چھرے کے ایک ہی وار سے مار ڈالتے ہیں۔ اگر گردن ایک ہی وار سے کٹ جائے تو اسے جائز سمجھتے ورنہ اس کو نہیں کھاتے۔

[2] کسی جانور کو گردن پر چھری پھیر کر مار ڈالنا چٹکا کہلاتا ہے۔ یہ بھی سکھوں میں رائج ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

"پھر یہ الہام "شاتان تذبحان" بڑی عجیب و غریب تاثیر رکھتا ہے اور فٹ بال کی طرح گول مول ہے اور اس میں کچھ رنڈی آمیزش بھی پائی جاتی ہے۔ اسی واسطے اس کے لڑھکانے اور پھیلو بنانے میں کچھ دقت نہیں ہوتی اور جب ضرورت ہو کھینچ تان کر اس کو لمبا بھی کیا جا سکتا ہے

چنانچہ پہلی بار ضمیمہ آتھم کی تصنیف کے وقت چونکہ ان دنوں احمد بیگ مر گیا تھا۔ اس لئے اس موقعہ کے لحاظ سے اس الہام کو احمد بیگ اور اس کے داماد کی موت کے متعلق قرار دیا۔

دوسری بار جب کہ بیاسات مرزا قادیانی کابل میں بحکم سابق امیر کابل نور اللہ مرقدہ عبداللطیف مرزائی اور اس کا ملازم مارے گئے تو "شاتان تذبحان" کا الہام ان پر چسپاں کیا گیا۔ (دیکھو تذکرۃ الشہادتین ص ۷۲، خزائن ج ۲۰ ص ۷۴)

اور اب یہ تیسرا موقعہ ہے کہ اعلیٰ حضرت والا حضرت ضیاء الملت والدین امیر المعظم جناب امیر امان اللہ خان صاحب غازی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ فرمانروائے دولت خداداد افغانستان جب پچھلے دنوں نعمت اللہ مرزائی کو سنگسار کیا گیا تو مرزائی اخبارات نے زیر سرپرستی میاں محمود قادیانی پھر اسی "شاتان تذبحان" کا مرثیہ پڑھنا شروع کر دیا اور بیہودہ [illegible] اس کے خلاف کہرام مچا دیا۔

چونکہ مرزائیوں کی نسل بہت جلد بڑھا کرتی ہے۔ اس وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ الہام ابھی بہت سے بچے نکالے اور بہت تماشے پیدا کرتا رہے گا اور اسی طرح ذبح ہوتے رہیں گے اور اس سے مرزا قادیانی کی نبوت اور رسالت کا مرزائیوں کو ثبوت ملتا رہے گا۔

۱؎ اس کے متعلق مولوی ظفر علی خان صاحب رحمہ اللہ کے چند شعر قابل ملاحظہ ہیں۔

جہاد اور بعض کی تصویر بن کر — گئے لندن بشیر الدین محمود
یہ مقصد آپ کا تھا اس سفر سے — کہ سرحد پر بچھائی جائے بارود
دکھائے یورپ آ کر اس کو حق — جہنم کی لپیٹ جس میں ہو موجود
یہ ساری سرزمین پھر بھک سے اڑ جائے — اور افغانوں کی جمعیت ہو نابود
کوئی اس دین کے دشمن کو سمجھائے — کہ مرزائی کوششیں ہیں تیری بے سود
بھلا نمانیہ کو کیا پڑی ہے — کہ دوزخ میں تری خاطر پڑے کود
یہ تو بھی کیا کسی کرنل کی مہم — ثنا کرنے گئے ہیں جس کو محمود

www.besturdubooks.wordpress.com

اولاد ہوگی۔ اب ظاہر ہے کہ تزویج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں۔ کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں۔ بلکہ تزویج سے مراد خاص تزویج ہے۔ (یعنی محمدی بیگم سے بیاہ ہونا۔ مؤلف) جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔" (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵۳، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷)

مضمون سب رشتہ داروں کے سامنے جو آدمی اور عورت ان دونوں کا اقرار کر لیتے ہیں اس اقرار کو نکاح کی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ مرزا قادیانی نے بھی مذہب اسلام کے جرنیل رسول اللہ ﷺ کے حضور میں اپنے اس نکاح کی رجسٹری کرائی اور حضرت رسالت مآب ﷺ کی ایک مشہور حدیث سے نکاح کی پیش گوئی بھی نکال لی کہ حضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور اس بیوی سے اس کے اولاد پیدا ہوگی۔ یہ بیوی محمدی بیگم ہے جو بطور نشان پیدا ہونے کی پیش گوئی موجود ہے۔ اقبال کیرکی نے کہا ہے:

ظاہر ہے جب سے تو آنکھوں میں میری
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

حضور سرور کائنات ﷺ نے خود مسیح کے لئے فرمایا مگر مرزا قادیانی کو اس فرمان میں بھی محمدی بیگم کا نکاح ہی نظر آیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی ایک چیز کے تصور کا غلبہ ہو اس حد تک چڑھ جائے تو اس کا دماغ ان تصورات کا گھر بن جاتا ہے۔ فنافی الشیخ اور فنافی الرسول وغیرہ منازل سلوک کا یہی راز ہے چنانچہ مرزا قادیانی بھی اس نکاح کے غلبہ خواہش اور جوش تمنا میں ایسے محو اور از خود رفتہ ہو گئے تھے کہ انہیں ہر طرف محمدی بیگم نظر آتی تھی اور وہ گویا معنوں میں فنافی المحمدی ہو گئے تھے۔ بقول کسے:

سیاہ پوش جو کعبہ کو قیس نے دیکھا
ہوا نہ ضبط وہ چلا اٹھا کہ آ لیلیٰ

www.besturdubooks.wordpress.com

اب غور کی جگہ ہے کہ اوّل تو نکاح کے متعلق مرزا قادیانی پر بارش کی طرح الہامات
برسے۔ دوم حضرت رسول اللہ ﷺ کی حدیث نے بھی محمدی بیگم کے نکاح کی پیش گوئی نکل آئی
جو حدیث نبوی کو ہر مسلمان دیندار تسلیم کرتا ہے اور حکم الحکم سمجھتا ہے اور پھر وہ حدیث جس کی
مطابقت فرمان الٰہی سے ہوتی ہو۔ پس اگر اس حدیث کی رو سے مرزا قادیانی کی مسیحیت کا موازنہ
کیا جائے۔ تو مرزا قادیانی کے سب دعووں پر پانی پھر جاتا ہے۔ کیونکہ حدیث شریف کی منشاء اور
مرزا قادیانی کے اعتبار کے مطابق مرزا قادیانی کا یہ نکاح وقوع میں نہیں آیا۔ اور بے نکاح اولاد چہ
معنی۔ پس مرزا قادیانی یوں بھی جھوٹے ہی ثابت ہوئے سچا مسیح وہی ہوگا جس کی شادی ہو کر اولاد
پیدا ہوگی۔

۱؎ "یتزوج ویولد له" حدیث ذیل کا ٹکڑا ہے۔ "عن عبدالله ابن عمر قال
قال رسول الله ﷺ ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد له
ویمکث خمساً واربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا
وعیسیٰ ابن مریم من قبر واحد بین ابی بکر وعمر"
(رواه ابن جوزی فی کتاب الوفاء ص ۳۲۲، مشکوٰۃ ص ۴۸۰، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)
"حضرت عبدالله بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عیسیٰ بن مریم
علیہ السلام نازل ہوں گے۔ زمین کی طرف پس نکاح کریں گے اور ان کے اولاد ہوگی اور نزول کے
بعد پینتالیس برس زمین پر رہیں گے۔ پھر مریں گے اور میرے مقبرہ میں دفن ہوں گے۔ پس
قیامت کے روز اٹھیں گے۔ میں اور عیسیٰ ایک ہی مقبرہ میں سے درمیان ابوبکرؓ اور عمرؓ کے (روایت
کیا ابن جوزی نے کتاب الوفاء میں) مرزا قادیانی نے حدیث کا ایک حصہ اپنے ثبوت میں پیش
کر کے ثبوت پیش کرنے کے اصول کے مطابق اس ساری حدیث کے مضمون کو صحیح تسلیم کر لیا۔
اور اس حدیث کے مضمون سے امور ذیل ثابت ہوتے ہیں۔ جن کا مرزا قادیانی کو انکار ہے محض
نکاح کے پیش گوئی کو اس سے استدلال کیا تھا"
وہ بھی غلط ثابت ہوا۔
۱... مسیح موعود کوئی مرزا او غیرہ نہیں ہوگا۔ بلکہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔
۲... نزول من السماء ہوگا۔ کیونکہ الی الارض اس کا قرینہ ہے۔
۳... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے زمانہ نبوت میں کوئی سامان (بقیہ حاشیہ صفحہ 83 پر دیکھو)

www.besturdubooks.wordpress.com

مزید لطیفہ یہ کہ عام طور پر جو شادیاں کی جاتی ہیں اور اولاد پیدا ہوتی ہے۔ ان کی نسبت مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ اس میں کچھ خوبی نہیں گویا مرزا قادیانی کے ساتھ دونوں نکاح خوبی سے خالی تھا اور خوبی والے نکاح سے بھی وہ محروم رہے۔ پس ان کی وہی مثل ہوئی۔

کلاغے تگ کبک درگوش کرد
تگ خویشتن را فراموش کرد

مہربانی فرما کر مرزائی صاحبان غور کریں کہ اس بیان سے کوئی ایک ذرہ بھی مرزا صاحب کے حق میں مفید نکلا اور جس حدیث کو مرزا قادیانی نے اپنے اوپر چسپاں کرنے اور اپنے حاصل پر صادق لانے کی سعی بلیغ کی۔ کیا وہ سرسبز ہوئی؟۔ اندریں صورت بیا وہ دل منکر کون ہے؟۔ ہم دوسرے لفظوں میں مرزا قادیانی کے اس بیان کو افتراء علی الرسول کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہیں تو دیگر مذاہب کے لوگ آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی کو غلط ٹھہرائیں گے۔ اہل دیانت وانصاف کے نزدیک یہ ایک ہی دلیل مرزا قادیانی کے کذب اور ان کے دعاوی کے غیر صحیح ہونے پر برہان قاطع اور حجت ساطعہ اور موافق ومخالف کی تشفی کے لئے کافی ووافی ہے۔ لیکن ضد اور ہٹ دھرمی "ختم الله علی قلوبهم وعلی سمعهم وعلی ابصارهم غشاوة" کے ماتحت آتی ہے۔

مرزائی صاحبان مضمون حدیث پر جسے خود مرزا قادیانی نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اچھی

(بقیہ حاشیہ صفحہ 62) رخصتی نہیں کیا۔ نہ نکاح کیا تھا۔ دوبارہ نزول کے وقت جناب رسالت مآب ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ شادی کریں گے اور ان کے اولاد بھی ہوگی۔

۴..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شادی اور اولاد کا ذکر کرنے میں آنحضرت ﷺ نے مرزا قادیانی اور ان کی قماش کے لوگوں کے اس وہمیانہ خیال کی تردید فرمادی ہے کہ اتنا لمبا عرصہ گذرنے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہایت بڑھے اور ضعیف ہو جائیں گے۔ حدیث بتلاتی ہے کہ اختلاط اور تغیر عالم دنیا کا خاصہ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسرے عالم میں ہیں جہاں یہ تغیرات نہیں ہیں وہ جس حالت میں اٹھائے گئے تھے۔ اسی حالت میں نازل ہوں گے۔

۵. بعد نزول ۴۵ سال وہ زمین پر زندہ رہیں گے۔

۶..... پھر عام آدمیوں کی طرح ان کی موت واقع ہوگی۔

۷..... مقبرۂ آنحضرت ﷺ میں ان کو دفن کیا جائے گا۔

۸..... قیامت کے دن آنحضرت ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک ہی مقبرہ میں سے اٹھیں گے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

۳۰...... مرزا قادیانی، ان کی بیوی اور مولوی عبدالکریم سب اس نکاح کے خواہش مند تھے

مرزا قادیانی کے فرزند میاں بشیر احمد قادیانی کتاب سیرت المہدی میں بحوالہ کتاب سیرت مسیح موعود مصنفہ عبدالکریم قادیانی لکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے لئے جو ایک نکاح کے متعلق ہے...... مرزا قادیانی کی بیوی صاحبہ مکرمہ نے بار بار دو رکر دعائیں کیں ہیں اور بار ہا خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہا ہے کہ گو میری زنانہ فطرت کراہت کرتی ہے۔ مگر صدق دل اور شرح صدر سے چاہتی ہوں کہ خدا کے منہ کی باتیں پوری ہوں۔ ...ایک روز دعا مانگ رہی تھیں۔ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) نے پوچھا آپ کیا دعا مانگتی ہیں۔ آپ نے بات سنائی کہ یہ (نکاح محمدی بیگم) مانگ رہی ہوں۔ حضرت (مرزا قادیانی) نے کہا سوت کا آنا تمہیں کیوں کر پسند ہے۔ آپ نے فرمایا کچھ ہی کیوں نہ ہو مجھے اس بات کا پاس ہے کہ آپ کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں پوری ہو جائیں۔ (سیرت مسیح موعود ص ۱۹، سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۲۷، روایت نمبر ۱۸۹)

اس عبارت کو پڑھنے سے ناظرین پر واضح ہوگا کہ محمدی بیگم کے نکاح کی کمالی خواہش نہ صرف مرزا قادیانی کو ہی تھی بلکہ ان کی بیوی، والدہ مرزا محمود قادیانی خلیفہ ثانی کو بھی اس کی بڑی تمنا اور آرزو تھی اور وہ اس کے لئے اکثر دعائیں کرتی تھیں اور چاہتی تھیں کہ کسی طرح میرے خاوند مشتہر پیش گوئی نکاح کے سچا ثابت ہونے سے آبرو بنی رہے اور پیغمبری کا پول نہ کھلے۔ حالانکہ ان کی زنانہ فطرت اس کے سخت خلاف تھی۔ لیکن ان کی دعا بھی بارگاہ الٰہی میں قبول نہ ہوئی۔ ہمارا مدعا یہ نہیں ہے کہ ہم مرزا قادیانی کی بیوی کو غیر مستجاب الدعوات ثابت کریں۔ کیونکہ وہ خود اس کی مدعی نہیں تھیں۔ لیکن اس روایت سے ہم نے یہ ثابت کرنا ہے کہ یہ پیش گوئی نکاح مرزا قادیانی کا معمولی دعویٰ نہ تھا۔ بلکہ ایسا نشان تھا جس کے ظہور کی ان سے تمام خیر خواہ بھی خاص طور پر سے ہر امکانی کوشش کرتے تھے اور یہ دعویٰ مرزا قادیانی کے دعوؤں میں سے نہایت ہی عظیم الشان تھا۔ اس لئے اس کا نتیجہ مطابق پیش گوئی وقوع میں نہ آنا، سرسری طور سے نظر انداز کر دیئے جانے کے قابل نہیں ہے۔ جیسا کہ مرزائی صاحبان بوقت اعتراض اس کی اہمیت کو گھٹانے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔

۱؎ خوش اعتقاد بیوی خدا کا منہ اور اپنے شوہر کا منہ ایک ہی سمجھتی ہوں گی۔ مرزائی دوستو! کیا واقعی خدا کا منہ اور مرزا قادیانی کا منہ ایک ہی تھا۔

باب پنجم

آسمانی نکاح کا زمین پر عمل درآمد کرانے کے لئے مرزا قادیانی کی سفلی تدابیر وتجاویز اور ہماری طرف سے ان کی تشریح

ہم دوسرے باب میں مفصل ذکر کر آئے ہیں کہ مرزا قادیانی نے بقول خود محمدی بیگم کے نکاح کا پیغام اپنے بچپن کی اور قریبی رشتہ داروں کو آسمانی معجزہ دکھانے کے لئے بحکم الٰہی دیا تھا۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ آسمانی معجزہ یا کسی کرامات دکھانے کے لئے کیوں ایک معصوم لڑکی کو بلاوجہ نشانہ بنایا گیا۔ اور دنیا بھر میں مشہور کیا گیا۔ جو مرزا قادیانی کی چچازاد ہمشیرہ کی لڑکی تھی۔ اور کوئی غیر نہ تھی۔ اور پھر جب یہ بات مرزا قادیانی کے دل سے زبان پر اور زبان سے ہاتھوں میں اور ہاتھوں سے بذریعہ قلم صفحہ قرطاس پر زینت بخش ہو چکی تھی۔ اور جیسا کہ اب آئندہ میں ناظرین ملاحظہ فرمائیں گے۔ بہت سے الہامات اور پیش قدمیاں (مرزا جی) اور بار بار کی آسمانی تفہیمات سے بشارت مل چکی تھی کہ نکاح ضرور ہوگا۔ تو مرزا قادیانی کی یہ سفلی تدابیر جن کا ذکر باب ہذا میں کیا جائے گا۔ نہایت ہی حیرت میں ڈالنے والی ہیں۔ اور ذرا غور وفکر سے دیکھنے کی ضرورت ہے کہ ان یقینی اور قطعی روشن اور حتمی آسمانی تفہیمات کے ہوتے ہوئے ان ذلیل تدابیر کا استعمال کس حد تک جائز سمجھا جا سکتا ہے؟۔

اول: ابتدائی الہام

جب منکوحہ آسمانی کے والد کو مرزا قادیانی کی رضامندی سے کچھ زمین اپنی ہمشیرہ سے بطور ہبہ لینے کی غرض درپیش ہوئی۔ تو مرزا قادیانی نے استخارہ کر کے فوراً جواب دے دیا کہ: "اللہ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی ہے کہ اس شخص (احمد بیگ) کی بڑی لڑکی کے نکاح کے لئے درخواست کر۔ اور ان سے کہہ دے کہ پہلے وہ تمہیں دامادی میں قبول کرے۔ اور پھر تمہارے نور سے روشنی حاصل کرے۔ اور کہہ دے کہ مجھے اس زمین کے ہبہ کرنے کا حکم مل گیا ہے۔ جس کے تم خواہشمند ہو۔ بلکہ اس کے علاوہ اور زمین بھی دی جائے گی۔ اور دیگر مزید احسانات تم پر کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ تم اپنی بڑی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دو۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۷۲، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

دوسری جگہ اس پیشگوئی کے متعلق مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میرے قریبی رشتہ دار

www.besturdubooks.wordpress.com

"نشان" آسمانی کے طالب تھے۔ مگر یہ نشان آسمانی کا اس وقت تک ظہور نہ ہوا۔ جب تک کہ محمدی بیگم کے والد کو اپنی ہمشیرہ کی اراضی ہبہ کرنے کا خیال پیدا نہ ہوا۔ اور اس کی استدعا پر نے اراضی زرعی پیش ہونے پر مرزا قادیانی نے فوراً استخارہ کرنے کی آڑ لے کر الہامی جواب دیا کہ اگر زمین کی خواہش ہے تو اپنی بڑی لڑکی مجھ کو دے دو۔ اور صرف یہی زمین نہیں بلکہ اس کے علاوہ اور بھی زمین ملے گی۔ اور مزید احسانات بھی تم پر کئے جائیں گے۔ اب معاملہ صاف ہے۔ اگر یہ پیغام بحکم خداوندی تھا۔ تو اس کا پورا ہونا لازمی تھا۔ جب پورا نہ ہوا تو عبث اور فضول ٹھہرتا ہے۔ جو سچے خدا کی طرف سے اپنے مقبول بندوں پر عبث اور فضول الہام ہو نہیں سکتا۔ اس کی ذات عبث اور فضول کاموں سے پاک ہے۔ پھر یہ بات بھی ہے کہ صرف اراضی کا لالچ ہی نہیں دیا گیا۔ بلکہ مزید زمین اور روپیہ پیسہ دینے کے وعدے کئے گئے۔ گویا تمام دنیاداروں کی طرح جو کسی لڑکی کا رشتہ حاصل کرنے کے لئے فریق مقابل کو روپیہ پیسہ دے کر کامیاب ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے بھی کوشش کی۔ مگر اس معمولی دنیاوی تدبیر میں ناکام رہے۔

دوسرا الہامی خط بنام خسر موعود

الہام مذکورہ بالا کا حوالہ دے کر لکھتے ہیں کہ "بات (نکاح والی) پکی ہے اور سچی ہی سمجھو۔ میں یہ خط نہایت خلوص دل اور صفائی قلب سے آپ کو لکھتا ہوں۔ اگر آپ نے میری بات کو مان لیا تو مجھ پر مہربانی ہوگی آپ کا مجھ پر احسان ہوگا اور آپ کا یہ بہترین سلوک ہوگا۔ میں آپ کا شکر گزار ہو کر ارحم الراحمین سے آپ کی ترقی کی دعا کروں گا اور آپ کے ساتھ اپنا عہد پختہ کروں گا اور آپ کی دختر کو اپنی زمین اور تمام جائیداد کا تہائی حصہ دوں گا اور جو کچھ تم مانگو گے تم کو دوں گا۔ (آگے چل کر لکھتے ہیں کہ) میں نے یہ خط بڑے زور کے قلم سے لکھا ہے اور جو وعدہ زمین اور جائیداد دینے کا اس میں کیا ہے وہ سب اللہ کی طرف سے ہے اور یہ خدا نے اپنے الہام سے مجھ سے لکھوایا ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۷۲،۵۷۳، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

مذکورہ بالا عبارت اور فقرات صاف ہیں۔ کس قدر خوشامد اور چاپلوسی سے خط لکھا ہے اور پھر اپنی جائیداد کا تہائی حصہ محمدی بیگم کو دینے کا وعدہ کیا گیا ہے اور جو کچھ اس کا والد مانگے اس کو دینے کا الگ اقرار ہے اور پھر یہ سب تحریر لکھا گیا اور وعدے دیئے گئے۔ ان کو خدا کی طرف سے تحریر کیا ہے۔

ناظرین! غور کریں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیسے کیسے وعدے اور الہام ہیں اور

www.besturdubooks.wordpress.com

ان کے مقابلہ میں یہ انتہائی عاجزانہ تحریریں ہیں اور لالچ دلانے کی بھی حد ہو گئی۔ کیونکہ اس سے پہلے مرزا قادیانی کے دو بیویاں اور دونوں سے اولاد موجود ہے۔ لیکن محض نکاح تیسری بیوی کے ساری جائیداد کا دو تہائی حصہ نذر کرتے ہیں اور اس کے باپ کو حسب مانگا حصہ جداگانہ دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔ کیا موجودگی دیگر ورثاء ایک بیوی کے نام دو تہائی حصہ جائیداد منتقل کر دینا ازروئے شریعت و قانون وراثت اسلامیہ درست ہے؟۔ قرآن شریف اور حدیث شریف میں تو اس کی اجازت نہیں۔ ہاں اگر مرزا قادیانی پر جدید آسمانی احکام متعلق وراثت نازل ہوئے ہوں اور ان کی رو سے ایسا کرنا جائز ہو تو اور بات ہے۔

سوم: دوسرا خط بنام مرزا احمد بیگ (خسر موعود) بسلسلہ پیغام نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی

مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

’’قادیان میں جب واقعہ ہائلہ محمود فرزند آں مکرم کی خبر سنی تھی تو بہت درد اور رنج و غم ہوا۔ لیکن بوجہ اس کے کہ یہ عاجز بیمار تھا اور خط نہیں لکھ سکتا تھا۔ اس لئے عزا پرسی سے مجبور رہا۔ صدمہ وفات فرزند آں حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ شاید اس کے برابر دنیا میں اور کوئی صدمہ نہ ہوگا۔ خصوصاً بچوں کی ماؤں کے لئے تو سخت مصیبت ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو صبر بخشے اور اس کا بدل صاحب عمر عطا کرے اور عزیزی مرزا محمد بیگ کو عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کوئی چیز اس کے آگے انہونی نہیں۔ آپ کے دل میں گو اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہو۔ لیکن خداوند علیم جانتا ہے کہ اس عاجز کا دل بکلی صاف ہے اور خدائے قادر مطلق سے آپ کے لئے خیر و برکت چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے۔ آپ پر ظاہر ہو جائے۔ مسلمانوں کی ہر ایک نزاع کا آخری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے۔ جب ایک مسلمان خدا تعالیٰ کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے۔ سو مجھے خدا تعالیٰ قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اس عاجز سے ہوگا۔ اگر دوسری جگہ ہوگا تو خدا تعالیٰ کی تنبیہیں وارد ہوں گی اور آخر اسی جگہ ہوگا۔ کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے۔ اس لئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو جتا دیا کہ دوسری جگہ اس رشتہ کا کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا۔ میں نہایت ظالم طبع

www.besturdubooks.wordpress.com

التجاء اس عبارت میں کرتے ہیں: "آپ کے دل میں گو اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہو لیکن خداوند علیم جانتا ہے کہ اس عاجز کا دل بالکل صاف ہے۔ اور خدائے قادر مطلق سے آپ کے لئے دنیا نے خیر و برکت چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ کس طرح اور کن لفظوں میں بیان کروں تا میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے آپ پر ظاہر ہو جائے۔" ہم اس عبارت کو دیکھ کر حیران ہیں کہ وہ مرزا قادیانی جنکے خود اپنے لکھے ہوئے دعاوی تقدس و فضیلت کو اگر ایک جلد میں جمع کیا جائے تو بوستان خیال یا فسانہ آزاد یا الف لیلیٰ کی طرح ایک بہت بڑی ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ ولی، غوث، قطب، مصلح، مجدد، محدث، امام الزمان، نبی، رسول، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک ہر ایک نبی کے مظہر اور سب انبیاء کرام کے کمالات کے جامع بہت سے پیغمبروں سے افضل ہونے کے دعوؤں کے ساتھ ساتھ وہ کچھ عرصہ کے لئے خدا بھی بن چکے تھے۔ اور ان دعوؤں کو دیکھ کر بلا مبالغہ انہیں جھوٹی خدائی کہنا ناروا نہیں ایسی عظیم الشان بزرگ ہستی کا احمد بیگ جیسے شخص سے جس کو اشتہار ۲۰ رجب ۱۵ / جولائی ۱۸۸۸ء میں جن کی ہے دیکھنا۔ مستوجب قہر خدا و عذاب پانے کو گوناگوں عقوبت پانے والا واقعی مقرر کر چکے ہیں۔ اس درجہ خلوص دل کی صفائی اور محبت ظاہر کرنا اور خوشامدانہ طرز میں اس خط میں کئی بار اس کی خیر و برکت چاہنا۔ اور مقطع کی سطر یعنی خط کے آخیر میں بھی دعا گوئی اور ہوا خواہی کے اظہار سے پیش ہونا۔ اور ایک اپنے مسلم دشمن، ملاحدہ اور معروف کفار کی بھلائی کے لئے اتنا طلب الطاف ہونا۔ از روئے حمیت اسلامی اور غیرت ایمانی کہاں تک درست ہے؟ کیا کوئی صادق اور خدا پرست ایسا کلمات اور ایسی خلاف واقعہ خوشامدانہ باتیں اس کی زبان و قلم پر آ سکتی ہیں؟ کیا یہ سب عبارتیں مرزا قادیانی کی معمولی عیاری اور ریاکاری کی تعریف میں داخل نہیں ہیں۔

اپنے ساتھ محمدی بیگم کے نکاح ہونے کا اطمینان دلانے کے لئے اس خط میں آپ خدا کی قسم کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دوسری جگہ رشتہ کرنا مبارک نہ ہوگا اور اسی جگہ ہوگا۔ لیکن جو کچھ ظہور میں آیا وہ مرزا قادیانی کے اس حلفیہ اقرار کے خلاف ہوا۔ نہ مرزا سلطان محمد سے نکاح نامبارک ثابت ہوا نہ بالآخر مرزا قادیانی سے نکاح ہوا۔

... لکھتے ہیں کہ "میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپ کی خدمت میں ملتمس ہوں۔" اس عاجزانہ درخواست التجا سے مرزا جی کا کام تو کچھ نہ بنا۔ لیکن احمد بیگ کی

۱ بجائے تندہوا کے گل ہنوز مرحوم ہو گئے وارث۔

www.besturdubooks.wordpress.com

سمجھا ہو۔ بے چارے مرزائیوں کے لاہور کے مسلمانوں کی بلا کو کیا غرض تھی کہ اپنے ایک
اشد ترین دشمن و مخالف کے لئے صدق دل سے یا بے دلی سے دعا نہیں کرتے۔ اور کسی کو یہ شوق
اٹھ کھڑا تھا کہ بڑے میاں کا ایک کمسن لڑکی سے نکاح ہونے کی دعا مانگے۔ پس یہ ہے مرزا قادیانی
کی سلطان القلمی کا نمونہ۔ جسے اہل بصیرت ہی سمجھ سکتے ہیں۔

ط　اس پیش گوئی کی صداقت پر مرزا قادیانی نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کے برابر ایمان ظاہر کیا ہے۔ اور اس امر نکاح کو اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ اور
ناقابل تبدیل لکھا ہے۔ کسی امر کی سچائی پر اس سے زیادہ زور دینا ناممکن ہے۔ یقین اپنے صاف
چٹے وثوق، یقین اور کھلے کھلا اقرار کے غلط ثابت ہونے پر بھی مرزائیوں اور ان کے سرکردہ گروہوں کا
مرزا قادیانی کو کاذب نہ ماننا اور تیک تاویلات سے جھوٹ پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرنا کہاں کی
ایمانداری اور دیانت ہے؟

ی　ناظرین ایک بار اس خط کو پھر پڑھ لیں۔ سارے خط کی عبارت ظاہر کر رہی
ہے کہ مرزا قادیانی نے اس پیش گوئی کو سچا ثابت کرنے کے لئے سعی و کوشش کا کوئی بھی دقیقہ اٹھا نہ
رکھا۔ جو کچھ بھی ان سے بن پڑا اور جو کچھ بھی ان کے امکان میں تھا سب کچھ کیا۔ اس سے زیادہ
احمد بیگ کو اور کیا از راہ کرم کہہ سکتے تھے۔ انکساری، عجز، منت، خوشامد، ہمدردی اور محبت، تحریص
و ترغیب، تہدید و ترہیب کیا کچھ تھا جو اس خط میں نہیں کی گئی۔ اس بارہ میں جس قدر خطوط مرزا
قادیانی نے اپنے رشتہ داروں کو لکھے وہ سب عام پبلک تک نہیں پہنچ سکے۔ لیکن ان چند خطوط کے
مجمل جو لوگوں پر ظاہر ہوگئے ہیں۔ یہی ایک خط ناظرین کو زبان حال سے بتا رہا ہے کہ مرزا
قادیانی کا اشتہار مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء اور اس سے پہلا پیغام نکاح جو بحکم الٰہی بتایا بیان کیا
گیا ہے۔ محض ایک کمسن عورت و خلوت والوں کی نفسانی خواہش ہی تھی۔ ورنہ اگر واقعی نکاح کے
الہام پر مرزا قادیانی کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے برابر ایمان تھا۔ تو احمد بیگ کو کچھ
بھی نہ لکھتے۔ یا لکھتے تو صرف اتنا کہ تم نکاح سے انکار کر کے کیوں ندامت و پشیمانی خریدتے ہو۔
نکاح تو اس لڑکی کا مجھ سے ضرور ہونا ہے۔ اور خود اطمینان اور وقار کے ساتھ بیٹھے رہتے۔ لیکن
برخلاف اس کے تصرف کے ذریعہ طرح طرح کی تحریص و ترغیب دلا کر کبھی خوشامد اور چاپلوسی
کرنا اور کبھی عذاب اور قہر الٰہی سے ڈرانا یہ سب مرزا قادیانی کی حکمت عملی اور اپنے الہام پر عدم
ایمان کو ظاہر کرنے والی باتیں ہیں۔ نکاح کی پیش گوئی کا انجام جو دنیا نے دیکھا ہے۔ جس پر مرزا

www.besturdubooks.wordpress.com

۸۔ مرزا قادیانی اس خط میں لکھتے ہیں کہ (اس نکاح کے ذریعے) عیسائیوں کو بتانا اور ہندوؤں کو خوش کرنا۔ (مگر مرزا قادیانی کو رلانا۔ مؤلف) چاہتے تھے۔ یہاں مسلمانوں کا ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ اپنی دوسری بہت سی تحریروں میں اس پیش گوئی کو بالخصوص مسلمانوں کے لئے بہت ہی عظیم الشان نشان درج کیا تھا۔ مگر یہاں مسلمانوں کا ذکر اس لئے نہیں کیا کہ کہیں مرزا احمد شیر بیگ کو اپنے مذہب کی طرفداری کا خیال اور حمیت اسلامیہ کا جوش نہ آجائے۔ ورنہ اس جگہ پوری بات لکھنے کے بجائے محض ہندوؤں اور عیسائیوں کا ذکر کرنا سوائے ہوشیاری کے اور کیا سمجھا جاسکتا ہے؟۔

۹۔ اس خط میں محمدی بیگم کا دوسری جگہ نکاح ہونا مرزا قادیانی نے خود اپنی ذلت، خواری اور روسیاہی کا مترادف قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اگر میں خدا کا ہوں تو مجھے اس ذلت وغیرہ سے بچالے گا۔ اب جب کہ محمدی بیگم کا دوسری جگہ نکاح ہوگیا۔ تو مرزائی صاحبان اس خط کو پڑھ کر ایمان سے بتلائیں کہ کیا مرزا قادیانی کو ان کے خدا نے ذلت، خواری اور روسیاہی سے بچایا۔ کیا مرزا قادیانی کا خدا سے کچھ بھی تعلق ثابت ہوا جس کے وہ مدعی تھے؟۔

۱۰۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ ”اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھ سکتا۔ کیا میں چوہڑا یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔ بلکہ وہ تو اب تک ہاں میں ہاں ملاتے رہے۔ اور اپنے بھائی کے لئے مجھے چھوڑ دیا۔ اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لئے سب ایک ہوگئے۔“ اسی طرح آگے چل کر لکھتے ہیں۔ ”بے شک میں ناچیز ہوں۔ ذلیل ہوں، خوار ہوں۔“ اور پھر عاجزی سے التجا کرتے ہیں کہ ”وقت کو سنبھال کر احمد بیگ کو روکے کہ وہ لڑکی کا دوسری جگہ نکاح نہ کرے۔“

ناظرین کرام! مرزا صاحب کے دل کی اس وقت کی حالت اس شعر کی مصداق تھی۔

دشمن کے طعن دوست کے جور آسمان کے ستم
کیا کیا مصیبتیں نہ سہیں تیرے واسطے

مسلمانو! انصاف سے کہنا اور خدا لگتی کہنا۔ کیا ان تحریروں سے مرزا قادیانی کا اس خدا پر ذرہ برابر بھی ایمان ثابت ہوتا ہے۔ جس کی طرف سے اس نکاح آسمانی کے متعلق مسلسل الہامات ہوتے رہنا بیان کیا گیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں مرزا قادیانی کے وہ متواتر الہام اور آسمانی دعوے کیا جھوٹے تھے۔ اگر وہ سچے خدا کی طرف سے تھے؟۔

www.besturdubooks.wordpress.com

محمدی بیگم سے یہ منسوب بات التجا کی کہ خود بھی کوشش کرے۔ اور اپنی بیوی سے بھی جو احمد بیگ والد دختر مطلوبہ کی بہن ہے۔ کوشش کراؤ۔ جو میرا گھر بس جائے۔ کیا یہ اضطراب یہ بیقراری اور التجا میں کسی حوصلہ مند مہذب اور شائستہ آدمی سے ممکن ہیں؟۔

ز… لکھتے ہیں کہ ”مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض کہیں جائے۔“ خیال کرنے کا مقام ہے کہ کیا یہی خواہان قوم، مدعیان اصلاح اور اللہ کے برگزیدہ لوگوں کے ایسے ہی کلمات ہوتے ہیں۔ کیا یہ دیہاتی گنواروں کے اس محاورہ کا ترجمہ نہیں کہ چوہڑوں کی لڑکی چمار لے جائیں۔ ہماری بلا سے افسوس! دنیا بھر کے اگلے پچھلے نبیوں سے عظیم بننے والے اور تمام حسنات کے جامع ہونے کے مدعی الہام انک لعلی خلق عظیم سے بشارت یافتہ اور ایسے مکروہ فقرات کسی شریف آدمی کی بے تعلق لڑکی کی نسبت ان کی زبان وقلم سے نکلیں؟۔

ح… مرزا قادیانی کا یہ فقرہ کہ ”کیا میں چوہڑا چمار تھا۔ جو مجھ کو لڑکی دینا ننگ یا عار تھی۔“ ماشاءاللہ کیا خوب حسن طلب ہے اور چشم بددور کیسی قوی اور لاجواب بحث لکھی ہے۔ کیا لڑکی والوں کے لئے صرف آپ نے چوہڑا یا چمار ہونے کی ہی تحقیق کر لینی کافی تھی؟۔ اور آپ کے ان شریف دو بیویوں اور ضعف و کثرت اولاد کی موجودگی۔ اور سب سے بڑھ کر تو یہی قابلیت کا بعد المشرقین، بھائی برادریوں کی رضامندی وغیرہ وغیرہ کوئی امر قابل لحاظ نہ تھا؟۔ اور یہ سب باتیں نظر انداز کر دینے کے لائق تھیں؟۔

ط… تحریر فرماتے ہیں کہ ”ایک طرف جب محمدی کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا۔ اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق[1] اور لاوارث[2] کر دوں گا۔“

---

[1] عاق کروں گا۔ غلط محاورہ معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ عاق کے معنی تو ہیں۔ نافرمان یعنی نافرمان کر دوں گا۔ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے؟۔

[2] ایسا ہی لاوارث کر دوں گا۔ بھی مہمل اور بے معنی ہے۔ کیونکہ لاوارث وہ ہوتا ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ کیا خوب سلطان القلمی کی ہے۔ اور یہ امر بھی قابل غور ہے کہ کیا عاق ہونا لاوارث ہے۔ شریعت کی رو سے تو ایسا لڑکا بھی دوسرے وارثوں کی طرح حقدار وارث ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی یا تو اس مسئلہ شرعی سے ناواقف تھے۔ یا شریعت کی جدید اصلاح کرنی چاہتے تھے۔ چنانچہ بالآخر ایسا ہی کیا کہ پہلی بیوی اور دونوں بیٹوں کو محروم الارث قرار دیا۔

www.besturdubooks.wordpress.com

کیا اس عبارت کو پڑھ کر کوئی صاحب انصاف یہ باور کر سکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنے بڑے بیٹے فضل احمد کو محض سلامتی سمجھ کر عاق کیا۔ نہیں اگر عداوت اسلام اور عدم تعاون نکاح محمدی بیگم یا مرزا قادیانی باہم مترادف اور ہم معنی ہو سکتے ہیں تو ہم بھی اسے تسلیم کرتے ہیں۔

ی۔ اسی خط میں محمد حسن کو ہدایت کرتے ہیں: "اگر میرے بیٹے اپنے بھائی احمد بیگ سے مقابلہ کروگی اور یہ ارادہ بند کرادو گی تو میں بدل و جان حاضر ہوں۔ اور فضل احمد کو جو اب میرے قبضہ میں ہے ہر طرح سے درست کر کے تمہاری لڑکی کی آبادی کے لئے کوشش کروں گا۔ اور میرا مال ان کا مال ہوگا۔"

غور کا مقام ہے کہ بیٹے کو اپنے قبضہ میں ہونا ظاہر کرتے ہیں۔ مگر اس کی بیوی کو اس کے گھر میں آباد کرنے کی کوشش کا وعدہ اس شرط پر کرتے ہیں کہ [illegible] جاوے۔ یہ رشوت بھی کیا دوشیزہ لڑکی محمدی بیگم جو برابر کا جوڑ ہے۔ یعنی تم ہمارا گھر بساؤ ہم تمہاری لڑکی کی آبادی کی صورت کر دیں گے۔ بلکہ خود معاوضہ یاد دلاتے ہیں۔ کیونکہ مکتوب الیہ کی لڑکی تو شادی شدہ ہے۔ اور مرزا قادیانی کی مطلوبہ باکرہ۔ اللہ رے تقدس و تورع! مرزائی دوستو! ایمان سے کہنا تہذیب واخلاق شرم و حیا کا ایک شمہ بھی اس پیغام میں ہے؟۔

با آخر پر محمدی کو پھر تاکید کرتے ہیں کہ "آپ اس وقت کو سنبھال لیں۔ اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آجائے اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کر دیں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے۔ ورنہ مجھے خدا کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے یہ تمام رشتے ناطے توڑ دوں گا۔"

معزز ناظرین! احمد بیگ اپنی لڑکی کا دوسری جگہ رشتہ کر چکا ہے اور بقول مرزا قادیانی عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو نکاح ہونے والا ہے۔ مگر مرزا قادیانی اس کی بہن اور بھتیجی اور اپنے سمدھی اور محمد حسن کو رجسٹرڈ اور ان رجسٹرڈ خطوط کے ذریعہ بار بار نہایت زور سے لکھتے ہیں کہ لڑائی جھگڑا کر کے یہ نکاح رکوادو اور احمد بیگ کو عہد شکنی پر مجبور کر کے یہ لڑکی مجھے دلا دو۔ ورنہ خدا کی قسم میں سب رشتے ناطے توڑ دوں گا۔ یہاں مرزا قادیانی کئی امور خلاف شریعت کی تعلیم دیتے ہیں:

اول بہن کو بھائی سے لڑنے کی ہدایت و تاکید کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم میں مسلمانوں کو ہدایت ہے کہ اگر دو مسلمان لڑیں تو ان میں صلح کرادو۔ یہاں الٹی نصیحت ہو رہی ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

دوم ۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے رشتہ دینے کا عہد و اقرار کر چکا ہے۔ اور اسے پورا کرنا چاہتا ہے۔ مگر مرزا قادیانی اس پختہ عہد کو توڑنے اور تڑوانے پر زور دے رہے ہیں۔ جو قرآنی احکام "اوفوا بالعهد" "اوفوا بالعقود" [illegible] وغیرہ کی صریح خلاف ورزی ہے۔

سوم ۔ ان خطوں میں لکھتے ہیں کہ خدا کا خوف کرو اور پرائے رشتے سے توڑ دو مگر خود ہم جانتے ہیں کہ اگر تم خلاف شرع عہد شکنی کرانے میں ہماری مدد کرو گے تو میں ہمیشہ کے لئے رشتے ناطے توڑ دوں گا۔ یہاں خدا کا خوف کہاں گیا۔ کیا مرزا علی شیر بیگ محمدی بیگم کا والد تھا۔ جو اس کا ہاتھ مرزا قادیانی کے ہاتھ میں دے دیتا۔ پھر اس کو اس کی لڑکی کی خانہ بربادی اور طلاق کی دھمکی دینا کہاں کی شرافت تھی۔ کیا ان حالات میں جو اوپر بیان ہوئے ہیں ہم اور آپ بھی وحی یہ مرزا قادیانی کی اس قدر بے رحم اور دل کی کمزوری کو ظاہر نہیں کرتی تھی ہم دوسرے شخصوں کی نسبت جنون اور پاگل پن سے تعبیر کر سکتے ہیں؟۔

ب ۔ اس خط کے ساتھ ہی مرزا قادیانی کا دوسرا خط فضل احمد صاحب کے نام ہے ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔ (جو آگے آتا ہے) سلطان احمد اور فضل احمد دونوں کو کیسی اسلامی غیرت دلائی اور اپنی رسوائی دکھائی ہے اور نکاح سے روکنے کے لئے کن کن تدابیر و تجاویز پر آمادہ کیا ہے۔ حتی کہ بصورت عدم نکاح خود ان کی غریب لڑکی عزت بی بی کو طلاق دیئے جانے کی دھمکی دی جاتی ہے۔ یہ اخلاق، یہ انصاف، یہ تہذیب، یہ شائستگی، یہ سنجیدگی، یہ بے صبری کیا اس شخص کے شایان شان ہو سکتی ہے۔ جس کو اس کے خدا نے بار بار اور متواتر پکے اور سچے وعدوں سے وقوع نکاح کا یقین دلا دیا ہو۔ کیا ان خطوط کے پڑھنے کے بعد مرزا قادیانی کا دعوائے الہام بھی ماننے کے قابل رہتا ہے؟۔ یہ کیسی شرمناک نبوت ہے؟۔ کیا انبیاء کی یہی روش ہے؟۔ کہ ایک عورت کی نکاح کی خواہش میں قطع رحم پر قسم کھائی جا رہی ہے۔ اور بلا وجہ شرعی بیٹے اور بہو میں جدائی کرائی جاتی ہے۔ اگر اس غریب بہو کا یہ قصور ہے کہ اپنی کنواری لڑکی ایک بڈھے مرد کو دینے میں متامل تھا۔ تو بیچاری کی عزت

۱؎ مرزائی جماعت شاید اس عہد شکنی کو جائز رکھے کیونکہ وہ کہہ سکتی ہے کہ جب خدا کی ہی یہ سنت ہے کہ پختہ وعدے اپنے رسولوں سے کر کے توڑ دیتا ہے۔ جیسا کہ محمدی بیگم کے متعلق بیسیوں اطمینانی و الہامی وعدے کر کے توڑ ڈالے۔ تو پھر یہ عہد شکنی کرنے اور کرانے والا رسول بھی تو اسی خدا کی طرف سے ہے۔

۔ وزیرے چنیں شہریارے چناں

www.besturdubooks.wordpress.com

بی بی کا اس میں کیا قصور تھا۔ یا فضل احمد کی کیا خطا تھی۔ جسے کہا گیا کہ اگر عزت بی بی کو طلاق نہیں دے گا تو جائیداد سے محروم کر دیا جائے گا۔ کیا طلاق کے لئے یہ وجہ کافی تھی؟۔ کیا طلاق ان امور میں سے نہیں۔ جن کو باوجود جائز ہونے کے حضرت رسول اللہ ﷺ نے سب سے زیادہ ناپسند فرمایا ہے۔ تمام اہل اسلام ان سوالات پر غور فرمائیں اور سوچیں کہ کیا خدا کے برگزیدہ لوگ ایسی اوصاف کا مجموعہ ہوتے ہیں؟۔ اور کیا مرزا غلام احمد جیسا شخص آنحضرت ﷺ کا ظل ہو سکتا ہے؟۔

نمبر ۲ خط بنام والدہ[1] عزت بی بی زوجہ مرزا علی شیر بیگ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی!

’’والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک (محمدی بیگم) مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے۔ اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے سارے رشتے ناطے توڑ دوں گا۔ اور کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ اس لئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ۔ اور جس طرح تم سمجھا سکتی ہو اس کو سمجھا دو اور اگر ایسا نہیں ہوگا تو آج میں نے مولوی نور دین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اس کو عاق کیا جائے اور ایک پیسہ وراثت کا اس کو نہ ملے۔ سو امید رکھتا ہوں کہ شرطی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آجاوے گا۔ جس کا یہ مضمون ہوگا کہ اگر مرزا احمد بیگ محمدی کے غیر کے ساتھ نکاح کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جائے عزت بی بی کو تین طلاق ہیں۔ سو اس طرح پر لکھنے سے اس طرف تو محمدی کا کسی دوسرے سے نکاح ہوگا۔ اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی۔ سو یہ شرطی طلاق ہے۔ اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دوں گا۔ اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا۔ اور اگر آپ اس وقت بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے عزت بی بی کی بہتری کے لئے ہر طرح سے کوشش کرنا چاہا تھا۔ اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی۔ مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے۔ یاد رہے کہ میں نے کوئی کچی بات نہیں لکھی۔ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں ایسا ہی کروں گا۔ اور خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ جس دن نکاح ہوگا۔ اس دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہ رہے گا۔‘‘ (کلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۴، ۱۲۵، مورخہ ۴ مئی ۱۸۹۱ء از قلم مرزا غلام احمد از لدھیانہ اقبال گنج)

---

[1] مرزا قادیانی کے لڑکے فضل احمد کی خوشدامن۔

www.besturdubooks.wordpress.com

اس خط کے اکثر حصے پر ہم مرزا علی شیر بیگ والے خط میں تبصرہ کر چکے ہیں۔ باقی ناظرین کے لئے اس خط کی دلچسپ عبارت بطور چند فقرات نقل کی ہے جو غور وتوجہ کے قابل ہیں۔ اس خط میں مرزا قادیانی اپنی سمدھن کے نام مذہبی تدرشانی کا حکم جاری کرتے ہیں کہ اگر تمہارا بھائی محمدی بیگم کا کسی اور کے ساتھ نکاح کرنے سے باز نہ آوے تو وہ نکاح سے ہی تمہاری لڑکی عزت بی بی کو تین طلاق ہیں۔ اور اس پر حلفاً قادیانی قسم بھی کھاتے ہیں۔ ناظرین اغور فرمائیں کہ فضل احمد مرزا قادیانی کے پاس ہے۔ ان سے مشورہ نہیں ہوا۔ نہ طلاق دینے پر راضی تھا۔ مگر مرزا قادیانی خود بخود بااختیار اس کی طرف سے خیالی طلاق نامہ لکھ رہے ہیں۔ اور محمدی بیگم کے نکاح اور عزت بی بی کے طلاق میں ذیل سنت کا بھی وقفہ نہیں رہنے دیتے۔ یہ لکھتے ہوئے مرزا قادیانی نے اتنا خیال بھی نہ کیا کہ محمدی بیگم کے نکاح کی اطلاع ملتے تب فضل احمد نے اگر اپنی اہلیہ سے کوئی بات چیت یا نشست برخاست کی تو وہ حلال ہوئی یا حرام؟۔ پھر بعد کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ گو فضل احمد نے محمدی بیگم کا نکاح ہو جانے کے کچھ عرصہ بعد مرزا قادیانی کے لکھنے پر ان کے دباؤ سے طلاق نامہ لکھ دیا تھا۔ لیکن بیوی کی علیحدگی اس نے گوارا نہیں کی۔ اسے اپنے پاس ہی رکھا۔ اور اسی لئے جب فضل احمد کا انتقال ہوا تو مرزا قادیانی نے اس کا جنازہ تک نہیں پڑھا۔ (دیکھو سیرۃ المہدی ج۱ مؤلفہ مرزا بشیر احمد پسر مرزا قادیانی ص۱۴۹ روایت ۱۷۳) اس سے مرزا قادیانی کے اس طلاق نامہ کی کیفیت عیاں ہے۔ ہاں مرزائی صاحبان بتلائیں کہ مرزا قادیانی نے جبراً قہراً جو تین طلاق فضل احمد سے لکھوائے اور اس نے اس مطلقہ بیوی سے علیحدگی اختیار نہیں کی۔ اور امر نا مشروع کا مرتکب ہوتا رہا۔ اس گناہ کے بھی مرزا قادیانی ذمہ دار ہیں یا نہیں؟۔ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ اس خط میں سارا زور محمدی بیگم کے نکاح پر ہی ظاہر کیا ہے۔ کوئی بات ان لوگوں کی بے دینی وغیرہ کی ظاہر نہیں کی گئی۔

ششم! خط مسمات عزت بی بی بنام والدہ خود معرفت مرزا قادیانی

"اس وقت میری بربادی اور تباہی کی طرف خیال کرو۔ مرزا صاحب کسی طرح مجھ سے فرق نہیں کرتے۔ اگر تم اپنے بھائی میرے ماموں کو سمجھاؤ تو سمجھا سکتی ہو۔ اگر نہیں تو پھر طلاق ہوگی اور ہزار طرح کی رسوائی ہوگی۔ اگر منظور نہیں تو خیر جلدی مجھے اس جگہ سے لے جاؤ۔ پھر میرا اس جگہ ٹھہرنا مناسب نہیں (مرزا قادیانی کا نوٹ) جیسا کہ عزت بی بی نے تاکید سے لکھا ہے۔ اگر نکاح نہیں رک سکتا۔ پھر بلاتوقف عزت بی بی کے لئے کوئی قادیان آدمی بھیج دو۔ تا کہ اس کو لے جائے۔" (کلمۂ فضل رحمانی ص۱۲۹)

www.besturdubooks.wordpress.com

اس خط کی عبارت اور مرزا قادیانی کے نوٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خط مرزا قادیانی نے ہی اپنے اثر اور دباؤ سے عزت بی بی سے لکھوایا اس امید پر کہ بیٹی کی خوفناک مصیبت کو دیکھ کر باپ کا دل پسیج جائے۔ مگر دوسرے خطوط کی طرح یہ خط بھی مرزا قادیانی کی سوء تدبیری کا عمدہ ثبوت ہوا اور محمدی بیگم کے اعزا مرزا قادیانی کی اس چال میں بھی نہ آئے۔

ہفتم: اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالف دین

''ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس عاجز (مرزا قادیانی) نے ایک دینی خصومت کے پیش آجانے کی وجہ سے اپنے ایک قریبی مرزا احمد بیگ ولد گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں کی نسبت بحکم والہام الٰہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی۔ خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے یا خدا تعالیٰ بیوہ کر کے میری طرف لے آوے ..... اب باعث تحریر اشتہار ہذا یہ ہے کہ میرا بیٹا سلطان احمد نام جو نائب تحصیلدار لاہور میں ہے۔ اور اس کی تائی صاحبہ جو اس مخالفت پر آمادہ ہو گئی ..... اور تجویز میں ہے کہ اس لڑکی کا نکاح کسی سے عید کے دن یا اس کے بعد کیا جائے ..... ہر چند سلطان احمد کو سمجھایا کہ تو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائیں۔ ورنہ میں تم سے جدا ہو جاؤں گا۔ تاکیدی خط لکھے میرے خط کا جواب بھی نہ دیا اور بکلی مجھ سے بیزاری ظاہر کی۔ لہٰذا میں آج کی تاریخ سے کہ دوسری مئی ۱۸۹۱ء ہے عوام اور خواص کو بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہوں۔ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے اور اس لڑکی کا کسی اور سے نکاح ہو گیا۔ تو اسی روز سلطان احمد عاق محروم الارث ہوگا اور اسی روز اس کی والدہ کو میری طرف سے طلاق ہے اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والد لڑکی کی بھانجی ہے۔ اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس کو نکاح کی خبر ہو طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا۔ اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی اور قرابت اور ہمدردی دور ہو جائیں گے اور کسی نیکی بدی رنج وراحت شادی اور ماتم میں ان سے شراکت نہیں رہے گی۔ اس سے کچھ تعلق قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے خلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے۔''

(ملتقطاً: اشتہار مرزا غلام احمد مورخہ ۲ مئی ۱۸۹۱ء مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۱۹، ۲۲۱)

مرزا قادیانی کے بڑے فرزند مرزا سلطان احمد صاحب بڑے بڑے عہدوں پر پہنچے اور اب پنشن پر ہیں۔ انہوں نے اپنے والد (مرزا غلام احمد قادیانی) کو کبھی حق پر نہیں سمجھا۔ نہ ان کے ہم عقیدہ ہوئے۔ اس جرم میں کہ وہ سب مسلمانوں کی طرح مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی تکفیر

www.besturdubooks.wordpress.com

میں بیٹا تھے۔ تاہم شاید بیٹا ہونے کی وجہ سے مرزا قادیانی نے ان سے اس وقت تک کوئی قطع تعلق نہیں کیا جب تک محمدی بیگم کا دوسری جگہ نکاح نہیں ہو گیا۔ کیونکہ اس اشتہار میں مرزا قادیانی نے یہی وجہ قطع تعلق کی ظاہر کی ہے کہ عزیز کا عہد ہو چکا ہے کہ محمدی بیگم میرے نکاح میں نہ آئے۔ مگر میرا بیٹا اور اس کی ماں اس کے خلاف کوشاں ہیں۔ جس میں میری ہتک اور رسوائی مقصود ہے۔ لہذا میں ان سے ہر قسم کے تعلقات قطع کرتا ہوں۔ دین کی کوئی ادنیٰ مخالفت ان کی طرف سے ظاہر نہیں کی گئی۔ مرزا قادیانی کا یہ بیٹا ایک بیدار مغز تعلیم یافتہ نوجوان، قانون سے واقف اور ایک عہدہ دار ملازم سرکار تھا۔ اور گھر کا بھیدی ہونے کی وجہ سے اسے تمام معاملات خانگی معلوم تھے۔ غالباً وہ بچپن ہی سے اس نکاح میں اس لئے مانع ہوا کہ امکان تھا۔ نکاح ہو جانے سے دو بہت سے ناواقف مسلمان بانی کے مسیحیت، مہدویت اور کرشمے کے معتقدوں میں گرفتار ہو جاتے کیونکہ مرزا قادیانی کے دعووں سے وہ مخالف تھا۔ اور ممکن ہے اس کی یہ بھی نیت ہو کہ پیشگوئی جھوٹی ثابت ہونے پر والد صاحب نادم ہوں اور اپنی زندگی کا پروگرام بدل دیں تا کہ ان کا خاتمہ بالخیر ہو جائے۔ مگر باوجود ایسی دینی خدمت اور ہمدردانہ مساعی کے مرزا قادیانی کی عداوت سے اس پر مخالفت دین کی فرد قرار داد جرم لگ گئی۔ اور گھر کا باپ نے اس سے قطع تعلق کر لیا۔ لیکن نکاح کے خلاف اس کی کوشش چونکہ للہیت پر مبنی تھی۔ لہذا وہ اس میں کامیاب ہوا۔ اور مرزا قادیانی نے نیچا دیکھا۔ اور نکاح کی پیشگوئی باطل اور جھوٹ ثابت ہونے سے بجائے مخالفت دین کے مرزا سلطان احمد دین کا مددگار ثابت ہوا۔ مرزا قادیانی کے اشتہاروں اور الہاموں کی قلعی کھل گئی۔ اور خود ان پر قطع رحم کا الزام عائد ہوا۔

ہشتم! نکاح کے عوض لڑکی کے بھائی اور ماموں کو رشوت دینے کی بھی کوشش کی گئی

مرزا بشیر احمد اپنی کتاب (سیرۃ المہدی ص ۲۴۹، روایت نمبر ۲۱۸) یوں درج کرتے ہیں۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم! بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ مرزا صاحب جالندھر جا کر قریب ایک ماہ ٹھہرے تھے۔ اور ان دنوں میں محمدی بیگم کے ایک حقیقی ماموں نے محمدی بیگم کا مرزا قادیانی سے رشتہ کرا دینے کی کوشش کی تھی۔ مگر کامیاب نہیں ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب محمدی بیگم کا والد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری زندہ تھا۔ اور ابھی محمدی بیگم کا مرزا سلطان محمد سے رشتہ نہیں ہوا تھا۔ محمدی بیگم کا یہ ماموں جالندھر اور ہوشیار پور کے درمیان یکے میں آیا جایا کرتا تھا۔ اور وہ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) سے کچھ انعام کا بھی خواہاں تھا۔ اور

اس کفر کے ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس قرآنی مواعظہ میں گرفتار کرایا کہ:

''وما کید الکافرین الا فی ضلال ۔غافر:۲۵'' یعنی کفار کی تدابیر ضرور ناکام ونامراد ورہتی ہیں۔

سوچ لو! کوئی تدبیر باقی رہ گئی تھی۔ آسمان سے زمین سے پورپ سے اچھم سے اتر سے دکن سے۔ جو کچھ بھی مرزا قادیانی سے ہوسکا کہا۔ نکاح آسمان پڑھا جانا بیان کیا اور اس پر قسم کھائی۔ والد احمد بیگ کی موت کو تقدیر مبرم قرار دیا اور اس پر قسم کھائی۔ روپیہ پیسہ زمین اور جائیداد کی طمع دلائی۔ خاندانی جھگڑے پیدا کئے۔ قطع رحم کیا اور قسم کھا کر کیا رشتے ناطے توڑے اور قسم کھا کر توڑے۔ اس بے قصور بیوی کو طلاق دی جس نے حسب الہام یــا آدم اسکن انت وزوجك الــجــنــة مرزا قادیانی کے ساتھ بہشت میں رہتا تھا۔ بے گناہ بہو کو طلاق دلا یا جسے باوجود طلاق خاوند نے علیحدہ نہ کیا اور گناہ کار ہوا۔ خلاف شریعت فرزندوں کو وراثت جائیداد سے محروم کیا۔ بلکہ اس ڈر سے کہ وہ آپ کے مرنے کے بعد اپنا حصہ نہ لیں۔ دوسری بیوی کے نام جائیداد رہن کرادی۔

اتنی تدبیریں اتنے حیلے اتنے مکائد کس بات کے لئے کئے۔ صرف محمدی بیگم کو حاصل کرنے کے واسطے یا اس کے نہ ملنے کے رنج میں؟ ہاں اگر یہ سب حیلے حوالے خدا کی طرف سے اور حسب طریق دشمن انبیائے کرام تھے تو ان کا کامیاب ہونا یقینی اور لازمی تھا۔ جب کامیابی نہیں ہوئی تو غور کرو کہ مرقومہ بالا نص قرآنی کی رو سے مرزا قادیانی کی نسبت اور ان لوگوں کی نسبت جو ان باتوں میں مرزا قادیانی کو حق پر سمجھتے ہیں۔ کیا فیصلہ ہوتا ہے دوستو!

باصحبت ہجائے خود کردیم | روز گارے دریں بسر بردیم
گرنیاید بگوش رغبت کس | بر رسولاں بلاغ باشد و بس

باب ششم

نتیجہ پیش گوئی کے متعلق مرزا قادیانی اور ان کے پس ماندگان کی تاویلات اور ہماری طرف سے ان کی تردید

اور ... سے آفتاب نصف النہار کی طرح واضح ہو چکا ہے۔ کہ مرزا قادیانی کا

www.besturdubooks.wordpress.com

اپنے صدق و کذب کے فیصلے کے لئے یہ ایک بہت ہی عظیم الشان دعویٰ تھا کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی دختر کنواری محمدی بیگم لازمی طور پر ان کے نکاح میں آئے گی۔ اور یہ دعویٰ نہ صرف ان کی اپنی رائے پر مبنی تھا۔ بلکہ متواتر وحیوں، پیشین گوئیوں، الہاموں اور بے شمار آسمانی تحدیوں پر اس کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس کے ظہور کے قطعی اور حتمی وعدے دلائے گئے تھے۔ اس پر بار بار اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائی گئی تھیں۔ پیشین گوئی کے بعد مرزا قادیانی ۲۰، ۲۲ سال تک زندہ رہے مگر اس نکاح سے دست بردار نہیں ہوئے۔ اور جیسا کہ ابھی بیان ہوگا۔ اپنی آخری تصنیف میں بھی نکاح سے مایوس نہیں ہوئے۔ بالآخر ناکام رہ کر فوت ہو گئے۔ اور اپنے اقراروں سے کاذب ثابت ہوئے۔

لیکن ایسا عظیم الشان نشان غلط اور جھوٹ نکلنے پر بھی مرزائی فرقہ کو صبر نہ ہوا۔ انہوں نے اس پیشین گوئی کی ایسی ایسی پھر تاویلیں اور بے فضول توجیہیں پیش کی ہیں کہ اہل علم و عقل ان پر ہنستے ہیں۔ اور ان کی ان حرکات مذبوحی پر افسوس کرتے ہیں۔ مگر یہ حضرات ایسے بے حس واقع ہوئے ہیں۔ کہ نہ انہیں صداقت اسلام کی پرواہ ہے۔ نہ دنیا کی شرم اللہ تعالیٰ پر خاک بدہن خواہ کذب اور جھوٹ کا الزام آجائے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر (معاذ اللہ منہا) غلط گوئی اور ناقص الخلقی کے الزامات عائد ہو جائیں۔ قرآن کریم میں تضاد اور تعارض ثابت ہو جائے۔ دین اسلام اور اس کے اصول بچوں کا کھیل بن جائیں۔ انہیں کچھ غرض نہیں یہ سب کچھ ہو جائے۔ مگر کسی طرح مرزا قادیانی اور ان کے مشن کی سچائی ثابت ہو۔ لیکن برادران اسلام! کیا آفتاب کو تاریکی کہا جا سکتا ہے؟۔ کیا نور کے مقابلہ میں ظلمت کو فروغ ہو سکتا ہے؟۔ کیا حق کے مقابلہ میں باطل ٹھہر سکتا ہے؟۔ نہیں! ہرگز نہیں!! مرزائی ہزار ہاتھ پاؤں ماریں لاکھوں باتیں بنائیں۔ سوائے اس کے کہ اپنے دام افتادگان کی آنکھوں میں خاک ڈالتے رہیں۔ اور بطور غلط تسلی ان کی تشفی کرتے رہیں۔ جھوٹ کو ہرگز سچ ثابت نہیں کر سکتے۔ اور نہ خدا ترس اور دیندار لوگوں کو دھوکا دے سکتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی پیشین گوئیوں کے بیان میں کئی کئی پہلو رکھا کرتے تھے۔ وہ اس امر کا اندازہ لگا لیتے تھے کہ بالآخر اس پیشین گوئی پر کس کس قسم کے اعتراض ہوتے ہیں۔ ان اعتراضوں کو مدنظر رکھ کر وہ پیشین گوئی کی تفاصیل بیان کرتے ہوئے مختلف خیال اور مختلف الفاظ معرض تحریر میں لے آتے تھے۔ جب کوئی اعتراض ہوتا فوراً اپنی عبارات سے ہی اس کی

www.besturdubooks.wordpress.com

تاویلیں کرد یتے تھے۔ ایسے پیروں کے معتقدین بمصداق حبک الشیء یعمی ویصم ۔ محض امنا و صدقنا! کہنے کے ہی عادی ہوتے ہیں۔ انہیں یہ ضرورت کہ مختلف عبارتوں کو یک جا کر کے صحیح نتیجہ اخذ کریں۔ یا ان اختلاف بیانوں کو ہر دے یعنی قرآنی بیان کذب پر محمول کریں۔ اس کو تو جہاں تک بن پڑا ہے یہ کی گئی ہوتی ہے کہ کوئی آنچ نہ آنے پائے۔ چنانچہ ناظرین اس باب میں ملاحظہ فرمائیں گے کہ کیسے مختلف بیانات اور متضاد بیانات مرزا قادیانی اور مرزائیوں نے اس پیش گوئی کے متعلق ظاہر کئے ہیں۔ لیکن اہل دانش و بینش اور صاحبان عقل سلیم ان کے فریب میں ہرگز نہیں آ سکتے۔

ممکن ہے کہ تاویلات مندرجہ باب ہذا کے علاوہ کسی مرزائی نے کوئی اور جواب بھی اس پیش گوئی کے متعلق دیا ہو۔ جو تا حال ہمیں معلوم نہیں ہو سکا۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ اس باب میں وہ سب جوابات آ گئے ہیں۔ جو عام طور پر مرزائیوں نے اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی اور بات ہمیں معلوم ہوئی یا ناظرین رسالہ ہذا یا ہمارے کسی مرزائی دوست نے ہمیں مطلع فرمایا۔ تو ہم اس کی جواب دہی کے لئے حاضر ہیں۔ اور اگر خدا کو منظور ہے تو اس رسالہ کی اشاعت ثانی میں اسے بھی شامل کر لیں گے۔ انشاء اللہ! اب ہم مرزائی تاویلات اور ان کی تردید پیش کرتے ہیں۔

۱..... اس پیش گوئی کے متعلق خود مرزا قادیانی آنجہانی کی تاویلات

باب اوّل میں ہم ذکر کر چکے ہیں کہ مرزا قادیانی نے والد مرزا احمد بیگ (شوہر منکوحہ آسمانی) کی موت کے لئے یوم نکاح سے اڑھائی سال تک میعاد مقرر کی تھی۔ یہ نکاح ۷؍اپریل ۱۸۹۲ء کو ہوا۔ جس حسب الہام و پیش گوئی مرزا قادیانی مرزا سلطان محمد بیگ (شوہر محمدی بیگم) کی زندگی زیادہ سے زیادہ ۶؍اکتوبر ۱۸۹۴ء تک تھی۔ اور اس تاریخ کے بعد اسے دنیا میں رہنے کی مرزا قادیانی اور ان کے ملہم کی طرف سے ہرگز اجازت نہ تھی۔

لیکن ۶؍اکتوبر ۱۸۹۴ء گزر گئی۔ اور مرزا سلطان محمد کا بال بیکا نہ ہوا۔ اس پر مرزا قادیانی کے بعض مریدوں اور اہل اسلام کی طرف سے جرح و قدح شروع ہوئی کہ پیش گوئی میعادی تھی۔

۱؎ کسی شے کی محبت آدمی کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے کہ نہ اس کے نقائص کو دیکھ سکتا ہے نہ اس کے عیوب کو سن سکتا ہے۔

۲؎ ولو کان من عند غیر اللّٰہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا ۱؎ اگر قرآن خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو تم اس میں بہت سے اختلافات دیکھتے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

آنکھیں اس نور کو نہیں دیکھیں گی جو ادھر آ گیا۔ میں اور سمجھ کہ اس الہام کے دو ٹکڑے تھے۔ ایک احمد بیگ سے متعلق اور ایک اس کے داماد کے متعلق سو تم سن چکے ہو کہ احمد بیگ میعاد کے اندر فوت ہو گیا۔ اور وہ دن آتا ہے کہ تم سن لو گے کہ اس کے داماد کی نسبت بھی پیشگوئی پوری ہوئی۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ (پھر آگے چل کر لکھتے ہیں) اور تمہارا یہ کہنا کہ میعاد کے اندر وہ کیوں فوت نہیں ہوا۔ یہ تمہاری بے ایمانی یا نافہمی ہے۔ الہام توبی توبی فان البلاء علی عقبک تک صرف تو بڑی شرط تھی۔ اور یہ الہام احمد بیگ اور اس کے داماد دونوں کے لئے تھا۔ کیونکہ عقب لڑکی اور لڑکی کی اولاد کو کہتے ہیں۔ اور یہ احمد بیگ کی بیوی کی والدہ کو خطاب تھا کہ تیری لڑکی اور لڑکی کی لڑکی پر خاوند مرنے کی بلا ہے۔ اگر توبہ کرو گی تو تاخیر موت کی جائے گی۔ پس احمد بیگ کی زندگی کے وقت کسی نے اس الہام کی پروا نہ کی۔ اور جب احمد بیگ فوت ہو گیا تو اس کی بیوہ عورت اور دوسرے پسماندوں کی کمر ٹوٹ گئی۔ وہ دعا اور تضرع کی طرف بدل متوجہ ہو گئے۔ جیسا کہ سنا گیا ہے کہ اب تک احمد بیگ کے داماد کی والدہ کا کلیجہ اپنے دل پر نہیں آیا۔ سو خدا دیکھتا ہے کہ وہ شوخیوں میں سب آگے قدم رکھتے ہیں۔ پس اس وقت وعدہ اس کا پورا ہو گا۔ جب یہ سب کچھ پورا ہو گا۔ تب تمہاری بلکہ ہر ایک دانا تم پر لعنت بھیجے گا۔ کیونکہ تم نے خدا کا مقابلہ کیا۔''

(اشتہار انعامی ص ۱۱ طبع مارچ ۱۸۹۵ء ملحقہ ... خزائن ج ۹ ص ۹۴)

انجام آتھم میں لکھتے ہیں کہ: ''فیصلہ تو آسان ہے۔ احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے۔ پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالیٰ مقرر کرے اگر اس سے اس کی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں۔ اور ضرور ہے کہ یہ وعید کی موت اس سے تھمی رہے۔ جب تک کہ وہ گھڑی آ جائے جو اسے بیباک کر دے۔ اگر جلدی کرنا ہے تو اٹھو اور اس کو بیباک اور مکذب بناؤ اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھو۔'' (انجام آتھم ص ۳۲ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۳۲)

ایک اور اشتہار میں جسے توبی توبی والا الہام بیان کر کے تحریر کرتے ہیں کہ: ''سو وہ لوگ سخت احمق اور کاذب اور ظالم ہیں جو کہتے ہیں کہ داماد کی نسبت پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ حصہ اول بھی حسب حالت موجودہ کے موافق پوری ہو گئی۔ اور دوسرے پہلو (موت سلطان محمد اور نکاح خود مؤلف) کی انتظار ہے۔''

(اشتہار ... ص ۲۳ مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ... ملحقہ ... ص ۳۲ حاشیہ، خزائن ج ۱۲ ص ۳۰)

www.besturdubooks.wordpress.com

ز ...... ایک اور جگہ احمد بیگ کی موت کو سابق پیش گوئی بیان کر کے لکھتے ہیں کہ:

''پھر خوف وہراس کے داماد احمد بیگ کو مہلت دی گئی۔ یہ تمام اعتراضات جہالت، ناپیدائی اور تعصب کی وجہ سے ہیں۔ دیانت اور حق طلبی کی وجہ سے جس شخص کے ہاتھ سے اب تک دس لاکھ سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔ وہ اور بے ہیں۔ کیا اگر ایک دو پیش گوئیاں اس کی کسی جاہل اور بد فہم اور غبی کی سمجھ میں نہ آئیں۔ تو اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ وہ تمام پیش گوئیاں صحیح نہیں ہیں۔'' (تذکرۃ الشہادتین ص ۲۴ خزائن ج ۲۰ ص ۴۳)

ز ...... اسی کتاب میں لکھتے ہیں کہ: ہمارے مخالف مسلمان تو کہلاتے ہیں۔ لیکن اسلام کے اصول سے بے خبر ہیں۔ اسلام میں یہ مسلم امر ہے کہ جو پیش گوئی وعید کے متعلق ہو۔ اس کی نسبت ضروری نہیں کہ خدا اس کو پورا کرے۔ یعنی جس پیش گوئی کا یہ مضمون ہو کہ کسی شخص یا گروہ پر کوئی بلا پڑے گی۔ اس میں یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اس بلا کو ٹال دے۔ جیسے کہ یونس علیہ السلام کی پیش گوئی کو جو چالیس دن تک محدود تھی ٹال دیا۔ لیکن جس پیش گوئی میں وعدہ ہو یعنی کسی انعام و اکرام کی نسبت پیش گوئی ہو۔ وہ کسی طرح ٹل نہیں سکتی۔ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد! مگر کسی جگہ نہیں فرمایا کہ ان اللہ لا یخلف الوعید! پس اس میں راز یہی ہے کہ وعید کی پیش گوئی خوف اور دعا اور صدقہ خیرات سے ٹل سکتی ہے۔ تمام پیغمبروں کا اس پر اتفاق ہے کہ صدقہ اور دعا اور خوف اور خشوع سے وہ بلا جو خدا کے علم میں ہے جو کسی شخص پر آنے کی وارد ہو سکتی ہے۔ اب سوچ لو کہ جو ایک بلا جو خدا کے علم میں ہے۔ اگر کسی نبی یا ولی کو اس سے اطلاع دی جاوے۔ تو اس کا نام اس وقت پیش گوئی ہوگا۔ جب وہ نبی یا ولی دوسروں کو اس سے اطلاع دے۔ اور یہ ثابت شدہ بات ہے کہ یہ بلا ٹل سکتی ہے۔ پس ضرور نتیجہ نکلا کہ ایسی پیش گوئی کے ظہور میں تاخیر ہو سکتی ہے۔ جو کسی بلا کی پیش خبری کرے۔''

(تذکرۃ الشہادتین ص ۲۴ خزائن ج ۲۰ ص ۴۴، ۴۵)

ح ...... اس پیش گوئی کے نتیجے نے مرزا قادیانی کو ایسا مبہوت بنا دیا کہ (خاک بد ہنش) حضرت رسول اکرم ﷺ پر بھی غلط الزام لگانے سے نہ رکے۔ لکھتے ہیں کہ: ''یہ پیش گوئیاں کچھ ایک دو پیش گوئیاں نہیں۔ بلکہ اس قسم کی سو سے زیادہ پیش گوئیاں ہیں۔ جو کتاب تریاق

۱؎ تریاق القلوب میں ۱۴۵ نشانات یا پیش گوئیاں درج ہیں۔ ان کو ۱۰۰ سے زیادہ کہنا مرزا قادیانی کی الہامی اور اعجازی حساب دانی کا انکشاف کرتا ہے۔ یا دروغ گو را حافظہ نباشد کا مضمون ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

مطلوب میں درج ہیں۔ پھر ان سب کا کچھ بھی ذکر نہ کرنا اور بار بار احمد بیگ کے داماد یا آتھم کا ذکر کرتے رہنا کس قدر مخلوق خدا کو دھوکا دینا ہے۔ اس کی ایسی مثال ہے کہ مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے۔ جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہ ہوئی۔"

(تحفہ گولڑویہ ص ۲۹، خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳)

۹۔ سب سے آخری تصنیف حقیقت الوحی ہے جس کے شائع ہونے سے چند روز بعد مرزا قادیانی کا انتقال ہو گیا۔

تحریر فرماتے ہیں کہ احمد بیگ کے مرنے سے بڑا خوف ان کے اقارب پر غالب آ گیا۔ یہاں تک کہ بعض نے ان میں سے میری طرف عجز و نیاز کے خط لکھے کہ دعا کرو۔ پس خدا نے ان کے خوف اور اس قدر عجز و نیاز کی وجہ سے پیش گوئی کے وقوع میں تاخیر ڈال دی۔ (حقیقت الوحی ص ۱۸۱، خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۵، نیز دیکھیں ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۷، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۱)

۱۰۔ اسی کتاب کے تتمہ میں یوں لکھا کہ: اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک شرط بھی تھی جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ "ایتھا المرأة توبی توبی فان البلاء علی عقبک" پس جب ان لوگوں نے شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ "یمحو الله ما یشاء ویثبت" نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر۔ مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی۔ شیطانی وساوس سے الگ ہو کر اسے سوچنا چاہئے۔ کیا یونس کی پیش گوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی۔ جس میں بتلایا گیا تھا کہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا۔ مگر عذاب نازل نہ ہوا۔ حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا کیا اس پر مشکل تھا کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ٹال دے۔"

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۲، ۱۳۳، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۰، ۵۷۱)

ہم نے ان دس تحریروں میں حتی الامکان مرزا قادیانی کی وہ سب عبارتیں نقل کر دی ہیں۔ جو انہوں نے نکاح کی پیش گوئی کے متعلق مختلف مقامات پر تحریر کی ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ

www.besturdubooks.wordpress.com

یہ تاویلات محض لفظی ہیر پھیر سے سینکڑوں دفعہ ان کے اشتہاروں، اخباروں، رسالوں اور کتابوں میں بیان کی گئی ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ جواب دینے کا کوئی اور رنگ بھی اختیار کیا گیا ہو۔ تاہم اب ہم مرزا قادیانی کی روح سے معافی چاہتے ہیں۔ اور جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے ہم جتنے ہر بار جوابدہی کے لئے حاضر ہیں۔

ناظرین! ان دس فقرات میں کئی جگہ مرزا قادیانی کی شیریں زبانی، تہذیب، شرافت، سنجیدگی اور متانت کے نمونے ملاحظہ فرمائیں گے۔ ان ناپاک اور مکروہ الفاظ کا اعادہ ہم ضروری نہیں سمجھتے۔ البتہ آپ ایسے شخص کی زبان وقلم سے جو حضرت محمد ﷺ کا بروز ہونے کا مدعی ہو۔ اور آیت ’’انک لعلیٰ خلق عظیم‘‘ کو اپنے حق میں نازل ہوتا بیان کرتا ہو۔ ایسی گندی تحریروں، گندہ زبانی ایسے سب وشتم کا ظہور حیرت انگیز ضرور ہے۔ لیکن ہمیں اس پر تعجب نہیں۔ ہمارا تو یقین بلکہ ایمان ہے کہ مرزا قادیانی آنجہانی گالیاں دینے، مغلظات بکنے اور اپنے مخالفین کو گندہ سے گندہ الفاظ میں مخاطب کرنے کی صفت میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ چنانچہ ان کی گالیوں کے کچھ نمونے بلحاظ حروف تہجی الف سے یا تک ہم اپنی کتاب عشرہ کاملہ میں بھی نقل کر چکے ہیں۔ اور یہاں تو ہم ان کو معذور ومجبور بھی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ محمدی بیگم کے نکاح کے انتظار میں ان کی حالت نہایت قابل رحم اور سراپا ندامت تھی۔ اور اپنی نبوت کا دارومدار یعنی صدق وکذب کا خود اختیار کردہ فیصلہ دیکھ کر ان ایام میں ان پر ایک قسم کی مایوسی غالب ہوگئی تھی۔ جیسے کہ ایک مثل مشہور ہے۔

’’اذا یئس الانسان طال لسانه‘‘ (جب آدمی ناامید ہو جاتا ہے زبان درازی شروع کر دیتا ہے) ان وجوہات سے ہم کچھ کہنا یا لکھنا فضول سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم اصل مطلب پر آتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی ان سب تاویلوں میں جن کا اوپر ذکر ہوا سب کا مدار آخری فقرہ پر ہی ہوتا تھا کہ سلطان محمد ضرور ہماری زندگی میں مرے گا۔ اور ہم اس کی بیوہ سے شادی رچائیں گے۔ یہ وعدہ اٹل ہے۔ اس میں تخلف ہرگز نہ ہوگا۔ البتہ آخری حوالہ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۲، ۱۳۳، خزائن ج۲۲ ص۵۷۰، ۵۷۱) میں نکاح فسخ ہو گیا۔ یا تاخیر میں پڑ گیا۔ تحریر کیا ہے۔ لیکن اس سے بھی ظاہر اور ثابت ہے کہ نکاح سے مرزا قادیانی دست بردار نہیں ہوئے۔ فسخ ہو گیا لکھتے ہی تمنائے دل نے پھر جوش مارا اور تاخیر میں پڑ گیا اس کے ساتھ ہی بڑھا دیا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

ہم کو مایوس نہ کر چال سے او شوخ مزاج

بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

www.besturdubooks.wordpress.com

مرزا قادیانی نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات کے حوالے کئی جگہ اپنی تصانیف میں دیئے ہیں۔ اور ان کے پیروکار بھی ان پر نازاں ہیں۔ حضرت مجدد صاحب اس آیت کے متعلق یوں تحریر فرماتے ہیں: "کریمہ لا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ دلالت ندارد بر خصوصیت خلف وعدہ، تواند بود کہ المتصور عدم خلف بوعدہ لینبہ بواسطہ آں بود، کہ مراد از وعدہ نصرت رسل است و آں متضمن وعدہ و وعید است وعدہ است مر رسل را، و وعید است مر کفار را، پس گویا درین کریمہ ہم خلف وعدہ منتفی شد وہم خلف وعید، فالآیۃ مستشہدۃ علیہ!" (دیکھو مکتوبات امام ربانی مکتوب نمبر ۲۶۶ [illegible] ص ۴۰۹)

مرزا قادیانی کی یہ پیش گوئی بھی حسب تشریح مجدد صاحب علیہ الرحمۃ۔ مرزا قادیانی کے لئے وعدہ تھی۔ اور ان کے مخالفین کے لئے وعید تھی۔ اس کا ٹل جانا مرزا قادیانی کے دعوے رسالت وغیرہ کے کذب کا بین ثبوت ہے۔ اور یہ عقیدہ رکھنا کہ وعید کی ایسی پیش گوئیاں جن کو انبیاء علیہم السلام نے حق تعالیٰ کی طرف سے بیان کر کے اپنے صدق و کذب کا معیار قرار دیا ہو۔ تخلف پذیر ہو سکتی ہیں۔ اللہ جل شانہ پر ایک ظالمانہ افتراء ہے۔

تاویل دوم ... اس کا جواب چند فقروں میں دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اس کی اصل عبارت پر نمبر لگا دیئے ہیں۔

۱ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ "نکاح میرے ساتھ آسمان پر پڑھا گیا۔" اب یہ ظاہر ہے کہ آسمان پر نکاح پڑھانے والا خدا کے سوا کوئی اور تو ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ فرشتوں کے وجود مستقل کے مرزا قادیانی قائل نہیں بلکہ ارواح کواکب کا نام فرشتے رکھتے ہیں۔ نیز نکاح کے بارہ میں الہام ہے۔ "زوجنکھا" (یعنی ہم نے اس عورت سے تیرا نکاح کر دیا) پس جب اللہ کریم نے خود یہ نکاح پڑھایا۔ اور بذات خاص ایجاب و قبول کرایا۔ مگر اس کے [illegible] کرنے کے متعلق ایک خفیہ شرط بھی لگا دی۔ جس سے نکاح کا ظہور رک گیا۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نکاح پڑھانے کے وقت اللہ کو اس شرط کے پورا ہونے کا علم تھا یا نہیں۔ اگر علم تھا کہ شرط تو متعلقین عورت ضرور پوری کر دیں گے۔ اور نکاح وقوع میں نہیں آئے گا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے جس کی ذات افعال عبث کاموں سے پاک اور منزہ ہے۔ نکاح پڑھا ہی کیوں۔ ایسا فعل عبث کیوں کیا۔ اور اگر مرزا قادیانی کے الہام کو اس وقت اس کا علم نہ تھا کہ شرط پوری ہوگی۔ اور یہ آسمان پر پڑھا ہوا نکاح زمین پر مقبول اور پورا ہو جائے گا۔ اور یہ عورت ایک دن کے لئے بھی قادیانی کی زوجیت میں نہیں آئے گی۔ تو

www.besturdubooks.wordpress.com

ایسے بے علم اور نادان کو مرزائی ہی خدا مان سکتے ہیں۔ سچے خدا کی شان تو بہت بلند ہے۔ وہ ہر صفات کا جامع ہے۔ اس کا علم کامل اور اکمل ہے۔ مگر مرزا قادیانی اور مرزائی اپنے طرز عمل سے خدائے برتر اور قدوس پر یہ الزام عائد کرتے ہیں۔ "تعالی اللہ سبحانہ عما یقولون الظلمون علوا کبیرا" اللہ کی شان ظالموں کے وہم گمان سے بہت برتر اور بلند ہے۔

۲۔ یہ پیش گوئی شرطی تھی یہ بھی غلط ہے۔ مرزا قادیانی کے الہامات و اقوال مندرجہ باب چہارم کتاب ہذا حسب ذیل قابل ملاحظہ ہیں۔

الف۔ ابتدائی الہام اور اشتہار جس میں کوئی شرط نہیں۔ (دیکھو باب چہارم فقرہ نمبر ۱)

ب۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک قرار پا چکا تھا کہ ہر ایک مانع دور ہونے کے بعد یہ لڑکی انجام کار مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی۔ (فقرہ نمبر ۲، ۸)

ج۔ "الہام! ویردھا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ، ان ربک فعال لما یرید" (فقرہ نمبر ۴)

د۔ الہام! ہر ایک روک دور ہو کر یہ لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی۔ (فقرہ نمبر ۵)

ہ۔ مرزا قادیانی کو حالت نزع میں اس نکاح کا خیال آنے پر الہام ہوا۔ "الحق من ربک فلا تکونن من الممترین" (فقرہ نمبر ۷)

و۔ خدا کی قسم کہ نکاح بالآخر ضرور ہو گا۔ (فقرہ نمبر ۹)

ز۔ الہامات نکاح پر مرزا قادیانی کا ایسا ہی ایمان ہے۔ جیسا: "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پر۔ (فقرہ نمبر ۱۰)

ح۔ الہام کی تشریح نکاح ضرور ہو گا۔ (فقرہ نمبر ۱۱، ۱۳)

ط۔ اگر نکاح نہ ہوا تو مرزا قادیانی نامراد، ذلیل، مردود، ملعون، دجال اور ہیشہ کی لعنتوں کا نشانہ ہوں گے۔ (فقرہ نمبر ۱۲)

ی۔ اس عورت کا مرزا قادیانی کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم ہے۔ جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی۔ کیونکہ الہام میں ہے۔ لاتبدیل لکلمات اللہ۔ اگر ٹل گئی تو خدا کا کلام باطل ہوتا۔ (فقرہ نمبر ۱۵)

یا۔ الہام! کہ سلطان محمد کے مرنے کے بعد محمدی بیگم ضرور مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی۔ کوئی اسے روک نہ سکے گا۔ خدا کے کلام میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ (فقرہ نمبر ۱۶، ۱۷)

www.besturdubooks.wordpress.com

۳۔ شرط توبہ تھی، الہام تھا۔ مرزا قادیانی کے اس فقرہ الہامیہ کے الفاظ یہ ہیں: "ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک" یعنی: "اے عورت توبہ توبہ کر۔ کیونکہ تیری لڑکی اور لڑکی کی لڑکی پر بلا آنے والی ہے۔" بقول مرزا قادیانی یہ مخاطب عورت محمدی بیگم کی نانی تھی۔ جو اس نکاح کی سخت مخالف تھی۔ اس عورت نے نہ توبہ کی، نہ مرزا قادیانی پر ایمان لائی۔ نہ نکاح ہونے دیا۔ جب یہ جملہ نکاح کے لئے شرط نہیں ہو سکتا۔ جس کے لئے تھا۔ اس نے اس کی کوئی تعمیل نہیں کی۔

۴۔ یہ کہ جب ان لوگوں نے شرط کو پورا کر دیا اور دل پر احمد بیگ پر خوف طاری ہو گیا۔ اور ان سے توبہ کی تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ یہ فقرہ بھی کئی طرح سے غلط ہے۔
پہلے دیکھنا یہ ہے کہ کن لوگوں نے شرط کو پورا کر دیا۔ خطاب تو منکوحہ کی نانی سے ہوا اس نے شرط کو پورا نہ کیا۔ اور کسی کا نام نہیں۔ سب سے مقدم اس جملہ کی رو سے محمدی بیگم کی نانی کا مرزا قادیانی پر ایمان لانا تھا۔ جو اصل مخاطب تھی۔ نہ ۱۸۸۶ء سے ۱۸۹۲ء تک یا ختم نکاح میں کوئی ایمان لایا۔ پھر شرط پورا ہونے کے کیا معنے؟

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: "خدائے تعالیٰ بعد ازاں زن موعود فیہ را و ہمی دو عمہ او را و مادر او را و اک بیخ فساد بودند ہمہ آیندہ و از آناں صرف شخصے واحد ماند۔ کہ بروے حکم ہلاکت است۔"

(انجام آتھم ص ۲۱۸، خزائن ج ۱۱ ص ۲۱۸)

"یعنی اللہ تعالیٰ نے محمدی بیگم کے باپ اس کی دو پھوپھیوں اور اس کی نانی کو موت دی۔ جو بانی فساد تھے۔ ان میں سے صرف ایک شخص (شوہر محمدی بیگم) باقی رہ گیا ہے۔ اس پر بھی موت کا حکم ہے۔"

پس جب پانچ بانیان فساد تھے جن میں سے چار مر گئے۔ اور پانچویں پر ہلاکت کا حکم ہے تو شرط کو کس نے پورا کر دیا؟

دوسرے: مضمون طالب ہوتے ہیں کہ شرط کے پورا ہونے پر مشروط پایا جاتا ہے۔ "اذا وجد الشرط وجد المشروط" مرزا قادیانی کہتے ہیں شرط پوری کر دی گئی تھی (وجد الشرط) یعنی جب نکاح کے لئے توبہ کی شرط تھی۔ تو ان لوگوں کے توبہ کر لینے (شرط پورا کرنے) سے مشروط (نکاح) کا ہو جانا لازم تھا۔ مگر یہاں الٹا یہ بتایا جاتا ہے کہ شرط پوری ہونے سے نکاح فسخ ہو گیا۔ گویا بجائے "اذا وجد الشرط وجد المشروط" کے یہ اصول

www.besturdubooks.wordpress.com

قائم کیا جاتا ہے کہ "اذا وجد الشرط ۔ فات المشروط" کیوں کہ مذہب قادیان کی چونکہ
اجارہ داری اور اپنا ہی عربی شروع ہوئی ہے اس لئے اصول و قواعد بھی انوکھے ہی ہونے چاہئیں۔

تیسرے ... اس جملہ شرطیہ کے الفاظ سے بقول مرزا قادیانی ظاہر ہوتا ہے
کہ توبہ کرنے کی صورت میں بلا ٹلے گی۔ اور کہا یہ جاتا ہے کہ محمدی بیگم کے عزیزوں کے توبہ کرنے سے
بلا ٹل گئی۔ اس صورت میں یہ لازمی ہوگا کہ محمدی بیگم کا مرزا قادیانی سے نکاح ہوتا محمدی بیگم اور
اس کے اعزا کے لئے بڑی بلا تھی جو توبہ سے ٹل گئی۔ لیکن ابتداءً مرزا قادیانی ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء
کے اشتہار میں اور مرزا احمد بیگ والے خط میں جو سابقہ ابواب میں نقل ہو چکے ہیں۔ بڑے
مبالغات اس نکاح کو محمدی بیگم کے لئے نہایت درجہ موجب خیر و برکت اور اس کے اعزا کے لئے
موجب نزول برکات خداوندی اور برکت و رحمت کا نشان لکھ چکے تھے۔ پھر یہ اجتماع ضدین
کیسا؟ کہ توبہ کرنے سے تمام برکتوں اور رحمتوں سے محروم ہو گئے۔ حالانکہ توبہ کے نتائج تو نہایت
اچھے اور باعث راحت و آرام ہوتے ہیں۔

چوتھے ... مرزائی کہتے ہیں کہ توبہ کرنے سے محمدی بیگم کا خاوند مرنے سے بچ گیا۔ جو
اس کے لئے بڑی بلا تھی۔ یہ بھی ایک بیہودہ خیال ہے توبہ کرنے کا نتیجہ ظاہری رنگ میں اس شکل
میں نہایت خوشگوار ہوتا کہ محمدی بیگم کا خاوند اسے طلاق دے کر الگ ہو جاتا۔ وہ مرزا قادیانی
کے نکاح میں آ جاتی۔ اس طرح توبہ کے ثمرات سے فریقین مستفیض ہو جاتے۔ سلطان محمد کی
زندگی بھی بچ رہتی اور محمدی بیگم اور اس کے اعزا انواع و اقسام کی برکتوں رحمتوں نعمتوں کے مورد
اور زمین، جائیداد اور روپیہ پیسہ کے مالک بن جاتے۔ ادھر مرزا قادیانی کی مطلوبہ خواہش پوری ہو
جاتی اور ان کا عظیم الشان نشان پورا ہو کر جاہلوں کی آنکھیں کھول دیتا کہ ان کے دامن نبوت کی رونق
دینے کا باعث ہوتا۔ یہ محمدی بیگم کا خاوند بموجب پیشگوئی مر ہی جاتا۔ تو ہزاروں آدمی آریہ
عیسائی اور مسلمان مرزا قادیانی کی صداقت کے قائل ہو کر ان پر ایمان لے آتے جو اصل مدعا پیش
گوئی کا تھا۔ حضرت رسالت مآب ﷺ کے ان جہادوں کو خیال کرو۔ جو دین اسلام کی حفاظت
کے لئے وقتاً فوقتاً کئے۔ اور ہزاروں قیمتی جانیں ان میں تلف ہوئیں۔ اس نقطہ خیال سے مرزا
سلطان محمد کی جان کیا حقیقت رکھتی تھی۔

پانچویں ... اگر بالفرض بخلاف شرط کا ہونا مان بھی لیا جائے تو یہ شرط اڑھائی سالہ
میعادی پیشگوئی کے ساتھ تھی۔ اس میعاد کے گذرنے پر جب مرزا قادیانی پر ہر شخص کی طرف
سے بہت لے دے ہوئی تو تب آ کر اس شرط کو علماء اسلام کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

"میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے۔ اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آ جائے گی اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالیٰ ضرور اس کو بھی ایسا ہی پورا کرے گا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیش گوئی پوری ہوگئی۔ اصل مدعا تو نفس مفہوم ہے۔ اور وقتوں میں تو کبھی استعارات کا بھی دخل ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بائبل کی بعض پیش گوئیوں میں دنوں کے سال بنائے گئے ہیں جو بات خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے۔ کوئی اس کو روک نہیں سکتا پھر کہتے ہیں کہ: "وعید کی پیش گوئی میں گو بظاہر کوئی بھی شرط نہ ہو تب بھی بوجہ خوف تاخیر ڈال دی جاتی ہے۔ تو پھر اجماعی عقیدہ سے محض میری عداوت کے لئے منہ پھیرنا اگر بدذاتی اور بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے۔ فیصلہ تو آسان ہے۔ احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے۔ پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالیٰ مقرر کرے۔ اگر اس سے اس کی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں۔"

چند سطور آگے چل کر لکھتے ہیں کہ: "اور ضرور ہے کہ یہ وعید کی موت اس سے تھمی رہے جب تک کہ وہ گھڑی آ جائے جو اس کو بے باک کر دے۔ سو اگر جلدی کرنا ہے تو اٹھو اور اس کو بے باک اور مکذب بناؤ۔ اور اس سے اشتہار دلاؤ۔ اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو۔"

(انجام آتھم حاشیہ ص۳۱،۳۲، خزائن ج۱۱ ص۳۱،۳۲)

مرزا قادیانی کے اس طویل نوٹ کا خلاصہ یہ ہے کہ وعید کی پیش گوئی میں بوجہ خوف تاخیر ڈال دی جاتی ہے۔ اس عقیدہ کا انکار کرنا بدذاتی اور بے ایمانی ہے۔ اور داماد احمد بیگ کے اس خوف کی وجہ سے میعاد اڑھائی سال گذر گئی۔ اور موت میں تاخیر ہوگئی اگر جلدی ہے تو اس سے تکذیب کا اشتہار دلوا دو۔ پھر نئی میعاد مقرر کی جائے گی۔ جس کے اندر وہ ضرور مر جائے گا۔ اور اس کا میری زندگی میں مرنا تقدیر مبرم ہے۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی۔ اور میری موت آ جائے گی۔

اب غور کرنے سے ظاہر ہے کہ قادیانی کی شرط اگر تھی تو صرف اڑھائی سالہ پیش گوئی کے متعلق تھی۔ بعد میں جب زوردار پیش گوئی کی کہ سلطان محمد کا مرنا میری حیات میں تقدیر مبرم ہے اور اس کی بیوہ کا مجھ سے نکاح ہونا اٹل ہے۔ اس کے لئے کوئی شرط نہیں لگائی گئی تھی۔ کیونکہ

۱؎ ہم اسی باب میں تاویل اول کی تردید کے ذیل میں صحیح حدیث سے اس عقیدہ کا بطلان کر چکے ہیں۔ نص قرآنی، حدیث اور صحیح احادیث کا انکار کرنا واقعی بدذاتی اور بے ایمانی ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

مرزا قادیانی نے اس پیش گوئی کی لمبائی کو اپنی موت تک دراز کر دیا تھا اور اسے اپنے صدق وکذب کا معیار قرار دیا تھا۔ پھر مرزا قادیانی کا حقیقت الوحی میں یہ لکھنا کہ توبہ اور خوف کی وجہ سے نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا بالکل غلط اور فضول ہے۔ اس دوسری پیش گوئی کے لئے تو توبہ اور خوف کی کوئی بھی شرط نہیں تھی۔ بلکہ سلطان محمد کی موت اور اس کی بیوہ سے اپنا نکاح ہونا مرزا قادیانی نے بروئے وحی الہام تقدیر مبرم قرار دیا تھا۔ جو کبھی ٹل نہیں سکتی۔ اور "لا تبدیل لکلمات اللہ" کا الہام بھی اسی کی نسبت تھا۔ جیسا کہ خود شکوہ والا میں لکھتے ہیں کہ جو بات خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے کوئی اسے روک نہیں سکتا۔

یہ بھی ... باقی رہا یہ امر کہ داماد احمد بیگ پیش گوئی سے خوف زدہ ہو گئے اور انہوں نے توبہ کی اور اس کے کنبہ والے بھی سب ڈر گئے۔ اور انہوں نے توبہ اور رجوع کے خط لکھے یہ بھی محض جھوٹ اور بے بنیاد ہے۔ داماد احمد بیگ اس پیش گوئی سے ہرگز نہیں ڈرا۔ وہ ایک فوجی ملازم تھا۔ جنہیں ہمیشہ تلواروں کی چھاؤں اور گولیوں کی بارش کا خیال بندھا رہتا ہے جب جنگ کے میدانوں میں سینہ سپر ہونے سے یہ لوگ نہیں ڈرتے تو ایک عورت کے نکاح کی ضد میں مرزا قادیانی کی اس پیش گوئی سے اسے کیا خوف ہو سکتا تھا۔ چنانچہ وہ خود لکھتا ہے۔

جناب [1] مرزا غلام احمد قادیانی نے جو میری موت کی پیش گوئی فرمائی تھی میں نے اس میں ان کی تصدیق کبھی نہیں کی نہ میں اس پیش گوئی سے کبھی ڈرا۔ میں ہمیشہ سے اور اب بھی اپنے بزرگان اسلام کا پیرو رہا ہوں۔

۲۳ مارچ ۱۹۲۴ء دستخط مرزا سلطان محمد۔

تصدیق دستخط: "مولوی عبداللہ امام مسجد مبارک، مولوی مولا بخش خطیب جامع مسجد پٹی بقلم خود، مولوی عبدالمجید ساکن پٹی بقلم خود، مستری محمد حسین خوشنویس پٹی بقلم خود، مولوی احمد اللہ صاحب مرحوم امرتسری"

۵... جب داماد احمد بیگ اور اس کے متعلقین پھر شوخی اختیار کریں گے۔ اس وقت سلطان محمد کی موت وقوع میں آئے گی۔ پیش گوئی کا پورا ہونا اور محمدی بیگم کا ہمارے نکاح میں

---

[1] مرزا سلطان محمد کی یہ تحریر اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۲۴ء میں شائع ہو چکی ہے۔ جس کے ساتھ ایڈیٹر اہل حدیث کا اعلان تھا کہ مرزائی صاحبان اگر اس چٹھی کو غیر صحیح ثابت کر دیں تو وہ تین سو روپیہ مرزائیوں کو انعام دیں گے۔ جو لدھیانہ میں انہوں نے مولوی قاسم علی مرزائی سے جیتا تھا۔ مگر مرزائیوں نے اس اعلان پر دم نہیں مارا۔ اور خاموش ہیں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

داماد احمد بیگ اور اس کا کنبہ بھی مرزا قادیانی کا منکر ہی تھا۔ پھر ان کے کفر وطغیانی میں کیا کسر رہ گئی۔ کیونکہ یہ لوگ (بقول مرزا قادیانی) خدا کے فرستادہ اور رسول کے منکر تھے۔ اور اس کو مفتری کہتے تھے۔ جو صریح کفر ہے۔ پس نزول عذاب کے لئے سلطان محمد کا اشتہار تکذیب شائع کرنا یہ بالکل لغو اور بے ہودہ بات ہے۔ نزول عذاب کے لئے انکار، طغیانی اور سرکشی ہی کافی ہے۔ جس کا کامل ثبوت اوپر دیا گیا۔ یہ ضروری نہیں کہ اس کا اشتہار کاغذوں پر چھپوا کر جگہ جگہ لگایا جائے۔ کیا امم سابقہ میں کوئی اس کی نظیر ہے؟۔ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو دلوں کو دیکھتا ہے۔ بقول کسے

ما درون را بنگریم و حال را
ما بروں را ننگریم و قال را

اور پھر تکذیب کا اشتہار تو خود مرزا قادیانی نے (انجام آتھم ص ۲۲۳،۲۲۴، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً) پر خود چھپوا دیا۔ اتنے صاف اور صریح حالات کی موجودگی میں پیش گوئی کا پورا نہ ہونا سوائے اس کے کہ مرزا قادیانی کے قول کے مطابق ان کو کاذب اور جھوٹا تسلیم کیا جاوے۔ اور کس بات پر محمول ہو سکتا ہے۔

قادیانی سوم۔ ہمارے ہاتھ سے دس لاکھ سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔ اگر ان کے مقابل ایک دو پیش گوئیاں کسی جاہل، بدفہم اور غبی کی سمجھ میں نہ آئیں تو اس کا یہ نتیجہ نہیں کہ سب پیش گوئیاں غلط ہیں۔

اس فقرہ میں مرزا قادیانی نے اپنا اور اپنی ساری امت کا پیٹ بھر کر جھوٹ بولا ہے کہ ہمارے نشانات دس لاکھ سے زیادہ ہیں۔ اور ابھی اور ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس کے متعلق ہم ذیل میں مرزا قادیانی کی حساب دانی اور ان کے حافظہ کی کمزوری کا ثبوت دیتے ہیں۔

پہلے! (تریاق القلوب مرزا قادیانی کی ۱۹۰۲ء) کی تصنیف ہے اس کے (ص ۳۱، خزائن ج ۱۵ ص ۱۹۳) سے مرزا قادیانی کے نشانوں کی ایک فہرست شروع ہوتی ہے۔ جس کی پیشانی پر درج ہے۔ "یہ ان نشانوں کی مختصر فہرست ہے جو آج تک یعنی ۲۰ راگست ۱۸۹۹ء تک ظہور میں آچکے ہیں۔" کل ۷۵ نشانات اس فہرست میں درج ہیں۔ کتاب کے آخیر (ص ۱۶۰، خزائن ج ۱۵ ص ۴۸۹) پر لکھتے ہیں کہ "اس کتاب کا پیش گوئی والا حصہ پورے طور شائع نہیں ہوا۔ کیونکہ کتاب نزول المسیح نے اس سے مستغنی کر دیا۔ جس میں ڈیڑھ سو پیش گوئی درج ہے۔"

۱؎ یہاں نشانات اور پیش گوئی کو ہم معنی اور مترادف تسلیم کیا گیا ہے۔ جو مرزائی نشانات اور پیش گوئی کو جدا جدا چیزیں سمجھتے ہیں۔ وہ مرزا قادیانی کے اس بیان پر غور کریں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

لوگوں کو بتلاتے رہے یا ان دس لاکھ یا تین لاکھ نشانات سے مراد وہ حشرات الارض ہیں۔ جو ہر سال موسم برسات میں قادیان کے بہشتی مقبرہ کے متصل جوہڑ میں گلے پھاڑ کر لوگوں کو قادیانی مذہب کی اشاعت کا طرز سکھاتے رہے۔ اور بالآخر اپنی موت سے مرزا قادیانی کی صداقت پر مہر کر گئے۔ تو شاید نشانات مذکورہ کی یہ تعداد پوری ہو جائے!

ایک بات ذرا ڈرتے ڈرتے ہم اور بھی کہتے ہیں وہ یہ کہ مرزا قادیانی نے ایک جگہ لکھا ہے کہ: "جہاں مجھے دس روپیہ ماہوار کی امید نہ تھی۔ لاکھوں تک پہنچی"

شاید مرزا قادیانی کو ۱۹۰۲ء تک دس لاکھ روپیہ سے زیادہ آمدنی ہو چکی ہو۔ اور اسی کو انہوں نے نشان صداقت سمجھا ہو۔ کسی ایسے ہی نے کہا ہے:

اے زر تو خدا نہ ولیکن بخدا
ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

بہر حال اس دس لاکھ سے زیادہ تعداد کی بحث تو جب مرزائی صاحبان حل کر سکتے ہیں۔
ہم تو اس بیان کو مرزا قادیانی کی دوسری صدہا تحریروں کی طرح ان کی معمولی سلطان القلمی (شاعرانہ مبالغہ) سمجھتے ہیں۔

تیسرے مرزا قادیانی نہایت متانت اور سنجیدگی سے لکھتے ہیں کہ "ان دس لاکھ سے زیادہ نشانوں کے منجملہ اگر ہماری ایک دو پیشگوئیاں کسی جاہل بدفہم اور غبی کی سمجھ میں نہ آئیں۔ تو اس سے سب پیشگوئیاں غلط نہیں سمجھی جا سکتیں۔"

ہم ادب سے کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے جن پیشگوئیوں کو اپنی صداقت کا معیار بتایا۔ اور بطور تحدی ان کو پیش کیا ان سب میں وہ جھوٹے ہی ثابت ہوئے۔ چنانچہ رسالہ الہامات مرزا میں جناب مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری نے اور فیصلہ آسمانی میں حضرت مولانا ابو احمد صاحب رحمانی مونگیری نے اور عشرہ کاملہ میں خاکسار مصنف نے مرزا قادیانی کی بہت سی پیشگوئیاں جھوٹی ثابت کی ہیں۔ اور ہر سہ رسائل مذکورہ کے جوابات لکھنے پر پانچ ہزار روپیہ انعام کا بھی اعلان ہے۔ اول الذکر دونوں کتابیں مرزا قادیانی کی حیات میں ان کے انتقال سے سالہا سال پہلے چھپ چکی تھیں۔ مگر مرزا قادیانی نے ان کی تردید کے لئے قلم کو

۱؎ مرزا قادیانی کے رد میں اور بھی بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ یہاں تمثیلاً ان کتابوں کا ذکر کیا گیا۔

www.besturdubooks.wordpress.com

آبرو سب کچھ ان پر نثار کر دینا نہ صرف فخر بلکہ فرض اولین سمجھتا ہے۔" صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم"

اب ہم حدیبیہ کا قصہ کسی قدر اختصار سے بیان کرتے ہیں۔

ہجرت کا چھٹا سال تھا۔ مکہ معظمہ ابھی کفار مکہ کے ہی قبضہ میں تھا۔ کفار حج اور عمرہ کرنے والوں کو روکتے نہیں تھے۔ اور ماہ رجب، شوال، ذوالقعدہ اور ذی الحجہ میں لڑائی کو منع جانتے تھے۔ اسی سال ماہ ذیقعدہ میں آنحضرت ﷺ نے عمرہ کا ارادہ فرمایا چودہ پندرہ سو صحابہ ہمرکاب ہوئے۔ جب حدیبیہ میں پہنچے تو آپ نے خواب دیکھا کہ ہم مع تمام اصحاب کے با خوف و خطر مکہ معظمہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اور ارکان حج ادا کئے ہیں۔ اس خواب میں کوئی الہامی پیش گوئی نہیں تھی۔ نہ کسی سال اور وقت کا تعین تھا۔ جب آنحضرت ﷺ نے یہ خواب صحابہ کرامؓ سے بیان فرمایا۔ (اور انبیاء علیہم السلام کے خواب سچے حق ہوتے ہیں) تو بعض صحابہ کو خیال ہوا کہ ہم اسی سال حج کریں گے۔ مگر اس کا انہیں خیال نہیں رہا کہ خواب رسالت میں اس سال یا کسی دوسرے سال کا کوئی مذکور نہیں۔

حدیبیہ میں ہی کفار مکہ سے گفتگو کرنا شروع ہوئے۔ اور آخر چند شرائط کے ساتھ اس بات پر صلح ہوگئی کہ اس سال آنحضرت ﷺ مع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم واپس مدینہ تشریف لے جائیں اور سال آئندہ عمرہ کریں۔ جب آنحضرت ﷺ نے واپسی کا ارادہ ظاہر فرمایا تو حضرت عمرؓ نے بحوالہ خواب مذکور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے تو فرمایا تھا کہ ہم خانہ کعبہ میں جائیں گے۔ اور طواف کریں گے۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں یہ کہا تھا۔ مگر یہ کب کہا تھا کہ اسی سال مکہ میں داخل ہوں گے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ خانہ کعبہ میں داخل ہوگے اور طواف کرو گے۔ یقیناً ہمارے خواب کا ظہور ضرور ہوگا۔

(ملخص بخاری شریف ج ۱ ص ۳۷۸ باب الشروط فی الجہاد)

چنانچہ آئندہ سال اس کا ظہور ہوا۔ اور پھر اس سے ایک سال بعد ہی فتح مکہ ہوئی۔ اور نہایت کامل اور بین طور سے اس خواب یا پیش گوئی کی صداقت ظاہر ہوگئی۔ جس پر قرآن کریم بھی شاہد ہے۔ پڑھو!

"لقد صدق الله رسوله الرؤيا بالحق لتدخلن المسجد الحرام ان شاء الله • فتح: ۲۷" (یعنی) بے شک اللہ نے اپنے رسول کو واقعی سچا خواب دکھلایا تھا کہ

www.besturdubooks.wordpress.com

مہدی، کرشن وغیرہ وغیرہ کہا جاتا ہے۔ بلکہ ان کے "بقول روایت فنی عین اللہ" (جس نے دیکھا ہے اور جو خدا ہے) کو نہایت ٹھنڈے دل سے تسلیم کیا جاتا ہے۔ اللہ اس قوم کو ہدایت بخشے اور مسلمانوں کو ان کے فتنے سے بچائے۔ آمین!

اب حضرت یونس علیہ السلام کی پیش گوئی کی حقیقت ملاحظہ ہو۔ جسے مصنف فیصلہ آسمانی علیہم نے بھی تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ ہم اسے چند فقروں میں ختم کر کے اس کی تصریح کریں گے۔

اول۔ حضرت یونس علیہ السلام کی پیش گوئی میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

الف۔ نکاح کی پیش گوئی کی بنیاد وحی والہام پر ہے۔ جیسا کہ اسی کتاب میں کئی جگہ مذکور ہوا۔ اور بعد میں بھی متواتر الہامات اس کی تائید میں ہوتے رہے ہیں۔ اور اسے الہامات میں قطعی فیصلہ کیا گیا ہے۔

حضرت یونس علیہ السلام کی پیش گوئی کا قرآن و حدیث میں کہیں ذکر نہیں محض بعض روایتیں اس کی ثابت ہیں۔ اس لئے اسے ناطق فیصلہ کہنا مرزا قادیانی کا صریح جھوٹ ہے۔

ب۔ منکوحۂ آسمانی کے متعلق مرزا قادیانی کو الہام ہوا کہ "یردھا الیک انا کنا فاعلین" یعنی اس عورت کو تیری طرف واپس لایا جائے گا۔ اور ہم ہی واپس لانے والے ہیں۔

حضرت یونس علیہ السلام کو یہ کوئی الہام نہیں ہوا۔ نہ انہیں اس طرح کہا گیا۔

ج۔ مرزا قادیانی کو نکاح کے بارہ میں شک ہونے پر الہام ہوا "الحق من ربک فلا تکونن من الممترین" یعنی نکاح کی بات تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو اس میں شک نہ کر۔

حضرت یونس علیہ السلام کو ایسا کہا جانا کسی ضعیف روایت سے بھی مذکور نہیں۔

د۔ مرزا قادیانی کو الہام ہوا تھا۔ "لا تبدیل لکلمات اللہ" (یعنی نکاح کے بارہ میں) اللہ کی باتیں بدلا نہیں کرتیں۔

حضرت یونس علیہ السلام سے ایسے قطعی وعدہ کا کہیں ثبوت نہیں۔

ہ۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ بار بار کی توجہ سے معلوم ہوا کہ جو ایک مانع دور ہونے کے بعد یہ لڑکی میرے نکاح میں آئے گی۔

۱۔ مرزائی اس لفظ کی تاویلیں کرتے ہیں لیکن صاف معلوم ہے کہ شیطانی کشف نہیں کیجئے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

حضرت یونس علیہ السلام نے نزول عذاب کے متعلق ایسی کوئی تصریح نہیں فرمائی۔

و... مرزا قادیانی نے وقوع نکاح پر قسمیں کھائی ہیں۔

حضرت یونس علیہ السلام نے کوئی قسم نہیں کھائی۔

ز... مرزا قادیانی نے بروئے الہام نکاح کو تقدیر مبرم بتایا جو ٹل نہیں سکتی۔

حضرت یونس علیہ السلام نے عذاب کو تقدیر مبرم ثابت فرمایا۔

ح... مرزا قادیانی نے نکاح کو اپنے صدق وکذب کا معیار بتایا۔

حضرت یونس علیہ السلام نے ایسا دعویٰ نہیں کیا۔

اس مقابلہ سے ظاہر اور ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کا حضرت یونس علیہ السلام کی پیش گوئی کو آسمانی اور ناحق فیصلہ بتانا بالکل جھوٹ اور اس کو اپنی پیش گوئی نکاح کے ہم پلہ بیان کرنا اضعاف جھوٹ ہے۔

دوم... حضرت یونس علیہ السلام کی پیش گوئی شرطی تھی۔ مرزا قادیانی جو اسے بلا شرط بیان کرتے ہیں محض غلط اور سفید جھوٹ ہے۔

انبیاء علیہم السلام کے حالات پڑھو۔ سب نے اپنی امتوں سے اسی طرح فرمایا کہ اگر تم ایمان نہیں لاؤ گے تو تم پر عذاب آئے گا۔ چنانچہ جو قومیں ایمان نہ لائیں ان پر عذاب نازل ہوئے۔ یہ امر نہایت صاف اور روشن اور قرآن شریف میں جگہ جگہ صراحت سے بیان فرمایا گیا ہے اسی طرح حضرت یونس علیہ السلام کی پیش گوئی کا قصہ بھی جو بعض مفسرین نے لکھا ہے اس میں بھی ایسا ہی مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۱... ''اوحی اللہ الیہ قل لهم ان لم یومنوا جاءهم العذاب فبلغهم فابوا فخرج من عندهم'' (حاشیہ صحیح بخاری ج۲ ص۳۶۵)

یعنی اللہ نے یونس علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اپنی قوم سے کہہ دو کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب آئے گا۔ انہوں نے یہ پیغام اپنی قوم کو پہنچا دیا۔ انہوں نے ایمان لانے سے انکار کیا تو وہ اس کے پاس سے چلے گئے۔

۲... ''فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ قل لهم ان لم یؤمنوا جاءهم العذاب فبلغهم فابوا فخرج من عندهم فلما فقدوه ندموا علی فعلهم فانطلقوا یطلبونه فلم یقدروا علیه'' (روح المعانی ج۱۱ ص۱۷۳)

www.besturdubooks.wordpress.com

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام پر وحی کی کہ اپنی قوم سے کہو کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب آئے گا۔ انہوں نے پیغام الٰہی پہنچا دیا۔ مگر ان کی قوم ایمان نہ لائی۔ اور حضرت یونس ان کے پاس سے چلے گئے۔ جب لوگوں نے ان کو نہ دیکھا تو نادم ہوئے اور ان کی تلاش میں نکلے مگر نہ پا سکے۔

۲۔ تفسیر کبیر میں بھی اسی طرح لکھا ہے۔ اس تفسیر کے حوالے مرزا جی نے کئی جگہ اپنی کتابوں میں دیئے ہیں۔

ان تینوں کتابوں میں اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب آئے گا۔ صاف مذکور ہے۔ اور ایمان لانے کی شرط صراحت سے درج ہے مگر مرزا قادیانی اور مرزائی خواہ مخواہ شور مچانے جاتے ہیں۔ کہ شرط نہیں تھی۔ یہ کیسا صریح جھوٹ ہے۔

ان حوالہ جات سے ثابت ہو گیا کہ حضرت یونس علیہ السلام کی پیش گوئی میں صاف اور صریح شرط موجود تھی۔ مگر مرزا قادیانی کی پیش گوئی میں تو کوئی شرط نہیں تھی۔ اگر تو بالفرض کوئی شرط مانا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے الہام نے ان کو فریب دے کر ذلیل کیا۔ اس طرح تو نکاح کے قطعی اور حتمی وعدے کرتا رہا۔ مگر مخالفوں کو شرط کا فائدہ دے کر آسمان پر چڑھایا ہوا نکاح زمین پر اکھیڑ دیا۔

سوم۔ حضرت یونس علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد ان کی قوم ایمان لے آئی تھی۔ قرآن شریف اس پر گواہ ہے۔ چنانچہ "لما آمنوا کشفنا عنهم عذاب الخزي في الحيوة الدنيا ومتعناهم الى حين" (یونس ۹۸)

یعنی قوم یونس جب ایمان لے آئی تو ہم نے اس سے عذاب ہٹا دیا ایسا ہی دوسری جگہ ارشاد ہے۔ "وارسلناه الى مائة الف او يزيدون ۔ فآمنوا فمتعناهم الى حين" (صافات آیت ۱۴۸) یعنی ہم نے یونس کو ایک لاکھ یا اس سے زیادہ کی طرف بھیجا۔ وہ سب ایمان لے آئے۔ اس لئے ہم نے ایک مدت تک انہیں دنیا کا فائدہ اٹھانے دیا۔

گویا نص قرآنی سے حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کا ایمان لانا اور اس ایمان لانے سے ان عذاب کا ان سے ہٹایا جانا ثابت ہے۔

اب ہر سہ حوالہ جات تفاسیر معتبرہ مذکورہ اور ان آیت قرآنی کو ملا کر پڑھنے سے صاف واضح ہوتا ہے کہ سنت انبیاء علیہم السلام کے مطابق حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم کو

www.besturdubooks.wordpress.com

ایمان لانے کی تاکید کی تھی اور عذاب الٰہی سے انہیں ڈرایا تھا۔ اور ان کے انکار کی وجہ سے آپ رنجیدہ ہو کر ان کے پاس سے چلے گئے تھے۔ جس پر ان کی قوم نادم ہوئی ان کو تلاش کرنے لگی۔ اور ایمان لے آئی اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل نہیں فرمایا۔

چہارم...... تفسیر در منثور میں جہاں حضرت یونس علیہ السلام کا پیشگوئی کرنا مذکور ہے۔ وہاں عذاب کا آنا بھی صاف لکھا ہے۔ پس پیشگوئی اگر تھی تو صرف عذاب آنے کی تھی۔ اس شرط پر کہ اگر ایمان نہ لاؤ گے تو عذاب آئے گا۔ چنانچہ جب وہ ایمان نہ لائے تو عذاب آیا۔ اگر عذاب کو دیکھ کر ایمان لے آئے تو عذاب ہٹا لیا گیا۔ جیسا کہ آیات قرآنی محولہ بالا سے ثابت ہے حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم کی ہلاکت کی پیشگوئی نہیں کی تھی۔ صرف عذاب آنے کی پیشگوئی تھی۔ سو وہ پوری ہوگئی۔

پنجم...... یہ ثابت ہوگیا کہ ایمان لانے سے حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر سے عذاب ٹلا۔ جو شرط مقرر تھی۔ اب مرزا قادیانی کا یہ لکھنا اور ان کی امت کا بار بار ایک بات کو عنی رٹنے جانا کہ انذار وعید کی پیشگوئیاں خوف وہراس سے ٹل جایا کرتی ہیں۔ ناظرین خیال فرما سکتے ہیں کہ کہاں تک مطابق حالات ہے۔

کیا محمدی بیگم کی نانی مرزا قادیانی پر ایمان لائی؟۔ کیا منکوحہ آسمانی خود مرزا قادیانی کی مرید ہوگئی؟۔ کیا مرزا سلطان محمد نے مرزا قادیانی کے دعوؤں کی تصدیق کی؟۔ ان سب کی عملی حالت مرزا سلطان محمد کی تحریر اور خود مرزا قادیانی کے اقرار سے صاف اور صریح طور سے ثابت ہے کہ ان لوگوں نے نکاح کے بعد بھی مرزا قادیانی کی بدستور تکذیب کی اور ان کے دعوؤں کو جھٹلایا۔ پھر عذاب کا ٹل جانا کیا معنی؟۔ اور مرزا قادیانی سے نکاح کا وعدہ خلاف ہونے کی کیا وجہ؟۔

لہٰذا ہر طرح سے ثابت ہوگیا کہ مرزا قادیانی کی یہ پیشگوئی ہرگز منجانب اللہ نہ تھی۔ جو قطعاً دروغ بے فروغ ثابت ہوئی۔ اور اس جھوٹ پر پردہ ڈالنے کے لئے مرزا قادیانی نے جو رکیک اور فضول تاویلات اور توجیہات پیش کی تھیں۔ وہ بھی لغو اور بیہودہ پائی گئیں۔ اور اہل حق پر ظاہر ہوگیا کہ مرزا قادیانی اپنے بیان کردہ معیار صدق وکذب کی رو سے کاذب تھے۔ اور ان کے اس عظیم الشان نشان کا غلط اور جھوٹ نکلنا خود ان کے مسلمات کے مطابق ان کے دعوؤں کے جھوٹ اور باطل ہونے کی نہایت ہی عظیم الشان دلیل ہے۔ ''فالحمد لله علیٰ ذالك''

www.besturdubooks.wordpress.com

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم مرزا قادیانی کی تاویلات کا مدلل اور مسکت جواب دے چکے ہیں۔ اب ان کے خلفاء اور خاص مریدوں کے جوابات کی نقاب کشائی کرتے ہیں۔ ناظرین دیکھیں گے کہ ان لوگوں نے محض ضد تعصب اور ہٹ دھرمی کو مدنظر رکھ کر کس طرح حق کو چھپانے اور جھوٹ کے پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ اور اس کے لئے آیات قرآنی، احادیث حضور سرور کائنات ﷺ اور اقوال بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم کی متعریانہ کاٹ چھانٹ کر کے ان کو اپنے مدعا کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ اور اس تارک صلوٰۃ کی طرح...... جسے کسی مولوی صاحب نے نماز پڑھنے کی تاکید کی تھی۔ آیت قرآنی کا ٹکڑا لا تقربوا الصلوٰۃ پیش کر کے جواب سے سبکدوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور وانتم سکاری کی پرواہ نہیں کرتے۔ مسلمان محدثوں اور اہل علم کا یہ ایک عام اصول ہے کہ کسی آیت، حدیث، اقوال بزرگان وغیرہ کے معنے اس طریق پر کرنے چاہئیں جو نصوص قطعیہ اور اصول اسلام کے مخالف نہ ہوں۔ مگر مرزائیوں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ ان کے معنی ان کی تفسیریں ان کی تاویلیں دنیا جہاں سے جدا ہیں وہ ہر ایک مقام سے وہی معنی اخذ کرتے ہیں۔ جو ان کے مطلب کی تائید کریں۔ خواہ وہ معنی آئمہ کرام، اکابرین اور سلف صالحین سب کے خلاف ہوں۔ بقول شخصے:

ہم تو مانیں گے وہی جس میں ہو مطلب کا نشان

معمولی معمولی باتوں میں بھی کسی عبارت کا مطلب سیاق کلام مشہور و معروف معنی اور اصول کو مدنظر رکھ کر ہی کیا کرتے ہیں۔ مثلاً کسی کا شعر ہے:

قاضیا بہ باغ رفت و ماند روزہ دار بود

شاہ توت خورد و روزہ قاضی بجا بماند

جو لوگ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ وہ اس شعر کے معنی یوں کریں گے کہ قاضی جی باغ میں گئے جو روزہ سے تھے۔ بادشاہ نے توت کھائے اور قاضی جی کا روزہ بدستور قائم رہا۔ لیکن ظاہر الفاظ سے مرزائی معنی اس شعر کے یہ ہوں گے کہ قاضی جی نے بحالت روزہ باغ میں جا کر شہتوت کھائے۔ مگر روزہ ان کا نہیں ٹوٹا جب اس پر اعتراض ہو کہ حضرت کھانے سے تو روزہ قائم نہیں رہا کرتا تو جھٹ جواب دیں گے کہ حضرت یہ

---

۱ مرزا قادیانی کو ملہم نے آدم کے نام سے بھی پکارا ہے۔ جیسا کہ ان کے الہام ہیں:
''ارید ان استخلف فخلقنا آدم - یاآدم اسکن انت وزوجک الجنۃ''

www.besturdubooks.wordpress.com

ہمارے مرزا قادیانی کے آسمانی حقائق و معارف ہیں تم زمین کے رہنے والے کیا جانو!

ویسا ہی ایک اور شعر ہے:

شخصے بمسجد آمد گفتا خدا دوئیست

لعنت برآں کس است کہ گفتہ خدا یکیست

مسلمان اس کے یہ معنی کریں گے کہ کسی نے مسجد میں آ کر کہا کہ خدا دو ہیں۔ ایسا کہنے والے پر لعنت ہو کیونکہ خدا ایک ہی ہے۔

لیکن مرزائی صاحبان یوں فرمائیں گے کہ ایک شخص نے مسجد میں آ کر دعویٰ کیا کہ خدا دو ہیں۔ جو شخص ایک خدا کا مانتا ہے اس پر لعنت ہو۔ جب اس شعر کی تاویل ان سے دریافت کی جائے گی تو مرزا قادیانی کا الوہیت والا کشف یا ابنیت والے الہام پیش کر دیں گے۔ اور جواب دیں گے کہ جب مرزا قادیانی کی تصانیف میں پاک تثلیث کا ثبوت موجود ہے تو دو خداؤں کے ماننے میں کیا نقصان ہے۔ مثل مشہور ہے کہ "پیراں نمے پرند و مریداں همے پرانند" مرزا قادیانی نے تو ان کے الہام کے مطابق تاویل کا باب خدا نے کھول دیا تھا۔ لیکن مرزائیوں نے فن تاویل میں وہ مہارت پیدا کی ہے اور مرزا قادیانی کی رعایت کے لئے وہ ایسی لاطائل دلائل پیش کرتے ہیں جو ساری عمر میں خود مرزا قادیانی کو بھی نہیں سوجھیں۔ جیسا کہ ایک پنجابی مثل ہے کہ

گورو جنہاں دے ٹپنے چیلے جان ٹڑپ

یعنی چال باز اور عیار مرشد کے چیلے بھی تیز طرار ہی ہوتے ہیں۔ بہرحال ناظرین خود اندازہ فرمالیں گے کہ مرزائی بیانات میں صداقت کا کتنا حصہ ہے۔ لیکن یہ امر خاص طور پر مدنظر رکھنے کے لائق ہے کہ مرزائی تاویل کنندگان غالباً بوکھلاہٹ یا بدحواسی میں اس امر کا مطلق لحاظ نہیں کیا کہ ان کی تاویلات مرزا قادیانی کی تحریرات کے خلاف تو نہیں ہو جاتیں؟۔ اور ان کی دلائل مرزا قادیانی کے صاف اور صریح مسلمات کا رد تو نہیں کرتیں؟۔ نیز دوسرے مرزائی اس بارہ میں کیا کہتے ہیں؟۔ ایک حکایت مشہور ہے کہ کئی اندھوں نے ایک ہاتھی کو دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ فیلبان نے ان کو ہاتھی کے گرد لے جا کر کھڑا کر دیا۔ کسی نے ہاتھی کی سونڈ پکڑ لی۔ کسی نے ٹانگ کو ہاتھ لگایا کسی نے کان پکڑا اور کسی نے دم کو سہلایا۔ جب دیکھ کر فارغ ہوئے تو ہاتھی کی شکل پر بحث

www.besturdubooks.wordpress.com

کرنے لگے۔ ایک نے کہا ہاتھی تو سانپ کی طرح لمبا ہے۔ دوسرا بولا واہ! ہاتھی تو ستون جیسا ہوتا ہے۔ تیسرے نے کہا ارے وہ تو پہاڑ کی شکل کا ہے۔ چوتھا کہنے لگا بیوقوفو! میں نے اس کی طرف دیکھا ہے وہ ایک لمبے رسے کی شکل کا ہے۔

یہی حالت مرزائی جماعتوں کی ہے۔ نہ مرزا قادیانی کے الہامات کی پرواہ ہے نہ ان کے اقوال کی۔ نہ دوسرے مرزائیوں کی تحریروں پر نظر ہے۔ نہ واقعات کا خیال کرتے ہیں۔ ان کی یہ قابل رحم حالت اس شعر کی مصداق ہے کہ:

من چہ سرایم و طنبورہ من چہ می سراید

ہمارے اس بیان کی صداقت خود یہی مرزائی تحریرات اور ہمارے جوابات سے خود بخود ثابت ہو جائے گی۔ "واللہ المستعان"

۴... خلیفہ اول حکیم نورالدین قادیانی

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو جب مرزا قادیانی کا انتقال ہوگیا۔ اور ان کی امت میں صف ماتم بچھ گئی اور مرزا قادیانی کے حریف پھولے نہیں سماتے تھے۔ جب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب مرحوم پٹیالوی اور جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہم نے مرزا قادیانی کی جھوٹی پیشگوئیوں اور متعدد ناکامیوں کے اظہار سے امت مرزائیہ پر اتمام حجت کیا۔ تو قادیانی کمیٹی نے سب سے پہلے یہ بات ضروری خیال کی کہ دم توڑنے والوں کی تسلی و تشفی کریں۔ تاکہ شکار جال سے نہ نکل جائے۔ چنانچہ ماہ جون و جولائی ۱۹۰۸ء کا رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد نمبر ۷ (۶،۷) اکٹھا نکالا گیا۔ اور اس میں مرزا قادیانی کی بیعت پر حکیم نورالدین قادیانی و محمد احسن صاحب وغیرہ نے شرح و بسط سے بحث کی۔ اور مرزا قادیانی کی ناکامیوں کو کامیابی کے رنگ میں پیش کیا۔ چنانچہ نورالدین قادیانی نے مضمون وفات مسیح موعود کے زیر عنوان پیشگوئی نکاح کے متعلق یوں رقمطراز ہیں۔

"ایک لڑکی کے متعلق کہا گیا تھا کہ اس سے آپ کی شادی ہوگی   جو تحریر شدہ ہے اس کا للہ ورسولہ قرآنی محاورہ یہ ہے کہ کتب سماویہ کا طرز ہے کہ مخاطب کوئی ہے مخاطب ایک مراد ہوتا ہے اور کبھی وہ اور اس کا جانشین اور اس کی اولاد یا کوئی اس کا مثیل مراد ہوتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ زمانہ نبوی میں فرماتا ہے۔ "اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ" اس حکم الٰہی میں خود

www.besturdubooks.wordpress.com

مخاطب اور ان کے بعد کے لوگ شامل ہیں۔ جو ان مخاطبین کی نسل ہیں۔ ایسی درجنوں آیات نقل کر کے لکھتے ہیں کہ: ''اب تمام بنی اسلام کو جو قرآن کریم پر ایمان لائے اور لاتے ہیں ان آیت کا یاد دلانا مفید سمجھ کر لکھتا ہوں کہ جب... مخاطبین میں مخاطب کی اولاد و مخاطب کے جانشین اور اس کے مماثل داخل ہو سکتے تو احمد بیگ کی لڑکی و اس لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہو سکتی۔ اور کیا آپ کے علم فرائض میں بنات البنات کو حکم بنات نہیں مل سکتا۔ اور کیا مرزائی اولاد مرزا کی عصبہ نہیں بن سکتی۔ ہم میاں محمود کو کہیں گے کہ اگر حضرت کی وفات ہو جائے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آئے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آ سکتا۔ پھر یہی وجہ بیان کی۔'' والحمد للہ رب العالمین'' (ریویو بابت ستمبر ۱۹۰۲ء ص ۳۴۲، ۳۴۳، جون جولائی ۱۹۰۸ء)

حکیم نورالدین قادیانی اہل علم میں شمار ہوتے تھے۔ مرزائیوں کو اور خود مرزا قادیانی کو ان کی علمیت پر بڑا ناز تھا۔ چنانچہ وہ خلیفہ اول بھی اسی لئے منتخب ہوئے۔ لیکن اس تاویل سے ان کی علمیت وفضیلت اور قابلیت کی خوب روشنی ہوتی ہے کہ:

جس طرح زمانہ رسالت حضرت رسول اللہ ﷺ میں مسلمانوں کو نماز ادا کرنے کا وہ حکم مابعد کے مسلمانوں پر بھی جاری ہے۔ اسی طرح اگر مرزا قادیانی کا نکاح محمدی بیگم سے تجویز ہوا تو کچھ ضرورت نہیں۔ جب مرزا قادیانی کے کسی لڑکے یا اس لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کا محمدی بیگم کی کسی لڑکی یا اس لڑکی کی لڑکی کی لڑکی کی لڑکی سے نکاح ہو جائے گا تو یہ پیش گوئی پوری ہو جائے گی۔ یا جس طرح آج کل سب مسلمان نماز پڑھتے ہیں اور آئندہ بھی تا قیامت پڑھتے رہیں گے۔ اسی طرح مرزا قادیانی کی اولاد میں سے بعض ذکور کا محمدی بیگم کی اولاد میں سے بعض اناث کے ساتھ اب بھی نکاح ہو رہا ہے۔ اور آئندہ بھی تا قیامت ہوتا رہے گا۔ اسی طرح سے مرزا قادیانی کی پیش گوئی پوری ہوتی رہے گی۔ واہ حکیم صاحب! ماشاءاللہ کیسی پر زور دلیل پیش کی ہے کہ تمام مرزائی قلم توڑ دیئے۔ بھلا اس تاویل کے لاجواب ہونے میں کچھ شبہ ہے؟۔ ہرگز نہیں! لیکن ذرا اپنے مسیح، مہدی، کرشن اور نبی صاحب کا اقرار تو ملاحظہ کر لو کہ:

''اس پیش گوئی نکاح کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے۔ ''یتزوج ویولد له'' یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا۔ اور

www.besturdubooks.wordpress.com

۳..... مرزا قادیانی کے دوسرے مددگار فرشتے[1] محمد احسن امروہوی

حکیم نور الدین قادیانی کی طرح محمد احسن قادیانی نے بھی امت مرزائیہ کی ذہنی اور ڈگمگاتی ناؤ کو بچانے کے لئے خوب زور لگایا اور بعض ایسے مشکل مقام پر کہ جہاں قادیانی ہی کہنا تو ہے۔ اور یکجہتی جانو مولوی ثناء اللہ اور ڈاکٹر عبد الحکیم صاحبان اور دیگر معترضین کے حق میں سب و شتم کی بھر مار کردی۔ آپ کے مضمون کا عنوان ہے۔ حیات الانبیاء فی وفات الانبیاء ! اس مضمون کا جو حصہ امر زیر بحث (نکاح آسمانی) کے متعلق ہے۔ درج ذیل ہے۔

''پیشگوئی نکاح کا جواب شافی و کافی خود حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے (حقیقۃ الوحی ص ۱۹۸ خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۶ اور تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۳۳ خزائن ج ۲۲ ص ۴۶۵) میں دے دیا ہے۔ اس کو دیکھو اور چونکہ علم تعبیر الرؤیا کا دروازہ بند نہیں ہوا ہے لہٰذا اگر اس پیشگوئی نکاح کو بموجب اصول علم رؤیا کے بنظر غور دیکھا جائے تو بالکل مطلع صاف ہے۔ کسی طرح کا شبہ باقی نہیں رہ سکتا۔ کتب تعبیر رؤیا میں لکھا ہوا ہے کہ ''النکاح ھو فی المنام یدل علی المنصب الجلیل'' دیکھو تصدیق اس کے اخبارات دنیا میں کہ اخبار متعلق وفات حضرت مسیح موعود میں آپ کے منصب جلیل کی عظمت کو کس تعظیم سے اہل اخبار بیان کرتے ہیں۔''

(ریویو جلد ۷ نمبر ۶ ص ۲۵۲ جون، جولائی ۱۹۰۸ء)

محمد احسن امروہی نے اس جواب میں دو رنگی اختیار کی ہے۔ پہلے مرزا قادیانی کی تاویل فسخ یا تاخیر نکاح کو نہایت درجہ شافی و کافی سمجھتے ہیں۔ اور پھر مرزا قادیانی کے اس جواب کو کافی نہ پاکر وہ اس سے اطمینان قلب حاصل نہ کرکے اصول علم تعبیر الرؤیا کا بھی سہارا لیتے ہیں۔ ہم مرزا قادیانی کی تاویل فسخ نکاح وغیرہ کا جواب اسی باب کے شروع میں مفصل دے چکے ہیں۔ وہاں دیکھنا چاہئے۔ رہا احسن صاحب کا علم تعبیر الرؤیا اس اصول پر احسن صاحب مرزا قادیانی کا نکاح قائم رکھتے ہوئے اس کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ خواب میں نکاح کا دیکھنا علو

---

۱ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوگا مذکور ہے۔ مرزا قادیانی نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو حکیم نور الدین اور محمد احسن امروہوی کو ان فرشتوں سے تشبیہ دی۔ محمد احسن قادیانی بعد میں مرزا قادیانی سے منکر ہوکر لاہوری پارٹی میں شامل ہوگئے تھے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

منصب کی دلیل ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کی موت کا اخباروں میں ذکر چھپا جس سے ان کا منصب[1] بلند ہوا۔

خدا کبرا کاذب فرقوں کے دجل و فریب کی بھی کچھ انتہا ہے کیسی کیسی حرکات مذبوحی کرتے ہیں کہ کسی طرح بات بن جائے لیکن ان شعبدہ بازیوں کو عقل کے اندھے ہی قبول کر سکتے ہیں۔ جن کے دماغ میں ایک ذرہ بھی عقل و ایمان کے نور کا موجود ہے۔ وہ ان فضولیات کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ مرزا قادیانی نے تو اس پیش گوئی کی بنا وحی الٰہی پر رکھی۔ (دیکھو آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۶ خزائن ج ۵ ص ۲۸۶ اور اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۵۸)

اور بعد میں بیسیوں الہام اس کی تائید میں بیان کئے لیکن میاں احسن صاحب اس پیش گوئی کی حقیقت محض ایک خواب بتاتے ہیں۔ جسے عربی میں اضغاث احلام کہتے ہیں۔ چونکہ یہ سب کچھ رقم لیجئے ابھی حسب ارشاد مولوی ثناء اللہ صاحب اسے اضغاث احلام قرار دیتے ہیں۔ اور میاں احسن صاحب اور ان کے ہم مشربوں سے سوال کرتے ہیں کہ کیا مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کا نکاح واقعی خواب میں ہی دیکھا تھا۔ اور اس بارہ میں وحی الہام وغیرہ کچھ بھی نہ تھا۔ اگر احسن صاحب کا قول صحیح ہے تو مرزا قادیانی مفتری علی اللہ ٹھہرتے ہیں۔ اگر مرزا قادیانی کا لکھنا درست ہے تو تم لوگوں کا افتراء ہے کہ الہام و وحی کو خواب بتاتے ہو۔ بہر حال الہام و وحی کے جھوٹ نکلنے پر مرزا قادیانی مفتری ثابت ہوتے ہیں۔ اور الہام کو خواب کہنے پر بھی جرم تم لوگوں کے ذمہ عائد ہوتا ہے۔ چارا دونوں میں کوئی نہیں۔

۴..... مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر

مفتی صاحب بھی مرزائی کمپنی کی چوٹی کے ممبروں میں شمار ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی زندگی میں وہ اپنا نام یوں لکھا کرتے تھے۔ حضور (مرزا قادیانی) کی جوتیوں کا غلام محمد صادق۔

(دیکھو حقیقت الوحی ص ۷۵ خزائن ج ۲۲ ص ۷۷)

مفتی صاحب بھی نکاح آسمانی کا فسخ ہو جانا مانتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے اپنی کتاب حقیقت الوحی میں لکھ دیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اب اس نکاح کو منسوخ کر دیا ہے۔ (بدر ج ۷ نمبر ۲۳ ص ۳، ۱۱ جون ۱۹۰۸ء)

---

[1] منصب بڑھنے کی بھی ایک ہی کہی۔ ذرا مسلمانوں اور عیسائیوں کے اخبار تو دیکھے ہوتے؟ کیسی تعریفیں چھپی ہیں۔ اور ضرورت ہو تو ہم پیش کرنے کو تیار ہیں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

اس مضمون پر آپ نے ایک علیحدہ رسالہ "آئینہ صداقت" بھی لکھا ہے۔ اس میں نسخ کی صورت کو ہی اختیار کیا ہے۔ (دیکھو رسالہ مذکور ص ۲۴) اس تاویل نسخ نکاح کی مفصل تردید مرزا قادیانی کی تاویلات کی تردید میں بیان ہو چکی ہے۔ لہذا مکرر درج کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہاں دیکھ لی جائے۔

۵..... محمد علی لاہوری ایم اے امیر جماعت لاہور

آپ مرزا قادیانی کے اخص مریدان میں سے ہیں۔ مرزا قادیانی کی حیات اور حکیم نورالدین قادیانی کی خلافت کے زمانہ میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر رہے۔ اور مرزائی مذہب کی خوب قلمی خدمت کی۔ جس میں آپ کو اچھا ملکہ حاصل ہے۔ جب حکیم نورالدین کے انتقال پر خلافت کا مرزا محمود احمد قادیانی فیصلہ ہوا تو آپ اس سے اختلاف رائے کر کے لاہور آ گئے اور لاہور میں اپنی جدا جماعت بنائی اور خود اس کے امیر بن گئے۔

قادیانی اور لاہوری دونوں پارٹیاں مرزا قادیانی کے تمام عقائد باطلہ کو مانتی ہیں اور اہل اسلام سے قطع تعلق نماز جماعت اور نماز جنازہ کی عدم شرکت وغیرہ کی دونوں قائل اور اس پر عامل ہیں۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ قادیانی پارٹی مرزا قادیانی کو نبی اور رسول مانتی ہے۔ مگر لاہوری پارٹی انہیں نبی نہیں مانتی۔ بلکہ مسیح موعود اور مجدد مانتی ہے۔

نکاح آسمانی کے متعلق محمد علی لاہوری لکھتے ہیں کہ:

"یہ سچ ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ نکاح ہوگا۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ نکاح نہیں ہوا۔ (باوجود پیش گوئی غلط ثابت ہونے کے آگے چل کر لکھتے ہیں کہ) میں کہتا ہوں کہ ایک ہی بات کو لے کر سب باتوں کو چھوڑ دینا ٹھیک نہیں کسی امر کا فیصلہ مجموعی طور پر کرنا چاہئے جب تک سب کو نہ لیا جائے ہم نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے۔ صرف ایک پیش گوئی لے کر بیٹھ جانا اور باقی پیش گوئیوں کو چھوڑ دینا جن کی صداقت پر ہزاروں گواہان موجود ہیں طریق انصاف اور راہ ثواب نہیں۔ صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے دیکھنا چاہئے کہ تمام پیش گوئیاں پوری ہو گئیں یا نہیں۔"

(اخبار پیغام صلح لاہور ۱۶ جنوری ۱۹۲۱ء ص ۵ کالم نمبر ۳)

ریویو ج نمبر ۷، ۶ جون، جولائی ۱۹۰۸ء میں بھی محمد علی صاحب نے یہی رنگ اختیار کیا ہے۔ (دیکھو ص ۲۷۰، ۲۷۳) مطلب صاف ہے کہ مرزا قادیانی کی یہ پیش گوئی بالکل غلط

ل مرزا قادیانی بھی (تحفہ گولڑویہ ص ۴۹، خزائن ج ۱۷ ص ۱۸۵) میں اسی طرح لکھ کر پیچھا چھڑاتے ہیں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

نہیں رہا۔ امام فخر الدین رازی کی تفسیر کبیر میں (جس کے حوالے مرزا قادیانی انجام آتھم وغیرہ میں دیتے رہے ہیں) لکھا ہے کہ "ایک بغداد کی عورت کو سلطان سنجر بغداد سے خراسان لے گیا۔ اور بہت سے آئندہ کے حالات اس سے دریافت کئے۔ اس عورت نے ان کا جواب دیا اور جیسا اس نے کہا تھا اسی کے مطابق ہوا۔ یعنی اس کی پیش گوئیاں پوری ہوئیں۔ (امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں کہ) میں نے ایسے علماء کو دیکھا جو علم کلام و حکمت کے محقق تھے۔ انہوں نے اس عورت کا یہ کل قصہ بیان کیا کہ اس نے بہ تفصیل بہت سے آئندہ باتوں کی خبریں دیں اور اس کے کہنے کے مطابق ان کا ظہور ہوا اور علامہ ابو البرکات نے اپنی کتاب معتبر میں اس کا شرح حال بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ میں نے تیس برس تک اس کے حالات کو تحقیق کیا۔ یہاں تک کہ مجھے یقین ہو گیا کہ اس کی پیش گوئیاں صحیح ہوتی ہیں۔ (تفسیر کبیر ج ۵)

غور کا مقام ہے کہ ایک کافرہ عورت مسلمانوں کے دور میں تیس برس پیش گوئیاں کرتی رہتی اور اس بات میں وہ ایسی مشہور تھی کہ خراسان کا بادشاہ اسے اپنے ساتھ لے گیا۔ امام فخر الدین صاحب رازی اس کی تصدیق تین طرح سے کرتے ہیں۔ اول بادشاہ کا تجربہ... دوم علماء محققین کا تجربہ۔ سوم علامہ ابو البرکات کا تیس سالہ تجربہ۔ رمالوں نجومیوں اور جفاروں کا پہلے ذکر آچکا ہے۔ پھر مرزا قادیانی کا یہی اصول ملاحظہ ہو جو لکھتے ہیں کہ:

"بعض فاسق اور فاجر اور زانی اور ظالم اور غیر متدین اور چور اور حرام خور اور احکام خدا کے مخالف... مردار کھانے والے چوہڑے چمار، بدکار عورتیں اور کنجریاں سچے خواب دیکھ لیتی ہیں اور وہ پورے ہو جاتے ہیں۔" (حقیقت الوحی ص ۳، خزائن ج ۲۲ ص ۵)

"اس کی خوابوں اور الہامات میں ہر ایک فاسق و فاجر اور کافر اور قحبہ یہاں تک کہ زانیہ عورتیں بھی شریک ہوتی ہیں۔" (حقیقت الوحی ص ۱۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۲)

ایسے مقام پر مرزا قادیانی کا اپنی نبوت کی بنیاد قرار دینا اور اسے اپنے صدق و کذب کا معیار بنانا ہی سراسر لغو اور باطل تھا۔ جس میں کافر و مومن، صادق و کاذب، فاسق اور بد سب شریک ہیں۔

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

غالباً اسی وجہ سے لاہوری پارٹی کے امیر نے اس حرکت کو نادانی سے موسوم کیا ہے۔

جیسا کہ اوپر مفصل مذکور ہوا۔ اس سے ثابت ہوا کہ پیش گوئی کنندہ نبی نہیں ہو سکتا۔ البتہ نبی کی پیش

www.besturdubooks.wordpress.com

روشن ہوچکی تھی۔ کیونکہ نکاح کے ساتھ شوہر محمدی بیگم کے مرنے کو تقدیر مبرم بتایا گیا اور بیسیوں
کتابوں اور سینکڑوں اشتہاروں میں اس کا بار بار ذکر ہوا پھر اس میں حقیقت و مجاز کی بحث کیا۔ یہ
حدیث اطولکن یدا کا معاملہ۔ موجب طول ید کے دو معنی لیے ہاتھ اور سخاوت قاضی جی کو
خود تسلیم ہیں۔ اور حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے روبرو ازواج مطہرات کے
ہاتھ ناپے گئے۔ اور آپ نے اس فعل کو صحیح قرار دیا۔ پھر قاضی صاحب کا لفظی معنوں پر اصرار
کرنا اور معروف معنوں سے اغماض کرنا جس سے آنحضرت ﷺ پر (معاذ اللہ منہا) غلط فہمی کا
الزام عائد ہوتا ہے۔ ان کی ایمانی کمزوری اور مرزا قادیانی کی بے جا حمایت اور کورانہ تقلید نہیں تو اور
کیا ہے؟۔

ز... پیش گوئیوں میں محو و اثبات ہوتا رہتا ہے

محو و اثبات کا جواب باب ہذا کے نمبر ۱۰ دلیل پنجم کی تردید میں مفصل بیان ہو چکا ہے۔

ح... بغرض نہ ہونے پر میعاد میں اضافہ ہو جاتا ہے

میعاد میں کوئی اضافہ نہ ہوا پہلے روز نکاح سے اڑھائی سال میعاد تھی۔ جب یہ گزر گئی تو
مرزا قادیانی نے تاحیات خود اس پیش گوئی کے پورا ہونے کا ٹھیکہ لیا۔ لیکن مر گئے۔ اور نکاح نہ
ہوا۔ اب کون سی میعاد باقی رہ گئی ہے۔

ط... انذاری پیش گوئی میں تھوڑے رجوع سے عذاب ٹل جاتا ہے

پیش گوئی نکاح میں اس کی گنجائش نہیں۔ (دیکھو مفصل باب ہذا کا نمبر ۸ جواب دلیل اول ۱۱۱ تا ۱۱۴)

ی... وعدہ الٰہی میں تغیر ہو جاتا ہے

وعدہ الٰہی میں ہرگز تغیر نہیں ہوتا۔ (دیکھو باب ہذا کا نمبر ۸ جواب دلیل اول) اور اس پیش گوئی
نکاح کے متعلق تو خود مرزا قادیانی کے قول و الہامات ذیل قابل لحاظ ہیں۔

۱... ''ویقولون متی ھذا الوعد قل ان وعد اللہ حق'' لوگوں نے کہا
کہ نکاح کا وعدہ کب پورا ہوگا۔ کہہ دے کہ خدا کا وعدہ سچا ہے۔''

(انجام آتھم ص ۲۱۰، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۲... ''خدا کے فرمودہ میں تخلف نہیں۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۳، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۷)

www.besturdubooks.wordpress.com

ج..... "یقیناً سمجھو کہ خدا کا وعدہ سچا ہے۔ وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔"
(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۴ خزائن ج۱۱ ص۳۳۸)

ایسا ہی اور بہت جگہ نکاح کو وعدہ الٰہی قرار دے کر اس کے عدم تخلف کا یقین دلایا ہے۔ نیز اللہ کے ایک وعدہ کا ٹوٹ جانا اس کے تمام وعدوں سے بے اعتباری اور ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کی سخت کسر شان اور کمال بے ادبی بتلایا ہے۔ (توضیح مرام ص۸ خزائن ج۳ ص۵۵)

ک..... نبی کی سب پیش گوئیاں پوری ہونی لازم ہیں۔ قرآن شریف میں ہے

"وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم"

"بہ بیں تم کہ سر انجام ایں چہ خواہد بود" مرزائیوں کے ایمان کا کچھ بھی سر پیر نہیں۔ نہ خدا پر ایمان ہے۔ نہ اس کے وعدوں پر۔ نہ اس کے قرآن پر۔ یا اللہ! ایسا گمراہ فرقہ بھی اسلام کا مدعی ہو سکتا ہے۔ سنو! قاضی جی!! کم از کم میاں مٹھو (طوطے) کے وظیفہ پر ہی عمل کرو۔ جو پڑھا کرتا ہے کہ:

سچ تو خدا کا وعدہ
غافل نہ ہو قرآن کو نہ بھول

یہ قادیانی نبوت کا ہی طرۂ امتیاز ہے کہ کوئی پیش گوئی پوری ہو جائے اور کوئی ادھوری رہ جائے۔ یہ خاصہ! تو جھوٹے اور کاذب مدعیان نبوت کا ہے۔

اللہ تعالیٰ تو اپنے نبیوں سے یوں فرماتا ہے: "فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ۔ ابراہیم ۴۷" (یعنی اس کا گمان بھی نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے گا۔)

رہا اس کے متعلق آیت کو لے کر استدلال سو مرزا قادیانی نے بھی (حقیقت الوحی ص۱۰۸ خزائن ج۲۲ ص۱۱۲) پر اس آیت کو نقل کرنے سے پہلے اس طرح لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

یہ قاضی صاحب اور مرزا قادیانی دونوں کی صریح فریب دہی اور صاف دھوکا ہے کہ ایک امتی کے قول کو خدا کا قول بنایا جاتا ہے۔

۱؎ دیکھو تورات کتاب استثنا باب ۱۸۔ آیت ۲۰،۲۱ اور ابن صیاد دجال کاذب کے حالات اسلامی تاریخوں میں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

ب: مرزا قادیانی کی قوت مردمی میں بذریعہ الہامی نسخہ مقوی وہ چالیس مردوں کی طاقت کا اضافہ ہو جانا۔ اور مرزا قادیانی کو اپنا زہد و اتقاء برقرار رکھنے کے لئے ایک اور نکاح کی ضرورت ہونا۔

ج: بروئے حدیث "یتزوج ویولد له" اس نکاح کا ثبوت دعوٰی مسیحیت ہونا اور اس سے بطور نشان اولاد پیدا ہونا۔

ان حالات کی موجودگی میں کوئی عقل کا اندھا ہی کہہ سکتا ہے کہ اس پیش گوئی کا مقصد محض جلال الٰہی کا اظہار تھا۔ ورنہ بتایا جائے کہ الہام بکر وثیب کب مقصود ہوا۔ یا پورا ہوا اور پھر مرزا قادیانی نے جبکہ زہد و تقویٰ قائم رکھنے کے لئے نکاح کرنا ہی ایک کارگر علاج بلکہ اسے واجب قرار دیا تھا۔ اور قوت مردمی ان کی چالیس مردوں کے برابر ہو گئی تھی۔ تو مرزا قادیانی اپنے فطرتی حق کی حاجت برآری کس طرح کرتے رہے۔ کیونکہ ان کے پہلے دونوں نکاح تو خوبی سے خالی تھے۔

پھر اس پر بھی غور کیا جائے کہ جب حدیث نبی سے محمدی بیگم کا نکاح مرزا قادیانی کی مسیحیت کا ثبوت و نشان تھا اور اس سے اولاد پیدا ہونی تھی۔ اور نتیجہ برعکس نکلا تو مرزا قادیانی مسیح موعود کیونکر رہے۔ اب قاضی جی اور مرزا قادیانی عقل و ہوش سے کام لے کر دیکھیں کہ کیا پیش گوئی کا مقصد محض اظہار جلال خداوندی تھا؟ اس کے ثبوت میں اگر مرزا قادیانی کا خط بنام محمد حسین صاحب پیش کرتے ہو تو یہ اور بھی مرزا قادیانی کے کذب اور عیاری کی دلیل ہے۔ کہ فریق مخالف کو نکاح کا مقصد کچھ اور بتایا اور عام مسلمانوں ہندوؤں اور عیسائیوں پر اسے اپنی صداقت کا نہایت ہی عظیم الشان نشان اور اپنے صدق و کذب کا معیار ظاہر کیا۔ تعجب!

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو ایک قطرہ خون نکلا

رہے مرزا قادیانی کے پرائیویٹ خطوط دربارہ نکاح ان کے دیکھنے سے آپ کا ایمان کیوں نہ بڑھے گا۔ "حبك الشیئ یعمی ویصم" ہاں ان خطوط کا مضمون اہل بصیرت کی توجہ کا محتاج ہے۔ اور یہ خط بھی تحریر آپ ہی کر رہے ہیں۔ آپ انہیں منہاج نبوت کے مطابق بتاتے ہیں۔ مگر کسی نبی کی کوئی نظیر آپ نے بیان کی ہوتی۔ جس سے معلوم ہوتا کہ باوجود بزرگی نبی کے اور بوصف کھلے کھلے الہاموں کے ایک دوشیزہ جیسے معمولی معاملہ میں کسی پیغمبر نے ایسی بیتابی کی

www.besturdubooks.wordpress.com

اقول: قاضی جی! (شہادت القرآن ص ۸۱، خزائن ج۶ ص ۳۷۷) میں لکھا ہے کہ:

۴ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

۵ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورا ہونے تک فوت نہ ہو۔

۶ ... پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے۔

اب ایمان سے بتاؤ کہ کیا یہ نشان اسی رنگ میں پورے ہوئے جیسا کہ مرزا قادیانی کا الہام تھا۔ کیا مرزا قادیانی کی حیات میں محمدی بیگم بیوہ ہوئی اور مرزا قادیانی کا اس سے نکاح ہوا؟ کچھ حیا بھی ہے۔ یا نامہ اعمال کی طرح کاغذ سیاہ کرتے کافی سمجھے گئے ہیں۔

قال! چھٹا نشان

اگر نکاح کرے تو تین سال اندر فوت نہیں ہوگا۔ (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص ۱۵۸) یہ نمبر برائے وزن بیت ہی ایزاد ہوا ہے۔ ورنہ نمبر ۳ کی موجودگی میں اس کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

اقول! ساتواں نشان

دشمنوں کا استہزاء کا موقعہ ملے گا مگر اللہ تجھے کافی ہوگا۔ اس نشان کا پورا ہونا قادیان میں آکر دیکھو۔ (ص ۲۰)

یہ کوئی پیش گوئی نہ تھی۔ استہزاء کی رسید تو مرزا قادیانی اشتہار ۱۰؍جولائی میں ہی دے چکے ہیں کہ اخبار نور افشاں مورخہ ۱۰؍مئی میں مجھ پر ہنسی ٹھٹھا کیا گیا۔ اب اس بارہ میں مرزا قادیانی کا مرید انہی کی زبان سے سنئے لکھتے ہیں کہ:

”میں نے سنا ہے کہ عید کی تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے۔ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں۔ بلکہ دین اسلام کے دشمن ہیں۔ عیسائیوں کو ہنسانا ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ رسول کے دین کی پرواہ نہیں کرتے۔ ان کا ارادہ ہے کہ اس کو خوار کیا جائے۔ ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں۔ اب مجھ کو بچانا اللہ کا کام ہے۔ اگر میں اس کا ہوں تو وہ مجھے ضرور بچائے گا۔ یہ لوگ میرے خون کے پیاسے میری عزت کے پیاسے ہیں چاہتے ہیں کہ خوار ہو اور اس کا روسیاہ ہو۔ اب تو وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔“ (خط بنام مرزا علی شیر بیگ کلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۵)

۱؎ آتش فرقت میں

www.besturdubooks.wordpress.com

قاضی جی! مرزا قادیانی کے دل کی تڑپ دیکھی؟۔ کیا نکاح نہ ہونے کی صورت میں مرزا قادیانی نے اپنی ذلت، خواری، روسیاہی، بے عزتی تسلیم نہیں کی؟۔ کیا مرزا قادیانی کے مخالف اس معاملہ میں کامیاب نہیں ہوئے۔ کیا ہندو اور مسلمان اور عیسائی مرزا قادیانی کی اس نامرادی پر نہیں ہنسے کیا مرزا قادیانی اپنے اندیشہ کے موافق ذلیل، خوار اور روسیاہ نہیں ہوئے۔ کیا قادیان کا مستا رہ یا مرزائی کمپنی کے سالانہ جلسے مرزا قادیانی کی خود بیان کردہ اس ذلت، خواری اور روسیاہی کا ازالہ کر سکتے ہیں۔

قال: آٹھواں نشان

لڑکی کا نکاح غیر سے ہوا یہ بھی پورا ہوا۔ (ص۲۰)

اقول: یہ تو بڑے ہی کمال کی بات کہی جب لڑکی والوں نے مرزا قادیانی کو کورا سا جواب دے دیا تھا۔ تو لڑکی کا نکاح آخر دوسری جگہ ہی کرنا تھا۔ اس میں پیش گوئی اور نشان کی کون سی بات تھی؟

قال: نواں نشان

"لاتبدیل لکلمات اللہ" سے بتایا کہ یہ سب باتیں ضرور ہوں گی۔ اور کسی کے روکنے سے نہ رکیں گی۔ چنانچہ سب وعدے پورے ہوئے۔ (ص۲۰)

اقول: قاضی جی! اور اگر بیان میں مت ڈالیں کر تغییر الکلام بما لا یرضی به قائله عمل پیرا بھی نہ کرو۔

مرزا جی تو (ازالہ اوہام ص۳۹۶، خزائن ج۳ ص۳۰۵) پر اپنے الہامات یوں لکھتے ہیں کہ: "انہوں نے میرے نشانوں کی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا۔ سو خدا ان کو تیری طرف سے کفایت کرے گا۔ اور اس عورت کو تیری طرف سے واپس لائے گا۔ یہ امر ہماری طرف سے ہے۔ اور ہم ہی اس کے کرنے والے ہیں۔ ہم نے نکاح کر دیا۔ یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو شک نہ کر۔ "لاتبدیل لکلمات اللہ" خدا کی باتیں بدلا نہیں کرتیں تیرا رب جس بات کو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے ہم اس کو واپس لانے والے ہیں۔ آج میں فیصلہ کرنے پر متوجہ ہوا۔ ہم اس کو تیری طرف واپس لائیں گے۔"

یہ کیسے صاف الہامات ہیں۔ جن میں زوجنکہا (ہم نے تیرے ساتھ محمدی بیگم کا نکاح کر دیا ہوا) "الحق من ربك اور لا تبدیل لکلمات اللہ" صرف نکاح کو ظاہر کر رہے

www.besturdubooks.wordpress.com

ہے کہ ہر دو میں مرزا قادیانی کی ثابت قدمی اور کامیابی ان کا حال ہماری کتاب عشرۂ کاملہ اور دیگر کتب تردید مرزائیت میں دیکھو۔ ساری عمر مرزا قادیانی نے کسی سے عالمانہ بحث نہ کی۔ علماء کے مقابلہ میں آتے نہ۔ عدالت میں آئندہ پیش گوئیاں نہ کرنے کے اقرار نامے لکھے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ میں آ کر اپنا کاذب ہونا ثابت کر گئے۔ پھر لاہور میں ہیضہ کے مرض سے انتقال کیا۔ نعش بھی پولیس کے فرشتوں نے ریلوے اسٹیشن تک پہنچائی۔ جسے بڑی جان جوکھوں سے قادیان پہنچایا گیا۔ اگر ان ہی حالات کا نام کامیابی ہے تو مرزائی اس پر فخر کر لیں۔ مبارک ہو!

قال: تیرھواں نشان

"عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا" مرزا قادیانی کی تعریفیں ہوئیں اور وہ کامیاب ہوئے۔ (ص۲۱)

اقول: یہ الہام بھی نکاح آسمانی کے متعلق تھا۔ سو اس میں جتنی تعریف ہوئی دنیا کو معلوم ہے۔ مرزا قادیانی نکاح نہ ہونے سے خود اپنے قول کے مطابق بد سے بدتر ذلیل، خوار، بے عزت اور روسیاہ ہوئے۔ (مفصل دیکھو تردید نشان ششم) اور باقی باتوں کے جواب کے لئے دیکھو بارھویں نشان کی تردید۔

قال: مرزا قادیانی کی صداقت کے ثبوت میں قاضی جی ان تیرہ نشانات کو پیش کر کے لکھتے ہیں کہ یہ مسلم مسئلہ ہے کہ نبوت کا دعویٰ کر کے کوئی جھوٹی پیش گوئی پر قادر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ پیش گوئی کا پورا ہونا نشان صدق ہے۔ (ص۲۲)

اقول: قاضی صاحب! کیا آپ کے گھر کا یہ مرزائی قانون کا مسلمہ مسئلہ ہوگا۔ ورنہ جھوٹے نبی بھی پیش گوئیاں کرتے رہے ہیں۔ اور وہ پوری بھی نکلتی رہی ہیں۔ مثال کے لئے ابن صیاد اور ابن تومرت کا حال پڑھو۔ آنکھیں کھل جائیں گی۔

مسلمہ اصول تو یہ ہے کہ کسی مدعی کی ایک پیش گوئی بھی غلط ثابت ہو تو وہ کاذب اور مفتری ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ آپ کے مضمون کی تردید کے شروع میں ہی مذکور ہوا۔ اب آیئے ہم آپ کو اسی اشتہار ۲۰؍جولائی ۱۸۸۸ء میں جس سے آپ نے مرزا قادیانی کے تیرہ نشان صداقت نکالے ہیں۔ مرزا قادیانی کے تیرہ جھوٹ دکھائیں۔ ذرا عقل و ہوش کی عینک سے دیکھئے گا۔ آپ نے تو بلاوجہ بے جا طور پر محض بات کی پچ میں کاغذ سیاہ کئے ہیں اور ہمارا بیان روز روشن کی طرح صاف ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

۸۔ یہ الہام بھی جھوٹا ثابت ہوا اور مخالف کامیاب ہوئے۔

۹۔ بالکل جھوٹ نکلا۔

۱۰۔ یہ باتیں چونکہ خدا کی طرف سے نہیں تھیں اس لئے جھوٹی ہوئیں۔

۱۱۔ نکاح کے بارہ میں خدا نے مرزا قادیانی کی بہت تسلی کی بلکہ اسے جھوٹا بنایا۔

۱۲۔ پیش گوئی جھوٹی نکلنے پر بہت تعریف ہوئی؟۔

۱۳۔ نہ آپ کا قول سچا نہ آپ کا الہام، الہام جھوٹا، پیش گوئی جھوٹی، مرزا قادیانی جھوٹے، مرزا قادیانی کا مذہب جھوٹا ثابت ہوا۔

اس سے آگے زیر عنوان پیرہواں نشان قاضی جی نے چند اور عنوانات قائم کر کے کچھ خامہ فرسائی کی ہے۔ چنانچہ ہم اس کے متعلق بھی مختصر اظہار خیالات کر کے ناظرین سے انصاف کے خواہاں ہیں۔

قال: قوم کے اقبال اس کے وعدہ میں آڑے آ جاتے ہیں الخ! (ص۳۲)

اقول: اس وعدہ نکاح کے پورا ہونے میں کس قوم کے اقبال آڑے آتے؟ اور اس کے علاوہ فسخ کا کون سا الہام مرزا قادیانی کو ہوا؟۔ پیش گوئی نکاح خدا کی طرف سے تھی۔ لڑکی کا نام لڑکی کے باپ کا نام، دولہا کا تعین، آسمان پر نکاح کر دیا جانا، خدا کا بار بار توثیق نکاح کا یقین دلانا۔ یہ سب یکطرفی اور الہامات کی بناء پر تھا۔ پس اس کی منسوخی کا بھی کوئی الہام ہونا ضروری تھا۔ جیسا کہ آپ نے قرآن سے مثال دی ہے۔

قال: وعدہ میں تغیر وتبدل ہو سکتا ہے الخ! (ص۳۲)

اقول: اس پر مفصل بحث مرزا قادیانی کی ہدایات کی تردید کے تحت اسی باب کے شروع میں ہو چکی ہے۔ مرزا قادیانی خود قاضی کے اصول کے منکر ہیں۔ (دیکھو توضیح مرام ص۰، خزائن ج۳ ص۵۲) لہٰذا آیات قرآنی کے ایسے معنی کرنے والے قاضی صاحب سے اللہ پناہ میں رکھے۔

قال: وعدہ کے سمجھنے میں مامور غلطی کھا سکتا ہے۔ (ص۳۳)

اقول: ایک بار مرزا قادیانی کو اس پیش گوئی کے اصل مراد کی نسبت شک ہوا۔ تو ان کو الہام ہوا ''الحق من ربک فلا تکونن من الممترین'' (ازالہ ص۳۹۸، خزائن ج۳ ص۳۰۶) اس کے علاوہ اور بیسیوں انہام اور الہامی تفسیریں مرزا قادیانی کی پہلے کئی مقامات پر نقل ہو چکی ہیں۔ پس غلطی کا بہانہ بیہودہ ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

پھر مرزا قادیانی کئی جگہ اس اصول کو تسلیم کرتے ہیں کہ علیم سے اگر اجتہادی غلطی ہو جائے تو وہ اس پر قائم نہیں رکھا جاتا۔ بلکہ غلطی دور کر دی جاتی ہے۔ آپ نے بھی قرآن کریم سے جو حضرت نوح علیہ السلام کی مثال دی ہے۔ وہ اس کی تائید کرتی ہے۔ یعنی حضرت نوح علیہ السلام نے انّ ابنی من اھلی کے عام معنی سمجھ کر اپنے بیٹے کے بچائے جانے کی درخواست کی تھی۔ لیکن اس کے اعمال غیر صالح ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے ان کے اہل سے خارج فرمایا۔ اب آپ خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر بتلائیں کہ کیا مرزا قادیانی کو اس نکاح کے متعلق ایک ذرہ برابر بھی شبہ باقی تھا۔ اور اگر کبھی شبہ ہوا بھی تھا تو کیا بذریعہ متواتر الہامات کے دور نہیں کر دیا گیا تھا۔ پھر آپ کا مذکورہ بالا استدلال کیا وقعت رکھتا ہے؟۔

قال: ۵۔ عورت میں بعض کچی شرائط ہو سکتی ہیں۔ (ص۲۵)

اقول: اس کی مفصل تردید مرزا قادیانی کی تاویلات کی تردید میں بیان ہو چکی ہے۔ اور تکذیب کے اشتہار کا بھی وہیں مفصل ذکر ہو چکا ہے۔

قال: مرزا سلطان محمد کا عقیدہ۔ (ص۲۹،۳۰)

اقول: اس کے متعلق آپ نے مرزا سلطان محمد شوہر محمدی بیگم کا خط مورخہ ۱۳؍مارچ ۱۹۱۳ء نقل کیا ہے جس میں اس نے مرزا قادیانی کی نسبت عام مصالحانہ خیالات ظاہر کیے ہیں۔ مگر اس کے مقابلہ میں جب اس سے دینی رنگ میں پوچھا گیا تو اس نے یہ صاف جواب دیا ہے جو ناظرین کی تازگی کے لیے ملاحظہ فرمائیں۔

جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے جو میری موت کی پیش گوئی فرمائی تھی میں نے اس میں ان کی تصدیق کبھی نہیں کی۔ نہ میں اس پیش گوئی سے کبھی ڈرا میں ہمیشہ سے اور اب بھی اپنے بزرگان اسلام کا پیرو رہا ہوں۔ (۲۰؍مارچ ۱۹۲۴ء، ماخوذ از اہلحدیث ۱۳؍مارچ ۱۹۳۳ء)

بغور ملاحظہ فرمائیے مرزا قادیانی کی پیش گوئی اور ان کے دعوؤں سے کس بے باکی سے انکار ہے۔ اور اپنا عقیدہ مطابق بزرگان اہل اسلام ظاہر کیا ہے۔ ایسے عقیدہ والوں کو مرزا قادیانی کافر اور جہنمی قرار دیتے ہیں۔ (دیکھو حقیقت الوحی ص۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص۱۶۷)

پس ایسے شخص کی نسبت آپ کا یہ لکھنا کہ وہ مرزا قادیانی سے نہایت درجہ کا حسن ظن رکھتے ہیں۔ اور اپنے خیال میں انہوں نے بیعت تک کر لیا ہے۔ محض غلط اور بے بنیاد بات ہے۔ ویسے ہر ایک مہذب اور شریف آدمی کا قاعدہ ہے کہ کسی مرے ہوئے انسان کو خواہ مخواہ برا نہیں کہا کرتے۔ مرزا قادیانی تو ایک طرح سے سلطان محمد کے خسر بھی ہوتے تھے۔ کیونکہ محمدی بیگم مرزا

www.besturdubooks.wordpress.com

۹ن۲

قال: تقدیر مبرم سے متعلق ... حضرت مجدد الف ثانیؒ کا ایک قول نقل کر کے دیا تھا۔

(مکتوبات جلد اوّل ص ۲۱۷)

"حضرت جیلانی قدس سرہ در رسائل خود نوشتہ اند کہ در تقدیر مبرم ہیچکس را مجال نیست کہ تبدیل بدہد مگر مرا کہ اگر خواہم آنجا ہم تصرف کنم"

اس کو بھی آپ نظر انداز کر گئے۔ ابن خضر جو کہ ناسخ رہے کہ:

ہاتھ میں اپنے میں لوہے کا قلم رکھتا ہوں

اقول: مولوی شاہ احمد صاحب نے اس کا جواب دیئے ہیں یا نہیں ہمیں معلوم نہیں لیکن آپ کے لوہے کے زنگ خوردہ قلم کو ہم تو ذکر رکھاتے ہیں۔ تکبر اور انانیت بہت مذموم خصلتیں ہیں۔

تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندان لعنت گرفتار کرد

نیز کسی کا شعر ہے:

حباب بحر کو دیکھو کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

اول تو حوالہ ہی آپ نے غلط دیا ہے کہ مکتوب نمبر ۲۱۷ کو ص ۲۱۷ ظاہر کیا ہے۔ دوسرے شاید کسی سے سن لیا ہوگا۔ ورنہ اصل مقام کو مکتوبات میں دیکھ لیا ہوتا تو یوں آپ کی ایمانداری کی پردہ دری نہ ہوتی۔ مکتوب نمبر ۲۱۷ کو پڑھو جس میں حضرت مجددؒ نے حضرت جیلانی قدس سرہ کا قول بالا تو نقل کر کے اپنا کشف خود بھی تحریر کرنے کے بعد یہ تشریح فرمائی ہے کہ:

"محض فضل وکرم ظاہر ساختند کہ قضائے معلق بر دو گونہ است قضائے ہست کہ تعلیق او در لوح محفوظ ظاہر ساختہ اند۔ وملائکہ را بر آں اطلاع دادہ۔ وقضائے کہ تعلیق او نزد حق است جل شانہ وبس، و در لوح محفوظ حکم قضائے مبرم دارد۔ وایں قسم آخیر از قضائے معلق نیز احتمال تبدیل دارد۔ در رنگ قسم اول از آنجا معلوم شد کہ سخن سید موصوف حضرت جیلانی قدس سرہ بایں قسم است کہ صورت

www.besturdubooks.wordpress.com

قضائے مبرم دارد نہ بقضاء کہ بحقیقت مبرم است کہ تصرف وتبدیل دراں محال است عقلاً وشرعاً" ﴿مجھ پر اللہ کے فضل وکرم سے ظاہر کیا گیا کہ قضائے معلق دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک وہ جس کا معلق ہونا لوح محفوظ میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور فرشتوں کو اس کی خبر دی گئی ہے۔ دوسری وہ جس کا معلق ہونا صرف خدا تعالیٰ کے ہی پاس ہے۔ اور لوح محفوظ میں قضائے مبرم کی شکل رکھتی ہے۔ اور قضائے معلق کی اس دوسری قسم میں بھی پہلی قسم کی طرح تبدیلی کا احتمال ہے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ سید قدس سرہ کا قول بھی اس دوسری قسم پر ہی موقوف ہے۔ جو قضائے مبرم کی صورت رکھتی ہے۔ نہ اس قضاء پر جو در حقیقت مبرم ہے۔ کیونکہ عقلاً وشرعاً اس میں تصرف وتبدیل محال ہے۔﴾

افسوس ہے کہ قاضی صاحب نے یہ حوالہ بددیانتی سے درج رسالہ کیا ہے۔ یہ کیا آپ نے اس مکتوب کو پڑھا تک نہیں۔ اگر غور سے دیکھ لیا ہوتا تو شاید ذہین حیثیت قضائی ان سے یہ غلطی نہ ہوتی۔ جس سے آپ کی علمیت ودیانت کا پول کھل جاتا ہے۔

قال: ایک اور ثبوت اس جگہ جناب احمد مرزائی اور مرزا سلطان محمد شوہر محمدی بیگم کی ملاقات کا حال درج کر کے مرزا قادیانی سے اس کا حسن ظن ہونا ظاہر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اسی وجہ سے عذاب موت اس سے ٹل گیا۔

اقول: مرزا سلطان احمد کے دینی خیالات کا اندازہ ان کی اس تحریر سے ہو سکتا ہے۔ جو ہم نے ابھی نقل کی ہے۔ ورنہ بلحاظ تعلقات رشتہ داری بلکہ اپنا بزرگ (بیوی کا ماموں) ہونے کے اگر انہوں نے کسی مرزائی کے سامنے مرزا قادیانی کے عقائد سے بیزاری ظاہر نہیں کی تو اس سے عقیدت کوئی بھی ثابت نہیں ہوتی۔

قال: وعدہ کے بہت سے حصوں کا پورا ہو جانا دلیل صدق ہے۔ نشان زیر بحث کے چودہ حصص میں سے تیرہ پورے ہو گئے۔ چودھویں کی بناء پر کسی کو تکذیب کا حق نہیں۔

(ملخصاً ص ۲۴،۲۵)

اقول: آپ کے ان تیرہ نشانات کو بے نشان کیا جا چکا ہے۔ لہٰذا یہ استدلال بھی غلط اور لغو ہے۔ علاوہ ازیں اسی اشتہار سے تیرہ جھوٹ مرزا قادیانی کے دکھائے جا چکے ہیں۔ انہیں دیکھ کر جواب میں منہ ڈال لیجئے۔ اور بفرض محال اگر آپ کا یہ اصول تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ اگر کسی کی تیرہ چودہ کی کچھ خبریں غلط اور کچھ صحیح نکلیں۔ تو اسے صادق اور مستجاب ماننا چاہئے۔ تو پھر آپ کو ابن صیاد اور ابن تومرت وغیرہ مدعیان نبوت کو نبی ماننے میں کیوں تامل

www.besturdubooks.wordpress.com

ہے۔ اور کیا اس اصول پر آپ سب رمالوں، جفاروں اور نجومیوں کو نبی یا شریک نبوت مانتے ہیں؟ جن کی پیش گوئیاں سچی اور جھوٹ دونوں قسم کی ثابت ہوتی ہیں۔

قال: ضروری نہیں کہ تمام وعدہ نبی کی زندگی میں پورا ہو الخ! (ص ۳۵)

اقول: کیا مرزا قادیانی سے یہ نکاح ان کے مرنے کے بعد بھی ہو سکتا ہے۔ جو ابھی اس وعدہ کے پورا ہونے کی امید دلائی جا رہی ہے۔ قاضی جی ہوش کی دوا کرو اور مرزا قادیانی کے الہامات پر مکرر غور کرو۔

قال: ضروری نہیں کہ جس سے وعدہ کیا جائے۔ اسی کو ملے الخ! (ص ۳۵،۳۶)

اقول: عجب تجاہل ہے۔ الہامات زوجنکہا! "یردها الیک الحق من ربک فلا تکونن من الممترین۔ لا تبدیل لکلمات اللہ" سب کو قاضی جی نے بستہ فراموشی میں باندھ لیا۔ جب کہ ہو رہے الہامات یہ نکاح آسمان پر مرزا قادیانی کے ساتھ ہوا۔ اور انہی کی طرف اس لڑکی نے واپس آنا تھا۔ اور مرض بالموت جیسی حالت میں ان کو الہام ہوا تھا کہ نکاح کے بارے میں شک نہ کر۔ خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔ پھر یہ دعویٰ کہ پیش گوئی کسی اور کے ساتھ نکاح ہونے سے بھی پوری ہو سکتی ہے۔ ایک بیہودہ بات نہیں تو اور کیا ہے؟

قال: پانچ نبیوں کے حکم میں ہیں۔ اس کے تحت حدیث شریف شام مدائن اور یمن کے خزانوں کی چابیاں ملنے کی درج کی ہے۔ (ص ۳۶،۳۸)

اقول: آپ کا استدلال کہ آنحضرت ﷺ نے اعطیت کا لفظ فرمایا تھا کہ مجھے ان مقامات کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں۔ مگر یہ مقامات آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ نے فتح کیے۔ اس پیش گوئی کے متعلق باطل ہے کیونکہ نکاح مرزا قادیانی سے ہونا تھا جو بطور نشان صداقت مسیحیت تھا۔ اولاد مرزا قادیانی کے نطفہ سے بطور نشان پیدا ہونی تھی۔ جب مسیحیت کے یہ دعوے صدق نشان ختم ہو گئے تو اب کون سی صورت باقی ہے جو آپ یعنی پوری کر سکتے ہیں۔ کچھ خدا کا خوف بھی کرنا چاہئے۔ اس طرح الٹی سیدھی باتیں بنانے سے کچھ فائدہ نہیں۔

قال: مناسبت سے بھی اس کا جانشین بھی مراد ہوتا ہے۔ (ص ۳۸)

اقول: یہاں قاضی جی نے حکیم نور الدین کا مضمون نقل کیا ہے۔ جس کی تردید پہلے ہو چکی ہے۔

قال: وعدہ منسوخ بھی ہو جاتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے: "یمحو اللہ مایشاء ویثبت اور ماننسخ من آیة اوننسها" یعنی یہ نکاح کا نشان بھی پہلے تاخیر میں ڈالا گیا اور پھر اس

www.besturdubooks.wordpress.com

ہوتا۔ کیونکہ ایسا سمجھنا نصوص قرآن شریف کے خلاف ہے۔ اور اس سے خدائے قدوس پر الزام عائد ہوتا ہے۔ جسے مرزا قادیانی بھی مانتے ہیں۔ (دیکھو تحفہ مرام ص ۸ و خزائن ج ۳ ص ۵۵)

قال: ایک اور شہادت (یہاں قاسمی جی) نے حضرت امام شافعی، بیضاوی، رازی، زمخشری وغیرہ کے اقوال وعید کے ٹل جانے کے متعلق نقل کئے ہیں۔ اور بالآخر لکھا ہے کہ محققین کا اتفاق ہے کہ وعید توبہ استغفار، صدقہ اور رجوع الی الحق سے ٹل جاتی ہے۔ اور اسی پر اپنا مضمون ختم کر دیا ہے۔ (ص ۲۴،۲۳)

اقول: اس بارہ میں آپ کو حضرت مجدد الف ثانی کا نہایت صاف و روشن بیان دیکھنے کی توجہ دلائی جاتی ہے۔ جو ہم مرزا قادیانی کی تاویل اول کے رد میں اسی باب میں نقل کر چکے ہیں۔ اب نئے دیکھو اور سوچو کہ نکاح آسمانی کی پیش گوئی کو مرزا قادیانی نے اپنی صداقت کا نہایت عظیم الشان نشان بتایا تھا اور نکاح کے لئے اول تو کوئی شرط وقت الہام میں تھی نہیں۔ لیکن اگر کوئی شرط تھی بھی تو وہ پوری ہو کر نکاح ہو جانا لازمی تھا۔ کیونکہ نشان نکاح مرزا قادیانی کے لئے وعدہ تھا۔ اور بقول مرزا قادیانی و مرزائیان ان کے مخالفوں کے لئے وعید۔ اور اس اصول کو آپ خود تسلیم کرتے ہیں کہ وعید کا توبہ استغفار صدقہ وغیرہ سے ٹل جانا ممکن ہے۔ اور یہ بھی ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ مرزا قادیانی کا مد مقابل مرزا سلطان محمد ایک منٹ کے لئے بھی اس پیش گوئی سے نہیں ڈرا۔ نہ توبہ و استغفار کر کے اپنے عقائد کی اصلاح کے بعد مرزا قادیانی پر ایمان لایا۔ پھر یہ پیش گوئی اگر وعیدی تھی تو بلاوجہ اور بے سبب ٹل کیوں گئی؟۔ اور دوسری طرف مرزا قادیانی وعدہ نکاح منکوحہ بطور نشان اور نشانات صداقت سے کیوں محروم رہ گئے؟۔ یوں خواہ مخواہ کاغذات سیاہ کئے جانا اور ضد کو نہ چھوڑنا اور مخلوق خدا کو دھوکے میں ڈالنا دہری بات ہے۔ جو تقویٰ اور خشیت اللہ کے صریح برخلاف ہے۔

اس کے بعد قاسمی جی نے زیر عنوان تتمہ مضمون کچھ چند بے جا باتیں دہرائی ہیں۔ جن کا اوپر ذکر ہو چکا اور بطور نشان صداقت چند عورتوں اور بچوں کا مرزائی ہو جانا بڑے فخر سے شائع کیا ہے۔ مگر ان لوگوں کے مرید ہونے کی کوئی تاریخ نہیں بتائی جس سے معلوم ہو جاتا کہ پیش گوئی اول اڑھائی سال کے زمانہ میں کون کون ان میں سے مرزا قادیانی پر ایمان لائے۔ جس کی وجہ سے میعاد مقررہ ٹل کر پیش گوئی کی میعاد مرزا قادیانی کے دم واپسیں تک لمبا کیا گیا۔ اور پھر اس بعد کے زمانہ میں کس کس کی توبہ استغفار سے موت کا پیالہ مرزا سلطان محمد صاحب سے ٹل کر مرزا

www.besturdubooks.wordpress.com

قادیانی کے نصیب ہوا۔ دیکھیے سلطان محمد اور محمدی بیگم۔ وہ اب تمام مسلمان ہیں۔ اور ابتداء سے ہی مسلمان ہیں۔ جس کا ثبوت دیا جا چکا ہے۔

چلتے چلتے قاضی جی کو پھر تقدیر مبرم سوجھی ہے اور چند اعتراضات قائم کر کے جواب دہی کی کوشش کرتے ہیں۔

قال: تقدیر مبرم کے متعلق پھر قاضی جی لکھتے ہیں کہ تقدیر مبرم بھی بدل جاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنے مکتوب میں فرماتے ہیں جلد اول ۲۱۷۔ "حضرت جیلانی قدس سرہ در رسائل خود نوشتہ اند کہ در قضائے مبرم ہیچ کس را مجال نیست کہ تبدیل بدہد، مگر مرا کہ اگر خواہم آنجا ہم تصرف کنم۔"

اقول: قاضی جی! اللہ سے ڈرو، ان حوالوں میں تو آپ کے اس حوالہ کا تانا بانا ہم ترتیب سے کئی صفحوں میں دیکھ چکے ہیں۔ اور حوالہ کی غلطی بھی ثابت کی گئی ہے۔ یہاں پھر حوالہ غلط درج کیا ہے۔

حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمہ کا ہرگز ہرگز یہ عقیدہ نہ تھا کہ تقدیر مبرم بدل جاتی ہے۔ جیسا کہ آپ نے لکھا ہے۔ ہمت ہے تو میدان میں نکل کر سامنے آؤ۔ اور حضرت ممدوح کے اقوال سے تقدیر مبرم کا بدل جانا ثابت کرو تو ہم بھری مجلس میں آپ کے ہم عقیدہ ہونے کو تیار ہیں۔ اور اگر ثابت نہ کر سکو تو بھری مجلس میں آپ کو اپنے عقائد باطلہ اور دجال قادیانی سے توبہ کا اعلان کرنا ہوگا۔ اگر آپ کے نزدیک مذہب و عقائد کوئی ضروری شے ہے تو امید ہے کہ آپ اس خاتم ﷺ کو مجبور کرنے کی آپ جرأت نہ کریں گے۔

قاضی صاحب کسی وجہ سے اس مطالبہ سے اعراض کریں تو ہم اس کے لئے تمام مرزائیوں کو صلائے عام دیتے ہیں۔

قال: اعتراض دوم کیا۔ سائل نکاح تو زمین پر ہونا چاہئے تھا۔ کا جواب دیتے ہیں کہ ابو امامہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خدیجہ الکبریٰ سے فرمایا کہ اللہ نے میرا نکاح حضرت مریم بنت عمران اور کلثوم ہمشیرہ موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کی بی بی کے ساتھ کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ مبارک ہو یا رسول اللہ کیا یہ نکاح زمین پر ہوئے تھے حالانکہ فرمایا کہ اللہ نے نکاح کر دیا۔

اقول: قاضی جی! جب حضرت رسول اللہ ﷺ نے ان نکاحوں کے ہونے کا ذکر فرمایا ہے کیا اس وقت حضرت مریم، حضرت کلثوم اور فرعون کی بی بی اس زمین پر موجود تھیں؟ نہیں مگر

www.besturdubooks.wordpress.com

گے۔ کیونکہ آپ قاضی ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ سوالوں اور دعاؤں کا قبول کرنا یا نہ کرنا مالک حقیقی اور حکیم لم یزل کی حکمت و مصلحت پر مبنی ہے۔ ڈاکٹر اور طبیب بیمار سے پوچھتے ہیں کہ کیا کھانے کو جی چاہتا ہے تو کہا لو۔ بیمار کسی خاص شے کا نام لیتا ہے۔ مگر ڈاکٹر اپنی رائے میں وہ اس کے لئے مضر ہے تو اس سے منع کر کے دوسری غذا تجویز کرتے ہیں۔ پس آپ کا ذکر اسے تکلف وعدہ محض لغو ہے۔ باقی رہا پیش گوئی کی شرائط کا ولی اللہ کی نظر سے مخفی رہنا اور ان کا اس سے دھوکا کھا جانا۔ جو آپ نے بحوالہ قول حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نقل کیا ہے۔ اوّل تو اس نقل کے ساتھ آپ نے کسی مکتوب کا حوالہ نہیں دیا۔ دوسرے ہم کئی جگہ مفصل بحث کر چکے ہیں کہ اس پیش گوئی کی تمام جزئیات پر مرزا قادیانی بذریعہ الہامات مطلع ہو چکے تھے۔ اس لئے یہ عذر لنگ ناقابل پذیرائی ہے۔

”الحمد للہ کہ قاضی محمد ظہور الدین اکمل کی ہدایت کا کافی اور مکمل جواب ان اوراق میں دیا جا چکا ہے۔ بہتر ہوتا کہ قاضی صاحب مسلمانوں کے اعتراضات کے جواب میں یہ رسالہ لکھنے کی تکلیف نہ فرماتے۔ جو صرف رطب و یابس از کذب و تزویر کا مصداق اور محض تک بندیوں کا مجموعہ ہے۔ مرزائیوں میں یہ رسالہ بڑے دعوؤں سے شائع ہوا ہے اور دعویٰ ہے کہ نکاح آسمانی کے متعلقہ تمام اعتراضات کا کافی اور شافی جواب لکھے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں میں تحقیق حق کا مادہ اور جذبہ اسلامی بھی ختم ہو کر رہ گئی ہے کہ قرآن و حدیث کے معنے خلاف منشاء خدا نے عزوجل اور رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہیں۔ بزرگان دین کے اقوال اور تفاسیر معتبرہ سے رو گردانی کی جاتی ہے۔ خود مرزا قادیانی کے مصنفات سے انحراف کیا جاتا ہے۔ مگر شیطان کی غیرت شرم نہیں آتی۔ اب شتاب جواب لکھیں اور سفید کاغذ اس کو سیاہ کرنا حقیقت کا فرض کیا ہے۔ خواہ اس روشنائی سے ان کے نامہ اعمال میں مزید سیاہی کا ہی اضافہ ہو جائے۔ بھئے آؤ میرے اللہ سے ڈرو جھوٹ اور سچ کا موازنہ کرو۔ حق کو قبول کرو اور باطل پر لعنت بھیجو۔ یہ طریق تحقیق نہیں کہ مرزا قادیانی کے ایک جھوٹ کو چھپانے اور سچ ثابت کرنے کے لئے (معاذ اللہ منہا) خدا اور رسول کے کئی جھوٹ ثابت کئے جائیں۔ آخر خدا کو بھی منہ دکھانا ہے گے۔“

ے...... مرزا محمود احمد خلیفہ ثانی کی تقریر احمد بیگ والی پیش گوئی

مرزا محمود احمد قادیانی کا ناظرین سے تعارف کرانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ آپ مرزا قادیانی کے بیٹے اور قادیانی گدی کے دوسرے خلیفہ ہیں۔ سنا ہے کہ آپ نے پیش گوئی نکاح کے متعلق خاص طور پر جداگانہ مضامین بھی لکھے تھے۔ مگر افسوس کہ وہ ہمیں نہیں ملے ورنہ انہیں بھی

www.besturdubooks.wordpress.com

اس رسالہ میں زیر بحث لایا ہوتا۔ رسالہ احمد بیگ والی پیش گوئی (جس پر نمبر گذشتہ میں تبصرہ کیا گیا ہے) کا ضمیمہ میں قاضی صاحب مؤلف رسالہ نے خلیفہ قادیانی کی کسی تقریر کا اقتباس درج کیا ہے۔ جو ہمارے نئے جدید وجہ مستند ہے کہ خود مرزا جی کا خاندانی قادیانی منطق کا چھپا ہوا ہے لہٰذا اس پر بھی بقدر ضرورت روشنی ڈالی جاتی ہے۔ شروع مضمون میں خلیفہ قادیانی اپنے خاندان کے بزرگوں میں بعد ازاں رسومات اور شرکیات و بدعات کا رواج ہو جانا ظاہر کر کے فرماتے ہیں کہ:

"ان حالات کو دیکھ کر مرزا قادیانی کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مرزا احمد بیگ کی بڑی لڑکی کے رشتہ کے لئے آپ کوشش کریں کہ شاید اسی قسم کے رشتہ کے سبب سے ان لوگوں کی اصلاح میں زیادہ مدد ملے۔ ان لوگوں کی اصلاح کی کوئی صورت ہو جائے۔ جب تحریک کی گئی تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ رشتہ کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ یہ تو آپ کی رشتہ میں بھتیجی لگتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو آنحضرت ﷺ کی ایک شادی آپ کی چچا زاد بہن سے ہوئی تھی۔ یہ جائز ہے جب اس عورت سے کہا کہ انہوں نے بھی چچا زاد بہن سے نکاح کیا۔ نعوذ باللہ من ذالک (گویا ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی ہتک کی تھی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت رنج ہوا۔ اور آپ نے اس امر میں خدا تعالیٰ کی طرف توجہ فرمائی۔ الہام ہوا کہ اس گستاخی کی سزا میں اب ان کے لئے یہ بات مقرر کی جاتی ہے کہ یہ اس لڑکی کا رشتہ آپ سے کریں اور اگر نہ کریں گے تو پھر ہر طرح کا عذاب نازل ہوگا۔ اور اسی وقت یہ الہام بھی ہوا کہ "توبی توبی فان البلاء علی عقبک" اے عورت توبہ توبہ کر کیونکہ بلا تیرے پیچھے آرہی ہے۔ غرض جب یہ معاملہ ہوا تو اس وقت ہی حضرت نے پیش گوئی شائع فرمائی کہ اگر یہ نکاح مجھ سے نہ ہوا تو اس لڑکی کا خاوند تین سال میں اور جس سے نکاح ہوگا۔ وہ ڈھائی سال میں فوت ہوں گے۔ چنانچہ نکاح کے بعد احمد بیگ مر گیا۔ اس کے خاندان میں کہرام مچ گیا اور مرزا سلطان محمد پر بھی خوف طاری ہو گیا۔ اس نے مرزا قادیانی کی ہتک کرنے سے پرہیز کیا بلکہ یہ لکھا کہ میں مرزا قادیانی کو نیک اور خادم اسلام سمجھتا ہوں۔ خاندان کے لوگ بھی خدا کے خوف سے ڈر گئے۔ اور بدعات و رسوم سے توبہ کی تو پھر کوئی وجہ نہ تھی کہ ان کو عذاب ملتا۔ پس خدا رحمن و رحیم ہے۔ وہ توبہ اور رجوع کرنے والے پر رحم فرماتا ہے۔ مرزا سلطان محمد نے رجوع کیا اور ان سے عذاب ٹل گیا۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ اگر مرزا سلطان محمد کو شوخی پر آمادہ کریں۔ مرزا قادیانی کا اعلان موجود ہے۔ اگر وہ شوخی کرے گا تو بچ نہیں سکتا۔ اس کا تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ اگر اسی طرح نہ ہو جس طرح حضرت مسیح موعود نے کہا ہے تو پھر بے شک جو چاہیں ہم پر الزام دیں۔" (ملخص از ص ۳۳ تا ۵۲ رسالہ احمد بیگ والی پیش گوئی)

www.besturdubooks.wordpress.com

خلیفہ قادیانی کی اس تقریر میں جو فقرات قابل غور ہیں۔ ذیل میں ان کے متعلق مناسب تشریح کی جاتی ہے۔

۱ مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کے نکاح کا پیغام بخط خود احمد بیگ کو دیا (اپنی تصانیف میں ظاہر کیا ہے۔ (دیکھو کتاب آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۶، ۵۷۲، ۵۷۳، ۲۸۳ خزائن ج ۵ ص ایضاً، اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۵۸، سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۹۳ روایت نمبر ۱۷۴)

لیکن خلیفہ قادیانی لکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ ان لوگوں کی ہدایت کی اصلاح کے لئے اس رشتہ کی کوشش کریں۔ یہ ہر دو بیانات مختلف ہیں۔

۲ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دعا کی تھی سو خدا نے وہ دعا قبول کر کے یہ تقریب قائم کر دی کہ احمد بیگ اپنی بہن کی زمین ہبہ کے لئے ہماری طرف متوجہ ہوا۔ اس وقت ہمیں الہام ہوا کہ اس لڑکی کا نکاح کے لئے درخواست کر۔ (حوالہ مذکور)

مگر خلیفہ قادیانی لکھتے ہیں کہ جب مرزا قادیانی نے اپنے خیال سے ہی اس رشتہ کی تحریک کی تو ان لوگوں نے انکار کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ کی ہتک کی جس کا مرزا قادیانی کو رنج ہوا۔ اس پر الہام ہوا کہ اس گستاخی کی سزا میں یہ بات مقرر کی جاتی ہے کہ یہ رشتہ آپ سے ہو ورنہ عذاب نازل ہوگا۔ یہ دونوں بیانات بھی متضاد ہیں۔

۳ صاحبزادہ قادیانی اس لڑکی کو مرزا قادیانی کی بھانجی بتلاتے ہیں۔ مگر مرزا قادیانی اسے اپنی چچازاد بہن کی لڑکی (یعنی بھانجی) ظاہر کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے شجرہ نسب منسوبہ کتاب ہذا میں بھی دکھایا ہے۔

بھانجی اور بہن کی لڑکی دو مختلف رشتے ہیں

۴ خلیفہ قادیانی لکھتے ہیں کہ احمد بیگ کے مرنے سے اس کے خاندان میں کہرام پڑ گیا۔ اور محمدی بیگم کے شوہر پر خوف طاری ہو گیا۔ اس نے مرزا قادیانی کی ہتک کرنے سے پرہیز کیا۔ بلکہ ان کو نیک اور خادم اسلام لکھا اس لئے سلطان محمد سے عذاب ٹل گیا۔

سلطان محمد کی زندگی کی آخری تاریخ پیش گوئی مرزا قادیانی ۲۱ اگست ۱۸۹۴ء تھی۔ اور اس کی جس تحریر میں مرزا قادیانی کو نیک اور خادم اسلام لکھنا بتلایا جاتا ہے۔ اس کی تاریخ تحریر ۲۱ مارچ ۱۹۱۳ء ہے۔ تعجب ہے کہ مرزا قادیانی کی تعریف تو کی جائے ۱۹۱۳ء میں مگر اس کے اثرات ظاہر ہو جائیں اس سے ۲۰ سال پہلے یعنی ۱۸۹۴ء کے ۲۱ اگست تک اس کی موت ٹل جائے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

باقی رہا اس کا خوف وغیرہ اس پر پہلے کئی جگہ مفصل بحث ہو چکی ہے۔ وہ خود اپنی تحریر مورخہ ۳؍ مارچ ۱۹۲۳ء میں پیش گوئی سے عذر نے پر مرزا قادیانی کو سچا سمجھنے سے قطعی انکار کرتا ہے۔ گویا مرزا قادیانی کو مفتری علی اللہ اور کاذب قرار دیتا ہے۔

(دیکھو حقیقت الوحی ص۱۳۳، خزائن ج۲۲ ص۱۶۸)

۷ ... صاحبزادہ قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا سلطان محمد سے شوخی کرا کر دیکھ لو اور تجربہ کر لو۔ اگر اسی طرح نہ ہوا جس طرح مرزا قادیانی نے کہا تھا تو ہم ملزم ہیں۔

مرزا سلطان محمد کی تحریر ۳؍ مارچ ۱۹۲۳ء اس کتاب میں نقل ہو چکی ہے۔ جس میں اس نے اپنا عقیدہ برخلاف مرزا قادیانی اور پیش گوئی کی بے وقعتی صاف لفظوں میں ظاہر کر دی ہے۔ اس وقت وہ بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہیں۔ اب جب کہ شوخی بھی ہو چکی ہے۔ ہم خلیفہ قادیانی سے دریافت کرتے ہیں کہ انجام حسب قول مرزا قادیانی کیسے ہوگا۔ مرزا قادیانی تو کہا کرتے تھے کہ سلطان محمد مرے گا۔ اور ہمارا محمدی بیگم سے نکاح ہوگا۔ لیکن اب کسی وقت اگر سلطان محمد کی اجل آگئی۔ جو ہر شخص کے لئے آنی لازمی ہے تو کیا محمدی بیگم سے نکاح کرنے کے لئے مرزا قادیانی دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے؟۔ بہر حال الزام تو آپ پر قائم ہی رہا۔ اور بقول آپ کے وہ نتیجہ کس طرح مترتب ہو سکتا ہے جس طرح مرزا قادیانی نے لکھا ہے؟۔

ناظرین! آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے یہ قادیانی پیشواؤں کے نکات قرآنیہ اور معارف حقہ کہ باپ کچھ کہتا ہے۔ بیٹا کچھ اور بکتا ہے۔ اور جواب دینے کے جوش میں کچھ پتہ نہیں رہتا کہ منہ سے کیا نکل رہا ہے۔ اور کہنا کیا چاہئے تھا۔ مرید اندھا دھند آمنا وصدقنا کہے جاتے ہیں۔

۸ ... مولوی جلال الدین شمس سکھوانی کا مضمون کمالات مرزا

مولوی ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری نے ایک مختصر رسالہ شہادات مرزا یا عشرہ مرزائیہ لکھ کر مرزائیوں کو اس کی تردید کے لئے مخاطب کر کے ایک ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا تھا۔ مگر مرزائیوں کی طرف کسی نے انعام حاصل کرنے کے لئے جواب لکھ کر منصفوں سے فیصلہ کرانے کی جرأت نہیں کی۔ تاہم مرزائی امت کی تشفی کے لئے مضمون مندرجہ عنوان اپریل ۱۹۲۳ء کے ریویو آف ریلیجنز (قادیانی رسالہ) میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کے جس حصہ میں جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کے اعتراضات متعلق نکاح آسمانی کا جواب دیا گیا ہے۔ اس پر تنقید کی جاتی ہے۔

قاضی ظہور الدین اکمل ایڈیٹر رسالہ مذکورہ نے مضمون نقل کرنے سے پیشتر فاضل سکھوانی کی فضیلت اور خلوص کی تعریف کر کے مضمون کی تحریر کے متعلق بہ تائید ربانی کا ان کے شامل

www.besturdubooks.wordpress.com

نازل ہونا بیان کیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ باوجود اس دعوائے فضیلت خصوصی اہل ربانیہ ربانی کے اس مضمون کو مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلے میں پیش کرنے اور منصفان سے فیصلہ کرانے کی ہمت نہیں کی گئی۔ شاید اوعیانہ والی شکست پیش نظر ہو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے چوتھی اور پانچویں شہادت متعلق نکاح آسمانی دعوت مرزا سلطان احمد قادیانی اپنے رسالہ میں درج کر کے ان پر مواخذات قائم کئے ہیں۔ جن سے عہدہ برآ ہونے کے لئے شمس صاحب نے خوب ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔ جس کی کیفیت ناظرین خود ملاحظہ فرمائیں گے۔

قال: اس سوال کا جواب کہ نکاح کیوں نہ ہوا مسیح موعود خود فرماتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۳ روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۰ و انجام آتھم ص ۲۳۱ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً) کہ نکاح والد احمد بیگ کی ہلاکت پر موقوف تھا۔ اور اس کی ہلاکت اس کی پہلی حالت کے رجوع پر موقوف تھی۔ اس نے پہلی حالت کی طرف رجوع نہ کیا۔ ہلاک نہ ہوا جب ہلاک نہ ہوا نکاح نہ ہوا۔

(کمالات مرزا ص ۱۳، ۱۴)

اقول: اس کا مفصل جواب مرزا قادیانی کی تاویلات کی تردید میں دیا گیا ہے۔

قال: نکاح کا وعدہ شرطی ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت جویریہؓ کے والد کا قصہ حدیث شریف میں مذکور ہے۔ (ص ۱۴)

اقول: اس حدیث کے متعلق رسالہ احمد بیگ والی پیش گوئی کی تردید میں مفصل بیان ہو چکا ہے۔

قال: امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ اولیاء اللہ کے کشوف غلط واقع ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے خلاف ظہور میں آتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ در حقیقت وہ واقعہ مشروط بشرائط ہوتا ہے۔ اور صاحب کشف کو شرط کی اطلاع نہیں ہوتی۔ (مکتوب نمبر ۲۷۰) ایسا ہی حضرت مسیح موعود (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۰ روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۵۶۸) میں سید عبدالقادر جیلانیؒ کے قول کی تشریح کرتے ہیں۔ پس اگر تسلیم کر لیا جائے کہ بعض مخفی شرائط کی وجہ سے نکاح نہ ہوا تو اس سے اصل الہام باطل ثابت نہیں ہوتا۔ (کمالات مرزا ص ۵)

اقول: حوالہ غلط ہے۔ مکتوب ۲۷۰ کے بجائے ۲۱۷ چاہئے۔ ہم کئی جگہ ثابت کر چکے ہیں کہ پیش گوئی نکاح کا کوئی پہلو مرزا قادیانی پر مشتبہ نہیں رہا تھا۔ اور پیش گوئی وقتی الہام اور مضمون

www.besturdubooks.wordpress.com

الہامی اقوال پر بھی اور اللہ تعالیٰ کی قسموں کے ساتھ بیان کی گئی تھی۔ جب بھی ذرا سا شبہ ہوا تو اس کا ازالہ الہام کے ذریعہ ہی ہوتا رہا۔

پھر حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا قول کشوف اولیاء اللہ کے متعلق ہے اور مرزا قادیانی کو دعویٰ تھا۔ نبوت، رسالت، وحی، الہام اور ما ینطق عن الھوی کا پس فرق ظاہر ہے۔

قال: ”ما ننسخ من آیتہ او ننسھا“ اور ”یمحو اللہ ما یشاء و یثبت“ کی رو سے نشان بدلا جاسکتا ہے۔ یا اس کا کچھ حصہ محو ہو سکتا ہے۔

اقول: اس کا جواب قاضی ظہور الدین صاحب کے رسالہ کی تردید میں مفصل بیان ہو چکا ہے۔

قال: بعض وقت ملہم ایک بات پر زور دیتا ہے کہ ضرور ہو کر رہے گا۔ اور اسے قابل محو قرار نہیں دیتا۔ مگر در حقیقت وہ قابل محو ہوتا ہے۔ اس کا جواب امام ربانی مکتوب نمبر ۲۰۸ میں یوں دیتے ہیں۔ ایک حکم لوح محفوظ کے احکام سے عارف پر ظاہر ہوا۔ جو فی نفسہ قابل محو و اثبات اور از قبیل قضاء معلق تھا۔ مگر اس عارف کو اس تعلیق کی خبر نہیں ہوئی۔ اس صورت میں اگر وہ اپنے علم کے مطابق حکم دے تو اس میں احتمال تخلف ہے۔ پس اسی طرح یہ نکاح خدا کے نزدیک قابل محو تھا محو کر دیا گیا۔ اس میں اعتراض کیا ہے۔ (کمالات مرزا ص ۱۳۱۵)

اقول: اس کا جواب چند سطور میں اوپر ہی دیا جا چکا ہے۔ اور اس سے پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔ مزید اطمینان کے لئے مرزا قادیانی کی (ازالہ اوہام ص ۲۰۸، خزائن ج ۳ ص ۳۰۶) دیکھنا چاہئے۔ جس میں ایسی اجتہادی غلطی کا فی الفور رفع کرنا بیان کیا گیا ہے۔ پس اول تو مرزا قادیانی کو نکاح کے متعلق شبہ ہونے پر الہام ”الحق من ربك فلا تکونن من الممترین“ ہو چکا تھا۔ جس سے کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہ گیا تھا۔ دوسرے اگر کوئی شے کی بات باقی بھی تو وہ حسب قول مرزا قادیانی رفع ہو جانی ضروری اور لازمی تھی۔ جو مرزا قادیانی کے آخری دم تک رفع نہیں ہوئی۔ چونکہ وہ اس غلطی پر قائم رہ کر انتقال کر گئے۔ لہٰذا از مرہ انبیاء و اولیاء سے خارج ہوتے ہیں۔

قال: بعض وقت اللہ تعالیٰ ایک نشان کے بجائے دوسرا نشان تبدیل کر دیتا ہے۔ مگر اس کا پتہ ملہم کو بھی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ فرمایا ہے ”واذا بدلنا آیۃ مکان آیۃ الآیۃ“

(کمالات مرزا ص ۱۹)

اقول: اس آیت کے ترجمہ میں آپ لکھتے ہیں کہ اس کا علم صرف خدا کو ہی ہوتا ہے۔ ملہم کو پتہ بھی نہیں ہوتا۔ یہ ملہم کو پتہ بھی نہیں ہوتا معلوم نہیں کن الفاظ کا ترجمہ ہے۔ ترجمہ قرآن میں

www.besturdubooks.wordpress.com

ت...... نفس پیش گوئی یعنی داماد احمد بیگ کی موت تقدیر مبرم ہے۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پوری نہیں ہوگی۔ اور میری موت آجائے گی۔ (انجام آتھم ص۳۱ حاشیہ خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

ان حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی وقوع نکاح پر کتنا زور دیتے تھے۔ مگر یہ ان کی چالاکی ہے کہ اپنی کتابوں میں دوسری جگہ ایسی عبارتیں بھی لکھ جاتے تھے۔ جو پیش گوئی کے غلط ہونے پر ان کے کذب کی پردہ پوشی کا کام دیں۔ لیکن ان دو رنگیوں کا فیصلہ قرآن کریم یوں کرتا ہے۔ ”ولو کان من عند غیر اللّٰہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً“

پس مرزا قادیانی......... کے یہ متناقض اقوال ہی ان کے کذب کے سچے دلائل ہیں۔ ”فھم وتدبر“ باقی باتوں کا جواب رسالہ احمد بیگ والی پیش گوئی کی تردید میں مفصل ہو چکا ہے۔

قال: پیش گوئی کی غرض پوری ہوگئی...... الخ! (ص۱۰)

اقول: اس کا جواب بھی رسالہ مذکورہ میں دیا گیا ہے۔

قال: بعض دفعہ تقدیر معلق تقدیر مبرم کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ جیسا کہ امام ربانی مکتوب نمبر ۷۲ میں فرماتے ہیں۔ الخ! (ص۹)

اقول: اس کا مفصل جواب بھی رسالہ مذکورہ کی تردید میں دیکھو۔ حوالہ مکتوب یہاں بھی غلط ہے۔ نمبر ۲۱۷ چاہئے۔

قال: احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تقدیر مبرم بدل سکتی ہے...... الخ!

(کرامات مرزا ص۲)

اقول: اول تو احادیث کا یہ مطلب نہیں کہ تقدیر مبرم بدل جاتی ہے۔ قضائے مبرم جس کا دعا کے ذریعہ بدل جانا مذکور ہے۔ وہ ایسی ہی ہیں جن کا ذکر حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمتہ نے مکتوب نمبر ۲۱۷ میں کیا ہے۔ اور ہم اسے مفصلاً نقل کر چکے ہیں۔ •

دوسرے آپ نے یہ ثابت نہیں کیا کہ مرزا سلطان محمد کی قضائے مبرم کس کی دعا سے تبدیل ہوئی؟۔ اگر مرزا قادیانی کی دعا سے تبدیل ہوئی تو دکھایئے کہ مرزا قادیانی نے کب اور کن لفظوں میں اپنے رقیب کے حق میں دعا فرمائی۔ ہاں بددعاؤں کا ثبوت ہم دیئے دیتے ہیں۔ اور اگر وہ مرزا قادیانی کے مخالفوں کی دعاؤں سے بچ گیا۔ تو مرزا قادیانی کے ایسے مخالف رشتہ دار بڑے درجے کے بے دین، دشمنان اسلام اور خدا اور رسول کے منکر تھے۔ مرزا قادیانی پر غالب آگئے۔ جن کو بے خبری اور استجابت دعا کے معجزہ کا دعویٰ تھا۔ نبیوں کی شان تو یہ ہے۔ ”حتیٰ اذا

www.besturdubooks.wordpress.com

ستاثیس الرسل وظنوا انہم قد کذبوا جاءھم نصرنا" (سورہ یوسف) یعنی اللہ کے رسول جب مایوس ہو کر خیال کرتے ہیں کہ اب کفار ہمیں جھٹلائیں گے۔ تو فوراً اللہ کی مدد آ جاتی ہے۔ مرزا قادیانی کی اس شکست سے ان کی نبوت کا ڈھول کا پول کھلتا ہے۔

قال: مرزا قادیانی کا بھی مذہب ہے کہ تقدیر مبرم بدل جاتی ہے۔ (حقیقت میں قصہ بیماری و شفایابی فرزند نواب محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ پیش کر کے لکھتے ہیں) مذکورہ بالا حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ بعض ایسی تقدیریں ہوتی ہیں جن کی تعلیق صرف خدا ہی کو معلوم ہوتی ہے۔ فرشتے بھی اسے تقدیر مبرم سمجھتے ہیں۔ اور ظاہر میں بھی وہ تقدیر مبرم ہی معلوم ہوتی ہے۔ علم الٰہی میں معلق ہونے کی وجہ سے ایسی تقدیر مبرم بدل جایا کرتی ہے۔

اقول: مرزا قادیانی نے یہ قصہ مع اپنا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب نمبر ۲۱۷ سے نقل کر کے اپنی طرف منسوب کر لیا ہے۔ کیونکہ اس فن میں انہیں کمال تھا۔ دوسروں کے مضامین کو اپنا بنا لیا کرتے تھے۔ شاید آپ نے بھی حضرت مجدد صاحب کے الفاظ میں ہی نقل کر دیا ہے۔ چونکہ یہ سارا قصہ تقدیر معلق کے متعلق ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ ہاں تقدیر مبرم میں تغیر ممکن نہیں۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا۔

مرزا قادیانی نے چونکہ وقوع نکاح اور وفات مرزا سلطان احمد کو تقدیر مبرم بتایا۔ اس پر فضول کی قسمیں کھائیں۔ ان کے متعلق آیات قرآنی ان کو الہام ہوئیں۔ صدق و کذب کا اسے معیار قرار دیا۔ ان تمام الہامات کے خلاف ان کا کوئی الہام نہیں جس سے اصل پیش گوئی کی اہمیت کم ہو جائے۔ معمولی اقوال جو گرفت سے بچ نکلنے کا راستہ رکھنے کی غرض سے کیے جاتے ہیں۔ سند نہیں ہو سکتے۔ مرزا قادیانی خود کہا کرتے تھے کہ ہمیں ملزم کرنے کے لئے ہمارا کوئی الہام پیش کرنا چاہئے۔ لہذا الزام بدستور قائم ہے۔

۹...... اللہ دتہ جالندھری قادیانی

یہ مولوی صاحب آج کل کے نہایت جوشیلے مرزائیوں میں سے ہیں۔ رسالہ تائید الاسلام مرزائیوں کے معتقدات باطلہ کی تردید میں زیر ادارت مولوی محمد پیر بخش صاحب لاہور سے ماہوار نکلتا ہے۔ اس کے ۱۹۳۴ء کے ابتدائی چار نمبروں میں جو اعتراضات مرزائی مشن پر کئے گئے ہیں۔ ان کے جواب میں اللہ دتہ نے ایک پمفلٹ چھپوایا ہے۔ نکاح آسمانی کا ذکر اس کے ص ۵ لغایت ص ۱۰ پر کیا گیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

قال: احمد بیگ والی پیش گوئی پر وہی پرانی باتیں جن کا متعدد مرتبہ مفصل جواب دیا گیا ہے پیش کی ہیں۔ ان کے جواب کے لئے دیکھو رسالہ احمد بیگ والی پیش گوئی ہاں ایک بات جس پر بہت زور دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے جو کہا تھا کہ اگر اس رشتہ کے مخالف باز نہ آئے تو میرا لڑکا فضل احمد اپنی بیوی عزت بی بی کو طلاق دے دے گا۔ یہ ظلم ہے اور اخلاق حسنہ سے گری ہوئی بات ہے۔ اس کا پہلا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید ظالموں سے قطع تعلق کا حکم دیتا ہے۔ جو لوگ صریحاً خدائے اسلام، رسول اسلام، مسیح موعود کی مخالفت کرتے ہوں۔ اور تکذیب پر کمربستہ ہوں۔ ان سے علیحدگی اختیار کرنا یا علیحدگی اختیار کروانا کون سا گناہ ہے۔ یہ تو عین فرض ہے اور نبی کی سنت۔

دوم وہ لوگ خود اس لڑکی کو طلاق دلوانا چاہتے تھے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کے خط ۴ مئی ۱۸۹۱ء بنام مرزا علی شیر بیگ میں درج ہے۔ پس یہ غیرت کے منافی تھا کہ ایسا نہ کرتے غیرت دکھلائی جاتی خدا کے رسول غیرت دار ہوتے ہیں۔

اقول: مرزا قادیانی کا لڑکا فضل احمد اور اس کی بیوی ظالم نہیں تھے۔ خود مرزا قادیانی خط مذکور بالا میں لکھتے ہیں کہ فضل احمد اب ہر طرح سے میرے قبضہ میں ہے۔

نیز دیکھو (سیرت المہدی ص ۳۳،۳۴) جس میں فضل احمد کی اطاعت و فرمانبرداری کا صاف اقرار ہے۔ فضل احمد کی بیوی عزت بی بی جسے مرزا قادیانی نے طلاق دلوایا۔ یہ بھی مرزا قادیانی کے اس نکاح کے خلاف نہ تھی۔ بلکہ اس نے اپنی والدہ کو بڑی منت و لجاجت سے خط لکھا۔ اور اس میں اپنے خسر (مرزا قادیانی) کے نکاح بمراہ محمدی بیگم پر زور سفارش کی (یہ خط اس کتاب میں نقل ہو چکا ہے)

پس احمد بیگ کے لڑکی نہ دینے کے قصور کا بدلہ غریب فضل احمد کو عاق کرنے اور بے گناہ عزت بی بی کو طلاق دلوانے کی صورت میں لیا! واقعی مرزا قادیانی کا ظلم عظیم اور مثل مشہور "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" کا مصداق ہے۔ رہا یہ کہ وہ لوگ خود اس لڑکی کو طلاق دلوانا چاہتے تھے۔ یہ بھی کوئی عذر شرعی طلاق کے لئے نہیں بلکہ ایک رکیک بہانہ ہے۔ اور نہ اس کا کوئی ثبوت ہے بجز اس کے کہ مرزا قادیانی نے ہی اپنے خط میں لکھا ہے کہ آپ کی بیوی کی یہ باتیں مجھے پہنچی ہیں۔ ناظرین اندازہ فرما سکتے ہیں کہ یہ محض عورتوں والے طعنے ہیں جن کی غلط یا صحیح روایت مرزا قادیانی تک پہنچی۔ اور جنہوں نے اپنے خط میں اسے درج کر دیا۔ اور دعویٰ بڑے وثوق سے یہ کیا جاتا ہے

www.besturdubooks.wordpress.com

کہ وہ لوگ خود لڑکی کو طلاق دلانا چاہتے تھے۔ جو محض غلط ہے ورنہ اس کا کوئی ثبوت پیش کرنا چاہیے۔ رسالہ محمدی بیگم والی پیش گوئی کی مفصل تردید اسی باب میں ہو چکی ہے۔

قال: محمدی بیگم کے ساتھ نکاح نہ ہوا اور پیش گوئی پوری نہ ہوئی۔ لہٰذا مرزا قادیانی جھوٹے ہیں اس اعتراض کا یہ جواب ہے کہ پیش گوئی مشروط بہ شرط تکذیب تھی۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ ہم عربی مکتوب میں لکھ چکے ہیں کہ یہ پیش گوئی بھی مشروط بہ شرط تھی۔ اور ہم یہ بار بار بیان کر چکے ہیں کہ وعید کی پیش گوئی بغیر شرط کے بھی تخلف پذیر ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ یونس کی پیش گوئی میں ہوا۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص۳۵، خزائن ج۱۱ ص۳۲۲، ۱۴۱۲ھ الصلح ص۸، حاشیہ خزائن ج۱۳ ص۲۱۳)

پس جب سلطان محمد نے رجوع کیا اور پیش گوئی سے خائف ہوا اور تکذیب و استہزا سے سروکار نہ رکھا۔ تو عذاب موت اس سے ٹل گیا۔ اور ادھر نکاح منسوخ ہو گیا اور باوجود مرزا قادیانی کے اعلان کر دینے کے سلطان محمد نے تکذیب کا اشتہار نہ دیا۔ (الحق فیصلہ ص۱۰۸)

اقول: پیش گوئی نکاح کے ساتھ کوئی شرط نہ تھی۔ (اشتہارات ۱۰، ۲۰ جولائی ۱۸۸۸ء)

اور آئینہ کمالات اسلام وغیرہ کو دیکھو اور غور کرو کہ کونسی شرط ان میں درج ہے۔ اور اسے وعیدی پیش گوئی کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ جس جملہ "توبی توبی فان البلاء علی عقبک" کو شرط بتایا جاتا ہے۔ نکاح کے متعلق اس کا ذکر مرزا قادیانی کے رسالہ (انجام آتھم ص۲۱۳، خزائن ج۱۱ ص۲۱۳) میں ہے۔ جو پیش گوئی نکاح کی میعاد گذر جانے سے ازحائی سال بعد طبع ہوا۔ اور پھر یہ خطاب بھی محمدی بیگم کی نانی سے ہے۔ اس کی توبہ کرنے کا اثر مرزا سلطان محمد پر کس طرح ہو سکتا تھا "ولا تزر وازرة وزر اخری" اور پھر توبہ اس نے کی بھی نہیں نہ سلطان محمد نے کوئی رجوع کیا۔ نہ مرزائی عقائد کو مانا۔ نہ پیش گوئی سے ڈرا۔ پس بفرض محال یہ پیش گوئی اگر سلطان محمد کے حق میں وعیدی تھی۔ تو توبہ و استغفار، صدقہ، رجوع الی الحق سے ٹل سکتی تھی۔ مگر سلطان محمد کے متعلق ان باتوں کا کوئی ثبوت نہیں۔ محض مرزا قادیانی کا زبانی دعویٰ ہے۔ بمقابلہ اس کے سلطان محمد ۱۳ مارچ ۱۹۲۳ء کو اپنی تحریر میں لکھتا ہے کہ: "میں نہ پیش گوئی سے ڈرا نہ مرزا قادیانی کی کبھی تصدیق کی۔ میں تو ہمیشہ سے اور اب بھی بزرگان اسلام کا پیرو رہا ہوں۔"

ایسے عقیدہ والے کو مرزا قادیانی (حقیقت الوحی ص۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص۱۶۷) میں کافر بتلاتے ہیں۔ اس لئے کہ اس نے مرزا قادیانی کو مفتری علی اللہ اور ظالم سمجھا۔ پس ایسے شخص سے نہ

www.besturdubooks.wordpress.com

صرف عذاب کا ٹل جانا بلکہ بجائے نقصان کے مال و اولاد میں ترقی ہونا اور اس کا سیدالہا بچہ بھی گولیاں کھا کر زندہ ہو، ابھی آتا یہ سب مرزا قادیانی کے کذب کا صریح ثبوت ہیں۔

محمدی بیگم کے اشتہار اور پیش گوئی کی غرض وغیرہ کے متعلق، رسالہ محمدیہ بیگم در پیش گوئی کی تردید میں کافی بیان ہو چکا ہے۔

۱۰۔۔۔۔۔ مرزا بشیر کا مضمون۔۔ (مندرجہ سیرت المہدی ص۱۱۷ تا ۱۲۸ روایت نمبر ۱۶۸)

آپ نے اس مضمون میں پیش گوئی نکاح کی اہمیت کو بہت گھٹانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے اسے اپنے صدق وکذب کا معیار اور اپنے دعویٰ کا نہایت عظیم الشان نشان قرار دیا تھا۔ ایک لمبی غیر ضروری تمہید کے بعد جو مرزا قادیانی کی تصانیف آئینہ کمالات اسلام اور اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء سے نقل کی گئی ہے۔ آپ وہی نتائج نکالتے ہیں جو دوسرے مرزائیوں نے اخذ کئے ہیں۔ مثلاً

قال: ''محمدی بیگم کا خاوند مرنے سے پہلے مر گیا اس کے خاندان والے گھبرا گئے اور مرزا قادیانی کی طرف جھکے اور آپ سے دعا کی درخواستیں کیں۔ اور سلطان محمد نے مرزا قادیانی سے کئی بار حسن عقیدت کا اظہار کیا۔'' (سیرت المہدی ج۱ ص۱۷۷)

اقول: یہ سب باتیں بے ثبوت اور غلط ہیں۔ جیسا کہ ہم مرزا قادیانی کی تاویلات کی تردید میں مفصل لکھ چکے ہیں۔

قال: ''اگر اس جگہ یہ شبہ ہو کہ مرزا قادیانی کے بعض الہامات میں ہے کہ محمدی بیگم بالآخر تیری طرف لوٹائی جائے گی۔ اور تمام روکیں دور کی جائیں گی وغیرہ وغیرہ۔ اور تقدیر مبرم کے طور پر ظاہر کیا گیا تھا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو یہ قطعی طور پر ثابت کرنا چاہئے کہ یہ سب الہام محمدی بیگم اور مرزا قادیانی کے ہی متعلق ہیں۔ اگر ایسا ہو بھی تو ان کو الگ اپنے مستقل الہامات سمجھنا غلطی ہے۔ بلکہ یہ سارے الہام ابتدائی الہام کے ساتھ ملحق اور اس کے ماتحت سمجھے جائیں گے۔ اور پھر کوئی بات زائد نہ ہوگی۔'' (سیرت المہدی ج۱ ص۱۰۷)

اقول: کسی کا شعر ہے:

کیا ہی پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

www.besturdubooks.wordpress.com

اوّل تو آپ کو اسی میں شک ہے کہ الہامات متعلق نکاح محمدی بیگم مرزا قادیانی کے متعلق ہیں۔ یا کسی اور کے؟ اس کا جواب ہم کیا دیں خود مرزا قادیانی نے کئی بار اپنی بیسیوں کتابوں، رسالوں، اخباروں اور اشتہاروں میں لکھ دیا تھا۔ باقی رہا ان کا یکجائی نتیجہ نکالنا یہ بھی مرزا قادیانی خود ہی نکال دیا تھا۔ چنانچہ وہ احمد بیگ کے مرنے پر اس کے خاندان کی جزع فزع کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"پھر میں نے تم سے پوچھا کہ یہ جھگڑا یہیں ختم ہو گیا۔ بلکہ اصلی بات (نکاح والی) اسی طرح قائم ہے۔ اور کوئی شخص کسی حیلہ سے اسے ٹال نہیں سکے گا۔ اور تقدیر خدائے بزرگ کی طرف سے تقدیر مبرم ہے۔ جلد ہی اس کا وقت آئے گا۔ پس مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت محمد مصطفی ﷺ کو ہمارے لئے مبعوث فرمایا کہ بات بالکل صحیح ہے۔ اور تو جلد ہی دیکھ لے گا۔ اور میں اسے اپنے صدق یا کذب کا معیار بناتا ہوں۔ اور میں نے یہ سب کچھ اپنے رب سے حکم پا کر لکھا ہے۔" (انجام آتھم ص۲۲۳ خزائن ج۱۱ ص۲۲۳)

باقی مضمون نکاح کی اصل غرض قدرت نمائی شرط کے اخفا وغیرہ کا مفصل جواب پہلے مضامین کی تردید میں لکھا گیا ہے۔

قال: حالات کے تغیر سے قدرت نمائی کی صورت بدل جاتی ہے۔ لیکن تغیر حال صاف صاف ہونا چاہئے۔ یہ شبہ نادانی سے پیدا ہوتا ہے۔ عذاب بعض نبی کے انکار سے نہیں آتا بلکہ سرکشی اور تمرد کے نتیجہ کے طور پر آتا ہے۔ اس پیش گوئی کا یہ مقصد نہ تھا کہ غیر احمدی لوگ احمدی ہو جائیں گے۔ تو عذاب ٹل جائے گا یہ ایک جہالت کی بات ہے۔ لیکن جب عذاب کی یہ وجہ ہی نہیں تو عذاب ٹلنے کے لئے ایمان لانے کی شرط قرار دینا محض جہالت ہے۔ عذاب کی وجہ تو فساد فی الارض اور تمرد ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ مرزا سلطان محمد نے تو تمرد نہیں دکھایا۔ مگر محمدی بیگم کو نکاح میں تو رکھا جو کھلا تمرد تھا۔ تو یہ اور بھی جہالت کی بات ہے۔ کیونکہ پیش گوئی کی غرض محمدی بیگم کا نکاح نہیں تھی۔ (ملخص سیرت المہدی ج۱ ص۲۰۳،۲۰۴)

اقول: اس مضمون کو پڑھ کر ہمیں نہایت ہی حیرت ہوئی کہ باپ اور بیٹے کے خیالات

۱؎ میاں صاحب نے شاید جہالت کا بھی مضمون پاس کیا ہے جو بار بار ان کے منہ سے نکلتا ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ سنئے!

الف …… مرزا قادیانی کو شروع سے شکایت تھی کہ یہ لوگ میری تکذیب کرتے ہیں اور مجھے حق پر نہیں سمجھتے اور میرے معجزوں کو نہیں مانتے مرزائی امت بھی بغلیں بجا رہی ہے کہ اس خاندان کی فلاں عورت احمدی ہوگئی۔ فلاں لڑکا احمدی ہوگیا۔ وغیرہ وغیرہ (دیکھو رسالہ محمدی بیگم والی پیش گوئی) وغیرہ۔ مگر مرزا بشیر کہتا ہے کہ غیر احمدیوں کا احمدی ہو جانا اس پیش گوئی کا مقصد اور غرض نہیں ایسا خیال کرنا بھی جہالت ہے۔ بہت اچھا صاحب یہ جہالت مرزا قادیانی اور ان کی امت کو مبارک ہو۔ قاضی اکمل قادیانی اور حسن قادیانی کو دلی مبارک جنہوں نے ایسے جاہلانہ خیالات اپنے مضامین میں ظاہر کئے ہیں۔

ب …… عذاب ٹلنے کے لئے ایمان لانے کی شرط قرار دینا بھی جہالت ہے۔ تمام مرزائی کتابوں کو غور سے پڑھ جاؤ۔ سب میں یہی مذکور ہے کہ احمد بیگ کے مرنے سے اس کے خاندان کے لوگوں نے مرزا قادیانی کی طرف عجز و نیاز کے ساتھ رجوع کیا۔ کئی ان میں سے احمدی ہوگئے۔ اس لئے سلطان محمد موت سے بچ گیا۔ مگر مرزا بشیر کہتا ہے کہ یہ سب جاہلانہ باتیں ہیں۔ رہا غریب سلطان محمد جس کی موت کا سارا جھگڑا ہے۔ وہ پیش گوئی سے پہلے مسلمان تھا اس کے بعد اس نے اپنا رویہ بدلا وہ پہلے ہی مسلمان تھا۔ اب بھی مسلمان ہے پھر اس کو عذاب کا نشانہ بنانے کی غرض کیا تھی؟ جواب صاف ہے کہ محض محمدی بیگم کے نکاح کی آرزو!

ج …… پیش گوئی کا اصل مقصود نکاح نہیں تھا ایسا کہنا جہالت ہے۔ اس نکاح کے لئے ہی خطوط کے ذریعہ زور مارا گیا۔ اور بے انتہا خوشامد اور چاپلوسی کی گئی اس نکاح کے لئے ہی اشتہار پر اشتہار نکالے گئے۔ چند مرتبہ سلطان محمد کو بھی مرزا قادیانی نے خط لکھے کہ اس نکاح سے باز آ جاؤ نکاح کے جھگڑے میں ہی بیوی کو طلاق دی اور بیٹوں کو عاق کیا۔ خود مرزا قادیانی لکھتے ہیں، نفس پیش گوئی یعنی اس عورت کا میرے نکاح میں آنا تقدیر مبرم ہے۔ جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی۔ ورنہ خدا کا کلام باطل ہوتا ہے۔ (تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۱۱۵، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۵۸)

ان حالات کی موجودگی میں محض بات کی پچ میں ضد پر اتر آنا اور یہ کہنا کہ پیش گوئی کی غرض نکاح نہیں تھی۔ محض فضول اور جاہلانہ خیال ہے۔ صحیح تفسیر پیش گوئی کی مرزا قادیانی ہی کر سکتے تھے۔ کیونکہ بقول ان کے ملہم سے بڑھ کر الہام کے معنی کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ لہٰذا ان تحریروں کے خلاف جو کچھ بھی لکھا جائے گا۔ لغو اور بیہودہ خیال کیا جائے گا۔

www.besturdubooks.wordpress.com

قال: اور یہ شبہ کہ اگر محض انکار سے اس دنیا میں عذاب نہیں آتا۔ تو مسیح موعود نے اس زمانہ کے مختلف عذابوں کو اپنی وجہ سے کیوں قرار دیا۔ ایک دھوکے پر مبنی ہے۔ دنیا کے مختلف حصص کے عذاب کو مرزا قادیانی نے اپنی طرف اس لئے منسوب کیا ہے کہ یہ لوگوں کو جگانے کے لئے ہیں۔ ان عذابوں کو رسول کے بالمقابل لوگوں کے عذاب سے خلط کرنا نادانی ہے۔

اقول: مرزائی لٹریچر تو اس سے بھرا پڑا ہے کہ دنیا کے کسی حصہ میں بھی کوئی حادثہ ہو وہ سب مرزا قادیانی کی تکذیب کی وجہ سے ہے ملاحظہ ہو۔

الف..... قاسم علی مرزائی کا شعر ہے:

زلزلے آتش طغیانی سیل اور طاعون کا
ہو گئے باعث غلام احمد کے جھٹلانے کے دن

ب..... خود مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو؟
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

(درثمین ص۶۷، تتمہ حقیقت الوحی، خزائن ج۲۲ ص۵۷۸)

ج..... بدر مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۷ء میں حامد حسین مرزائی کی ایک چٹھی چھپی تھی۔ جس میں بحوالہ اخبار مارننگ پوسٹ یورپ کے تحت موسم سرما کا اس نے اس طرح سے ذکر کیا ہے۔ ''مغربی جانب موسم سرما آ رہا ہے۔ اور برلن میں سردی نہایت شدت سے بڑھ رہی ہے۔ آلہ مقیاس الحرارت درجہ صفر پر پہنچ گیا ہے۔ اور آسٹریا ہنگری میں صفر سے بھی ۵ درجہ کم ہو گیا ہے جس سے اموات ہو رہی ہیں۔ براعظم کی ریلوے ابتر حالت میں ہیں کیونکہ انجنوں کے پائپ اندر کا پانی جم جانے سے پھٹ رہے ہیں۔ دریائے ڈنیوب اور ویسچی یا تیرز بالکل منجمد ہو گئی ہیں۔ پھر آگے چل کر لکھتا ہے کہ: یہ حالت دیکھ کر مجھے مرزا قادیانی کا ۱۵ مئی ۱۹۰۲ء کا یہ الہام یاد آ گیا

پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن

کنگسٹن کی زلزلہ کی وجہ سے حالت ناگفتہ بہ ہے۔ ایک جزیرہ تمام مع سامان ویسٹ انڈیز آرچی پیلیگو زلزلہ کے دھکا سے غائب ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ مخالفین پر کیسی کیسی حجت پوری کر رہا ہے۔ کاش یہ لوگ خواب خرگوش سے جاگ اٹھیں اور دعاؤں میں لگ جائیں ورنہ یاد رکھیں کہ یہ کیا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کئی گنا تباہی کا ہندوستان کو سامنا کرنا پڑے گا۔''

www.besturdubooks.wordpress.com

اسی طرح ان تمام واقعات کو جو خواہ دنیا کے کسی حصہ میں ہوں نشان صداقت کے طور پر پیش کیا جاتا رہا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ مرزا قادیانی کی مخالفت ہو۔ ہندوستان میں اور تباہ ہو جائیں۔ یورپ کے شہر، اور برف زدہ ہو جائیں اور برِ اعظم کی ریلیں اور آسٹریا و ہنگری اور ان کی تباہی کی حجت پوری ہو مرزا قادیانی کے ہندوستانی مخالفوں پر!

اسی طرح اٹکوے زدہ، سان فرانسسکو، اٹلی، فارموسا کی تباہی پر بھی مرزا قادیانی اور مرزائیوں نے شادیانے بجائے تھے۔ بلکہ ایک الہام بھی ہوا تھا کہ: "دنیا کی تباہی اور ہمارے لئے عید کا دن" مگر مرزا بشیر اس حرکت کو نادانی سمجھتے ہیں ہم بھی اس پر صاد کرتے ہیں۔

قال: "خطوط کے متعلق اعتراض غلط ہیں کیونکہ ان سے بھی پیش گوئی کی اصل غرض نکاح ثابت نہیں ہوتی۔" (سیرت المہدی ج ۱ ص ۲۰۵، ۲۰۶)

اقول: یہ خطوط ہم پورے نقل کر چکے ہیں۔ اہل انصاف ان کو پڑھ کر غور کر سکتے ہیں کہ ان میں سوائے محمدی بیگم کے اور مطالبہ ہی کس چیز کا ہے یوں مرزائی ہٹ دھرمی کئے جائیں تو اس کا علاج کیا ہے۔ اس سے آگے ص ۲۰۶ تا ۲۰۷ پر پھر انہی خیالات کا اعادہ کیا ہے۔ جس کا دوبارہ جواب دینا غیر ضروری ہے۔

غرض اس چودہ صفحہ کے لمبے چوڑے مضمون میں کوئی نئی بات بیان نہیں کی گئی۔ اگر کوئی نئی بات تھی تو اس پر مناسب تبصرہ ہو چکا ہے۔

۱۱...... ڈاکٹر بشارت احمد ممبر لاہوری مرزائی پارٹی

سب سے آخر مگر سب سے عجیب نکاح محمدی بیگم کی ایک اور تاویل ہماری نظر سے گذری جو بحوالہ مرزائی اخبار پیغام صلح لاہور ۸؍ ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۱؍ جولائی ۱۹۲۴ء کے پرچہ اہل حدیث امرتسر میں شائع ہوئی ہے۔ فاضل ایڈیٹر نے اس مضمون کی مناسب تشریح فرمادی ہے۔ لہٰذا ہمیں کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اصل مضمون اور اس کی تشریح درج ذیل اخبار مذکور سے حرف بحرف نقل کی جاتی ہے۔ البتہ ضرورتاً بعض عبارتوں کی توضیح کے لئے نوٹ درج کر دیئے گئے ہیں۔

مرزا قادیانی دولہا اور عیسائی قوم دولہن عیسائیوں کو نکاح مرزا مبارک ولیمہ کی دعوت کس کے ذمہ؟ محمدی بیگم کے نکاح کی حقیقت

ہمی ازیں سال ایں محقق شد بجانانی
کہ بودانی است بازیچہ جہان وبازیچہ ہاں بودانی

www.besturdubooks.wordpress.com

ہم اور ہمارے ناظرین تو عرصہ سے اس یقین پر ہیں کہ قادیانی امت اسلام اور قرآن سے بلکہ خود مرزا قادیانی سے بھی ہنسی کرتی ہے۔ ایک وقت آنے کو ہے کہ ان کو کہا جائے گا۔

"ابالله و آیاته کنتم تستهزءون" کیا تم اللہ اور اس کی آیات سے مخول کرتے تھے؟۔ لے

جناب مرزا قادیانی نے اپنے رشتہ کی ایک لڑکی محمدی بیگم سے نکاح ہو جانے کا الہام شائع کیا جس کے متعلق عربی الفاظ یہ ہیں۔

"دعوت ربی بالتضرع والابتهال ومددت الیه ایدی السوال فالهمنی ربی قال ساریهم آیة من انفسهم واخبرنی وقال اننی ساجعل بنتاً من بناتهم آیة لهم فسماها وقال انها سیجعل ثیبة ویموت بعلها وابوها الی ثلث سنة من یوم النکاح ثم نردها الیک بعد موتهما ولا یکون احدهما من العاصمین" (مرزا کی کرامات الصادقین ص ۲، خزائن ج ۷ ص ۱۶۲)

"یعنی میں (مرزا) نے بڑی عاجزی سے خدا سے دعا کی تو اس نے مجھے الہام کیا کہ میں ان (تیرے خاندان) کے لوگوں کو ان میں سے ایک نشانی دکھاؤں گا۔ خدا تعالیٰ نے ایک لڑکی (محمدی بیگم) کا نام لے کر فرمایا کہ وہ بیوہ کی جائے گی۔ اور اس کا خاوند اور باپ یوم نکاح سے تین سال تک فوت ہو جائیں گے۔ پھر ہم اس لڑکی کو تیری طرف لاویں گے۔ اور کوئی اس کو روک نہ سکے گا۔"

یہ عبارت کیسی صاف ہے یہاں تک کہ اس لڑکی کا خدا نے نام بھی بتا دیا۔ مگر چونکہ واقعہ اس کے خلاف ہوا۔ یعنی مرزا قادیانی کا نکاح نہ ہو سکا تو قادیانی امت نے اس کے متعلق جو تاویلات کی ہیں حقیقت یہ ہے کہ تاویلات ان کو مسخریت کہنا چاہئے آج کل سے پہلے بھی کچھ انہوں نے تاویلات کی ہیں۔ وہ تو ہم نے رسالہ نکاح مرزا میں لکھ دی ہیں۔ آج ایک نئی تاویل یہ خواب کی پریشانی ان کو سوجھی ہے۔ جو قادیانی امت کی معقول جماعت لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح میں ڈاکٹر بشارت احمد بہادر کے قلم سے شائع ہوئی ہے۔ ہم اس کو انہی کے لفظوں میں نقل کرتے ہیں۔ تاکہ ناظرین کو پورا حظ حاصل ہو۔

لے یہ مرزائی تاویلات جو ہم نے رسالہ ہذا میں جمع کی ہیں شاید ایڈیٹر صاحب اہل حدیث تک نہ پہنچی ہوں۔ یعنی ان کا ل کی اشاعت کی تردید رسالہ نکاح مرزا میں درج ہے۔

۱۷

www.besturdubooks.wordpress.com

راقم مضمون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مدین کو سفر کرنا اور وہاں حضرت شعیب علیہ السلام کی دو لڑکیوں کے مویشی کو پانی پلانا۔ حضرت ممدوح کا ایک لڑکی سے نکاح ہو جانا ذکر کر کے لکھا ہے۔ ناظرین غور سے پڑھیں اڈیٹر صاحب لکھتے ہیں۔

"یہ وہی دو عورتیں ہیں جو نبی کی بیٹیاں تھیں۔ اور ان میں سے ایک کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نکاح ہوتا ہے۔ اور شرط آٹھ اور دس سال مدین میں ٹھہرنے کی ہوتی ہے۔ اس واقعہ کو قرآن نے کیوں ذکر کیا۔ گھاٹ پر دو عورتوں کے جانوروں کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پانی پلانے اور پھر ان میں سے ایک کے ساتھ نکاح ہو جانے لے معاذ اللہ! کیا ناولوں کے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ نعوذ باللہ عورت شپ یا عشق مجازی کی جھلک دکھانی مقصود تھی۔ ہرگز نہیں حاشا وکلا نہیں۔ قرآن کریم کی شان اس سے بہت بلند ہے۔ بات یہ ہے کہ یہی واقعات دوسرے رنگ میں نہایت اعلیٰ پیمانہ پر نبی کریم ﷺ کی زندگی میں پیش آنے والے تھے۔ عورت سے مراد تمام تعبیر کی کتابوں میں قوم یا امت ہوتی ہے۔ کیونکہ کسی نبی کی امت نبی سے روحانی حیات کا بیج لیتی اور اس کے اثر سے متاثر ہوتی ہے۔ جیسے عورت مرد سے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں اگر دو عورتوں سے ان کا مدین میں واسطہ پڑا۔ جو بوجہ اپنی کمزوری اور اپنے باپ کے بڑھاپے کی کمزوری کے سبب جانوروں کو پانی نہ پلا سکتی تھیں۔ تو نبی کریم ﷺ کو دو قوموں سے مدینہ واسطہ پڑا جو نبی کی روحانی اولاد تھیں۔ یعنی بنی اسرائیل اور عیسائی۔ ان دونوں قوموں نے عرب کے لوگوں کو جو "کالانعام بل هم اضل" یعنی چوپایوں کے مصداق تھے۔ روحانی زندگی کا پانی پلانا چاہا۔ مگر بوجہ اپنی کمزوریوں اور اپنے نبی کے فیضان کی کمزوری کے جو بوجہ امتداد زمانہ کمزور پڑ گیا تھا۔ اس قوم کو روحانی زندگی سے سیراب نہ کر سکیں۔

لیکن نبی کریم ﷺ نے مدینہ جا کر عرب کے جنگلیوں کو جنہیں یہود و نصاریٰ دونوں

لے مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کے نکاح کے لئے جو پاپڑ بیلے تھے وہ جس طرح سے لے کر اس کو دہرا کر مسودہ بڑھانا نہیں۔ ان کا مفصل ذکر رسالہ نکاح مرزا میں ہو چکا ہے۔ نیز محمدی بیگم کے الہام ہیں۔ جیسا کہ آپ سے زیادہ اور منظور تھا۔ باقی کو فریب کاری لکھتے ہیں۔ یہ سب مرزا قادیانی کے عشق مجازی کی حکایت کرتے ہیں۔ آپ اس پر پردہ ڈالنے کے لئے قرآن کریم پر حملہ کرنے سے بھی نہیں رکے۔ جرأت میرزائیہ کا نشان امتیازی ہے۔ (مؤلف)

www.besturdubooks.wordpress.com

سے اس کی ولادت ہوگی۔ اگر آپ کے اندر کوئی خصوصیت نہیں رکھتا تو ایسا آپ سے کیوں فرمایا۔ جب تک
کہ اس ترکیب میں کوئی خصوصیت نہ تھی اور وہ یہی تھی کہ نبی کی دوسری روحانی بیٹی تھی جس نے اس
تعلق کی بناء پر فیض محمدی سے بہرہ ور ہونا تھا۔ اس میں اس کے روحانی بیٹے پیدا ہوں گے۔"

اس اقتباس کا مطلب بھی بہت باریک فلسفہ پر مبنی ہے۔ مضمون اس کا یہ ہے کہ یہود
قوم سے آنحضرت ﷺ کا نکاح ہوا۔ عیسائی قوم مسیح موعود کے حصہ میں آئی۔ چنانچہ مرزا قادیانی
سے عیسائی قوم کا نکاح ہو گیا۔ تو ان تمام میں تیرا مضمون جو لوگ انگلستان میں اسلام قبول کرتے
ہیں وہ مرزا قادیانی کی اس بیوی سے اولاد ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسیح موعود
شادی کرے گا اور اس کے اولاد ہوگی۔ "حل جلالہ" عیسائی قوم کو نکاح مرزا سے ہو گیا۔

ڈاکٹر صاحب یہیں تک پہنچے تھے کہ آپ کو ناحق ایک وہم پیدا ہوا کہ آسمانی نکاح کی
اگر یہ حقیقت تھی تو مرزا قادیانی نے خود کیوں اس کو ایک خاص لڑکی کی طرف لگایا؟ ڈاکٹر صاحب
موصوف اس کا جواب دیتے ہیں:

"میں یہ مانتا ہوں کہ مسیح موعود نے اپنے اس آسمانی نکاح کو دنیا کی ایک ظاہری محمدی
بیگم پر لگایا۔ لیکن رویاء، کشف و الہام کی تعبیر یا تعیین میں اجتہادی غلطی ہو جانا کسی مامور من اللہ کی
شان کے منافی نہیں۔ بڑے بڑے نبیوں سے پیش گوئی کے معاملہ میں اجتہادی غلطی ہو جانا ممکن
ہے۔ آخر مرزا قادیانی تو نبی کریم ﷺ کے ایک غلام تھے۔ اور نبی نہ تھے مجدد تھے۔ لیکن خود
سب کے سید آقا محمد ﷺ نے جب ایک سرسبز مقام کو دیکھا جس کی طرف ہجرت ہونی تھی تو
آپ نے اسے یمامہ سمجھا۔ دراصل حقیقت بعد میں وہ مدینہ ثابت ہوا۔ اسی طرح آپ نے جب
ازواج مطہرات سے فرمایا کہ سب سے پہلے وہ بی بی فوت ہوں گی۔ جس کے سب سے لمبے ہاتھ
ہیں تو بیبیوں نے آپ کے سامنے ہاتھوں کو ناپا اور آپ سے منع نہ کیا۔ حضرت سودہؓ کے ہاتھ سب
سے لمبے نکلے مگر جب سب سے پہلے حضرت زینبؓ فوت ہوئیں تو واقعات نے بتا دیا کہ سب
سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی بی بی وہ سب سے زیادہ فیاض اور سخی بی بی مراد تھیں۔ اسی طرح
بعض دفعہ حضرت مسیح موعود سے بھی پیش گوئی کے تعین و تعبیر میں اجتہادی غلطیاں ہوئی ہیں۔ خود
پیر منظور محمد والی محمدی بیگم کے تعین میں بھی اجتہادی غلطی کی گئی۔ عالم کباب تو پیدا ہوا آپ نے

؎ عجیب ہے۔ دیکھو مرتب مؤلف!

؎ مرزا قادیانی کو الہام ہوا تھا کہ پیر منظور محمد والی محمدی بیگم کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔
اس کا نام عالم کباب ہوگا اور اس کے پیدا ہوتے ہی دنیا تباہ ہو جائے گی۔ لیکن شکر ہے رب
العالمین نے اس عورت کو کوئی لڑکا نہ دیا جس سے دنیا تباہ کرنے والا بیٹا پیدا ہوتا۔

www.besturdubooks.wordpress.com

۶. اس نکاح کے متعلق ایک بیماری میں جب کہ نزع کی سی حالت تھی الہام ہوا: "الحق من ربک فلا تکن من الممترین"

توضیح: جو مرزائی کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو الہام کے سمجھنے میں غلطی تھی۔ وہ شرم کریں کہ آیت قرآنی کے الہام سے مرزا قادیانی کا شبہ دور کیا گیا تھا۔ مگر دوسرے الہاموں کی طرح افتراء علی اللہ ثابت ہوا۔

۷. الہامات "زوجناکہا۔ یردھا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ"

توضیح: نکاح کے متعلق یہ سب الہام جھوٹ اور افتراء علی اللہ ثابت ہوئے۔

۸. الہام نکاح پر مجھے ایسا ہی ایمان ہے جیسے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر۔

توضیح: نکاح کا الہام جھوٹا نکلا۔ لہٰذا مرزا قادیانی کے ایمان کی بھی قلعی کھل گئی۔

۹. اگر نکاح نہ ہوا تو میں نامراد، ذلیل، ملعون، مردود، وبال اور ہمیشہ کی لعنتوں کا نشانہ ہوں گا۔

توضیح: مرزا قادیانی اپنے مجوزہ خطابات کے ہر طرح مستوجب و مستحق ہیں۔

۱۰. خدا کی قسم کہ نکاح ضرور ہوگا۔

توضیح: جھوٹی قسم سے آپ کا ایمان تو گیا!

۱۱. سلطان محمد کی موت اور محمدی بیگم کا میرے ساتھ نکاح تقدیر مبرم ہیں جو کبھی ٹل نہیں سکتی۔ اگر یہ نتیجہ نہ نکلا تو میں جھوٹا ہوں۔

توضیح: نتیجہ معلوم ہوا لہٰذا مرزا قادیانی بقول خود جھوٹے ثابت ہوئے۔

۱۲. پرانے الہام "یا احمد اسکن انت وزوجک الجنۃ" کا راز خدا نے مجھ پر کھول دیا۔ کہ اس سے محمدی بیگم کا نکاح مراد ہے۔

توضیح: یہ الہام اور قول بھی افتراء علی اللہ ثابت ہوا۔

۱۳. حدیث "یتزوج ویولد لہ" میں آنحضرت ﷺ نے اس نکاح کی پیش گوئی فرمائی ہے۔

توضیح: یہ قول بھی افتراء علی الرسول ثابت ہوا۔ مرزا قادیانی کہا کرتے تھے کہ میں احادیث کا مطلب اور ان کی صحت آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کر لیا کرتا ہوں۔ ان کے اس دعویٰ کا بھی پول کھل گیا۔

۱۴. عدالت ضلع میں مرزا قادیانی کا حلفیہ بیان کہ نکاح ضرور ہوگا۔ امید کیسی یقین کامل ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں ٹل نہیں سکتیں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

توضیح: یہ صفحہ بیان بھی غلط اور افتراء علی اللہ ثابت ہوا۔

۱۵ الہام بکر و ثیب یعنی ایک کنواری اور ایک بیوہ سے نکاح ہوگا۔

توضیح: محمدی بیگم بیوہ ہوگئی پھر مرزا قادیانی سے اس کا نکاح نہ ہوا لہٰذا یہ الہام بھی غلط ثابت ہوا۔

مرزائی برادران سے بمنت التماس ہے کہ آپ نہایت ٹھنڈے دل سے مرزا قادیانی کے ان مختلف اصول سے ہٹ کر بیانوں اور بیّن قراردادوں پر غور کریں۔ اور تعصب سے خالی الذہن ہو کر اپنے نور ایمان سے فیصلہ کریں کہ مرزا قادیانی کس طرح نبی و رسول اور اپنے دعووں میں صادق مانے جاسکتے ہیں۔ اور اس خود ساختہ بنیاد پر جو آپ لوگوں نے مسلمانان عالم کی تکفیر کی عمارت کھڑی کی ہے وہ کہاں تک قائم رہ سکتی ہے؟۔

دوستو! ذرا عقل کی روشنی سے دیکھو غیر مذاہب کے لوگ جو حملے اسلام پر کر رہے ہیں ان کی حد ہو چکی ہے۔ ان کا باہمی اتفاق اور ہمارا اتفاق نہ ہونا آپ پر ظاہر ہے۔ جو ان تقریروں کو ماننے والے مسلمان ہندوستان میں پہلے بھی تھے اور اب بھی ہیں۔ مگر آپ کی طرح قطع تعلق کسی نے نہیں کیا تھا۔ یاد رکھئے سواد اعظم سے الگ ہو کر اور علیحدہ رہ کر آپ کو کوئی دینی و دنیوی فلاح حاصل نہیں ہو سکتی۔

الحمد للہ! کہ اتفاق کی ضرورت کو اب آپ خود تسلیم کرنے لگے ہیں۔ اور اشتہار اور اخبارات پر اعلان شائع کر رہے ہیں کہ مسلمان دیگر مذاہب کے حملوں کے دفاع کے لئے آپ کے ساتھ اشتراک عمل کریں۔ لیکن جب تک آپ مسلمانان عالم کو کافر کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور اسی طرح بلا وجہ کلمہ گویوں کی تکفیر کر کے خود کافر بنتے ہیں تو آپ کا اتفاق یا اشتراک عمل نہیں ہو سکتا۔

۱؎ اگر مرزائی صاحبان کو کوئی لفظ غیر مانوس یا برا معلوم ہو تو ہمیں معذور سمجھیں کیونکہ ہم نے اس ساری کتاب میں کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں کیا جو مرزائی لٹریچر میں موجود نہ ہو۔ مرزا قادیانی اور ان کے خلفاء اور مریدوں کی تحریرات میں وہ دل آزار گندی گالیاں اور مغلظات بھرے پڑے ہیں کہ العیاذ باللہ ان کا کچھ نمونہ ہم نے اپنی کتاب عشرہ کاملہ کی نویں فصل کے نمبر ۹ میں دکھایا ہے۔ بانی مذہب مرزا قادیانی اس شعر کے مصداق بھی ہیں۔

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بد زبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا وہی ہے

(درثمین ص ۱۱)

www.besturdubooks.wordpress.com

قرآن کریم اس قسم کے اتحاد و اتفاق کی سخت ممانعت کرتا ہے۔ پڑھو!

”یاایها الذین آمنو الا تتخذو ابطانة من دونکم لا یالونکم خبالا ودوما عنتم قد بدت البغضاء من افواهم ۔ وماتخفی صدورهم اکبر ۔ قد بینا لکم الایات ان کنتم تعقلون ۔ آل عمران:۱۱۸“ (مسلمانو! غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ کیونکہ وہ تمہاری خرابی میں کوئی کمی نہیں کرتے وہ تو چاہتے ہیں کہ تم تکلیف میں رہو عداوت اور بغض خود ان کے منہ سے ہی ظاہر ہو گیا ہے۔ اور ان کے دلوں میں جو دشمنی بھری ہوئی ہے۔ وہ اس سے بھی بڑھی ہوئی ہے۔ ہم نے تم کو پتے کی باتیں بتادی ہیں۔ اگر عقل ہے تو انہیں سمجھ لو۔)

پس جب تک آپ مسلمانوں کو کافر[1] قرار دیتے رہے ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا حرام سمجھتے ہیں۔ مسلمان مردوں کے جنازوں پر دعائے مغفرت کرنا آپ کے نزدیک گناہ ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ رشتہ ناطہ کرنے سے آپ کو پرہیز ہے۔ مسلمانوں کو سلام علیکم کہنا آپ کی شان کے منافی ہے۔ اور آپ کے یہ اقوال و افعال مسلمانوں کے ساتھ آپ کی دینی و دنیوی عداوت کا بین ثبوت ہیں۔ کس طرح ممکن ہے کہ مسلمان قرآن کریم کی صریح ہدایت کے خلاف اپنا دین و ایمان آپ کے حوالے کر دیں۔ خدا کے لئے! ناموس رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کے لئے! اسلامی غیرت کے لئے! ہوش میں آؤ۔ اور سوچو! کہ تم کس راستہ پر چل رہے ہو۔ یہی ایک قسم طریقی ہے کہ ۴۰ کروڑ مسلمانوں کو کافر بنا کر آپ احمدی یا مسلمان ہونے کا دعویٰ کریں۔ پس سچے معنوں میں مسلمان بن جاؤ اور صراط مستقیم اختیار کرو تا کہ منزل مقصود حاصل ہو۔

دربار خداوندی میں بصدق دل التجاء

یاالٰہا! اے بے سہاروں کے سہارے! اے ہر قوی و ضعیف کی آواز سننے والے ہم سب مسلمانوں کے دلوں کو نور ایمان سے منور فرما دے۔ ہم سب کو اسلام کی سچی محبت عطا کر۔ ہم سب کو خدمت دین کی توفیق بخش تا کہ تیری رحمت سے ہم سب اسلام کی برکات سے بہرہ ور ہو کر ”انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین“ کے سرفراز ہوں ہمارے بھولے بھٹکے بھائی اپنی غلطیوں پر متنبہ ہوں۔ اور کجروی چھوڑ کر راہ راست اختیار کریں اور پھر ہم سے آملیں۔

---

[1] لاہوری مرزائی پارٹی والے گو زبان سے مسلمانوں کو کافر نہیں کہتے۔ لیکن عمل میں وہ بھی قادیانیوں سے جدا نہیں ہیں۔ ان کو بھی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر مرزا قادیانی کے دعاوی نبوت وغیرہ اور اس معیار صداقت پر غور کرنا چاہئے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

رسالہ بھی مخالف ہر دو فریق کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ شانہ مصنف کی
عمر، علم اور اس کے دین و دنیا میں برکت عطا فرمائیں۔ اور ان کی تصنیفات کو شرف قبولیت بخشیں۔
اور عزیز مقبول خلائق فرمائیں۔ آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

(حضرت) خلیل احمد عفی عنہ سہارنپوری

نزیل مدینہ طیبہ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۴۵ ہجری

پیش لفظ قادیانی مذہب کے رد میں میں نے اپنی کتاب عشرہ کاملہ کو بحضور سیدی
ومولائی عمدۃ المتکلمین، زبدۃ العارفین، فخر المحدثین، رئیس المناظرین، مخزن علم وحکمت، واقف
اسرار شریعت، مقبول بارگاہ لم یزل، پروانۂ شمع محمدی حضرت مولانا خلیل احمد صاحب ناظم مدرسہ
مظاہر علوم سہارنپور۔ اطاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ پیش کیا تھا۔ حضور کی دعا اور
نگاہ کرم نے کتاب مذکور ایسی مقبول عام ہوئی کہ دوبارہ بعد از کثیر طبع کرائی گئی ہے۔ یہ رسالہ بھی
مکمل ہونے پر حضور ممدوح کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ جسے حضور نے بعد ملاحظہ بہت پسند
فرمایا جلد طبع کرانے کی ہدایت فرمائی اور تقریظ مدینہ منورہ سے تحریر فرما کر ارسال فرمائی۔
مجھے اپنی کم نصیبی پر افسوس ہے کہ بہ تعمیل ارشاد عالی میں اسے جلد طبع کرا کر مدینہ طیبہ میں
پیش نہ کر سکا۔ اور بعد حضرت ممدوح شرح ابوداؤد کے عظیم الشان کام سے فارغ ہونے کے بعد
اپنی دیرینہ تمنا کے مطابق بتاریخ ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ بروز چہارشنبہ عصر اور مغرب کے درمیان
داعی اجل کو لبیک کہہ کر رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!
حضور کے متعلقین اور وابستگان دامن اگرچہ ظاہری دیدار فیض آثار سے محروم ہو گئے
ہیں۔ لیکن حضور کے روحانی فیوض وبرکات بدستور جاری ہیں۔ اور حضور کے اخلاق کریمہ شفقت
و رأفت پر لطف صحبتیں مہر و کرم نگاہیں اور پیارے پیارے کلمات طیبات عقیدت مندوں کے
دلوں سے فراموش ہونے والے نہیں ہیں۔ بے شک اب آپ گنبد خضرا کے زیر سایہ جنت
البقیع میں آرام فرما ہیں۔ لیکن نیاز مندوں کے قلب میں آپ کی یاد تازہ ہے۔ اور انشاء اللہ
ہمیشہ اسی طرح رہے گی۔ اس لئے نہایت ادب وعقیدت کے ساتھ میں ان اوراق پریشان کو
بھی حضور کی ذات ستودہ صفات سے منسوب کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔
الٰہی! اگر میری اس ناچیز دینی خدمت پر کوئی اجر ثواب مرتب ہوتا ہے تو اس کا ثواب
حضرت ممدوح کے نامہ اعمال میں درج فرما اور اس عاجز کو اپنے فضل وکرم سے صراط مستقیم پر چلنے
کی توفیق بخش آمین ثم آمین!

خاکسار محمد یعقوب پٹیالوی

فہرست تفصیلی ..... تحقیق لاثانی

www.besturdubooks.wordpress.com

www.besturdubooks.wordpress.com

www.besturdubooks.wordpress.com

عشرہ کاملہ

فی

ابطال الفتنۃ المرزائیہ والنبوۃ الباطلہ

جناب شیخ محمد یعقوب سنوری پٹیالوی

www.besturdubooks.wordpress.com

جواب ہے۔ اس تفصیل سے میرا مدعا اپنی یا عشرہ کاملہ کی ستائش نہیں بلکہ صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ امت مرزائیہ پر اس کتاب کا کیا اثر پڑا ہے اور باوجود جواب دینے کی ضرورت تسلیم کر لینے کے جواب دینے سے کیسی عاجز ہے۔

پہلی بار عشرہ کاملہ بارہ سو (۱۲۰۰) چھپی تھی جس میں سے چار سو کے قریب مفت تقسیم ہوئی۔ باقی تھوڑے عرصہ میں ہی ختم ہو گئی اور احباب نے دوبارہ طبع کرنے کا تقاضا شروع کیا۔ میں نے بھی چاہا کہ نظر ثانی کر کے اس کی دوبارہ طباعت کا انتظام کیا جاوے لیکن ملازمت کی مصروفیتیں اتنی زیادہ تھیں کہ جلد نظر ثانی نہ ہو سکی۔ اور قریباً سال بھر تک اسی غرض سے کتاب میرے بستہ میں رہی۔ جس کی اب تکمیل ہوئی ہے۔ نظر ثانی میں بعض مضامین مفید سمجھ کر ایزاد کئے گئے۔ بعض تبدیل کئے گئے اور بعض جگہ معمولی ترمیمیں ہوئی ہیں اور اب جناب مولوی نصیر الدین صاحب بہار نپوری کی ہمت سے کتاب طبع ہو کر ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچی ہے۔

ناظرین کرام! کو معلوم ہے کہ اس کتاب کا ماخذ عموماً مرزائی تصنیفات ہیں۔ جن کے حوالہ جات موقعہ بموقعہ درج کئے گئے ہیں۔ پہلی اشاعت میں بعض حوالہ جات کے ہندسوں کے متعلق بے احتیاطی ہوئی۔ کچھ تو اس وجہ سے کہ مرزائی کتابیں کئی بار طبع ہوئی ہیں اور ان کے صفحے بدل گئے ہیں۔ اس لئے حوالے کے ساتھ سن طبع یا نمبر اشاعت درج نہ ہونے کے باعث بعض دفعہ مقابلہ کرنے والوں کو دھوکا ہوا اور بعض جگہ کاپی نویس اور بعض جگہ چھاپہ کی مہربانی سے نمبر صفحہ ہی غلط ہو گیا اور چونکہ کتابت ہوتے ہی بہت جلد کتاب پریس میں دے دی گئی تھی اور اصل مسودہ سے حوالہ جات کا مقابلہ کرنے کا مجھے موقع اور وقت نہیں ملا تھا۔ اس لئے بھی کہیں کہیں غلطی رہ گیا۔ اب دوبارہ اشاعت میں حوالہ جات کی درستی اور صحت کا خاص انتظام کر لیا گیا ہے اور مرزائی کتابوں کی ایک فہرست بھی شامل کی گئی ہے۔ جس میں ان کا سن طبع وغیرہ درج ہے۔ بہر حال طبع اول کے ایسے نقائص کے متعلق میں اپنے مسلمان بھائیوں سے معافی چاہتا ہوں۔ والعذر عند کرام الناس مقبول لیکن ان بعض مرزائی صاحبان کی خدمت میں جو بعض حوالہ جات کو غلط پا کر بغلیں بجانے دیکھے گئے ہیں۔ مرزا قادیانی کی ہی ایک تحریر پیش کرتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

”دانشمند اس کو خوب معلوم ہے کہ عربی اور فارسی کی کوئی مبسوط تالیف سہو اور غلطی سے خالی نہیں ہو سکتی اور بلا جہ کے لئے کوئی نہ کوئی لفظ سہو کاتب ہی سہی۔ بحث پیش کرنے کے

www.besturdubooks.wordpress.com

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ [illegible]

[illegible]

www.besturdubooks.wordpress.com

مرزا قادیانی کے ہر ایک دعوے کی بار بار تردیدیں ہو چکی ہیں۔ ان کی کتابوں کے جواب اور ان کی پیش گوئیوں کا غلط ہونا علمائے اسلام نے اچھی طرح واضح کر دیا ہے۔ سعید خوش نصیب ہیں جو ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ضدی لوگ ان کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ان میں چونکہ بعض کتابیں ضخیم اور متفرق ہیں۔ عوام ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اس لئے ان کی تصنیف علمائے کرام و تحریرات و تقاریر کا ... نظام سے اقتباس کر کے یہ ایک خاص طرز کا رسالہ مرتب کیا جاتا ہے۔ جس میں مرزا قادیانی کی تعلیم ان کے معتقدات و مسلمات اور ان کے الہامات و کشوف کی حالت کا نمونہ دکھایا گیا ہے۔ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اسلام کی غیرت و حمیت دل میں رکھتے ہوئے کوئی شخص ان اوراق کو پڑھ کر مرزا قادیانی کے دعوؤں کو تسلیم کرے۔ اگر پہلے اس جال میں پھنس گیا ہے تو اس دھوکے سے چھٹکارا حاصل کرے۔ ہاں! عناد اور تعصب کی بات جدا ہے۔ جب انسان کسی چیز سے محبت کرنے لگتا ہے تو اس کی برائیاں بھی اسے خوبیاں ہی نظر آتی ہیں اور وہ اپنے خیالات کے برخلاف ایک بات بھی سننا نہیں چاہتا۔ بلکہ کانوں میں انگلیاں دے لیتا ہے۔ اسی کا نام اندھی تقلید ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری اس ناچیز دینی خدمت کو قبول فرمائے اور مرزا قادیانی کے موافق مخالف دونوں فریق اس سے مستفید و مستفیض ہوں۔ آمین۔

اس کتاب میں ناظرین بعض جگہ ایسے الفاظ بھی دیکھیں گے جو تہذیب و متانت کی رو سے قابل اعتراض اور غیر مانوس معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے متعلق صرف اتنا عرض کیا جاتا ہے کہ ایسے الفاظ کا استعمال الزامی طور پر مرزا قادیانی کی تصنیف و تقاریر سے نقل کیا گیا ہے۔ اپنی طرف سے کسی جگہ زیادتی و سخت کلامی نہیں کی۔ مرزا قادیانی کی تہذیب و متانت اور سنجیدگی کا مختصر نمونہ اس کتاب کی ایک فصل کے ضمن میں چند صفحات میں دکھایا گیا ہے۔ اسے دیکھ کر پھر اس کتاب کی کسی عبارت کی نسبت رائے قائم کرنی چاہئے۔ بعض احباب جنہیں مرزا قادیانی کی اصلی تحریروں کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا وہ ہمارے ایسے خیالات کو پڑھ کر اعتراض فرمایا کرتے ہیں۔ اس وقت ہماری حالت اس شعر کی مصداق ہوتی ہے۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

www.besturdubooks.wordpress.com

رسالت کبھی منقطع نہیں ہوئی۔ رسول ہمیشہ مبعوث ہوتے رہیں گے۔ قرآن شریف و حدیث میں جو جنت و نار کا ذکر ہے وہ دو شخصوں کے نام ہیں اور اسی طرح میتہ، دم، لحم خنزیر اور میسر بھی حرام نہیں۔ پھر کہتا ہے کہ یہ تو چند آدمیوں کے نام ہیں جن کی محبت حرام کی گئی ہے۔ صوم و صلوٰۃ حج و زکوٰۃ بھی چند آدمیوں کے نام تھے۔ جن کی محبت واجب ہے۔ وہ تو کسی عبادت کے نام نہیں ہیں۔" (دائرۃ المعارف محمد حسانی ج ۱ ص ۲۰۹، ۱۹۰۶ء طبع قاہرہ بحوالہ [illegible])

غرض یہ کہ کل تکلیفات شرعی کو ساقط کر دیا تھا۔ اس کے ہزاروں لاکھوں مرید ہو گئے تھے اور ایک مستقل فرقہ اس نے بنا ڈالا تھا۔ ستائیس برس تک نبوت کا دعویٰ اور سلطنت کر کے ۲۶۸ھ میں مارا گیا اور اس کی اولاد میں پانچویں صدی کے آخر تک سلطنت رہی۔

مرزا قادیانی نے بھی تاویلات کے اس مجرب نسخہ سے خوب فائدہ اٹھایا۔ نبوت و رسالت کے خود مدعی ہوئے اور جیسا کہ قادیانیت، مرزائیت سے ظاہر ہو رہا ہے۔ آئندہ کے لئے بھی نبوت کی داغ بیل ڈال گئے۔ قسم قسم کے چندوں سے پیٹ بھرا تو زکوٰۃ کے مال کے در پے ہوئے اور دین اسلام کو غریب دیکھا اور سب کی نظر کر کے اس طرح زکوٰۃ کے مال کا مستحق ٹھہرایا کہ ہماری کتابیں مال زکوٰۃ سے خرید کر مفت تقسیم کی جاویں اور ان کتابوں کی قیمت لاگت سے کئی گنا زیادہ رکھی اور خوب کمایا۔

ابو منصور کی طرح قرآن کریم اور احادیث شریف کے معنی بدلنے کی ترکیب خوب ہی کارگر ہوئی۔ چنانچہ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں کہ:

"مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اول درجہ کی پیش گوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔ انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔" (ازالہ اوہام ص ۵۵۷، خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

غرض یہ کہ اس معاملہ پر خوب زور دیا مگر قرآن و حدیث میں حضرت مسیح علی نبینا و علیہ السلام کے جتنے نام آئے ہیں وہ سب اپنے اسماء ظاہر کئے۔ کیونکہ خود مسیح بننا مطلوب تھا اور اسی پر اکتفا نہ کی بلکہ آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، مہدی، حارث، حراث، محدث، مجدد، امام الزمان،

۱؎ چنانچہ ایک جگہ کہتے ہیں کہ تاویل کا باب مجھ پر کھل گیا ہے؟۔

۲؎ چنانچہ مرزا قادیانی کے کئی مریدوں نے ان کے بعد نبوت کے دعوے کئے ہیں۔ جیسے مولوی چراغ الدین جمونی، عبداللہ تیماپوری، نبی بخش معراجکے، عبداللطیف گناچوری۔

www.besturdubooks.wordpress.com

امانت کو اٹھا لیا۔ اس آیت میں اسی واقعہ کا ذکر ہے کہ وہ دونوں ظلوم و جہول ہیں۔
(الملل والنحل [illegible] - تالیف [illegible] طبع مصر)

اپنے ایسے معارف قرآنیہ پر اس کے مریدوں کو بڑا فخر تھا اور وہ کہا کرتے تھے کہ سب تفاسیر اس قسم کے معارف سے خالی ہیں۔ اس کا یہ بھی قول تھا کہ حق تعالیٰ ایک نور کا پتلا آدمی کی شکل بصورت پر ہے جس کے سر پر تاج پہنا ہے اور اس کے منہ سے حکمت کے چشمے جاری ہیں۔

اس کے معتقدین اس پر اتنا اعتقاد رکھتے تھے کہ جب وہ خلافت عباسیہ میں مارا گیا تو وہ یقین رکھتے تھے کہ وہ دوبارہ زندہ ہو کر آئے گا۔ مرزا قادیانی بھی معارف و حقائق قرآنیہ جاننے کے مدعی ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ "ابتدائے خلقت آدم سے جس قدر آنحضرت ﷺ کے زمانہ بعثت تک مدت گزری تھی وہ تمام مدت سورۃ العصر کے اعداد حروف میں بحساب قمری مندرج ہے یعنی (۴۷۳۹) برس۔ اب بتاؤ کہ یہ حقائق قرآنیہ اور یہ معارف کس تفسیر میں لکھے ہیں۔"
(تحفہ [illegible] ص ۹۳، خزائن ج ۱۷ ص ۲۵۲، ۲۵۸)

ایسا ہی ازالہ اوہام کے ص [illegible] خزائن ج ۳ ص [illegible] پر سورۃ القدر سے اپنا ثبوت رسول ہونا اور تمام بیہودہ اختراعوں اور ایجادوں کو اپنی سچائی کی دلیل ٹھہراتا ہے اور اس کے اتباع بھی لکھتے ہیں کہ فرمائیے یہ معارف حقہ کس تفسیر میں موجود ہیں؟[1]

غرض سینکڑوں ایسے دقائق و معارف ہیں جن سے مرزا قادیانی کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ جن پر مرزائیوں کو ناز ہے۔ "من قال فی القرآن برأیه فلیتبوأ مقعده من النار (مشکوٰۃ ص ۳۵، کتاب العلم فصل ثانی)"[2] کا مصداق ہر ایک مرزائی مرزا قادیانی کی تقلید کرتا ہوا قرآن شریف کے معنی و مطلب اپنے من گھڑت بیان کرتا ہے۔

معتبرہ نے تو اللہ تعالیٰ کو آدمی کی شکل کا نورانی پتلا بنایا مگر مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ "ایک وجود اعظم (اللہ تعالیٰ) ہے جس کے بے شمار ہاتھ، بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس کی تاریں بھی ہیں۔"
(توضیح مرام ص ۷۵، خزائن ج ۳ ص ۹۰)

یہ مرزا قادیانی "لیس کمثله شیء (شوریٰ ۱۱)"[3] کی کیا ہی اچھی تفسیر

۱؎ اس کا مفصل ذکر آگے آئے گا۔

۲؎ جو شخص قرآن کے مطالب بیان کرنے میں اپنے عقلی ڈھکوسلوں سے کام لے اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا چاہئے۔

۳؎ اللہ تعالیٰ کی مثال کسی شے سے نہیں دی جا سکتی۔

www.besturdubooks.wordpress.com

دراعتقادی منافی کا مکمل ثبوت اس طرح پر طلب کیا گیا کہ پانچ قسم کے چندے کھولے گئے۔

۱ شاخ تالیف و تصنیف۔

۲ شاخ اشاعت اشتہارات۔

۳ لنگر خانہ۔

۴ خط و کتابت۔

۵ بیعت کرنے والوں کا سلسلہ۔

(فتح اسلام ص ۱۹ تا ۳۴ ملخصاً خزائن ج ۳ ص ۱۲ تا ۲۴)

علاوہ ازیں تعمیر مدرسہ، خریداری اشتہارات وغیرہ کو علیحدہ وطالب ان سب میں نقدی داخل کرو تو باخلاص ورنہ بار ہو کر رہا ہے!! چنانچہ ایک جگہ اخبار بدر میں لکھتے ہیں کہ: "جس مرید کا چندہ تین ماہ تک نہ آئے گا وہ بیعت سے خارج سمجھا جائے گا۔" (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۶۹)

باقی رہا مسئلہ مستجابت دعا کا سو یہ بھی ایک ڈھول کا پول اور نقلی معجزہ ہی تھا۔ ورنہ سینکڑوں دعائیں مردود ہوئیں جن کا تجزیہ فصل ششم میں کیا گیا ہے۔ اسے غور سے دیکھا جائے۔

۷ ... بیان ابن سمعان تمیمی

منہاج السنہ میں لکھا ہے کہ یہ نبوت کا مدعی تھا اور کہتا تھا کہ مجھے اسم اعظم معلوم ہے۔ فرقہ بیانیہ اسی نے قائم کیا تھا۔ جو اس کو نبی مانتے ہیں۔ اس کا قول تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے جسم میں اللہ تعالیٰ کا ایک جزو حلول کر گیا تھا۔ اس کی قوت سے انہوں نے در خیبر کو اکھاڑ ڈالا۔

(الملل والنحل شہرستانی ج ۱ ص ۱۵۲ مصری)

حضرت امام باقرؒ کو اس نے خط لکھا کہ تم میری نبوت پر ایمان لاؤ تو سلامت رہو گے اور ترقی کرو گے۔ تم نہیں جانتے اللہ تعالیٰ کس طرح اور کس کو نبی بناتا ہے؟ یہ خط عمر ابن عفیف امام صاحب کی خدمت میں لایا۔ آپ نے خط پڑھ کر قاصد سے کہا کہ اس کو نگل جا۔ اس نے نگل لیا اور اسی وقت مر گیا۔

کچھ عرصہ بعد بیان بھی خالد بن عبداللہ کے ہاتھ سے مارا گیا اور اسم اعظم سے اسے کوئی مدد نہ زندگی میں ملی نہ مرنے کے بعد کسی مرید نے پوچھا تھا۔

مرزا قادیانی بھی اللہ تعالیٰ کا اپنے وجود میں داخل ہو جانا مانتے تھے اور ایک کشف میں خود خدا بن گئے تھے۔ انہوں نے نبوت کا بھی دعویٰ کیا۔ تمام علماء فضلاء قطعی کافر قرار دیے

www.besturdubooks.wordpress.com

ان تحریری وپیچیدہ اور ژولیدہ تحریریں ہیں۔ اس نے اپنی ان تقریریوں اور تصنیفوں سے بہتوں کو اپنا ہم
خیال بنا لیا۔ (الفضل ملخصاً، تاریخ ص ۱۸۲)

مرزا قادیانی کو بھی معرفت دانی کا بڑا دعویٰ اور اس پر بہت ناز ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ
بکثرت اسرار غیبی اور الہامات میرے سوائے اور کسی فرد امت کو نہیں دیے گئے۔ اس لئے
خصوصیت سے صرف میرا ہی نام نبی رکھا گیا۔

احمد کیال کی بیہودہ اور پیچیدہ تحریروں سے مرزا قادیانی کی تحریروں کا مقابلہ کرنا ہو تو
موازنہ کے لئے ازالہ اوہام کا ص ۱۱۸ تا ۱۴۲ دیکھو۔ جہاں آپ لکھتے ہیں کہ: ”ہر نبی کے نزول کے
وقت ایک لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ لیکن سب سے بڑی لیلۃ القدر وہ ہے جو ہمارے نبی ﷺ کو دی
گئی۔ اس کا دامن آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے قیامت تک پھیلا ہوا ہے اور جو کچھ انسانوں میں
دلی اور دماغی قوتوں کی جنبش آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے آج تک ہو رہی ہے وہ لیلۃ القدر کی تاثیریں
ہیں۔ اور جس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کا کوئی نائب دنیا میں پیدا ہوتا ہے تو یہ تحریکیں ایک بڑی
تیزی سے اپنا کام کرتی ہیں بلکہ اس زمانہ سے کہ وہ نائب رحم مادر میں آئے پوشیدہ طور پر انسانی
قویٰ کچھ کچھ جنبش شروع کرتے ہیں اور نائب کو ہتھیار ملنے کے وقت تو وہ جنبش نہایت تیز ہو جاتی
ہے۔ جب نائب رسول ﷺ کے نزول کے وقت جو لیلۃ القدر مقرر کی گئی ہے یہ اسی لیلۃ القدر کی
ایک شاخ ہے۔ ... اس لیلۃ القدر کی بڑی شان ہے جیسا کہ اس کے حق میں یہ آیت ہے: ”فیہا
یفرق کل امر حکیم“ یعنی اس لیلۃ القدر کے زمانہ میں جو قیامت تک ممتد ہے۔ ہر ایک
حکمت اور معرفت کی باتیں دنیا میں شائع کر دی جائیں گی اور انواع و اقسام کے علوم غریبہ و فنون
نادرہ و صناعات عجیبہ صفحہ عالم میں پھیلا دیئے جائیں گے اور انسانی قویٰ میں ان کی مختلف
استعدادوں اور مختلف قسم کے امکان بسطت علم اور عقل میں جو لیاقتیں مخفی ہیں ... سب کو بمنصہ
ظہور لا دیا جائے گا۔ لیکن یہ سب کچھ ان دنوں میں پرزور تحریکوں سے ہوتا رہے گا کہ جب کوئی
نائب رسول اللہ ﷺ دنیا میں پیدا ہوگا ... اور لیلۃ القدر میں فی الواقع فرشتے اترتے ہیں جن کے
ذریعہ سے دنیا میں نیکی کی طرف تحریکیں پیدا ہوتی ہیں اور وہ ضلالت کی پر ظلمت رات سے شروع
کر کے طلوع صبح صداقت تک اس کام میں لگے رہتے ہیں کہ مستعد دلوں کو سچائی کی طرف کھینچے
دیں۔ ... یہ آخری لیلۃ القدر کا نشان ہے جس کی بنا ابھی سے ڈالی گئی ہے۔ جس کی تکمیل کے
لئے سب سے پہلے خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو بھیجا ہے اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا: ”انت اشد

www.besturdubooks.wordpress.com

مناسبة بعیسی ابن مریم واشد الناس به خلقاً وخُلقاً وزماناً"

(ازالہ اوہام ص۵۰۱، ۵۰۳، خزائن ج۳ ص۳۷۵، ۳۷۶)

حاصل اس لمبی چوڑی تقریر کا یہ ہے کہ مرزا قادیانی نائب رسول ہیں اور جتنی جدید قسم کی ایجادیں اور کلیں ہوئی ہیں۔ جیسے تار کے پیغام رسانی، ہوائی جہاز، زہریلی گیس، لمبی مار کی توپیں وغیرہ وغیرہ جو ملک یورپ میں بن کر زمانہ میں رائج ہوگئیں یہ سب مرزا قادیانی کے وجود مبارک کی ہی یمن و برکات ہیں۔ عبارت مندرجہ بالا الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں۔ مرزا قادیانی نے صرف جدید ایجادوں پر ہی صبر نہیں کیا بلکہ اپنے زمانہ رحم مادر تک پہنچ کر اس وقت کی ایجادوں کو بھی اپنی برکات کے دائرہ میں لینا چاہا ہے۔ مرزا قادیانی کی پیدائش کا زمانہ لارڈ آکلینڈ گورنر جنرل ہند کے عہد میں اس وقت ہوا جب کہ انگریزوں کی افغانستان سے لڑائیاں ہورہی تھیں۔ اسی زمانہ میں انگریزی تعلیم ہندوستان میں رائج ہوئی۔ یہ دونوں باتیں اسلام کے لئے جو کچھ بابرکت ثابت ہوئیں اظہر من الشمس ہیں۔ رہی آخری زمانہ کی ایجادات، ہوائی جہاز، لمبی مار کی توپیں، زہریلی گیس وغیرہ بھی وہ مبارک اختراعات ہیں جن کے ذریعہ اسلامی سلطنت ترکی برباد کی اور مصر کا زوال ہوا۔ حرمین شریفین پر گولہ باری ہوئی اور ان میں عیسائیوں کا دخل ہوا۔ امام رضا کا مزار شہید ہوا ہزاروں مسلمان شہید کئے گئے اور لاکھوں ترک عرب بے خانماں و آوارہ وطن ہوئے۔ مدینہ شریف کے اوپر ہوائی جہاز اڑے۔ جن میں عیسائی سوار تھے۔ یہ سب امر واقعہ ہیں جنہیں ان پر دینی نقطہ نگاہ سے غور کرنے کی ضرورت نہیں۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ مذہبی ہے اس لئے مذہبی نگاہ سے ان واقعات کو دیکھتے ہوئے کون مسلمان ہے جو ان جنگی ایجادات اور منحوس اختراعات کو ایک نائب رسول ﷺ کی پیدائش کی یمن و برکات اور ایک نبی کی صداقت کے نشانات سمجھے گا؟۔ اگر مرزا قادیانی اسلام کی یہ بربادی کو اپنی نبوت کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں تو اس نبوت کو بہ ہزار دور سے ہی سلام ہے!!!

لیجئے الفقیر کے مذکورہ بالا معارف و اسرار بیان کرنے کے بعد مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ: "اب فرمایئے یہ معارف حق کس تفسیر میں موجود ہیں؟۔ مرزا قادیانی کے بیان کردہ معارف کسی تفسیر میں نہ ہونے سے یہ کس طرح ثابت ہوگا کہ معارف تفسیر میں درج ہونے کے قابل بھی ہیں یا نہیں؟ احمد کیال والے سب معارف مرزا قادیانی کی تصانیف میں بھی موجود نہیں ہیں تو کیا اب سے اس کی بجائے تفسیروں میں درج ہونے کے قابل بھی جائے گی؟۔"

www.besturdubooks.wordpress.com

۴. مسیح و مہدی موعود بمعانی صاف تر بتا کہ "حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور ان کے ہاتھ سے دین اسلام پھیلے گا۔ اس کتاب براہین کی نسبت دعویٰ تھا کہ الہامی ہے۔ بعد میں خود مسیح بن گئے اور کتاب ازالہ اوہام محض اسی غرض کو ثابت کرنے کے لئے لکھی گئی اور ایک قول یعنی لا مہدی الا عیسیٰ کی آڑ سے مرزا خود ہی مہدی آخر الزمان بھی بن بیٹھے۔" (براہین احمدیہ ص۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳)

۵. امام الزمان: رسالہ ضرورت الامام میں پہلے امام الزمان کا ہونا لازمی اور ضروری بتا کر ص۲۳ تک اس کی علامات و صفات بیان کیں اور ص۲۴ پر اپنی قلم سے لکھ دیا کہ "وہ امام الزمان میں ہوں۔" (ضرورت الامام ص۲۴، خزائن ج۱۳ ص۴۹۵)

۶. نبی: لکھتے ہیں کہ "اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی لغت کی کسی کتاب میں اظہار غیب نہیں۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۰۹) نیز دیکھو اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء جس میں نہایت صفائی سے نبوت کا دعویٰ ہے۔" (ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷)

۷. خدا کا بیٹا: الہامات ذیل سے مرزا قادیانی نے خود کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا۔ "انت منی بمنزلة ولدی" (حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۸۹) "انت منی بمنزلة اولادی" (اربعین ۴ ص۱۹، خزائن ج۱۷ ص۴۵۲) "اسمع ولدی" (البشریٰ ج۱ ص۴۹)

---

۱. مرزا قادیانی یہ کہتے ہیں کہ براہین احمدیہ الہامی کتاب نہیں ایسی حوالہ جات قابل دیکھنے ہیں۔ (دیکھو حقیقت الوحی ص۲۸۰، خزائن ج۲۲ ص۵۵۹، ایک غلطی کا ازالہ ص۸، خزائن ج۱۸ ص۲۲۰، تتمہ ص۴۸، خزائن ج۱۹ ص۵۳) جن میں لکھا ہے کہ خدا نے مرزا کو براہین احمدیہ کی بابت فرمایا ہے اور (سرمہ چشم آریہ ص۳۳، خزائن ج۲ ص۳۱۹) براہین احمدیہ کو خدا کی طرف سے ملہم و مامور ہو کر تالیف کرنا لکھا ہے۔

۲. یہ مرزا قادیانی کے خدا کی جرأت ہے جس نے بیٹے مرزا قادیانی کو محمدیت کا دعویٰ کرنے کا حکم دیا۔ دیکھو نمبر۳ فصل ہذا۔

۳. خدا کہتا ہے کہ اے مرزا تو میرے بیٹے کی جگہ ہے۔

۴. اے مرزا تو میرے بیٹوں کی جگہ ہے۔

۵. اے میرے بیٹے سن۔

www.besturdubooks.wordpress.com

۸ خدا کی بیوی اور اس کے لوازمات الہامات ذیل پر غور کرو۔

الف... مرزا قادیانی کا حیض اور بچہ

"یریدون ان یروا طمثک" اس الہام کی تشریح مرزا قادیانی یوں بیان کرتے ہیں کہ "یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے۔ مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا۔ جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ کے ہے۔" (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۳، خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۱)

ب... اللہ تعالیٰ کا نطفہ

"انت من ماءنا وھم من فشل" یعنی اے مرزا تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۴، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۳)

ج اللہ تعالیٰ سے ہم بستری اور زناشوئی کے فعل کا وقوع

مرزا قادیانی کے ایک خاص مرید قاضی یار محمد صاحب بی۔او۔ایل پلیڈر اپنے ٹریکٹ نمبر ۳۴ موسوم بہ اسلامی قربانی ص ۱۲ مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر میں لکھتے ہیں کہ "جیسا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا۔ سمجھنے والے کے واسطے اشارہ کافی ہے۔" (استغفر اللہ)

د... استقرار حمل

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ "مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔" (کشتی نوح ص ۴۷، خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)

ماں بنے! بچے جنے! پھر باپ بچے کے بنے!!

ہ...... دردِ زہ

لکھتے ہیں کہ: "پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے دردِ زہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔" (کشتی نوح ص ۴۷، خزائن ج ۱۹ ص ۵۱)

۱؎ خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گلِ کوزہ۔

www.besturdubooks.wordpress.com

خارج از اسلام ہونا ثابت کرگئے۔(کما سبق منی) تم اپنی جوکی پیشے شخص کے ہاتھ پر ایمان کھو کر اللہ تعالیٰ کو کیا منہ دکھاؤ گے؟۔

تیسری فصل

مرزا قادیانی کے دس غلط الہام

''ھل انبئکم علی من تنزل الشیطین لے۔ تنزل علی کل افاک اثیم۔ یلقون السمع واکثرھم کاذبون (الشعراء ۲۲۱ تا ۲۲۳)''

تیرا ہر قول مرزا اے بہت خود کام غلط ۔۔۔ دن غلط رات غلط صبح غلط شام غلط

قول جھوٹا ہو تو ہو خیر نہیں کچھ پروا ۔۔۔ ہاں غضب ہے کہ ہیں آپ کے الہام غلط

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ایک کاذب مدعی وحی والہام ابن صیاد تھا۔ جو حضور ﷺ کو بھی نبی ورسول مانتا تھا۔ اس نے آنحضرت ﷺ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوکر یہ اقرار کیا تھا کہ میرے پاس کچھ سچے اور کچھ جھوٹے خبر رساں آتے ہیں۔ اس کے اصل الفاظ یہ ہیں۔ ''یاتینی صادق وکاذب ۲ دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں۔ ''۳ اری صادقین وکاذباً اوکاذبین وصادقاً '' اس پر حضور ﷺ نے فرمایا ''خلط علیك الامر '' تجھ پر بات خلط ملط ہوگئی۔ (مسلم ج۲ ص۳۹۷ ذکر ابن صیاد)

مرزا قادیانی کے سینکڑوں ہزاروں الہاموں میں سے اگر بالفرض ایک دو فیصد صحیح نکلے ہیں تو باقی سب غلط ہیں۔ جیسا کہ معمولی رمالوں اور پانڈوں کا حال ہے۔ جو گلی کوچوں میں لوگوں کے ہاتھ دیکھ کر فال وشگون بتاتے پھرا کرتے ہیں۔ اس فصل میں مرزا قادیانی کے غلط الہاموں کا نمونہ دکھایا جاتا ہے اور نہایت عظیم الشان اور تحدیانہ پیش گوئیوں کا جو انجام ہوا اس کے لئے اس کتاب کی دسویں فصل قابل ملاحظہ ہے۔

اس سے ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی اور ابن صیاد میں کیسی صاف

لے کیا میں تمہیں بتاؤں شیطان کس پر اترا کرتے ہیں۔ وہ ہر جھوٹے بدکردار پر اترا کرتے ہیں اور سنی سنائی بات ان پر القا کر دیتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔

۲ میرے پاس ایک سچا اور ایک جھوٹا خبر رساں آتا ہے۔

۳ میرے پاس دو سچے اور ایک جھوٹا خبر رساں آتے ہیں۔ یا دو جھوٹے اور ایک سچا۔

www.besturdubooks.wordpress.com

مماثلت ہے؟ اور قرآن شریف کی آیت مندرجہ عنوان کے معنی پر وہ کیسے پورے اترتے ہیں۔ باوجود ان غلط الہاموں کے اگر مرزا قادیانی نبی و رسول ہو سکتے ہیں تو کن [illegible] کے اصول پر مرزائی صاحبان کس طرح سچا نبی مان سکتے ہیں؟۔

مرزا قادیانی کو اپنے کل مکاشفات الہامات اور پیش گوئیوں کے سچا ہونے پر بڑا ناز اور دعویٰ تھا۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ ''سچے الہام بعض دفعہ تجربی لوگوں اور فاسقوں اور زانیوں کو بھی ہو جاتے ہیں اور فاحشہ عورت تجربی کی یار بیمار ہو کر الہام کی حالت میں بھی سچی خواب دیکھ لیتی ہے۔ لیکن نفوس اور عوام کی خوابیں اور مکاشفات اپنی کیفیت اور کمیت اتصال و انفصال میں ہرگز برابر نہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے خاص بندے ہیں اور خارق عادت کے طور پر نعمت غیبی کا حصہ لیتے ہیں۔''

(توضیح مرام ص ۹۱،۹۲، خزائن ج۳ ص ۹۵،۹۶)

اور اپنے الہاموں کی نسبت یوں لکھتے ہیں کہ

''یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے۔ اگر میں ایک دم کے لئے بھی اس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں اور میری آخرت تباہ ہو جائے۔ وہ کلام جو میرے پر نازل ہوا یقینی اور قطعی ہے اور جیسا کہ آفتاب اور اس کی روشنی کو دیکھ کر کوئی شک نہیں کر سکتا کہ یہ آفتاب اور اس کی روشنی ہے۔ ایسا ہی میں اس کلام میں بھی شک نہیں کر سکتا۔ جو خدا کی طرف سے میرے پر نازل ہوتا ہے اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا کی کتاب پر ... اور چونکہ میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی و قطعی بکثرت نازل ہو جو غیب پر مشتمل ہو۔ اس لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا مگر بغیر شریعت کے۔'' (تجلیات الٰہیہ ص ۲۰، خزائن ج ۲۰ ص ۴۱۲)

بہرحال مرزا قادیانی کے غلط الہاموں کا مختصر تذکرہ ذیل ہے۔

۱۔۔۔۔۔ مرزا قادیانی کا الہام ان کی عمر کے متعلق

یہ الہام کئی رنگ میں بیان ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

الف ''لنحیینک حیٰوۃ طیبۃ ثمانین حولا او قریبا من ذالک''

﴿خدا کہتا ہے کہ ہم تجھ کو اسی (۸۰) سال کی عمر دیں گے یا اس کے قریب۔﴾

(ازالہ اوہام ص ۶۳۵، خزائن ج ۳ ص ۴۴۳)

---

۱ لکھتے ہیں کہ ''[illegible] وفات مسیح اور اپنی مسیحیت کے الہامات لوگوں سے دس سال تک مخفی رکھنا [illegible]'' گویا دس سال تک آپ حسب قرآن [illegible] رہے۔

(حمامۃ البشریٰ ص ۸، خزائن ج ۷ ص ۱۸۴)

www.besturdubooks.wordpress.com

گویا چودھویں صدی کے شروع ہونے کے وقت ۱۳۰۱ھ میں مرزا قادیانی کی عمر پورے ۴۰ سال کی تھی۔ یہاں تخمیناً کا لفظ نہیں لکھا کیونکہ آنحضرت ﷺ سے مشابہت دکھلائی تھی۔ چونکہ یہ ایک خاص شرعی امر تھا۔ اس لئے اس میں شک وشبہ کو دخل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے الہام کا بھی حوالہ موجود ہے۔

پس جب حسب اقرار خود چودھویں صدی کے شروع میں آپ پورے ۴۰ سال کے تھے۔ تو بوقت انتقال ماہ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ میں وہ چونسٹھ سال چار ماہ کے ہوئے جس سے عمر کے متعلق الہامات کا مجموعہ اور ختم کشتی والا کشف اور مروان علی کا تذکرہ والا الہام مندرجہ نمبر ۳ بالکل غلط جھوٹ اور فضول ثابت ہوا۔

ب۔ ایک اور نہایت صاف بیان (ازالہ اوہام ص ۲۱۳، خزائن ج ۳ ص ۲۵۱) پر بحوالہ ایک کشف روحانی کے مرزا قادیانی نے ابتدائے آفرینش عالم سے وفات شریف آنحضرت ﷺ تک جو ۱۱ھ میں ہوئی۔ دنیا کی عمر ۴۷۳۹ قمری سال بیان کی ہے اور مرزا قادیانی کا انتقال اس سے ۱۳۱۵ سال بعد یعنی ۱۳۲۶ھ میں ہوا۔ گویا اس وقت دنیا کی عمر ۶۰۵۴ سال تھی۔

۱؎ حساب جمل اور ابجد کے مرزا قادیانی بڑے مشتاق تھے۔ چنانچہ اپنی عمر کے متعلق ایک لطیفہ لکھتے ہیں کہ: ”چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الآیات بعد المأتین ہے۔ ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرہویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز بھی داخل ہے۔ تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے۔ جو تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے۔ غلام احمد قادیانی۔ اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں۔ بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔“ (ازالہ اوہام ص ۱۸۶، ۱۸۵، خزائن ج ۳ ص ۱۹۰، ۱۸۹)

غلام احمد قادیانی سے ۱۳۰۰ کا عدد نکال کر اور اپنا ۴۰ سال کی عمر میں مبعوث ہونا ظاہر کر کے مرزا قادیانی نے اپنی عمر ۶۴ سال ۴ ماہ کا مزید ثبوت دے دیا جو ان کے الہامات عمر ۸۰ سال کو باطل کرتا ہے۔ لیکن اس کشف یا الہام میں جو آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ اس وقت تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔ یہ بھی محض باطل اور ڈھکوسلہ ثابت ہوا۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

www.besturdubooks.wordpress.com

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ "میری پیدائش اس وقت ہوئی جب کہ چھ ہزار میں گیارہ برس رہتے تھے۔" (تحفہ گولڑویہ ص۹۵ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۲۵۲)

یعنی دنیا کی عمر کے ۵۹۸۹ء میں پس نتیجہ صاف ہے کہ مرزا قادیانی کی عمر ۶۰۵۴ء،
۵۹۸۹ء=۶۵ سال ہوئی۔ (فتدبروا)

۲ تازہ نشان ...... تازہ نشان کا دھکا

الف...... زلزلۃ الساعۃ! (الہام ۹ مارچ ۱۹۰۵ء، تذکرہ ص۵۲۲)

۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو ایک بھاری زلزلہ پنجاب میں آیا۔ اس سے تیسرے دن مرزا قادیانی نے الہام مندرجہ عنوان ہونا ظاہر کیا اور (اشتہار الانذار ۸ اپریل ۱۹۰۵ء مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۲۲) اور دیگر اخباروں وغیرہ کے ذریعے اس کی عام اشاعت کی چنانچہ (ریویو آف ریلیجنز ج۴ ش۴ ص۱۴۰) پر لکھا ہے کہ:

"اس (۴ اپریل والے) زلزلے سے بھی بڑھ کر ایک خطرناک حادثہ کی خبر دی ہے جو اس ملک میں آنے والا ہے اور خدا کے حکم سے یہ پیش گوئی کروڑوں انسانوں میں شائع کی جاچکی ہے۔"

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ)

مرزا قادیانی کو کنوئیں کے مینڈک کی طرح اپنے قادیان کے سوائے دنیا میں اور کوئی قادیان نظر نہ آیا۔ حالانکہ ان کے قادیان کے علاوہ خاص ضلع گورداسپور میں ہی دو گاؤں قادیان نام کے موجود ہیں۔ جن میں سے ایک میں غلام محمد قریشی مرزا قادیانی کا ہم عمر اس وقت موجود تھا۔

اس کے علاوہ ایک قادیان ضلع لدھیانہ میں ہے وہاں بھی غلام احمد نام ایک شخص اس وقت موجود تھا۔ جو نمبردار بھی تھا۔ پس جس وقت مرزا قادیانی کو یہ کشف یا الہام ہوا۔ تین اس وقت کم از کم مذکورہ بالا دو اشخاص غلام احمد قادیانی دنیا میں (بلکہ پنجاب میں ہی) موجود تھے۔

(دیکھو قول فیصل رحمانی ص۸۵، مرزا قاضی فضل احمد لدھیانوی)

اگر ابجد کے حساب سے سند لے جانی درست ہے تو غلام احمد قادیانی دجال ہے اور آیت مندرجہ عنوان فیصلہ خدا کے تقرر تنزل علی کل افاک اثیم کے بھی ۱۳۰۰ اعداد ہی ہوتے ہیں۔ کیا مرزا قادیانی کے استدلال کے بموجب ہم نہیں کہہ سکتے کہ مرزا قادیانی کے دعویٰ کا کذب مذکورہ بالا فقرہ اور آیت قرآنی میں پوشیدہ رکھا گیا تھا۔

www.besturdubooks.wordpress.com

علم طبقات الارض والے کہتے ہیں کہ آئندہ کوئی خطرہ نہیں اور دوسری طرف مرزا قادیانی خدا سے اطلاع پاکر زلزلہ اور زلزلۃ الساعۃ کی پیش گوئی کرتے ہیں اور اس کے متعلق تین اشتہارات نصف لاکھ سے زیادہ تعداد میں شائع کر چکے ہیں۔ گورنمنٹ کو بھی ایک چٹھی لکھی گئی ہے۔ جس کے بعض فقرات یہ ہیں کہ:

''جس زلزلہ کی اب مجھ کو خبر دی گئی ہے وہ معمولی زلزلہ نہیں۔ بلکہ وحی الٰہی میں اسے زلزلۃ الساعۃ کہا گیا ہے۔ یعنی ایسا زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا۔ مکانات اس سے خوفناک طور پر مسمار ہوں گے۔ خصوصاً پہاڑوں پر خوفناک صورت ہوگی اور سال پہلے زلزلہ اس کے آگے کچھ بھی نہ ہوگا۔ یہ خبر مجھے متواتر ملی ہے۔ اس لئے ہمدردی و خیر خواہی نے مجھے مجبور کیا کہ گورنمنٹ کو قبل از وقت مطلع کر دوں جس بات پر میرا پورا یقین ہے اس میں غفلت کرنا میں گناہ سمجھتا ہوں۔ گورنمنٹ کوئی ایسی تجویز کرے جس سے گورنمنٹ کے حکام جنوری ۱۹۰۶ء تک پہاڑوں سے اجتناب کریں۔ یا کوئی اور بندوبست کیا جائے۔'' (رعایا کے بچاؤ کا کوئی ذکر نہیں کیا صرف حکام) گورنمنٹ کا ہی فکر تھا۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۲۲، ۵۲۳)

جب سال گزر گیا اور زلزلہ نہ آیا تو دوسرا الہام شائع کیا۔ ''اریک زلزلۃ الساعۃ'' (۹ مارچ ۱۹۰۶ء، بلفظہ ج ۱۰ ص ۴۰۳، تذکرہ ص ۶۰۱) یعنی میں تجھ کو قیامت خیز زلزلہ دکھاؤں گا۔

اس الہام کے بعد مرزا قادیانی مکان چھوڑ کر میدان میں جا بیٹھے اور مریدوں کے لئے بھی اشتہار جاری کیا کہ وہ بھی خیموں میں رہیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد جب زلزلہ نہ آیا تو مکان میں واپس آگئے۔

الہام کے الفاظ اور مرزا قادیانی کی تفہیم سے یہ قیامت خیز زلزلہ مرزا قادیانی کی زندگی میں آنا چاہئے تھا۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

''اب ذرا کان کھول کر سن لو کہ آئندہ زلزلہ کی نسبت جو میری پیش گوئی ہے اس کو ایسا

۱؎ شاید مرزا قادیانی اس امر سے بے خبر تھے کہ نومبر، دسمبر، جنوری سخت سردی کے مہینے ہیں اور گورنمنٹ کے دفاتر ان دنوں میں پہاڑ پر نہیں رہتے۔

۲؎ مسلمانوں نے تو کان کھول کر سن لیا اور اس معیار کی رو سے بھی مرزا قادیانی کو دروغگو سمجھ لیا۔ مگر افسوس کرتے کہ مرید صم بکم عمی کے مصداق ہو رہے ہیں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

ہے۔ غرض مطلب یہ ہے کہ الہام وکشف جب تک کتاب وسنت کے موافق نہ ہو۔ لائق اعتبار نہیں۔ خود مرزا قادیانی نے بھی اس اصول کو تسلیم کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

''ومن تفرد بكشفه ليس له اصل صحيح في الشرع ملهماً كان او مجتهداً فبه الشياطين متلاعبة'' (آئینہ کمالات ص ۲۱، خزائن ج ۵ ص ۲۱)

یعنی جو شخص ایسی بات کہے جس کی شرع میں کوئی اصل نہ ہو خواہ وہ شخص ملہم یا مجتہد ہی کیوں نہ ہو۔ سمجھ لینا چاہئے کہ شیطان اس سے کھیلتا ہے۔

آگے چل کر اسی صفحہ پر لکھتے ہیں کہ: ''اس بات پر علماء اسلام، صوفیائے کرام اور اولیائے عظام کا اتفاق ہے کہ جو الہام وکشف رسول ﷺ کے طریق کے برخلاف ہو وہ شیطانی القاء ہے۔'' لیکن مرزا قادیانی کو اپنے الہامات وکشف کی صحت پر اتنا اعتبار اور دعویٰ تھا کہ ان میں شک وشبہ کی بالکل گنجائش نہیں دیکھتے تھے۔

چنانچہ عبارت مذکورہ بالا سے آگے اسی صفحہ پر لکھتے ہیں کہ:

''وقد كشف علي انه صحيح خالص يوافق الشريعة لاريب فيه ولا لبس ولا شك ولا شبهة'' یعنی مجھ پر یہ امر منکشف ہوا ہے کہ میرے تمام الہام صحیح خالص اور موافق شریعت ہیں جن میں کسی شک وشبہ کو دخل نہیں ہے۔

آپ کے الہام وکشف جیسے کچھ ہوتے تھے انہیں سب جانتے ہیں کچھ نمونہ یہاں دیا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی شریعت کو کیا سمجھتے تھے۔

۱ قرآن کریم میں عقیدہ ابنیت (اللہ تعالیٰ کی اولاد) کی پورے زور سے تردید فرمائی گئی ہے۔ کیونکہ یہود ونصاریٰ اس زمانہ میں اس باطل اعتقاد کے معتقد تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''تكاد السموت يتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال هداً ان دعوا للرحمن ولداً (مریم: ۹۰،۹۱)'' یعنی قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں زمین شق ہو جائے اور پہاڑوں کے ٹکڑے اڑ جائیں جب کہ اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹا پکارا جائے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے: ''لم يتخذ ولداً سبحانه'' یعنی اللہ تعالیٰ پاک ہے کسی کو بیٹا نہیں بناتا۔

ایسے ہی پوری سورۂ اخلاص:

''قل هو الله احد، الله الصمد، لم يلد، ولم يولد، ولم يكن له كفوا

www.besturdubooks.wordpress.com

احد ○ اللہ الصمد ○" خدا ایک ہے۔ پاک ہے۔ جس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ اس کو کسی نے جنا اور نہ اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔ وغیرہ وغیرہ

ان سب آیات میں توحید الٰہی کو نہ صرف الوہیت وحدانیت سے بلکہ ابن اور ولد کے لفظ سے بھی پاک صاف کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ کئی امتیں اللہ تعالیٰ کو باپ جس کے معنی صاف پکارنے اور کہنے کے ہیں۔ اعتقاد رکھتی تھیں۔ اس سے بھی زیادہ تر تشریح قرآن نے یوں فرمائی کہ حضرت رسالت مآب ﷺ سے فرمادیا کہ:

"قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین (الزخرف:۸۱)"

یعنی اے محمد ﷺ ان کفار سے کہہ دو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے بیٹا ہوتا تو سب سے پہلے میں اس کی عبادت کرتا۔

لیکن اس صاف اور روشن تعلیم کے خلاف مرزا قادیانی کو حسب ذیل الہام ہوئے ہیں: "انت منه بمنزلة ولدی" (حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۸۹)

"انت منی بمنزلة اولادی" (دافع البلاء ص۶ طبع اول، خزائن ج۱۸ ص۲۲۷)

"اسمع ولدی" (البشریٰ ج۱ ص۴۹)

ان الہامات میں مرزا قادیانی نے ظاہر کیا ہے کہ اللہ نے ان کو ولد (بیٹا) کہہ کر مخاطب کیا ہے لیکن نص قرآنی اس لفظ کے قطعاً خلاف ہے۔ اگر مرزائی اس کو استعارہ و مجاز سمجھتے ہیں تو مرزا قادیانی کم از کم قادیانیوں کے استعاری و مجازی معبود تو ثابت ہوتے ہیں۔ جیسا کہ آیت قرآنی کو اوپر بیان کیا ہے واضح ہے۔ ایسا ہی مرزا قادیانی توضیح مرام پر لکھتے ہیں کہ

"مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ جس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔" (توضیح مرام ص۲۷، خزائن ج۳ ص۶۳)

مرزا قادیانی نے اس جگہ عیسائیوں کے باطل عقیدہ کی بھی صاف تائید کی ہے۔ جو قرآن کریم کے بالکل خلاف ہے۔

۲ الہام ہے: "ہے رودر گوپال تیری استت گیتا میں لکھی ہے۔"

(تذکرہ ص۳۱۳ طبع ۳، خزائن ج۲۱ ص۳۱۷)

الہام کی تشریح مرزا قادیانی لیکچر سیالکوٹ ۲ نومبر ۱۹۰۴ء میں یوں کرتے ہیں کہ:

"ایسا ہی میں (غلام احمد) راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام

www.besturdubooks.wordpress.com

بیسیوں الہام ہیں۔ مثلاً:

''سرک سری'' یعنی اے مرزا تیرا بھید میرا بھید ہے۔'' (تذکرہ ص۹۳)

''ظهورك ظهوري'' تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔'' (تذکرہ ص۷۰۴)

''لولاك لما خلقت الافلاك'' اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان کو پیدا نہ کرتا جس سے تو راضی اس سے خدا راضی۔ جس سے تو ناخوش اس سے خدا ناخوش۔'' (تذکرہ ص۶۱۴)

''رب سلطني على النار! اے اللہ مجھے دوزخ کا اختیار دے دے وغیرہ وغیرہ۔'' (تذکرہ ص۴۰۶)

یہ جھوٹی تعلیاں، بیہودہ شیخیاں اور بے فضول بڑائیاں نبی معصوم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے کسی سچے متبع کے منہ سے ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے حکم دے کر یوں کہلوایا تھا۔

''قل انما انا بشر مثلكم يوحى الى انما الهكم اله واحد (الکہف:۱۱۰)'' یعنی اے محمد کہہ دے کہ میں تو تمہارے ہی جیسا ایک بشر ہوں۔ ہاں! مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے۔''

اس مضمون کو مولانا حالی مرحوم نے اس طرح نظم کیا ہے۔

نصاریٰ نے جس طرح کھایا ہے دھوکا ۔۔۔ کہ سمجھے ہیں عیسیٰ کو بیٹا خدا کا

مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا ۔۔۔ مری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا

مجھے تم پہ ہے صرف اتنی بڑائی

کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور ایلچی بھی

اس مضمون کو ایک اور صاحب بھی اس طرح ادا کرتے ہیں۔

مری قبر کو تم نہ مسجد بنانا ۔۔۔ نہ تربت پہ میری کبھی سر جھکانا

مری منزلت سے نہ مجھ کو بڑھانا ۔۔۔ خدا سے نہ ہرگز کبھی جا ٹھہرانا

کہ مجھ میں نہیں کوئی شان خدائی

بشر ہوں تمہاری طرح ایک میں بھی

مجھے تم پہ ہے صرف اتنی فضیلت ۔۔۔ کہ بخشی خدا نے ہے مجھ کو رسالت

دکھاتا ہوں لوگوں کو شمع ہدایت ۔۔۔ مٹاتا ہوں دنیا سے آثار ظلمت

عرب اور عجم کو میں سمجھا رہا ہوں

پیام خدا سب کو پہنچا رہا ہوں

www.besturdubooks.wordpress.com

منہاج نبوت کی رو سے مرزا قادیانی کو صادق ماننے والے مرزائیو! مرزا قادیانی سے پہلے کسی نبی کو اس قسم کے الہام ہوئے ہیں۔ ہاں جواب قرآن و حدیث سے ہو۔ ہمیں کرشن جی کی گیتا کو نہ لے بیٹھنا۔

۹…… مرزا قادیانی حقیقت روحانی کی راہ سے چونکہ کرشن ہونے کے مدعی تھے۔ جیسا کہ نمبر۲ فصل ہٰذا میں مذکور ہوا اور کرشن جی کی گیتا میں لکھا ہے کہ:

من از بہر عالم جدا گشتہ ام
تجلی گشتہ از خود خدا گشتہ ام

(گیتا مترجمہ فیضی)

اس لئے کرشن جی کی راہ سے مرزا قادیانی نے بھی خدائی کا دعویٰ کر ہی دیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

الف …… ’’میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴، خزائن ج۵ ص ایضاً)

ب …… ’’خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا اور میرا غضب میرا حلم اور تلخی وشیرینی و حرکت و سکون سب اسی کا ہوگیا اور اسی حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ جس میں کوئی ترتیب و تفریق نہ تھی۔ (خدا نے کتاب جو ہوئے! ناقل مؤلف) پھر میں نے منشائے حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا ’’انا زینا السماء الدنیا بمصابیح‘‘ پھر میں نے کہا ہم انسانوں کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴، ۵۶۵، خزائن ج۵ ص ایضاً) ’’معاذ الله من هذه الهفوات‘‘

۱؎ جب مرزا قادیانی اس طرح سے خدا میں فنا ہو چکے تھے۔ تو پھر یہ بار بار بیماری کہاں سے آ گئی۔

۲؎ آپ تو خدا میں فنا ہو چکے تھے اور خود مادہ خدا تھے۔ پھر اپنی منشاء سے کام کیوں نہ کیا۔ اگر اللہ کی منشاء سے ترتیب و تفریق کی تو آپ اس وقت کون تھے۔ آپ خدا یا کچھ اور اور خدا تو آپ کے وجود میں داخل ہو چکا تھا۔ اس لئے آپ کا اور اس کا منشاء ایک ہی ہونا چاہئے تھا۔ لہٰذا اس جگہ لفظ منشائے حق بے معنی ٹھہرتا ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

مرزا قادیانی کے منشاء کے مطابق کام کرتا ہے۔ جو مرزا قادیانی جو چاہے اس سے کرا سکتا ہے۔ اس سے مریدوں پر تو خوب رعب جما ہوگا۔

۸۔ مرزا قادیانی کے خدا کا کسی ان ریڈ (ناواقف کار) افسر کی طرح منشی کے لکھے ہوئے حکم پر محض دستخط کر دینا۔

۹۔ مرزا قادیانی کے خدا کے لکھنے کے طریقہ سے ناواقفیت کہ قلم کو پانی تک بھی نہیں آئی۔ زیادہ سیاہی لگا کر ناحق خراب کی اور اسراف کا ارتکاب کیا۔

۱۰۔ مرزا قادیانی کے خدا کی بینائی کا قصور کہ پاس بیٹھے آدمیوں کو سرخی سے رنگ دیا۔

"لاحول ولا قوۃ الا باللہ" "تلک عشرۃ کاملۃ"

مرزائیو! اس تخیل کو پھر پڑھو اور خیر البشر علیہ السلام والی عبارت سے مقابلہ کر کے عقل سلیم اور نور ایمان سے فتویٰ طلب کرو کہ اگر یہ الہامات وکشوف شیطانی نہیں ہیں تو پھر شیطانی الہام وکشف اور کیسے ہوتے ہیں؟ خدا آپ کو ہدایت نصیب کرے۔ آمین!

پانچویں فصل

دس (۱۰) اختلاف بیانیاں

"ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا (نساء ۸۲)" یعنی یہ کلام اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت سے

۱؎ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بوقت نزول زرد چادروں میں ملبوس ہوں گے۔ اس پر مرزا قادیانی پھبتیاں اڑایا کرتے تھے کہ وہ چادریں کس کارخانے میں رنگی ہوں گی؟ رنگ کہاں سے دستیاب ہوا ہوگا؟ کپڑا ارزاں تھا یا مہنگا وغیرہ وغیرہ۔

(ازالہ اوہام حاشیہ ص ۵، خزائن ج ۳ ص ۵۳)

مگر ان کے اس کشف نے ثابت کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی رنگ کی دوکان بھی ہے۔ جہاں سے کاغذ قلم دوات، یاقوتی سرخی وغیرہ مہیا کی جاتی ہے۔ جو مرزائی اپنے عیسیٰ کے متعلق مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ انہیں خیال رہے کہ جہاں سے مرزا قادیانی سرخی روشنائی اور قلم دوات مہیا کرائے تولئے گئے تھے۔ وہیں سے ان چادروں کا کپڑا اور ان کے لئے رنگ بھی مل جائے گا۔ انہیں نہ تو اس کا غم اور فکر ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

۵...... سکھوں کے گورو باوا نانک کا چولہ

باوا نانک سکھوں کے سب سے پہلے گورو تھے۔ ان کی یادگار ایک چولہ (لمبا کرتہ) سکھوں کے پاس محفوظ ہے۔ جس پر کلمہ طیبہ، کلمہ شہادت، بسم اللہ، سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص، آیت الکرسی وغیرہ آیات قرآنی تحریر ہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں اس چولہ کے متعلق ایک نظم لکھی ہے جس میں گورو نانک کا مسلمان ثابت ہونا اور برات دن اس میں کوشاں رہنا درج کر کے لکھتے ہیں کہ: الف

اسی عجز میں تھا تذلل کے ساتھ ⠀⠀ کہ پکڑا خدا کی عنایت نے ہاتھ
ہوا غیب سے ایک چولہ عیاں ⠀⠀ خدا کا کلام اس پہ تھا بے گماں
شہادت تھی اسلام کی جا بجا ⠀⠀ کہ سچا وہی دین ہے اور رہنما

(ست بچن ص ۱۳۵، خزائن ج ۱۰ ص ۱۳۵)

یہ نانک کو خلعت ملا سرفراز ⠀⠀ خدا سے جو تھا درد کا چارہ ساز

(ست بچن ص ۱۴۱، خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۱)

ہوا حکم ہے کن اس کو اے نیک مرد ⠀⠀ اتر جائے گی اس سے وہ ساری گرد

(ست بچن ص ۱۳۵، خزائن ج ۱۰ ص ۱۳۵)

گویا یہ چولہ باوا نانک کو اللہ تعالیٰ نے غیب سے بنا بنایا عطا فرمایا۔ اب مرزا قادیانی کی دو رنگی ملاحظہ ہو۔ اس سے آگے ہی لکھتے ہیں: ب......

یہ ممکن ہے کشفی ہو یہ ماجرا ⠀⠀ دکھایا گیا ہو بہ حکم خدا
پھر اس طرز پر یہ بنایا گیا ⠀⠀ بحکم خدا پھر لکھایا گیا
مگر یہ بھی ممکن ہے اے پختہ کار ⠀⠀ کہ خود غیب سے ہو یہ سب کاروبار
کہ پردے میں قادر کے اسرار ہیں ⠀⠀ کہ عقلیں وہاں ہیچ و بیکار ہیں

(ست بچن ص ۱۳۵، خزائن ج ۱۰ ص ۱۳۵)

ان اشعار میں کچھ شبہ سا ظاہر کر کے پھر اسی بات پر قائم ہوتے ہیں کہ یہ چولہ غیب سے ہی عطا ہوا تھا۔ چنانچہ اسی نظم میں لکھتے ہیں:

www.besturdubooks.wordpress.com

ب ''اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے۔ جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔''

(تریاق القلوب ص ۱۵۷، خزائن ج ۱۵ ص ۴۸۱)

ج ''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۴۸، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲)

پہلے حوالہ میں آپ حضرت مسیح علیہ السلام کے برابر بنتے ہیں۔ دوسرے میں ان پر جزئی فضیلت کے مدعی ہیں اور تیسرے میں ہر طرح سے افضل بن گئے ہیں اور جب ان اختلافات کی وجہ دریافت کی گئی تو لکھ دیا کہ ''میں نے یہ سب کچھ خدا کے حکم سے کہا ہے۔ اس کی وجہ خدا سے ہی پوچھو کہ کیوں اس نے مجھے مسیح پر فضیلت دے دی۔ الخ!''

(حقیقت الوحی ص ۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳)

کیا اچھا جواب ہے! کلام متناقض آپ کریں اور اس کا جواب دہ ہو خدا تعالیٰ! خدا تعالیٰ نے تو فرمایا ہے۔ ''لوكان من عند غير الله'' الخ! (آیت تدبر قرآن)

۹..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ قرآن شریف میں یوں مذکور ہے۔ ''واذ تخلق من الطين كهيئة الطير باذني فتنفخ فيها فتكون طيرا باذني (مائدہ:۱۱۰)''

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مخاطب فرما کر اپنے افضال وانعامات کا جو ان پر ہوئے ذکر فرمائے گا۔ منجملہ ان کے ایک یہ بھی ہے کہ جب کہ تم ہمارے حکم سے پرند کی صورت ایک مٹی کی صورت بناتے پھر اس میں پھونک مار دیتے تو وہ ہمارے حکم سے پرند بن جاتی۔ ایسا ہی سورۂ آل عمران کے پانچویں رکوع میں ارشاد ہے۔

مرزا قادیانی نے اس معجزہ کے متعلق مختلف تشریحیں کی ہیں جو قابل ملاحظہ ہیں۔

۱ ''یہ بالکل غلط اور مشرکانہ اور فاسد اعتقاد ہے کہ مسیح مٹی کے پرند بنا کر پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ بلکہ یہ صرف عمل الترب (مسمریزم) تھا۔''

(ازالہ ص ۳۰۲-۳۰۳، خزائن ج ۳ ص ۲۵۳ حاشیہ)

۲ ''مسیح ایسے کام (چڑیاں بنانے) کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا۔ جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔'' (ازالہ ص ۳۰۲، خزائن ج ۳ ص ۲۶۳ حاشیہ)

www.besturdubooks.wordpress.com

پوری نہ ہوں تو اس میں کیا حرج ہے۔ پھر اس انوکھی تحقیقات پر لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔" (ازالہ ص ۶۹۱، خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

مرزا پر جو یہ جو انکشاف ہوا وہ ان بار کشف نوالوں سے ظاہر ہے۔ اس انوکھے انکشاف پر تین حرف ہے آنحضرت ﷺ کے صاف صریح ارشادات کے مقابل پیش کیا جاتا ہے۔

لطیفہ۔ (مرزا قادیانی کی روح سے سوال) کیوں جناب! دجال تو مسیح موعود کے زمانہ میں ہونا تھا۔ جس کے لئے آپ نے کبھی پادریوں اور کبھی اقبال (یورپین) قوموں کو دجال بنا کر خود مسیح بننا چاہا ہے۔ لیکن بقول آپ کے دجال تو ابن صیاد تھا تو پھر آپ مسیح کس طرح ہوئے جب کہ آپ کا دجال ابن صیاد تیرہ سو برس ہوئے گزر چکا۔ "تلک عشرة كاملة"

یہ حال ہے مرزا قادیانی کی مختلف تحریرات کا۔ کیا اللہ کے مرسل اور پیغمبروں کی زبان اور اقوال ایسے ہی متزلزل ہوتے تھے۔ کیا کبھی سچ تو گندم اور جھوٹ کے جو جتاتا رہے۔

مرزائی صاحبان اس اصول نمبر ۲ کی مندرجہ عنوان فصل ہذا کو مدنظر رکھ کر غور کریں۔ اگر ان کے دل میں ذرہ بھر ایمان کا ایک ذرہ بھی باقی ہے۔ تو وہ اپنے ایمان کو محفوظ کر سکتے ہیں۔ ہاں! ضدی کا کوئی علاج نہیں۔

چھٹی فصل

دلیل افتراء

"ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا او قال اوحى الى ولم يوح اليه شيئ ومن قال سانزل مثل ما انزل الله ۰ ولو ترى اذ الظالمون فى غمرات الموت والملئكة باسطوا ايديهم ۰ اخرجوا انفسكم ۰ اليوم تجزون عذاب الهون بما كنتم تقولون على الله غير الحق وكنتم عن ايته تستكبرون (انعام:۹۳)" یعنی اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جس نے خدا پر جھوٹ باندھا یا یہ کہا کہ مجھ پر وحی آتی ہے۔ حالانکہ اس پر کوئی وحی نہیں آتی۔ یا کوئی (اپنے کمال کے غرور پر) یہ کہے کہ جیسی کتاب رسول پر اتری ہے۔ ہم بھی ایسی کتاب بنا سکتے ہیں۔ (اے مخاطب! ایسے لوگ اپنی زندگی میں جو چاہیں کریں مگر) ان ظالموں کے مرتے وقت کا حال اگر تو

www.besturdubooks.wordpress.com

دیکھے کہ موت کی ان پر بیہوشی طاری ہوتی اور فرشتے ان کی طرف ہاتھ بڑھا کر (تیزی) سے کہتے کہ اپنی جانوں کو نکالو۔ (اب تک تو تم نے کیسی کیسی باتیں کیں اور کہیں۔ تمہارا آج وہ دن ہے کہ تمہارے اعمال کی سزا میں تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔ تم خدا کی نشانیوں کو حقیر سمجھتے تھے اور اللہ اور اس کے رسول کے مقابلہ میں) اپنے آپ کو بڑا جانتے تھے۔﴾

اس آیت شریفہ میں تین قسم کے لوگوں کو بہت بڑا ظالم کہا گیا ہے۔

اول جو خدا پر افترا کرے۔

دوم جو نبی کا جھوٹا دعویٰ کرے۔

سوم جو اپنے علم و عقل کے کمال پر غرور کر کے کلام الٰہی کے مقابل بنانے کا مدعی ہو۔ آیت کے آخری حصہ میں ان لوگوں کے انجام کا ذکر ہے۔

آیت اپنے معنی اور مطلب کے لحاظ سے بہت بڑے مضمون پر حاوی ہے۔ جس کا بیان کتب تفسیر میں دیکھنا چاہیے۔ ہم نے اس آیت کی رو سے بلحاظ عنوان فصل مرزا کی تعبیر کا کچھ حصہ لکھا ہے۔ اس فصل میں مرزا قادیانی کے مفتریانہ اقوال نقل کئے جائیں گے۔ تو یہ بتایا جائے گا کہ آیت میں جن تین قسم کے مفتریوں، ظالموں اور کاذبوں کا ذکر ہے۔ مرزا قادیانی اپنے اقوال کی رو سے ان میں سے پہلی قسم میں آتے ہیں۔ لیکن اس سے پہلے یہ ظاہر کرنا بھی ضروری ہے کہ مرزا قادیانی نہ صرف یہ کہ مفتری علی اللہ ہیں۔ بلکہ وہ دوم اور سوم قسم کے ظالموں اور کاذبوں میں بھی داخل ہیں۔

مرزا قادیانی کو قسم دوم میں داخل کرنے کے لئے اس کتاب کی تیسری اور آخری فصل دیکھ لینی کافی ہوگی۔ کتب آسمانی اس حقیقت پر متفق ہیں کہ جو شخص ایسی باتیں اللہ کی طرف سے بیان کرے جو غلط نکلیں اور پوری نہ اتریں وہ جھوٹا اور مفتری ہے۔ عام طور پر عقلمند اور شائستہ لوگوں میں اس شخص کی سچی باتوں کو بھی فروغ نہیں ہو سکتا۔ جو جھوٹ بولنے کا عادی ہو۔ قانون مروجہ عدالت ہائے موجودہ الوقت کی رو سے بھی اگر کسی گواہ کے بیان میں کوئی بات غلط اور جھوٹ آ جائے تو اس کی گواہی مجروح، ناقابل اعتبار، شہادت اور پایہ اعتبار سے ساقط تصور ہوتی ہے۔

پس جب مرزا قادیانی کے الہامات (دیکھو فصل ۳) خصوصاً وہ تحدی کی پیش گوئیاں جو ان کے صدق و کذب کا معیار تھیں۔ (دیکھو فصل ۱۰) غلط نکلیں اور جھوٹی ثابت ہوگئیں۔ تو وہ صاف طور پر قسم دوم میں آتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان باتوں کو وحی و الہام کہتے تھے جو در اصل ان کے دلی وساوس تھے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

یہ الہام بھی افتراء علی اللہ ثابت ہوا۔ خدا نے ہرگز ایسا مقرر نہیں کیا تھا۔ بلکہ یہ مرزا قادیانی کی خواہش نفسانی کے اثرات تھے کیونکہ نکاح نہیں ہوا۔

ششم "بلکہ اصل امر برحال خود قائم است و ہیچ کس باحیلہ خود اورا رد نتواں کرد۔ و ایں تقدیر از خدائے بزرگ تقدیر مبرم است و عنقریب وقت آں خواہد آمد۔ پس قسم آں خدائیکہ حضرت محمد ﷺ را برائے ما مبعوث فرمود۔ و اورا بہترین مخلوقات گردانید کہ ایں حق است و عنقریب خواہی دید۔ ومن ایں را برائے صدق خود یا کذب خود معیار می گردانم ومن نگفتم الا بعد زانکہ از رب خود خبر دادہ شدم"

(انجام آتھم ص۲۲۳، خزائن ج۱۱ ص۲۲۳)

"(ہمارے شرح مرزا قادیانی) اصل بات اپنے حال پر قائم ہے (یعنی احمد بیگ کے داماد کا مرزا قادیانی کے سامنے مرنا اور محمدی کا مرزا قادیانی کے نکاح میں آنا) کوئی شخص کسی تدبیر سے اسے ٹال نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ تقدیر مبرم ہے جو بغیر پوری ہوئے ٹل ہی نہیں سکتی اور اس کے پورا ہونے کا وقت عنقریب ہے۔ اس خدا کی قسم ہے جس نے حضرت محمد ﷺ کو ہمارا نبی کیا اور ساری مخلوقات سے انہیں بہتر بنایا جو میں کہہ رہا ہوں وہ حق ہے۔ عنقریب تو اسے دیکھ لے گا۔ یعنی احمد بیگ کے داماد کے مرنے میں جو کچھ تاخیر ہوئی وہ ایک وجہ سے ہوئی مگر میرے سامنے اس کا مرجانا اس میں شبہ نہیں ہے۔ عنقریب تو دیکھ لے گا کہ وہ میرے سامنے مر گیا اور میں اپنے سچے یا جھوٹے ہونے کی کسوٹی اسے ٹھہراتا ہوں۔ اگر وہ میرے سامنے مر گیا تو میں سچا ہوں اور اگر ایسا نہ ہوا اور میں اس کے سامنے مر گیا تو میں جھوٹا ہوں[1] اور جس امر کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے دی ہے وہی میں نے کہا ہے اس کے سوائے کچھ نہیں کہا۔"

مندرجہ بالا عبارت کی کسی شرح کی ضرورت نہیں۔ مرزا قادیانی کی یہ ساری الہامی عبارت جس میں اللہ تعالیٰ کی قسم بھی شامل ہے۔ بالکل غلط نکلی بلکہ یہ محض افتراء علی اللہ تھا اور اس کی کچھ اصلیت نہ تھی۔ احمد بیگ کا داماد اب تک زندہ ہے۔ محض مرزا قادیانی کا نفس اس کی موت چاہتا تھا۔ جو مرزا قادیانی پر عکس وارد ہوئی۔

[1] مرزائی صاحبان دیکھئے ہو کس صفائی سے معیار صدق و کذب قائم ہوا تھا۔ فرمائیے کون مر گیا؟ اور کس کے سامنے۔ اس بیان پر تو تصدیق بھی اللہ تعالیٰ کی ہے۔ پس کہہ دو کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا۔

www.besturdubooks.wordpress.com

ہفتم..... "کذبوا باٰیاتی وکانوا بھا یستھزؤن - فسیکفیکھم اللہ ویردھا الیک امر من لدنا اناکنافاعلین زوجنکھا" انہوں نے میرے نشانوں کی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا سو خدا ان کے لئے تجھے کفایت کرے گا اور اس عورت کو تیری طرف واپس لائے گا۔ یہ امر ہماری طرف سے ہے اور ہم ہی کرنے والے ہیں۔ واپسی کے بعد ہم نے نکاح کر دیا۔" (انجام آتھم ص ۶۰، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

ان الہامات کی عبارت صاف ہے جس کا مطلب ایک ہی ہے کہ محمدی بیگم کا نکاح ضرور مرزا قادیانی سے ہوگا۔ بلکہ مرزا قادیانی کا خدا کہتا ہے کہ میں نے خود تیرا نکاح محمدی بیگم سے کر دیا۔ چونکہ مرزا قادیانی سے نکاح نہیں ہوا۔ اس لئے یہ سب الہامات بھی افتراء علی اللہ ثابت ہوئے۔ ہاں یہ امر دریافت طلب ہے کہ یہ آسمانی نکاح محمدی بیگم کے نکاح (ہمراہ سلطان محمد بیگ) سے پہلے ہوا تھا یا بعد۔ اگر پہلے ہوا تھا تو مرزا قادیانی کی وہ منکوحہ جس کا نکاح خود رب العزت نے پڑھایا اور الہام میں صاف فرمایا کہ زوجنکھا یعنی ہم نے نکاح کر کے محمدی بیگم کو تیری بیوی بنا دیا ہوا تھا مرزا قادیانی کی خدمت میں ایک دن بھی نہ آئی تمام عمر دوسرے شخص کی بغل میں ماشاء اللہ مرزا قادیانی کی چھاتی پر مونگ دلتی رہی۔ یہ مرزا قادیانی جیسے رسول اور اس کی امت کے لئے بڑی شرم اور غیرت کا مقام ہے اور اگر محمدی بیگم کے نکاح کے بعد یہ آسمانی نکاح پڑھایا گیا تو کس شریعت وقانون کی رو سے کسی کی منکوحہ بیوی سے نکاح جائز ہو سکتا ہے۔ کوئی مذہب بھی اس کی اجازت نہیں دیتا۔ پھر مرزا قادیانی کا خدا ایک فعل عبث کا مرتکب ہوتا ہے۔ جس کے نتیجے سے ہمارا علم قاصر ہے۔ خدا کے تو یہ شایان نہیں ہو سکتا کہ اپنے رسول کو ساری عمر ایک عورت کے انتظار میں رکھ کر بالآخر بے نیل مرام اس کا خاتمہ کر دے اور وہ رسول یہ شعر پڑھتا ہوا دنیا سے بحسرت دیدار سدھارے۔

تھی منتظر وصال وہ آغوش غیر میں
قدرت خدا کی دید نہیں روا کہیں

ہشتم پیش گوئی نکاح کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"جب یہ پیش گوئی معلوم ہوئی اور ابھی پوری نہیں ہوئی تھی تو اس کے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی۔ یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی۔ بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر

www.besturdubooks.wordpress.com

مریم نام رکھا کیونکہ اس وقت مبارک اولاد ہوئی تھی۔ جس کو حضرت مسیح[1] سے مشابہت تھی۔۔۔ تیسری وجہ جس کا انتظار ہے اس کے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا اور یہ لفظ احمد اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت حمد اور تعریف ہوگی۔ یہ ایک چھپی ہوئی پیش گوئی ہے جس کا سر اس وقت خداتعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۵، خزائن ج۱۱ ص۳۳۹)

دیکھئے مرزا قادیانی اپنے خیال خام اور خواہش نفس کو کن کن رنگ آمیزیوں اور عظمت وشوکت سے بیان کرتے ہیں۔ لیکن اصلی حالت کیا ہے؟۔ وہ کل بیوی جس کے ساتھ جنت میں رہنے کا الہام تھا۔ اس سے تو آپ نے قطع تعلق کر لیا۔ بلکہ اس کے بیٹوں مرزا سلطان احمد اور فضل احمد کو بھی عاق کر دیا۔ کیونکہ یہ لوگ محمدی بیگم کے حصول میں مرزا قادیانی کے ممد ومعاون نہ بنے۔ بلکہ سد راہ ہوگئے۔ (دیکھو اشتہار نصرت دین وقطع تعلق از اقارب مخالف دین) جب یہ بیوی بقول مرزا قادیانی بے دینی کی وجہ سے مطلقہ ہو چکی تو الہام اول غلط ہوگیا۔ کیونکہ اب مرزا قادیانی سے اس کی معیت نہیں ہو سکتی۔ اس کی بے دینی کی وجہ سے رسول نے اسی وقت مطلقہ قرار دے کر علیحدہ کر دیا تو جنت میں وہ مرزا قادیانی کے ساتھ کس طرح رہ سکتی ہے۔

تیسری منتظرہ بیوی نے تو مرزا قادیانی کو ایسا رسوا اور بدنام کیا جس کی انتہا نہیں۔ دنیا کو معلوم ہے کہ وہ اس بیوی کے ملنے سے محروم رہے۔ پس اس الہام نمبر۳ کی غلطی میں بھی کیا شبہ رہا اور اس کی تشریح میں جو الہام کی عظمت بڑھانے کو لکھ دیا تھا کہ:

"یہ ایک چھپی ہوئی پیش گوئی ہے جس کا سر اس وقت خداتعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا۔" یہ بھی غلط اور افتراء علی اللہ ثابت ہوا۔ گویا یہ الہام اور اس کی تشریح دونوں افتراء علی اللہ ثابت ہوئے اور بجائے حمد ہونے کے چاروں طرف سے لعنت کی بوچھاڑ ہوئی اور ہو رہی ہے کہ الامان اس پیش گوئی کا بیان سننے سے بھی مرزائی صاحبان کی روح پر صدمہ[2] ہوتا ہے۔ جب نکاح نہ ہوا تو آپ احمد کیسے ہوئے جس کا دعویٰ تھا۔

---

[1] مثیل مسیح کا دعویٰ تو آپ نے خود کیا اولاد کو مثیل مسیح بتاتے ہیں۔ یا للعجب!

[2] جیسا کہ ۲۵ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ (مرزائی جنتری میں یہ تاریخ درج تھی) کو مقام پٹیالہ بھرے جلسہ میں مولوی غلام رسول آف راجیکی اور مولوی ابراہیم بقاپوری مبلغین مرزائیت اور ان کے حواریوں نے شور وغوغا کر کے مجھے اس پیش گوئی کا بیان کرنے سے روک دیا کیونکہ ڈھول کی پول کھلتی تھی۔

دہم اس ایک ہی پیش گوئی کے متعلق اور بھی کئی جھوٹے الہام اور افتـــــراء علی اللہ ہیں۔ جنہیں مناسبت کتاب ہذا کے خیال سے نظر انداز کر کے ایک افتـراء علی الرسول ﷺ بھی درج کیا جاتا ہے۔

چنانچہ مرزا قادیانی (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ حاشیہ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷) میں لکھتے ہیں کہ:

''اس پیش گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ ''یتزوج ویولد له'' یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے۔ اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔''

جس طرح ساون کے مہینہ میں پیدا ہونے والے کو چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آنے کی مثل مشہور ہے۔ مرزا قادیانی بھی ایسے فنائی محمدی بیگم ہو گئے تھے کہ ان کو ہر ایک طرف سے سوائے اس نکاح کے اور کچھ نہیں سوجھتا تھا۔

سیاہ پوش جو کعبہ کو قیس نے دیکھا
ہوا نہ ضبط وہ چلا اٹھا کہ آ لیلیٰ

اس حدیث سے بھی محمدی بیگم کی بشارت نکال ہی لی اور الہامات متواترہ کے ساتھ اس پیش گوئی کو حدیث رسول اللہ ﷺ سے مزید مصدق و مستند کر دیا۔ لیکن الہامات کی طرح یہ بیان بھی غلط اور محض غلط نکلا اور محمدی بیگم سے نکاح نہ ہونے کی وجہ سے حضرت رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے استدلال بھی افتراء علی الرسول ﷺ ثابت ہوا۔

مرزائی صاحبان بتلائیں کہ کیا یہ مرزا قادیانی کا عظیم الشان کذب اور افتراء نہیں ہے؟ اگر کذب ہے تو تسلیم کریں کہ مرزا قادیانی مسیح موعود نہ تھے۔ اور ان کا دعویٰ غلط تھا اور نیز وہ سیاہ دل بھی تھے۔

دوسرے مرزا قادیانی کے کلام سے ذات والا صفات حضرت محمد ﷺ پر کیسا صریح الزام عائد ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے پیش گوئی فرمائی اور وہ جھوٹ نکلی کیونکہ اگر مرزا قادیانی کو سچا مانا جائے تو دشمنان اسلام اعلانیہ آنحضرت ﷺ کے قول کو جھوٹا کہہ سکتے ہیں۔ جس کا جماعت

www.besturdubooks.wordpress.com

مرزائیہ کے پاس کوئی جواب نہیں۔ مگر افسوس ہے کہ یہ لوگ مرزا قادیانی کو الزام سے بچانے کے لئے حضرت رسالت مآب ﷺ پر بھی الزام لگانے سے نہیں چوکتے۔ ناظرین کتاب ہذا کی تقویت ایمان کے لئے اصل حدیث بیان کر کے اس سے مرزا قادیانی کا کاذب ہونا بھی ظاہر کیا جاتا ہے اصل حدیث یوں ہے۔

''عن عبداللہ بن عمرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسی ابن مریم ۱؎ الی الارض فیتزوج ویولدله ویمکث خمسا واربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم وعیسیٰ ابن مریم من قبر واحد بین ابوبکر وعمر (مشکوٰۃ ص۴۸۰، باب نزول عیسیٰ علیه السلام، کتاب الوفا فی احوال المصطفیٰ باب فی حشر عیسی بن مریم ص۸۲۲)'' یہ روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا ﷺ نے اتریں گے عیسیٰ بیٹے مریم کے زمین کی طرف پس نکاح کریں گے اور پیدا کی جائے گی ان کے لئے اولاد اور ٹھہریں گے زمین پر پینتالیس سال پھر مریں گے اور میرے مقبرہ میں دفن کئے جائیں گے۔ پس اٹھوں گا میں اور عیسیٰ ایک مقبرہ میں درمیان ابوبکرؓ وعمرؓ کے۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی نبوت کے زمانہ میں کوئی سامان دنیوی نہیں کیا تھا نہ نکاح کیا اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب دوسری مرتبہ دنیا میں آئیں گے تو نکاح کریں گے۔ کیونکہ شریعت محمدیہ کے پیرو ہوں گے۔ بعض لوگ جیسے کہ مرزا قادیانی اور ان کے مرید معترض ہیں کہ اتنا لمبا عرصہ گذر جانے پر وہ نہایت ضعیف العمر ہو جائیں گے۔ اس حدیث میں ان لوگوں کا بھی جواب آ گیا ہے کہ انحطاط اور تغیر حالت عالم دنیا کا خاصہ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسرے عالم میں ہیں۔ وہاں ان تغیرات کا کچھ پتہ نہیں۔ جو یہاں شب وروز دیکھے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام جس حالت میں اٹھائے گئے تھے۔ اسی حالت میں نازل ہوں گے۔ یہ نہ سمجھو کہ کبرسنی کی وجہ سے وہ بوڑھے اور کمزور ہو گئے ہوں گے۔ بلکہ نکاح کریں گے اور ان کے اولاد بھی ہوگی۔ یہ اشارہ ہے ''یتزوج ویولدله'' میں۔

پھر ارشاد ہوا کہ بعد فوت ہونے کے وہ میرے مقبرہ میں دفن ہوں گے اور قیامت کو ہم دونوں اسی طرح اٹھیں گے کہ ابوبکرؓ وعمرؓ ہمارے دائیں اور بائیں ہوں گے۔

۱؎ الی الارض کا لفظ صاف ظاہر کرتا ہے کہ نزول من السماء ہوگا۔ منکرین حیات مسیح غور کریں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

مرزا قادیانی نے اس حدیث کا ایک ٹکڑا بیان کر کے حدیث کی صداقت کو مان لیا ہے۔
پھر مرزائی بتائیں کہ حدیث کی باقی باتوں سے کیوں انکار ہے۔ خصوصاً ابن الوردی کا لفظ صاف ظاہر کر
رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ جو زمین پر نازل ہوں گے۔ اگر کہیں
محمدی بیگم سے نکاح ہو جاتا تو حدیث کی معلوم نہیں کیا کیا تاویلیں کی جاتیں۔ لیکن اب جب کہ
مرزا قادیانی کا یہ نکاح بھی نہ ہوا اور مرزا قادیانی کو قادیان کی ہی مٹی نصیب ہوئی مدینہ طیبہ تک جانا
بھی نہ ہوا تو اس حدیث کی رو سے دو دفعہ کاذب ثابت ہوئے۔ "تلک عشرۃ کاملۃ"

مرزائی دوستو! مرزا قادیانی کی افتراء پردازیوں کے انبار میں سے صرف دو باتوں کے
متعلق یہ دس کھلے کھلے افتراء بیان کئے گئے ہیں۔ ان پر غور کرو اور آیت مقدسہ عنوان فصل ہذا کی
دوبارہ تلاوت کرو اور پھر سوچو کہ مضمون آیت کی رو سے مرزا قادیانی کتنے بڑے ظالم ثابت ہوتے
ہیں اور ظالموں کی جو سزا اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہے اس سے بھی تم بے خبر نہیں ہو۔ پھر ایسے ظالم کی
معیت سے تم کیا نفع حاصل کر سکتے ہو؟۔

آیت کے آخری حصہ میں ظالموں کے حسرت ناک انجام کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ
مرزا قادیانی مقام لاہور سفر کی حالت میں چل بسے۔

مار دیار غیر میں مجھ کو وطن سے دور

علاوہ توقع اور وظیفہ نہایت حسرت و یاس کے عالم میں صرف کیا وہ مختلف بیماریوں کا شکار
ہیضہ اور دوا سہال یا کہیں ہیضہ طاعون وغیرہ اپنے مخالفین کے لئے طلب کیا کرتے تھے اس میں
خود گرفتار ہو گئے۔ کیونکہ مرض ہیضہ ان کی موت کا باعث ہوا کسی نے تاریخ وفات لکھی ہے۔

اس کے بیماروں کا یہ کیا علاج
کالرا سے خود مسیحا مر گیا (۱۳۲۶ھ)

ساتویں فصل

دس جھوٹ اور دھوکے

جھوٹ جو بولے گا وہ پچھتائے گا — سچ بھی اس کا جھوٹ مانا جائے گا
دروغ اے برادر گریز — کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹوں پر لعنت فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ
"لعنۃ اللہ علی الکاذبین" حضرت رسول اکرم ﷺ نے بھی جھوٹے کو منافق

www.besturdubooks.wordpress.com

فرمایا ہے اور منافقوں کی سزا قرآن کریم میں اس طرح بیان فرمائی گئی ہے۔ "ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النار" (منافق لوگ دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقے میں ہوں گے۔ یعنی جہاں عذاب سب سے زیادہ ہوگا۔

مرزا قادیانی نے بھی جھوٹ کی بہت مذمت کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

۱ "جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔"

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۶ خزائن ج ۲۲ ص ۴۵۹)

۲ "جھوٹ بولنا بے ایمانی اور گوہ کھانے کے برابر ہے۔" ملخصاً

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۹ خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۳)

۳ . . "ظاہر ہے کہ جب کوئی ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔" (چشمہ معرفت ص ۲۲۲ خزائن ج ۲۳ ص ۲۳۱)

خود بدولت چونکہ مخبری کے مدعی تھے۔ لہٰذا الہام پر اعتبار قائم کرنے کے لئے کہتے ہیں۔

۴ . "جھوٹ جیسا لعنتی کام اور کوئی نہیں۔" (ملفوظات ج ۵ ص ۹۲)

لیکن جس طرح ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہوتے ہیں دکھانے کے اور، مرزا قادیانی کی تحریروں میں بھی جھوٹ کی بہت ملاوٹ پائی جاتی ہے اور اس کے علاوہ یہ بات بے باکی سے مرزا قادیانی نے کتب آسمانی کے حوالہ جات دینے میں بھی کئی جگہ دھوکے دیئے ہیں۔ فصل ہذا میں اس کی کچھ مثالیں درج کی جاتی ہیں۔

۱ (اعجاز احمدی ص ۶ خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۸) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ "اگر میں پیش گوئیوں کے پورا ہونے کے تمام گواہ اکٹھے کئے جائیں تو میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ساٹھ لاکھ سے بھی زیادہ ہوں گے۔"

آپ کی پیش گوئیوں کا حال جو ہوا ہے وہ فصل نمبر ۱ کتاب ہذا سے ظاہر ہے اور صدق وکذب کے معیار اور تحدی کی تو ایک پیش گوئی بھی پوری نہیں ہوئی۔ اول تو یہی جھوٹ ہے کہ غلط پیش گوئیوں کو پورا ہونا کہتے ہیں۔ دوسرے یہ ساٹھ لاکھ کی گپ بھی قابل داد ہے۔ خود اپنی کتاب (نزول المسیح ص ۴۰ خزائن ج ۱۸ ص ۴۱۸) میں لکھتے ہیں کہ "میرے مریدوں کی تعداد ستر ہزار ہے۔" اب ظاہر ہے کہ مرید ہی گواہ ہو سکتے ہیں۔ جب ساٹھ لاکھ مرید نہیں تو ساٹھ لاکھ گواہ کہاں سے ہو گئے۔ پھر یہ کرامات جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے؟

www.besturdubooks.wordpress.com

۲ (شہادت القرآن ص۴۱ خزائن ج۶ ص۳۳۷) میں لکھتے ہیں کہ:

"مثلاً بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ ھذا خلیفۃ اللہ المھدی۔ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے۔ جو ایسی کتاب میں درج ہے جو "اصح الکتاب بعد کتاب اللہ" ہے۔"

مرزا قادیانی نے یہ بالکل جھوٹ لکھا ہے کہ ھذا خلیفۃ اللہ المھدی بخاری کی حدیث ہے۔ کوئی مرزائی قادیانی ہمت کر کے بخاری میں یہ دکھائیں اور اپنے مرشد کے سر سے جھوٹ کی لعنت دور کریں۔ یہ فقرہ محض عوام کو دھوکہ دے کر گمراہ کرنے کے لئے لکھا گیا ہے۔ مرزائی صاحبان کو بھی اس موقع پر "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" کی تلاوت کرنی چاہئے۔

۳ (اربعین نمبر۳ ص۱۰ خزائن ج۱۷ ص۳۹۴) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

"مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علیگڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا۔" یہ بھی محض سفید جھوٹ ہے۔ ہر دو مولوی صاحبان کی تصانیف میں یہ بات کہیں درج نہیں ہے کوئی مرزائی ثابت کرے۔

۴ (حقیقت الوحی ص۲۹ خزائن ج۲۲ ص۳۱) میں لکھتے ہیں کہ:

یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ "لوگ نماز کے لئے مساجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسا کی طرف بھاگے گا اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا اور شراب پیئے گا اور سور کا گوشت کھائے گا اور اسلام کے حلال و حرام کی کچھ پرواہ نہیں کرے گا۔"

اس عبارت میں چھ فقرے ہیں جو سب کے سب جھوٹے ہیں۔ مسلمانوں کا عقیدہ تیرہ سو برس سے یہ چلا آتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام تشریف لانے کے بعد شریعت محمدی پر عمل کریں گے۔ پھر معلوم نہیں کہ اس کے خلاف مرزا قادیانی نے کس کتاب سے یہ فقرے نقل کر دیئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سور کھائیں گے اور شراب پئیں گے۔ کیا کوئی مرزائی بتا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ بھی سب جھوٹی باتوں کا مجموعہ اور محض جزو مرزائی ہے۔ دروغگو را حافظہ نباشد کا مصداق!

www.besturdubooks.wordpress.com

ے ... جب نکاح والی پیش گوئی کے پورا ہونے سے مرزا قادیانی نا امید ہو گئے
اور قلبی صدمے کے علاوہ مرزا قادیانی کو اعتراضوں کی بوچھاڑ اور خوف کا خیال ہوا۔ تو آپ آخری
وقت کی تصنیف (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۲ خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۰) میں لکھتے ہیں کہ
"نکاح کے لئے ایک شرط تھی جب ان لوگوں نے شرط[1] کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو
گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔" آگے نقل کرتے ہیں کہ:
"کیا یونس علیہ السلام کی پیش گوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جس میں بتلایا گیا تھا کہ
آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا۔ مگر عذاب نازل نہ
ہوا۔ حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا
کیا اس پر مشکل تھا کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ڈال دے۔"
اس قول میں مرزا قادیانی نے جیسے بھر کر جھوٹ بولا ہے۔ بلکہ ایک نہیں کئی جھوٹ
بولے ہیں۔ اسی طرح (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۹ خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۸) میں لکھ دیا ہے کہ:
"میں نے حدیثوں اور آسمانی کتابوں کو آگے رکھ دیا۔ یعنی حضرت یونس کا قصہ
حدیثوں اور آسمانی کتابوں سے نقل کیا ہے۔" اب ذرا اس جھوٹ کی تفصیل ملاحظہ ہو۔
مرزا قادیانی کے نکاح کی پیش گوئی اور حضرت یونس علیہ السلام کی پیش گوئی میں زمین آسمان کا
فرق ہے۔ مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر
چالیس دن تک عذاب نازل ہوگا۔ محض غلط ہے۔ اس فیصلہ کا ذکر نہ قرآن کریم میں ہے نہ کسی صحیح
حدیث میں۔ نہ توریت و انجیل میں۔ پھر یہ قطعی فیصلہ مرزا قادیانی کی زبان درازی اور دروغ گوئی
نہیں تو اور کیا ہے؟۔ جب اس فیصلہ کا ذکر کسی آسمانی کتاب میں نہیں اور کسی صحیح حدیث میں نہیں تو

---

[1] اس شرط کی تفصیل اور مرزا قادیانی اور ان کے پسماندگان کی توجیہ متعلق عدم نکاح کا
شرح اور مشرحت جواب فیصلہ آسمانی مصنفہ علامہ سید ابو احمد رحمانی مونگیری میں دیا گیا ہے۔
شائقین اس کتاب کے ہر سہ حصص کو ضرور ملاحظہ کریں۔ تینوں رسائل مع دیگر رسائل حضرت
مونگیری علیہ الرحمۃ (جو احتساب قادیانیت ج ۷ میں شائع ہو چکے ہیں۔ فقیر مرتب) اور ہماری اس
کتاب کی فصل ششم کے نمبر ۱۳،۱۰ کو دیکھیں کہ کیا ان میں شرط پائی جاتی ہے۔
اسی موضوع پر ہمارا ایک رسالہ تحقیق لاثانی بھی تیار ہو چکا ہے۔ (یہ کتاب بھی اس جلد میں
شامل اشاعت ہے۔ فقیر مرتب)

www.besturdubooks.wordpress.com

اس کے جھوٹ ہونے میں کیا تردد ہو سکتا ہے۔ اگر کسی غیر معتبر روایت میں اس کا ذکر ہو بھی تو اسے فیصلہ آسمانی نہیں کہا جا سکتا۔ یہ مرزا قادیانی کا صحیح فریب ہے کہ اپنے جھوٹ پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک بے اثر بات کو فیصلہ آسمانی سے موسوم کرتے ہیں اور اپنی تصانیف میں بار بار اس کا ذکر کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ میں نے صحیفوں اور آسمانی کتابوں کو آگے رکھ دیا۔

اسی طرح سے مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ یونس علیہ السلام کی پیش گوئی میں کوئی شرط نہ تھی۔ صاف جھوٹ اور صریح کذب ہے۔ اول تو قطعی طور سے اس پیش گوئی کا ثبوت نہیں جیسا کہ اوپر ذکر ہوا پھر شرطی اور غیر شرطی کا کیا مذکور اور اگر بعض روایتوں سے پیش گوئی کا حال معلوم ہوتا ہے تو شرطی ہونے کا ثبوت بھی وہیں سے ملتا ہے۔ چنانچہ وہ روایات حسب ذیل ہیں۔

الف ۔ (فتح البیان ج ۴ ص ۳۶۵) میں درج ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام پر وحی کی کہ اپنی قوم سے کہیں کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب آئے گا۔ حضرت یونس نے یہ پیغام الٰہی اپنی قوم کو پہنچا دیا اور ان کے انکار کے بعد ان کے پاس سے چلے گئے۔

ب ۔ (روح المعانی ج ۷ ص ۲۸۳) میں یوں ہے کہ۔

"اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام پر وحی کی کہ اپنی قوم سے کہو کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب آئے گا۔ انہوں نے یہ پیغام پہنچا دیا۔ مگر یہ لوگ ایمان نہ لائے۔ پس حضرت یونس ان کے پاس سے چلے گئے۔ جب کفار نے ان کو نہ دیکھا تو اپنے انکار پر نادم ہوئے اور حضرت یونس علیہ السلام کی تلاش میں نکلے مگر وہ نہ ملے۔"

ج ۔ ایسا ہی تفسیر کبیر میں ذکر ہے۔ اب ملاحظہ ہو کہ تینوں تفسیروں سے حضرت یونس علیہ السلام کی پیش گوئی میں شرط معلوم ہوتی ہے۔ تفسیر کبیر مرزا قادیانی کے نزدیک بھی نہایت معتبر ہے اور انہوں نے [illegible] وغیرہ میں اس کے حوالے دیئے ہیں۔ پھر کس طرح جھوٹ کہے جاتے ہیں کہ پیش گوئی میں شرط نہیں تھی۔

باقی رہا یہ امر کہ نکاح والی پیش گوئی اور حضرت یونس علیہ السلام کی پیش گوئی برابر ہیں۔ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ بوجوہات ذیل۔

اول ۔ نکاح والی پیش گوئی قطعی اور یقینی ہے اور اس کی بنا متواتر الہامات پر رکھی گئی تھی اور بعد میں بھی وقتاً فوقتاً الہام اس کی تائید میں ہوتے رہے۔ جیسا کہ فصل گذشتہ میں ذکر ہو چکا ہے۔ برخلاف اس کے حضرت یونس علیہ السلام کی پیش گوئی کا ثبوت نہ کسی الہامی کتاب سے ملتا ہے نہ احادیث صحیحہ سے اس کا ذکر بلکہ ضعیف روایات ہیں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

دوم: منکوحہ آسمانی کے واپس آنے کا الہام ان الفاظ میں تھا: "فسیکفیکہم الله ویردها الیک انا کنا فاعلین" یعنی خدا ان مخالفوں کے لئے تیری طرف سے کافی ہوگا اور اس عورت کو تیری طرف واپس لائے گا اور ہم ایسا ہی کریں گے۔ مگر یونس علیہ السلام کو اس طرح نہیں کہا گیا۔

سوم: مرزا قادیانی کو الہام ہوا تھا "الحق من ربک فلا تکن من الممترین" یعنی اس عورت کا واپس ہو کر تیرے نکاح میں آنا حق ہے تو اس میں شک مت کر۔ مگر حضرت یونس علیہ السلام سے ارشاد نہیں ہوا۔

چہارم: مرزا قادیانی کے الہام میں ہے "لا تبدیل لکلمات الله" یعنی خدا کی باتیں بدلا نہیں کرتیں۔ مگر حضرت یونس علیہ السلام کو اس معاملہ میں اس طرح کہنا کسی ضعیف روایت میں بھی مذکور نہیں۔

پنجم: مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ "بار بار کی توجہ سے یہ الہام ہوا کہ خدا تعالیٰ ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد ہی لڑکی کو انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لائے گا۔" مگر حضرت یونس علیہ السلام نے ایسا نہیں فرمایا کہ یہ پیش گوئی ہر حالت میں ضرور ہی ظہور میں آئے گی۔

ششم: مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کے نکاح پر خدا کی قسم کھائی ہے اور کوئی اعلیٰ آدمی اس بات پر قسم کھا سکتا ہے۔ جس کے وقوع کی اسے پیش از وقت خبر دی گئی ہو اور اسے آسمان سے یقینی اطلاع مل چکی ہو۔ لیکن حضرت یونس علیہ السلام نے کوئی قسم نہیں کھائی۔ پس اس حلفیہ پیش گوئی کا پورا نہ ہونا مرزا قادیانی کے کذب کی صریح دلیل ہے۔

ان حالات میں ان دونوں پیش گوئیوں کو کسی صورت میں یکساں نہیں کہا جا سکتا اور مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ یونس علیہ السلام کی پیش گوئی ایک آسمانی فیصلہ تھا۔ اور اس میں شرط نہ تھی اور میں نے آسمانی تحریروں اور صحیفوں کو آگے رکھ دیا۔ یہ بالکل جھوٹ اور صریح کذب ہے۔

۸ مرزا قادیانی پادری آتھم اور نکاح آسمانی کی پیش گوئیوں کے پورا نہ ہونے پر جب بہت ذلیل اور زچ ہوئے تو (تحفہ گولڑویہ ص ۲۹، خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳) پر لکھتے ہیں کہ:

"یہ پیش گوئیاں ایک دو پیش گوئیاں نہیں بلکہ اس قسم کی سو سے زیادہ پیش گوئیاں ہیں۔ جو کتاب تریاق القلوب میں درج ہیں۔ پھر ان سب کا کچھ بھی ذکر نہ کرنا اور بار بار احمد بیگ کے داماد یا آتھم کا ذکر کرنا کس قدر مخلوق کو دھوکہ دینا ہے۔"

www.besturdubooks.wordpress.com

غرض! خدا یا قرآن پیش گوئیوں کو عیسائیوں اور مسلمانوں کے لئے عظیم الشان نشان اور اپنے صدق و کذب کا معیار قرار دیتے تھے۔ ملاحظہ ہو دیکھو فصل نمبر ۱ کتاب ہذا۔ اب متردد ہو کر اور برسوں غور و فکر کر کے اس قدر کمزوری دکھاتے ہیں جو صریح دلیل کذب ہے۔ حوالہ مذکورہ میں آگے نقل کر لکھتے ہیں کہ:

"اس کی مثال ایسی ہے کہ مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وقت اندازہ کردہ پر وہ پیش گوئی پوری نہ ہوئی۔"

یہ عبارت حضرت رسالت مآب ﷺ پر ایسا غلط کھلا حملہ اور ناپاک الزام ہے جو قادیانی نبی کا اپ کے منہ سے ہی نکل سکتا ہے۔ ورنہ آنحضرت ﷺ نے کوئی پیش گوئی بقید وقت نہیں فرمائی جو اپنے وقت پر پوری نہ ہوئی ہو۔ چونکہ اس الزام دینے میں مرزا قادیانی نے بڑی چالاکی اور بے حیائی سے اپنے ایمان کا نمونہ دکھایا ہے۔ اس لئے اصل قصہ ذرا وضاحت سے عرض کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین حضرات نبی ﷺ کا صدق اور مرزا قادیانی کا کذب بخوبی دیکھ لیں۔

ذیقعدہ ۶ھ میں جناب رسالت مآب ﷺ نے عمرہ کا ارادہ فرمایا۔ اس وقت مکہ مکرمہ ابھی کفار کے ہی زیر قبضہ تھا۔ لیکن کفار مکہ اپنے مذہبی خیال سے کسی حج اور عمرہ کرنے والے کو نہیں روکتے تھے اور شوال، ذیقعدہ، ذی الحجہ اور رجب کے مہینوں میں لڑائی کو منع جانتے تھے۔ آپ عمرہ کے لئے تشریف لے چلے اور چودہ سو صحابی ساتھ ہو لئے۔

حدیبیہ کی روانگی سے قبل آپ نے خواب دیکھا کہ ہم مع تمام اصحابؓ کے بلا توقف و خطر مکہ معظمہ میں داخل ہوئے ہیں اور ارکان حج ادا کئے ہیں۔ یہ آپ ﷺ کا خواب ہے کوئی الہامی پیش گوئی نہیں نہ اس میں کوئی وقت مقرر کیا گیا ہے۔ یہ خواب آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے بیان فرمایا چونکہ حضور ﷺ اس سال عمرہ کا ارادہ فرما رہے تھے اور انبیاء علیہم السلام کے خواب سچے ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے بعض اصحاب کو یقین ہو گیا کہ ہم اسی سال حج کریں گے۔ یہ خیال تھا ورنہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے سال کا تعین نہیں فرمایا۔ حدیبیہ میں کفار مانع آئے۔ مگر بالآخر ان سے اس بات پر صلح ہوئی کہ اس سال مدینہ چلے جائیں آئندہ سال عمرہ کر لیں۔ جب حضرت محمد ﷺ نے حدیبیہ سے واپسی کا ارادہ ظاہر فرمایا تو حضرت عمرؓ نے خواب کا حوالہ دے کر عرض کیا کہ آپ نے تو فرمایا تھا۔ ہم خانہ کعبہ میں جائیں گے اور طواف کریں گے۔ اس پر حضرت رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ ہاں ہم نے تو کہا تھا مگر کیا یہ کہا تھا کہ اسی سال ہم داخل ہوں گے۔ حضرت

www.besturdubooks.wordpress.com

عمرؓ نے عرض کیا کہ نہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ خانہ کعبہ میں داخل ہوں گے اور طواف کرو گے۔ یعنی ہمارے خواب کا ظہور کسی وقت ضرور ہو گا۔ (یہ روایت صحیح بخاری باب الشروط فی الجہاد میں ہے) خدا تعالیٰ نے آئندہ سال میں اس خواب کا ظہور دکھا دیا پھر ایک سال بعد فتح مکہ ہوئی اور نہایت کامل طور سے اس صداقت کا ظہور ہوا۔ غرض دو سال کے اندر وہ خواب یا پیش گوئی کامل طور سے پوری ہو گئی۔

یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ ۶ھ میں حضرت رسالت مآب ﷺ نے عمرہ کا ارادہ اس خواب کی بناء پر کیا تھا۔ یا صرف عمرہ کا شوق اور کفار مکہ کی حالت کا معلوم کرنا اس کا مقصود تھا۔ کامل تحقیق اس امر کی شہادت دیتی ہے کہ عمرہ کرنے کا خیال اس سفر کا باعث ہوا۔ صحیح روایت تو یہی ہے کہ حدیبیہ پہنچ کر حضور انور ﷺ نے وہ خواب دیکھا تھا۔ اس کی صحت بلحاظ راوی کے اور باعتبار ناقلین کے ہر طرح ثابت ہوتی ہے۔ اس کے راوی مجاہدؒ ہیں جو حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے شاگرد رشید اور نہایت ثقہ ہیں اور اس روایت کو اکثر مفسرین محدثین نے نقل کیا ہے۔ تفسیر درمنثور میں اس روایت کو پانچ محدثین سے اس طرح نقل کیا گیا ہے کہ:

"عن مجاهد قال اری رسول الله ﷺ وهو بالحديبية انه يدخل مكة هو واصحابه آمنين (درمنثور ج۶ ص۸۰)" ﴿مجاہدؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ میں تشریف فرما تھے کہ آپؐ نے خواب دیکھا کہ آپ اور آپؐ کے اصحابؓ بے خوف و خطر مکہ معظمہ میں داخل ہوئے ہیں۔﴾

"على هذا تفسير جامع البيان، طبرى (فتح البارى عمدة القارى)"

اور ارشاد الساری میں بھی اسی طرح ہے کہ یہ خواب حدیبیہ میں دکھایا گیا۔

جس روایت میں مدینہ شریف میں اس خواب کا دیکھا جانا بیان کیا گیا ہے۔ وہ ضعیف ہے اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضور انور ﷺ نے یہ سفر اس خواب کی وجہ سے اختیار فرمایا۔

بہر حال اس بیان سے ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کا حضور رسالت مآب ﷺ پر یہ الزام کہ حدیبیہ والی پیش گوئی وقت اندازہ کردہ پوری نہ ہوئی۔ محض غلط اور جھوٹ ہے اور بقول مرزا قادیانی کوئی شریر النفس ہی ایسا کہہ سکتا ہے اور یہ جرأت مرزا قادیانی نے محض اپنی جھوٹی پیش گوئیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے کی ہے۔ آخر میں قرآن شریف سے بھی اس خواب کی صداقت ظاہر کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

"لقد صدق الله رسوله الرؤيا بالحق (الفتح:۲۷)"

www.besturdubooks.wordpress.com

اب دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ تو اپنے رسول کے خواب کو تاکید کے ساتھ سچا بیان فرمارہا ہے اور مرزا قادیانی رسول اللہ ﷺ کو اپنے جیسا خاطی اور غلط فہم (نعوذ باللہ منہا) قرار دے رہے ہیں۔ اس نص قرآنی کے مقابلہ میں خواب رسالت کی نسبت مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ حدیبیہ والی پیش گوئی وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی۔ کس قدر جسارت اور بے ایمانی کی بات ہے؟۔

۹...... ۲۲ر فروری ۱۹۰۳ء کو میرے ایک دوست منشی کرم خان صاحب مرحوم ساکن اناوال نے ایک عریضہ حضرت مولانا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہم کی خدمت میں پیش کیا۔ جس میں مرزائی خرافات اور معتقدات کے متعلق کچھ سوالات درج تھے۔ حضرت مولانا صاحب ممدوح کی طرف سے جو جواب دیا گیا وہ بصورت ایک مختصر رسالہ طبع ہوا جس کا نام ہے۔ الخطاب الملیح فی تحقیق المھدی والمسیح یہ رسالہ احتساب قادیانیت ج ۴ میں شائع ہو چکا ہے۔ الحمد للہ (فقیر مرتب) اس کے ٹائٹل پر بقلم جلی حضرت مولانا صاحب تھانوی مدظلہم مصنف رسالہ کا نام مبارک درج ہے۔ اب مرزا قادیانی کا سفید جھوٹ ملاحظہ ہو۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے ص ۱۹۹، خزائن ج ۲۱ ص ۳۷۱) پر لکھتے ہیں۔

''جواب شبہات الخطاب الملیح فی تحقیق المھدی والمسیح جو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی خرافات کا مجموعہ ہے''

اس عنوان کے تحت اس رسالہ کو تصنیف حضرت مولانا گنگوہیؒ ظاہر کر کے ان کی شان میں بہت کچھ بکواس مارا ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ رسالہ مصنفہ حضرت مولانا مولوی اشرف علی تھانویؒ کا ہے اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کے ہاتھ سے یہ جھوٹ لکھوا کر اس کو خوب فضیحت اور رسوا کیا۔ کیونکہ مرزا قادیانی اہل اللہ کے سخت دشمن اور معاند تھے۔ سچ ہے!

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں برد

۱۰...... مرزا قادیانی کی دروغ بیانیوں سے آسمانی کتابیں بھی محفوظ نہیں رہیں۔ چنانچہ اس نمبر میں بائبل اور قرآن کریم کے متعلق مرزا قادیانی کے دو جھوٹ بیان کئے جاتے ہیں۔

الف...... رسالہ (ضرورت الامام ص ۱۷، خزائن ج ۱۳ ص ۴۸۸) پر لکھتے ہیں کہ:

''بائبل میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ چار سو نبی کو شیطانی الہام ہوا تھا اور انہوں نے الہام کے ذریعہ سے جو ایک سفید جن کا کرتب تھا۔ ایک بادشاہ کی فتح کی پیش گوئی کی آخر وہ بادشاہ بڑی ذلت سے اس لڑائی میں مارا گیا اور بڑی شکست ہوئی۔''

www.besturdubooks.wordpress.com

اس واقعہ کو نہ صرف ضرورت الامام میں بلکہ اور کئی جگہ بھی اسی طرح لکھا ہے اور اس سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو بھی جھوٹے الہام ہو جاتے ہیں۔ معاذ اللہ منہ اگر نبیوں کو بھی شیطانی الہام ہوتے اور ان کی پیشگوئیاں اسی طرح غلط نکلتیں جیسا کہ مرزا قادیانی کی پیشگوئیاں عموماً غلط نکلیں تو پھر نبیوں اور رمالوں اور نجومیوں میں کیا فرق رہا؟ لیکن ناظرین! مرزا قادیانی کے اس بیان میں صداقت کا ایک ذرہ بھی نہیں یہ محض دھوکہ ہے اور صرف یہ ایک واقعہ ہی مرزا قادیانی کے کذب کی صریح دلیل ہے اور اگر مرزائی خوف خدا کو مدنظر رکھ کر اس پر غور کریں تو فوراً ان سے الگ ہو جائیں اور ان کی تعلیم کو خیر باد کہہ دیں۔

مرزا قادیانی نے محض بائبل میں لکھا ہے تحریر کر دیا۔ مگر کوئی حوالہ نہیں دیا اور جھوٹ لکھنے کے لئے ان کی یہی عادت تھی کہ قرآن میں یوں لکھا ہے حدیث میں یوں آیا ہے۔ بائبل سے ایسا ہی ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ لکھ دیا کرتے تھے۔ حوالہ نہیں دیتے تھے۔ ورنہ اصل عبارت دیکھ کر فوراً ان کا جھوٹ ظاہر ہو جاتا۔

اب بائبل میں اس واقعہ کو تلاش کیا جائے تو کتاب سلاطین اول باب بائیس میں اس طرح سے لکھا ہے کہ:

"یہ چار سو شخص بعل بت کے پجاری تھے۔ جو اس وقت کی اصطلاح مروجہ کی رو سے بعل کے نبی کہلاتے تھے۔ یہ شاہ وقت کو جو بعل پرست تھا کسی دشمن سے مقابلہ پیش آیا۔ اس نے ان نبیوں سے دریافت کیا تو انہوں نے پیشگوئی کر دی کہ تو اس دشمن پر فتحیاب ہوگا۔ ان کے مقابلہ میں ایک سچا نبی بھی اس زمانہ میں تھا اس نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر اس بادشاہ سے کہا کہ تو شکست کھا کر مارا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ اس حقانی نبی نے کہا تھا اور ان چار سو پجاریوں کا قول غلط نکلا۔" جس کو مرزا قادیانی چار سو نبیوں کا الہام بتاتے ہیں بابا! اگر مرزا قادیانی اپنی نبوت کا ساجھا بھی ان چار سو نبیوں سے ملاتے ہیں تو ہم بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

ب ...... (ازالہ اوہام ص۲۳۵، خزائن ج۳ ص۲۲۴) میں مرزا قادیانی نے اس امر پر بحث کی ہے کہ جسم خاکی آسمان پر نہیں جا سکتا۔ اس کا ثبوت قرآن شریف کی آیت ذیل سے دیتے ہیں۔ "او ترقیٰ فی السماء قل سبحان ربی ہل کنت الا بشراً رسولاً"

"یعنی کفار کہتے ہیں کہ تو آسمان پر چڑھ کر ہمیں دکھا۔ تب ہم ایمان لے آئیں گے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

ان کو کہہ دے کہ میرا خدا اس بات سے پاک ہے کہ اس دار الابتلاء میں ایسے کھلے کھلے نشان دکھلاوے اور میں بجز اس کے کچھ نہیں ہوں کہ ایک آدمی۔"

خلاصہ اور مطلب ان کا اس حوالے سے یہ ہے کہ جب اشرف الانبیاء حضرت محمد ﷺ باوجود درخواست کفار آسمان پر نہیں جا سکے۔ تو دوسرا بھی کوئی نہیں جا سکتا۔ (لہذا مسیح علیہ السلام کا آسمان پر جانا غیر ممکن ہے) ترجمہ میں بہت سی دھوکہ دہی ہے جو عبارت قرآنی کے الفاظ کا ترجمہ نہیں ہے کہ اس کو تحریر بار بار کیا جائے یا بیان نہ کیا جائے۔ مگر ترجمہ میں تحریف کے علاوہ مرزا قادیانی نے یہاں ایک بڑی بھاری دھوکہ دہی سے کام لیا ہے اور کلام الہی میں چوری کی ناپاک کوشش کی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کی مکمل آیت کا ایک جزو ہی حذف کر دیا۔ جو اس آیت کی جان ہے۔ اصل آیت سورۂ بنی اسرائیل کے دسویں رکوع میں اس طرح ہے: "او ترقی فی السماء ولن نؤمن لرقیك حتی تنزل علینا کتبا نقرؤه - قل سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولا" آیت کا جو حصہ مرزا قادیانی نے بالقصد چھپایا اور اپنی کتاب ازالہ اوہام میں درج نہیں کیا اور جس سے آیت کے معنی صاف ہو جاتے ہیں۔ دیکھئے ان کا اور کوئی مطلب نہ تھا۔ مرزائی صاحبان غور کریں کہ یہودیوں اور عیسائیوں پر یحرفون الکلم عن مواضعه کا الزام کیوں لگایا گیا تھا اور کیا مرزا قادیانی بھی انہی جیسے ملزم نہیں ہیں؟۔

مرزا قادیانی کی اس چالاکی اور جرأت کی توضیح کے لئے اس قصہ کو ذرا تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔ اس آیت "وقالوا لن نؤمن لك حتی تفجر لنا" سے شروع کر کے ان سے معلوم ہوگا کہ کفار کن کن معجزوں کے طالب تھے اور کیا کہتے تھے۔

اے محمد ہم تجھ پر ایمان نہ لائیں گے جب تک تو ہمارے لئے زمین سے ایک چشمہ بہا دے۔ یا تیرے واسطے ایک باغ کھجور و انگور کا ہو اور تو اس میں نہریں جاری کر دے۔ یا جیسا کہ تو کہا کرتا ہے ہم پر آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دے یا اللہ اور فرشتوں کو ضامن بنا کر لے آ۔ یا تیرے لئے ایک سونے کا گھر ہو یا تو آسمان پر چڑھ جائے۔ اور ہم تیرے محض چڑھنے پر بھی ایمان نہ لائیں گے۔ جب تک تو ہمارے لئے ایک نوشتہ نہ اتار لائے۔ جس کو ہم سب پڑھیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب یوں دلایا کہ اے محمد ﷺ تو کہہ دے سبحان اللہ میں تو خود ایک بشر اور رسول ہوں۔ اس سے ظاہر ہے کہ کفار جو کچھ تم سے مانگتے تھے۔ ان میں سے ہر ایک وہ باتیں بالکل تھیں جو نبوت کی شان سے گری ہوئی ہیں اور ان کو معجزے نہیں کہہ سکتے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

ناظرین! اس فصل میں مرزا قادیانی کے سات عام جھوٹ اور دو جھوٹ انبیاء کرام کی شان میں اور دو چالاکیاں کتب آسمانی کی نسبت بیان کی گئی ہیں۔ جو مرزا قادیانی کی تحریرات کا ایک نمونہ ہے۔ اگر مرزائی صاحبان کے دل میں خدا کا خوف اور طبیعت حق رس اور سلیم ہے تو غور کریں کہ کیا کسی سچے مسلمان سے ان حرکات و تحریرات کا ہونا ممکن ہے؟ ہرگز نہیں!

آٹھویں فصل

مرزا قادیانی کی دس مردود دعائیں اور ان کا خود تجویز کردہ کفر

کبھی نصرت نہیں ملتی درمولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
دعائیں عجز اور اخلاص کی مقبول ہوتی ہیں
کبھی عزت نہیں ملتی وہاں پر خود پسندوں کو

مرزا قادیانی نے بڑے زور شور سے متحدیانہ پیش گوئی کی تھی کہ ”قادیان میں ہرگز طاعون نہ ہوگا۔“ (دافع البلاء ص ۵ خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۶)

اور پھر پیش گوئی کی تھی کہ ”میرے مرید طاعون سے محفوظ رہیں گے۔“

(کشتی نوح ص ۲ خزائن ج ۱۹ ص ۲)

لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرزا قادیانی کی یہ دونوں شیخیاں بھی دوسری پیش گوئیوں

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) لیکن موجودہ ہوائی جہازوں نے جو صرف انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں سینکڑوں من سامان جنگ کو ہزاروں میل اڑاتے پھرتے ہیں۔ جن کا یہ نظارہ روزمرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طاقت تو اتنی زبردست ہے کہ اس نے لاکھوں اجرام سماوی کو جن کا وزن اندازہ سے باہر ہے خلاء میں تھام رکھا ہے ایک چھوٹے سے جسم انسان کا آسمان پر لے جانا اس کے لئے کیا مشکل ہے۔ نبی کریم ﷺ کی معراج کی سواری کا نام براق ہے جو برق سے مشتق ہے اس برق (الیکٹرسٹی) کی طاقتوں کا حال زمانہ دیکھ رہا ہے۔ افسوس کہ یہ لکھے پڑھے لوگ اللہ تعالیٰ کو معمولی انجینئروں اور کاریگروں سے بھی عاجز خیال کرتے ہیں۔ معوذ باللہ منہا۔ لیکن مرزا قادیانی کا معراج جسمانی سے انکار [illegible] یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمانی زندگی سے انکاری ہیں۔ اگر معراج جسمانی کو مان لیتے تو حیات و رفع حضرت مسیح علیہ السلام کا بھی ان کو قائل ہونا پڑتا۔

www.besturdubooks.wordpress.com

امت میں الہامی مستجاب الدعوات مانے جاتے تھے۔ ہمارا بھی حق ہے کہ ہم ان کے بروئے نص قرآنی ونیز مصطلحات مرزا قادیانی الہامی کافر کے نام سے موسوم کریں اور یہ ہماری طرف سے زیادتی نہیں بلکہ (بمقتضائے از راست گوئی راست) مرزا قادیانی کا خود تراشیدہ اصول ہے۔ ذیل میں مرزا قادیانی کی مردودہ دعاؤں کے نمونے ملاحظہ ہوں۔

۱۔ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی مرزائی مشن کے دست راست تھے۔ جو مرض کاربنکل پھوڑے میں مبتلا ہوئے۔ ان کے علاج کے لئے جیسا کہ چاہئے تھا سخت کوشش کی گئی اور علاج کے علاوہ دعائیں تو ایسی کی گئیں کہ شاید مرزا قادیانی نے کسی دوسرے امر کے لئے نہیں کی ہوں گی۔ چنانچہ

الف۔ اخبار الحکم ۳۰ر اگست ۱۹۰۵ء میں لکھا ہے کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی گردن کے نیچے پشت پر ایک پھوڑا ہے جس کو چیرا دیا گیا ہے۔ (مرزا قادیانی نے) کہا کہ میں نے ان کے واسطے بہت دعا کی تھی۔ رویا میں دیکھا کہ مولوی نورالدین ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہیں اور رو رہے ہیں۔ (فرمایا) ہمارا تجربہ ہے کہ خواب میں کا رونا اچھا ہوتا ہے اور یہ بھی دا نے میں طبیب کا رونا مولوی کی صحت کی بشارت ہے۔ (تذکرہ ص۵۵۹)

ب۔ (الحکم ۵ر ستمبر ۱۹۰۵ء، تذکرہ ص۵۶۰) میں مرزا قادیانی مولوی عبدالکریم کی بیماری کو نہایت خوفناک دوران کی حالت مایوس کن بلکہ قریب الموت بیان کر کے لکھتے ہیں کہ:

"اس دوران میں میں نے بہت تکلیف اٹھائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بشارت نازل کی اور باعث اللہ خوشی کا خواب دیکھا جس سے طبیعت بوجہ فضل کے دل کو تسلی ہوئی۔"

ج۔ (الحکم ۱۰ر ستمبر ۱۹۰۵ء ص۳، تذکرہ ص۵۶۵) میں بھی مولوی صاحب کی حالت اور اپنے متواتر الہامات کا ذکر کر کے الہام الٰہی کی بناء پر لکھتے ہیں کہ "قضاء قدر تو ٹل گئی (مولوی صاحب کی موت کی) یعنی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم سے رد کر دیا ہے۔"

د۔ (اخبار بدر نمبر ۳۳ ج۱ ص۳، ۲۲ر ستمبر ۱۹۰۵ء، تذکرہ ص۵۶۸) میں لکھا ہے کہ خود مرزا قادیانی کا بہت سا حصہ دعاؤں میں گذرتا ہے۔ ص۲ کالم ۳ میں لکھا ہے کہ خدا نے صحیح کی دعائیں ان کے حق میں اور اسی کالم میں ۲۲ر ستمبر کا ایک الہام بھی درج ہے۔ جو دعا کے بعد

---

۱ جو کہ بشارت صحت کا ذکر آگے آتا ہے۔

۲ جیسا کہ آگے ذکر آتا ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

ہوایا۔ ''طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع'' یعنی ہم پر بدر طلوع ہوا یہ بازی کی کہانی ہے۔

۲ (الہام ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء، ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء تذکرہ ص ۵۲۹) ایک جماعت کو نصیحت کی کہ کل جنگل میں جا کر مولوی صاحب کے لئے دعا کریں اور خود بھی ۲۸ ستمبر کو صبح ہی باغ میں گئے اور کئی گھنٹے تک تخلیہ میں دعا کی۔

مگر افسوس! کہ مرزا قادیانی کی یہ شبانہ روزی سب دعائیں رد ہو گئیں اور گیارہ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو مولوی صاحب اس دنیا سے کوچ کر گئے اور مرزا قادیانی کے ملہم نے اتنے دنوں تک ناحق ان کو بھٹکایا۔ یہاں تک کہ اسی اثناء میں دو تین بار قبولیت دعا اور صحت کی بشارتیں ۱؎ بھی ہوئیں۔ کئی الہام مایوسی بخش بھی تھے۔ کیا یہ صریح طور پر ان بیہودہ الہاموں کی مثال نہیں؟۔ جن میں بھی بہت کچھ جھوٹ کی آمیزش ہوا کرتی تھی۔

۳ مرزا قادیانی کا لڑکا مبارک احمد سخت بیمار ہوا۔ اس کی نسبت الہام ہوا۔ ''قبول ہو گئی نو دن کا بخار ٹوٹ گیا۔ یعنی یہ دعا قبول ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ نے میاں صاحب موصوف کو شفا دی۔''

(بدر ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء، الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۷ء، مندرجہ البشریٰ ص ۱۳۳ ج ۲، تذکرہ ص ۷۲۰ طبع ۳)

اسی جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ ''صاحبزادہ مبارک احمد حسب وعدہ الٰہی دوسرے یوم روبصحت اور تندرست ہو گیا۔ (تذکرہ ص ۷۲۰) لیکن (بدر ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۷ء، ج ۶ نمبر ۲ ص ۲۰۹) سے ظاہر ہے کہ میاں مبارک احمد کا سولہ ستمبر ۱۹۰۷ء کو انتقال ہو گیا اور قبولیت دعا کا الہام صریح غلط ثابت ہوا۔ یہ وعدہ رحمانی تھا۔ یا القاء شیطانی؟۔

ادھر ایک مخلص دوست مجدد العصر مولوی عبدالکریم کے لئے دعائیں کی گئیں۔ ادھر الہامی فرزند ارجمند کی صحت کے لئے مگر کوئی بھی قبول نہ ہوئی۔ حالانکہ الہام بھی قبولیت کے ہو چکے تھے۔

۱؎ جیسا کہ آگے ذکر ہوتا ہے۔

۲؎ بشارات صحت اور قبولیت دعا کے الہام کا ذکر اوپر ہو چکا ہے لیکن اس کے مقابل مرزا قادیانی کا صریح جھوٹ دیکھئے (حقیقت الوحی ص ۳۲۶، خزائن ج ۲۲ ص ۳۳۹) میں کہتے ہیں کہ: ''[illegible]

[illegible] طلع البدر علینا [illegible] کی سب [illegible]

www.besturdubooks.wordpress.com

کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں کہ اس خوشی کے وقت میں جو شصت سالہ جوبلی کا وقت ہے۔ یسوع کے چھوڑنے کے لئے کوشش کریں۔" (تحفہ قیصریہ ص۳۵، خزائن ج۱۲ ص۲۸۷)

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا چوڑی باتوں والی دعا بھی بارگاہ الٰہی سے مردود ہوئی۔ جس کی قبولیت کا اپنی جماعت کو اطمینان دلایا تھا اور بقول خود دعا کے مردود ہو جانے سے منافق ثابت ہوئے اور رسالہ تحفہ قیصریہ میں جو مسلمانوں کی نسبت طرح طرح کے الزام و اتہام لگا کر اور اپنی جماعت کی وفاداری جتلا کر عجیب و غریب لفظوں اور رنگ آمیزیوں سے اور عاجزانہ ادب کے ساتھ ملکہ معظمہ کے حضور میں کھڑے ہو کر عرض کی گئی تھی کہ وہ اسلام قبول کر لیں یہ عرض بھی نامنظور ہوئی۔ حضور ملکہ معظمہ کو ایک سال کے اندر نشان آسمانی دکھانے کے لئے بھی لکھا تھا۔ اگر وہ پسند کریں مگر انہوں نے ادھر بھی توجہ نہ کی۔

۶ ..... (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲ مطبعہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء) مرزا قادیانی نے ایک اشتہار دیا جس میں درج تھا کہ:

"میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ مجھ میں اور محمد حسین میں آپ فیصلہ کرے اور وہ دعا یہ ہے۔ اے میرے رب ذوالجلال پروردگار اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل جھوٹا اور مفتری ہوں۔ جیسا کہ محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں بار بار مجھ کو کذاب، دجال اور مفتری کے لفظ سے یاد کیا ہے اور جیسا کہ اس نے اور محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتی نے اس اشتہار میں جو ۱۰ نومبر ۱۸۹۸ء کو چھپا ہے۔ میرے ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ تو اے میرے مولا اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل ہوں تو مجھ پر تیرہ ماہ کے اندر یعنی ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک ذلت کی مار وارد کر اور اگر تیری جناب میں مجھے وجاہت اور عزت ہے تو میرے لئے یہ نشان ظاہر فرما کہ ان تینوں کو ذلیل اور رسوا اور ضربت علیہم الذلۃ کا مصداق کر۔ آمین ثم آمین۔"[1]

اس کے آخر میں لکھتے ہیں کہ:

"یہ دعا تھی جو میں نے کی جواب میں الہام ہوا کہ میں ظالم کو ذلیل اور رسوا کروں گا۔ یہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ فریقین میں سے جو کاذب ہے۔ وہ ذلیل ہوگا۔ یہ فیصلہ چونکہ الہام کی بناء پر ہے۔ اس لئے حق کے طالبوں کے لئے ایک کھلا کھلا نشان ہو کر ہدایت کی راہ ان پر کھولے گا۔"

---

[1] اس سے آگے کچھ عبارت چھوڑ دی گئی ہے جو مرزا قادیانی نے حسب عادت خود بار بار بطور تکرار لکھا ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

شک ہے؟ اور یہ کفر خود مرزا قادیانی کا مجوزہ ہے۔ نیز قرآن شریف میں سورہ یوسف کے آخر میں آیت ذیل کی تلاوت کریں: "حتی اذا استیئس الرسل وظنوا انہم قد کذبوا جاءھم نصرنا" جس کا مطلب صاف ہے کہ خدا کے مامور اور مرسل جب مایوس ہو کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جھٹلائے جائیں گے تو فوراً ہماری مدد آ جاتی ہے۔

مرزا قادیانی اگر مامور مرسل اور صادق ہوتے تو ضروری تھا کہ خداوند کریم ان کی ان دعاؤں کو قبول کرتا۔ جو مرزا قادیانی کے صادق یا کاذب ہونے کا فیصلہ کرتی تھی۔ خداوند جل وعلی مضطر کی حالت میں ہر ایک بندے کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ جس مرزا قادیانی کی ان دعاؤں کا رد ہونا بدیہی طور پر ان کے کاذب ہونے کا سچا ثبوت ہے۔

نویں فصل

مرزا قادیانی کے معتقدات ایمانیہ اور ان کی تعلیم اور اخلاق کے دس نمونے

بنے کیوں کر جو ہو سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

مرزا قادیانی کا الہام تھا: "ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی" (تذکرہ ص ۳۷۸) یعنی مرزا قادیانی اپنی خواہش سے نہیں بولتا بلکہ وہی کہتا ہے جو اس پر وحی نازل ہوتی ہے اور (تجلیات الٰہیہ ص ۲۰ خزائن ج ۲۰ ص ۴۱۲) میں مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے۔ یقینی ہے۔ اگر میں ایک دم کے لئے بھی اس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں اور میری آخرت تباہ ہو جائے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کم از کم دینیات اور روحانیات کے متعلق تو مرزا قادیانی نے جو کچھ لکھا ہے۔ ضرور ہی الہام الٰہی سے لکھا ہے۔ لیکن اس مختصر کتاب کے گذشتہ اوراق سے مرزا قادیانی کے الہامات اور تحریرات کے صدق یا کذب کا ناظرین خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ فصل ہذا میں عام اعتقادات اسلامیہ کے متعلق مرزا قادیانی کے خیالات کا مزید اظہار کیا جاتا ہے۔ جس سے ناظرین پر روشن ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی کس قسم کے اسلام کو مانتے تھے اور ان کے اخلاق کہاں تک اسلامی اخلاق کہلانے کے مستحق تھے اور کس حد تک وہ "وما ینطق عن الھوی۰ الخ!" کے ماتحت بولتے تھے۔

۱..... توحید وذات باری کے متعلق مشرکانہ اقوال

الف ..... فصل چہارم میں بیان ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ کی اولاد ہونے

www.besturdubooks.wordpress.com

کے قائل تھے۔ چنانچہ ان کو تین الہام ہوئے جن میں انہیں ولد کے لفظ سے مخاطب کیا گیا ہے۔
اس کے علاوہ (توضیح مرام ص ۲۷ خزائن ج ۳ ص ۹۰) پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

"مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے جسے استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔" بیٹا ولد اور ابن وہ الفاظ ہیں جن کی قرآن شریف میں جابجا تردید و مذمت فرمائی گئی ہے اور اس کے قائلوں کو گمراہ اور کافر کہا گیا ہے۔

ب ..... قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثہ (مائدہ:۷۳)" ﴿وہ لوگ ضرور کافر ہوئے جنہوں نے کہا کہ خدا تین میں سے ایک ہے۔﴾

اس آیت سے عیسائیوں[1] کے عقیدہ تثلیث کی بیخ کنی مقصود تھی۔ لیکن مرزا قادیانی پاک توحید کے ساتھ پاک تثلیث کے بھی قائل تھے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

"اور ان دونوں محبتوں کے کمال سے جو خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر نر و مادہ کا حکم رکھتی ہے اور محبت الٰہی کی آگ سے ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے۔ جس کا نام روح القدس ہے۔ اس کا نام پاک تثلیث ہے۔ اس لئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے لئے بطور ابن اللہ کے ہے۔" (توضیح مرام ص ۲۳ خزائن ج ۳ ص ۶۲)

واہ مرزا قادیانی! کہاں تثلیث کا مشرکانہ عقیدہ اور کہاں اس کے ساتھ لفظ پاک! مرزا قادیانی نے ایسے گندے عقائد کی پاک اور ناپاک دو قسمیں بنائی ہیں۔ تو مرزائیوں میں پاک جھوٹ، پاک شرک، پاک جوا وغیرہ کا بھی ضرور رواج ہونا چاہئے۔

ج ..... قرآن شریف فرماتا ہے: "لیس کمثلہ شیء" ﴿اللہ تعالیٰ کی مانند کوئی چیز نہیں ہے۔﴾ مگر مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

"اس وجود اعظم کے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر ہیں۔ عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس کی تاریں بھی ہیں۔" (توضیح المرام ص ۷۵ ملخص خزائن ج ۳ ص ۹۰)

د ..... قرآن کریم فرماتا ہے: "لا تدرکہ الابصار" ﴿آنکھیں اسے دیکھ نہیں سکتیں۔﴾ مگر مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

---

1 کم از کم عیسائیوں کو تو مرزا قادیانی کا مشکور ہونا چاہئے جن کے تثلیث جیسے بھولے بھالے عقیدہ کو مرزا قادیانی نے تصریح کر کے اسے پاک قرار دیا ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

ہے۔ جہاں ان کے بے شمار اقوال دعوائے نبوت کے منافی ہیں۔ وہاں ساتھ کے ساتھ بیسیوں جگہ دعوائے نبوت موجود بھی ہے۔ شائقین کو شوق ہو تو کسی مرزائی سے لے کر مذکورہ کتب منددجہ بالا ملاحظہ کریں۔

ہم صرف اس قدر لکھنا چاہتے ہیں کہ جھوٹے نبیوں کا اس امت میں حسب پیشگوئی مخبر صادق حضرت محمد ﷺ ہونا ضروری تھا۔ جیسا کہ پچھلے زمانہ میں بھی ہوتے رہے۔
(دیکھو فصل اول آخر باب ہٰذا)

اس کے علاوہ اس جگہ انجیل سے بھی شہادت پیش کی جاتی ہے۔ جس کے حوالے مرزا قادیانی نے اکثر اپنی کتابوں میں دئیے ہیں۔

”جب وہ (مسیح) زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا۔ اس کے شاگردوں نے پاس آ کے اور پوچھا کہ یہ سب کب ہو گا اور تیرے آنے کا اور دنیا کے آخر کا کیا نشان ہے۔ یسوع نے جواب دے کر انہیں کہا۔ خبردار رہو کہ کوئی تمہیں گمراہ نہ کرے۔ کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آویں گے اور کہیں گے کہ ہم مسیح ہیں اور بہتوں کو گمراہ کریں گے اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔ خبردار مت گھبراؤ۔ کیونکہ ان سب باتوں کا واقع ہونا ضروری ہے۔ پر اب تک آخر نہیں ہے۔ کیونکہ قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھے گی اور کال پڑیں گے اور مری پڑے گی اور جگہ جگہ زلزلے ہوں گے اور بہت جھوٹے نبی اٹھیں گے اور بہتوں کو گمراہ کریں گے۔“ آگے چل کر لکھا ہے۔ ”کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے اور بڑی نشان اور کرامتیں دکھاویں گے۔ یہاں تک کہ اگر ممکن ہوتا تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے۔ اس وقت انسان کے بیٹے کو بادلوں پر بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آتا دیکھیں گے۔“
(دیکھو انجیل مرقس ۱۳ باب ۲۲، متی ۲۴ باب ۵، ۱۱، ۲۴، لوقا ۲۱ باب ۸، ۱۵، ۲۸، ۲۹، ۳۰ حتیٰ ۴۴)

۳۰۔ ایسا ہی انجیل برنباس میں لکھا ہے کہ:

”کاہن نے جواب میں کہا کہ کیا رسول اللہ کے آنے کے بعد اور رسول بھی آئیں گے۔ رسول یسوع نے جواب دیا۔ اس کے بعد خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے سچے نبی کوئی نہیں آئیں گے۔ مگر جھوٹے نبیوں کی بھاری تعداد آ جائے گی۔“ (دیکھو باب ۹۷ آیت ۹ تا ۲۶ انجیل برنباس)

خود مرزا قادیانی بھی اپنی متعدد تصانیف انجام آتھم، اربعین نمبر ۲، آئینہ کمالات اسلام،

www.besturdubooks.wordpress.com

نشان آسمانی جون ۱۸۹۲ء، حمامۃ البشریٰ وغیرہ وغیرہ میں بعد حضرت خاتم النبیین ﷺ کسی نئے یا پرانے نبی کا آنا نہیں مانتے بلکہ مدعی نبوت کو بدبخت، مفتری، ملعون، کاذب اور کافر قرار دیتے رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ:

هست او خیر الرسل خیر الانام
هر نبوت را بروشد اختتام

(سراج منیر ص ۹۳ خزائن ج ۱۲ ص ۹۵)

ختم شد بر نفس پاکش هر کمال
لاجرم شد ختم هر پیغمبرے

(براہین احمدیہ ص ۱۰ خزائن ج ۱ ص ۱۹)

پس بمقابلہ ارشاد ربانی، احادیث صحیحہ، شہادت اناجیل مروجہ الوقت واقرار خود مرزا قادیانی کا نبوت کا دعویٰ کرنا اور سلسلہ نبوت کو ہمیشہ کے لئے جاری اور غیر مختتم ماننا ناظرین غور فرمائیں کہ کہاں تک اسلام کے موافق ہے؟۔

حضرت امام اعظمؒ کا فتویٰ یہ ہے کہ

جو مسلمان کسی مدعی نبوت سے معجزہ طلب کرے وہ بھی کافر ہے۔ کیونکہ اس کے مطالبہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے میں شک ہے۔

(دیکھو خیرات الحسان مطبوعہ مصر ص ۷۰ مطبوعہ اردو موسوم بہ ہدایہ ایمان ص ۱۰۳)

۳..... ملائکہ کے وجود سے انکار

مرزا قادیانی ملائکہ کے وجود فی الخارج کے منکر ہیں اور ان کو ستاروں کی ارواح مانتے اور کہتے ہیں کہ ملائکہ زمین پر کبھی نہیں آتے۔ اس بارے میں ان کے اقوال حسب ذیل قابل غور ہیں۔

الف۔ ”ملائکہ اپنے وجود کے ساتھ کبھی زمین پر نہیں اترتے۔“

(توضیح مرام ص ۴۹ ملخصاً خزائن ج ۳ ص ۶۹)

ب۔ ”ملک الموت زمین پر نہیں اترتا۔“

(توضیح مرام ص ۳۰ ملخصاً خزائن ج ۳ ص ۷۰)

www.besturdubooks.wordpress.com

کرنا اور پھر پانچ ہزار فرشتوں کے ساتھ مدد بھیجنا اور سورۃ میں ان کی صفت بتانا کیا یہ بھی ارواح کواکب کی تھیں؟۔

سوال ''۷'' میں جس وجود نے حضرت مریم علیہا السلام سے گفتگو کی تھی اور ان کے سوالات کا جواب دیا تھا۔ کیا یہ بھی ستارہ ہی کی روح تھی؟۔

مرزائی صاحبان! مرزا قادیانی کی قبر سے پوچھیں یا ان کے بیٹے (موجودہ گدی نشین) میاں محمود احمد سے یا اپنے ضمیر سے کام لیں۔ کیا قرآن شریف کے مندرجہ بالا حوالوں میں ملائکہ سے ارواح کواکب مراد ہیں؟۔ جو اپنی جگہ سے بقول مرزا قادیانی ذرہ برابر جنبش نہیں کر سکتے۔ قرآن کریم میں بیسیوں جگہ ملائکہ اور ان کے کاموں کا ذکر ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ کرانے کا قصہ مذکور ہے۔ مگر ایک متقی اور صاف باطن مسلمان کے لئے یہی چار حوالے کافی ہیں۔ باقی ضرورت ہو تو قرآن شریف پر تدبر کرنے سے مزید تسکین قلب ہو جائے گی۔

رہے ستارے سوان کی غرض وغایت آیات ذیل میں مذکور ہے۔

''انا زینا السماء الدنیا بمصابیح'' ﴿ہم نے دنیا کے آسمان کو ستاروں سے آراستہ کیا۔﴾

''وبالنجم هم یهتدون'' ﴿اور ہم نے ستاروں کو شیطان کے مارنے اور راہ پانے کے لئے بنایا﴾

اب احادیث کی طرف رجوع کریں۔

الف ...... بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ میں بروایت حضرت عمر فاروقؓ ایک حدیث ہے کہ ایک سائل آیا۔ اس کی صورت شکل اور لباس کو دیکھ کر صحابہؓ متحیر ہو گئے۔ اس نے اسلام اور ایمان کے متعلق چند سوال کئے اور چلا گیا۔ حضرت رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: ''فانه جبرائیل (علیه السلام) اتاکم یعلمکم دینکم (مشکوٰة ص۱۱، کتاب الایمان)'' ﴿یہ حضرت جبرائیل تھے اس لئے آئے تھے کہ تم کو تمہارا دین سکھا جائیں۔﴾

ب ...... ''عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ یوم بدر هذا جبرئیل اخذ برأس فرسه علیه اداة الحرب (بخاری ج۲ ص۵۷۰، باب شهود الملائكة بدرا)'' ﴿حضرت رسول مقبول ﷺ نے غزوہ بدر کے دن فرمایا کہ یہ جبرائیل ہے۔ یہ سامان جنگ پہنے گھوڑا پکڑے کھڑا ہے۔﴾

www.besturdubooks.wordpress.com

ان حوالوں میں جس وجود کا آنا درج ہے وہ ارواح کواکب تھیں۔ یا اللہ کا فرشتہ؟ علی ہذا حضرت جبرائیل علیہ السلام کا لشکر فرعون میں گھوڑے پر چڑھ کر آنا۔
(دیکھو قرآن شریف ادوم کلی)

اور حضرت جبرائیل کا دو دن تک رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھانا، رمضان المبارک میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرنا، دحیہ کلبی صحابی کی شکل میں آنا اور صدیقہ اکبرؓ ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کو سلام پہنچانا۔ (دیکھو احادیث صحیحہ) کیا یہ سب ارواح کواکب کے ہی کام ہیں۔ جو اپنے مستقر سے ایک لحظہ کے لئے بھی جدا نہیں ہو سکتے؟

اب ناظرین خود اندازہ کر لیں کہ سچے مسلمان کے لئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان پر دل سے ایمان لانا اور اس پر یقین رکھنا اس کے ایمان کا صحیح جادۂ راست ہے۔ یہ مرزا قادیانی کے خرافات و معتقدات کو صحیح سمجھ بیٹھے ہیں؟ اور کیا اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانا اور ان سے انکار کرنا کسی مومن مسلمان کا کام ہو سکتا ہے۔ ''نبوت اور امت تو چیزے دیگر است''

منکروں کے دکھانے کے لئے مرزا قادیانی یوں بھی رقم طراز ہیں کہ:

از ملائک و از خبر ہائے معاد
آنچہ گفت آں مرسل رب العباد
آنہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

(درثمین ص ۱۱۳، سراج منیر ص ۹۳، خزائن ج ۱۲ ص ۹۴)

کیا مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا تحریرات متعلق ملائکہ ان اشعار کی تائید کرتی ہیں؟

۴ ... قرآن وحدیث پر مرزا قادیانی کا ایمان

الف ... مرزا قادیانی (ازالہ اوہام ص ۷۰۵، خزائن ج ۳ ص ۴۸۱) میں ایک مجہول الحال شخص کی زبانی کسی مجذوب کا تیس سال پیشتر کا کشف بیان کرتے لکھتے ہیں کہ: ''میں قرآن کریم کی غلطیاں نکالنے کے لئے آیا ہوں۔ جو تفسیروں کی وجہ سے واقع ہوگئی ہیں۔'' پھر آگے تاویل کرتا (ازالہ اوہام ص ۷۰۸، خزائن ج ۳ ص ۴۸۲، حاشیہ) میں لکھتے ہیں کہ:

ب ... ''قرآن زمین سے اٹھ گیا تھا۔ میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں۔'' قرآن کریم کا زمین سے اٹھ جانا اور اس میں غلطیوں کا ہونا نص قرآنی ''انا نحن نزلنا الذکر

www.besturdubooks.wordpress.com

وانا له لحافظون[1]" کے قطعی برخلاف ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم دنیا پر نازل فرما کر اس کی حفاظت کا خود وعدہ فرمایا اور قرآن کریم میں کہیں نہیں فرمایا کہ کبھی یہ قرآن آسمان پر چلا جائے گا اور پھر مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھ زمین پر واپس بھیجا جائے گا۔ تو مرزا قادیانی کا یہ ادعاء محض باطل ہے۔ باقی رہا آپ کا قرآن کریم کی غلطیاں نکالنا اور بمقابلہ اقوال صحابہ کرام و علماء و اکابرین و اولیائے خیر القرون اپنے من گھڑت ڈھکوسلوں کو قرآنی اسرار و رموز کا رنگ دینا جس کی بابت بہت لمبے چوڑے دعوے کئے جاتے ہیں۔ اس کا نمونہ اس کتاب کے گذشتہ اوراق میں دیا گیا ہے کہ خلاف تعلیم قرآن آپ نے کیسے کیسے باطل عقائد مسلمانوں میں پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ قرآن کریم کی تحریف معنوی میں آپ نے خوب زور خرچ کیا ہے۔ قرآن کریم کی آیات کے معنی اور مطلب کچھ ہیں اور آپ کچھ اور معنے کرتے ہیں۔ جنہیں علماء نے رد کیا ہے۔ اگر اسی کا نام آسمان سے قرآن کا دوبارہ لانا ہے تو ہم اسے دور سے ہی سلام کرتے ہیں۔ کشف کی حالت میں آپ کو "انا انزلناه قريبا من القاديان" بھی قرآن میں لکھا ہوا نظر آیا۔ مگر قرآن اس تحریف سے بھی پاک ہے۔

ج مرزا قادیانی نے علمائے کرام کے حق میں بہت بدزبانی سے کام لیا اور مغلظات سنائیں۔ (دیکھو فقرہ نمبر ۲ فصل ہذا) جب آپ کی اس روش پر اعتراض ہوا تو جواب دیا گیا کہ "قرآن کریم میں بھی ایسی گندی گالیاں موجود ہیں۔"

(ازالہ اوہام ص ۲۶ خزائن ج ۳ ص ۱۱۶ حاشیہ)

گویا مرزا قادیانی اپنے طرز کلام کو خدا کا کلام سمجھتے ہیں۔ کیوں نہ ہو آخر آپ کو خدائی کے الہام بھی تو ہوئے تھے۔

د مرزا قادیانی اپنے الہاموں کو کسی طرح قرآن کریم سے کم نہیں سمجھتے تھے۔

(اربعین نمبر ۳ ص ۱۹ خزائن ج ۱۷ ص ۴۵۴، حقیقت الوحی ص ۲۱۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰)

---

[1] یہ قرآن ہم نے ہی اتارا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

[2] مرزا قادیانی نے آیت انا على ذهاب به لقادرون کے اعداد (۱۸۵۷) نکال کر اس سے استدلال کیا ہے کہ ۱۸۵۷ء میں بوقت غدر ہندوستان قرآن آسمان پر اٹھایا گیا تھا۔ اس کے متعلق (حاشیہ ازالہ اوہام ص ۷۲۸ تا ص ۷۴۰، خزائن ج ۳ ص ۴۹۵) قابل دید ہے۔ ناظرین! قرآن کریم میں اصل آیت اور اس کا منشاء دیکھ کر پھر مرزا قادیانی کے اس انوکھے استدلال پر غور کریں اور اس کی لغویت کی داد مرزا قادیانی کے حواریوں کو دیں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

۵ ..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے معجزات کے متعلق مرزا قادیانی کے بیہودہ خیالات

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مرزا قادیانی کی تحریرات اتنی دل آزار اور سوقیانہ ہیں کہ ان کے تصور و تحریر سے بھی بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ جس مقدس نبی کے حالات قرآن کریم میں تفصیل و تصریح کے ساتھ درج ہوں ان پر طرح طرح کے بہتان وافتراء باندھنا اور ان کی ذات کو ذلیل کرنے میں اپنی پوری طاقت کا زور لگانا صرف مرزا قادیانی کے ہی حصہ کو زیب دیتا ہے۔ جب اعتراض ہوا تو کہہ دیا کہ یہ اعتراض بائبل کی بنا پر کئے گئے ہیں۔ بھلے آدمی بائبل تو محرف ہے اس کے بیان سے مدد لینے کی آپ کو کیوں ضرورت پیش آئی۔ جب کہ قرآن کریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پاکی بیان کرتا ہے۔ یہودی بھی تو ایسے ہی الزام لگایا کرتے تھے۔ جن کی قرآن کریم نے تردید کی ہے ایک جواب مرزا قادیانی کی طرف سے یہ بھی دیا جاتا ہے کہ یہ جو کچھ لکھا گیا۔ یسوع کی نسبت لکھا ہے لیکن ناظرین یہ بھی ایک مرزائی دھوکا ہے۔ دیکھو (توضیح المرام ص ۳، خزائن ج ۳ ص ۵۲، تحفہ قیصریہ ص ۲۱، ۲۲، ۲۳، خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۳، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۷) جہاں یسوع اور مسیح کے الفاظ سے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہی مراد لئے گئے ہیں۔ اب ذیل میں مرزا قادیانی کی بیہودہ سرائی ملاحظہ ہو۔

۱. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے متعلق۔

الف ..... ''افغان، یہودیوں کی طرح نسبت اور نکاح میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ لڑکیوں کو اپنے منسوبوں کے ساتھ ملاقات اور اختلاط کرنے میں مضائقہ نہیں ہوتا۔ مثلاً مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ اختلاط کرنا اور اس کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگانا۔ اس رسم کی بڑی پکی شہادت ہے اور بعض پہاڑی قوموں کے قبیلوں میں لڑکیوں کا اپنے منسوب لڑکوں کے ساتھ اس قدر اختلاط پایا جاتا ہے کہ بعض دفعہ حمل سے زیادہ لڑکیاں نکاح سے پہلے ہی حاملہ ہو جاتی ہیں۔'' (ایام الصلح ص ۶۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۴ ص ۳۰۰)

ب ..... ''مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔ بلکہ مسیح تو کیا میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ

www.besturdubooks.wordpress.com

سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگانِ قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیوں کر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں۔ جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔" (کشتی نوح ص ۱۶ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

ناظرین! دونوں حوالوں کو ملا کر غور کریں کیا اس عبارت کا یہ مفہوم نہیں کہ:

اول۔ مریم اپنے منسوب یوسف نجار کے ساتھ قبل از نکاح اختلاط کرتی تھی اور ان کے ساتھ گھر سے باہر پھرا کرتی تھی اور قوم اور خدا کی لڑکیوں کی طرح قبل از نکاح ہی حاملہ ہو گئی تھی۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

دوم۔ شریعت موسوی کی رو سے یہودیوں میں ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری بیوی جائز نہ تھی۔ اس لئے حضرت مریم علیہا السلام کی یوسف نجار سے قربت بھی جائز نہ ہوئی۔

سوم۔ مریم بتول کا یہ نکاح ناجائز بزرگان قوم نے اس مجبوری کی وجہ سے کیا کہ وہ حاملہ ہو گئی تھی۔

چہارم۔ یہ حمل یوسف نجار کا ہی تھا۔ حضرت مریم کے بطن اور یوسف کے نطفہ سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ مرزا قادیانی انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقی بہنیں کہتے ہیں۔ حقیقی بہن بھائی وہی ہوتے ہیں جو ایک ہی ماں باپ سے ہوں۔ اگر ماں ایک ہو باپ مختلف ہوں تو ایسے بہن بھائی "اخیافی" کہلاتے ہیں اور اگر باپ ایک ہو مائیں الگ الگ ہوں تو انہیں "علاتی" کہتے ہیں۔

پس صاف ثابت ہے کہ مرزا قادیانی بھی یہودیوں کی طرح حضرت مریم علیہا السلام کو (نعوذ باللہ) ... علیہ السلام کو ناجائز تعلقات کی پیداوار سمجھتے تھے۔" وھذا بھتان عظیم"

۴۔ "آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱ حاشیہ)

www.besturdubooks.wordpress.com

اسی لئے آپ کے بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں فتور و خلل ہے۔"[1]

۶... "آپ کو ... تین مرتبہ شیطانی الہام ہوا جس کی وجہ سے خدا سے منکر ہونے کے لئے تیار ہوگئے۔" (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

۷... "نہایت شرم کی بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے۔ یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا اور پھر ایسا ظاہر کیا کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔ (آگے لکھتے ہیں کہ) افسوس ہے کہ وہ تعلیم پر بھی تو عمدہ نہیں عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے منہ پر طمانچے مار رہے ہیں۔" (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

۸... "حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف نجار کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے۔" (ازالہ اوہام ص ۳۰۳ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

نیز دیکھو (توضیح المرام ص ۷۲ خزائن ج ۳ ص ۹۳) جہاں ایک نہایت گہرے پیرایہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بغیر باپ کی پیدائش کے قصہ کو استعارہ اور مجاز بنا دیا ہے اور اس کو ایک روحانی اور عرفانی مرتبہ سے تعبیر کیا ہے۔ گویا یہاں بھی ان کو یوسف نجار[2] کا بیٹا تسلیم کیا ہے۔

۹... "مسیح کا نمبر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب ناکام کے رہے۔" (ازالہ اوہام ص ۳۱۰ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

---

[1] مرزا قادیانی مراق و دماغ کا خلل خود زبانی قبل از دعوائے ماموریت سے تسلیم کرتے ہیں۔ دیکھو (حقیقت الوحی ص ۳۰۷، ضمیمہ اربعین ص ۳، ۴، ۴۰۳، منظور الٰہی ص ۳۲۸ اور رسالہ احمدی خاتون ج ۲ نمبر ۷ ص ۳۳، سیرت المہدی مصنفہ مرزا بشیر احمد ص ۱۳) نیز اسی لئے مرزا قادیانی نے تسلیم کر لیا تھا کہ حافظہ اچھا نہیں رہا یاد نہیں رہا۔ (ریویو آف ریلیجنز اپریل ۱۹۰۳ء ص ۳۶۸ حاشیہ) پھر باوجود اس خلل دماغ اور حافظہ کی خرابی کے آپ کیوں کر مامور اور مرسل ہو سکتے ہیں۔

[2] پٹیالہ کے ایک معزز شخص کرمی شیخ عبداللہ پٹیالوی پہلے مرزا قادیانی کے مرید تھے جو عرصہ دراز یعنی ۲۰، ۲۵ سال تک اس دام میں پھنسے رہے۔ اس کے بعد مرزائی تعلیم ان پر باطل ثابت ہوئی۔ تو تائب ہوگئے۔ لیکن میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی جب کہ حسب اتفاق ایک روز انہوں نے خود مجھ سے اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ بغیر باپ کے پیدا ہونے کا قصہ غلط ہے۔ یہ اثر ان پر مرزائی تعلیم کا ہی باقی رہا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

یسوع کی نسبت صاف معلوم ہے۔ پورا ناتواں اور بے علم تھا۔ پھر یسوع کی راستبازی میں کلام ہے۔

(ملفوظات ج ۳ ص ۱۲۷ بالقلم ۱۲ فروری ۱۹۰۳ء)

"۔۔۔ اگر مسیح کے اصل کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے۔ جو محض افتراء کے طور پر یا غلط فہمی کی وجہ سے گھڑے گئے ہیں تو کوئی عجوبہ نظر نہیں آتا۔ بلکہ مسیح کے معجزات اور پیش گوئیوں پر جس قدر اعتراضات اور شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں۔"

(ازالہ ص ۶، خزائن ج ۳ ص ۱۰۵)

"مگر پھر بھی عوام الناس ایک انبار معجزات کا ان کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔"

(ازالہ ص ۸، خزائن ج ۳ ص ۱۰۶)

"عیسائیوں نے آپ کے بہت سے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰، ۲۹۱)

"یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا۔ جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی جیسے سامری کا گوسالہ۔" (ازالہ حاشیہ ص ۳۲۲، خزائن ج ۳ ص ۲۶۳)

"وہ تیس سال تک اپنے باپ یوسف نجار کے ساتھ نجاری کا کام کرتا رہا۔ اس پیشہ میں کلوں وغیرہ کا بنانا خوب آتا ہے۔ کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور پر ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو۔ جو ایک کھلونا کل کو دبانے سے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر پرواز کرتا ہو۔"

(ازالہ ص ۳۰۳ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

"زمانہ حال میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں اور ہلتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں۔ بمبئی اور کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں۔"

(ازالہ اوہام ص ۳۰۳ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

۱؎ قرآن شریف کا کیا صاف فیصلہ ہے؟ کے متعلق ذکر آتا ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

"اگر یہ بزرگ اس عمل (مسمریزم) کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔"

(ازالہ اوہام ص ۳۰۹ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

"(مسیح جیسے معجزات دکھلانے سے) تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے۔ اس (دکھلانے والے) کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے۔"

(ازالہ اوہام ص ۳۱۰ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

ناظرین! آپ نے دیکھ لیا ایک پیغمبر کی ہتک اور اس کے معجزات کی بے وقعتی اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتی ہے۔ مرزا قادیانی کے ان خیالات سے ظاہر ہے کہ آپ کا قرآن کریم پر بالکل ایمان نہ تھا۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ وہ قرآن کریم کی صریح آیتوں کے برخلاف لکھتے۔ ذیل میں نمبروار مرزائی ہفوات مندرجہ بالا کی تردید میں آیات قرآنی کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ کلام الٰہی سب مسلمانوں کے پاس موجود ہے۔ اصل آیات کو دیکھ کر اپنے ایمان کو تازہ کر سکتے ہیں:

۱…… آپ کے خاندان کی تعریف "واذ قالت امرأت عمران" سے "بغیر حساب (آل عمران ۳۵ تا ۳۷)" تک۔

حضرت مریم علیہا السلام کی عفت وتطہیر "واذ قالت الملٰئکۃ یا مریم" سے "نساء العلمین (آل عمران: ۴۲)" تک۔

۳،۲…… حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت ورسالت "انما المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ (النساء: ۱۷۱)"

۴…… آپ کے اعلیٰ اوصاف "واذ قالت الملٰئکۃ یا مریم ان اللہ یبشرک" سے "من الصالحین (آل عمران: ۴۵، ۴۶)" تک۔

۶،۵…… آپ کی تعلیم وحکمت "ویعلمہ الکتاب والحکمۃ" سے "بنی اسرائیل (آل عمران: ۴۸، ۴۹)" تک۔

۷…… انجیل اللہ تعالیٰ نے برائے ہدایت عطا فرمائی "وقفینا علی آثارہم" سے "للمتقین (المائدہ: ۴۶)" تک۔

۸…… حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کا آیت ونشان قدرت ہونا۔ "والتی احصنت فرجہا فنفخنا فیہا من روحنا وجعلنٰہا وابنہا آیۃ للعلمین (الانبیاء: ۹۱)"

www.besturdubooks.wordpress.com

ج... پھر لکھتے ہیں کہ: ''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔'' (دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

د... (کشتی نوح ص۱۶، خزائن ج۱۹ ص۱۷) میں لکھتے ہیں کہ:

''مجھے خدا نے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔ لیکن تاہم میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں۔''

بڑی مہربانی! نہایت نوازش! عزت کرنے پر یہ حال ہے جو اوپر درج ہوا، اگر ہتک کرنے لگتے تو خدا جانے کیا سے کیا کر دیتے شاید مسیح علیہ السلام کا دنیا سے وجود ہی اڑا کر ان کو استعارہ اور مجاز بنا دیتے!

جفا کی ہم پہ کیسی اتنی مہربانی کی حالت میں
خدا جانے اگر تم چشم گیں ہوتے تو کیا کرتے

تصویر کا دوسرا رخ

دوسری طرف جب مرزا قادیانی کو کچھ اور مطلب نکالنے کی ضرورت ہوئی تو ۲۵ مئی ۱۸۹۷ء کو ایک رسالہ بنام تحفہ قیصریہ تیار کر کے بطور مبارک جشن جوبلی ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے حضور میں پیش کیا۔ جس میں سلطنت کے ساتھ صرف اپنی جماعت کو وفادار اور دیگر کل اہل اسلام کو گورنمنٹ کی نظر میں باغی و طاغی ظاہر کیا اور جہاد کو ناجائز قرار دیا اور اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں نہایت تعظیم و تکریم کے الفاظ استعمال کئے چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''اس نے[1] (خدا) نے مجھے اس بات پر بھی اطلاع دی ہے کہ در حقیقت یسوع مسیح خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے اور ان میں سے ہے جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں اور ان میں سے ہے جن کو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنے نور کے سایہ کے نیچے رکھتا ہے۔ لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے خدا نہیں ہے۔ ہاں! خدا سے واصل ہے اور ان کاملوں میں سے ہے جو تھوڑے ہیں۔'' (تحفہ قیصریہ ص۲۰، خزائن ج۱۲ ص۲۷۲)

(تحفہ قیصریہ ص۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، خزائن ج۱۲ ص۲۷۲ تا ۲۷۵) کو غور سے پڑھو یسوع مسیح کو خدا کا پیارا اور کامل انسان لکھا ہے۔ غرض یہ رسالہ جو خاص مطلب کے لئے لکھا گیا تھا۔ اس میں اس حضرت یسوع مسیح کی جس کے حق میں پہلے اتنی دراز لسانی فرمائی تھی۔ خوب تعریف و توصیف کی ہے۔

---

[1] یہ اطلاع مرزا قادیانی کو کیا ملی، قرآن شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی ذکر کی گئی ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

۲ کیا آپ اسی مسیح کا وجود ہیں جو ناپاک خیال، متکبر، راستبازوں کا دشمن اور بھلا مانس بھی نہ تھا اور جس کی نانیاں اور دادیاں زناکار تھیں؟۔

۳ کیا آپ اسی مسیح کا وجود ہیں جو ہرگز اس قابل نہ تھا کہ اسے نبی کہا جائے؟۔

۴ کیا آپ اسی مسیح کا وجود ہیں جو راستباز نہ تھا، شراب پیتا تھا اور بازاری عورتوں سے حرام کی کمائی کا عطر ملواتا تھا اور جوان عورتوں سے میل جول رکھتا تھا اور ایک لڑکی پر عاشق ۱ بھی ہو گیا تھا؟۔

۵ کیا آپ اسی مسیح کا وجود ہیں جس کو جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی اور عقل موٹی بھی رکھتا تھا؟۔

۶ کیا آپ اسی مسیح کا وجود ہیں جس کو شیطانی الہام ہوتے تھے؟۔

۷ کیا آپ اسی مسیح کا وجود ہیں جو طالمود کی کتابوں سے مضامین چراتا تھا اور اپنی تصنیف ظاہر کرتا تھا؟۔

۸ کیا آپ اسی مسیح کا وجود ہیں جس کو نجاری کی مشق کرتے کرتے معجزے (شعبدے) دکھلانے کی طاقت آ گئی تھی؟۔

۹ کیا آپ اسی مسیح کا وجود ہیں جس کا نمبر ہدایت، توحید اور دینی استقامتوں کو دلوں میں قائم کرنے میں اتنا کم رہا کہ بالکل ناکام رہا اور اس کی راست بازی میں کلام ہے؟۔

۱۰ کیا آپ اسی مسیح کا وجود ہیں جس کے لئے نعوذ باللہ معجزوں اور نشانات کا ایک انبار بیان کیا جاتا ہے۔ مگر در اصل وہ مکار اور فریبی تھا اور اس کے نشانات کی کچھ حقیقت نہیں؟۔

ناظرین! حضرت مسیح علیٰ نبینا وعلیہ السلام کی شان تو بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔ لیکن ہم کو یہ کہنے میں ہرگز تامل نہیں کہ مرزا قادیانی (باستثنائے چند دنی تعریفات منسوبہ قمر وغیرہ) اسی مسیح کے کامل ورتمثیل بروز اور مظہر اتم تھے۔ جن کی تعریف انہوں نے خود کی اور جسے ہم نمبر ۲ کے شروع میں دس فقروں میں نقل کر چکے ہیں۔

---

۱ کوئی محمدی بیگم کی مدعا بنی ہوگی یا محمدی بیگم اس کی مثیل ہوئی؟۔

www.besturdubooks.wordpress.com

کی تو نے خلق خو سے ان کینہ کشوں کی
کھانے میں جنہوں نے کہ تجھے زہر دیا ہے

مرزا قادیانی اپنے منہ میاں مٹھو!

حضور رسالت مآب ﷺ کے اتباع کامل اور فنا فی الرسول ہونے کے مدعی تھے۔ بلکہ
آنحضرت ﷺ کا بروز بنے تھے۔ لیکن مرزا کی اخلاقی حالت دیکھو:

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

ساری عمر اپنے انوکھے اور البیلے عقائد اور غیر اسلامی مسائل منوانے کے لئے اپنے
سے اختلاف رکھنے والوں کے حق میں سب وشتم اور بددعائیں کرتے مرگئے۔ ہاں زبانی وعظ
سب کچھ حاضر! چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

"اوّل قوت اخلاق: چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں، سفلوں اور بدزبان
لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے۔ تا ان
میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ ان کے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ نہایت قابل شرم
بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو اور درشت بات کا ذرا بھی
متحمل نہ ہو سکے اور جو امام زمان کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ ادنیٰ بات میں منہ میں
جھاگ آتا ہے۔ آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں۔ وہ کسی طرح امام الزمان نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ان پر
آیت "انک لعلیٰ خلق عظیم" کا پورے طور پر صادق آجانا ضروری ہے۔"

(ضرورت الامام ص۸، خزائن ج۱۳ ص۴۷۸)

ایسی ہی تعریفیں، بشارات اور الہامات لکھ کر لکھتے ہیں کہ "وہ امام الزمان میں ہوں۔"

(ضرورت الامام ص۲۴، خزائن ج۱۳ ص۴۹۵)

ہم کہتے ہیں کہ بے شک نہ صرف اماموں میں بلکہ ہر سچے مسلم میں جو اس مرد
کامل ﷺ کے اتباع کا مدعی ہے۔ جس پر آیت "انک لعلیٰ خلق عظیم" نازل ہوئی تھی۔
انہی اوصاف واخلاق کا ہونا لازمی ہے۔ لیکن باوجود اس صاف تصریح کے مرزا قادیانی نے
جو اخلاقی حالت دکھائی اس کے دو تین نمونے درج ذیل ہیں۔

واقعہ... مرزا قادیانی نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کو رسالہ اعجاز احمدی میں دعوت
دی تھی کہ وہ میری پیش گوئیوں کی پڑتال کے لئے قادیان آویں اور ہر غلط پیش گوئی پر ایک سو
روپے انعام لیں۔ اس کے ساتھ ہی بڑے زور سے پیش گوئی کی تھی کہ مولوی ثناء اللہ ہرگز پیش

www.besturdubooks.wordpress.com

سننے اور دیکھنے میں بڑا فرق ہے۔ ہم حلفیہ بطور شہادت کے کہتے ہیں کہ ایسی گالیاں ہم نے مرزا قادیانی کی زبان سے سنی ہیں جو کسی چوہڑے چمار سے بھی کبھی نہیں سنیں۔ (الہامات مرزا)

العبد	العبد
حکیم محمد صدیق ساکن جالندھر	محمد ابراہیم
بستی دانش مندان	ساکن امرتسر کٹڑہ سفید

(دیکھئے الہامات مرزا مرتبہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ مشمولہ احتساب قادیانیت ج ۸ ص ۱۲۸، ۱۲۹)

اب غور کیا جائے کہ مولوی صاحب کو غیرت دے کر تو مرزا قادیانی نے قادیان بلایا اور جب وہ پہنچ گئے تو بلا قصور ان کی نسبت یہ دشنام فرمائی اس طرح گھر بلا کر ایسی تواضع کرنا کہاں کا اخلاق اور انسانیت ہے۔ ذرا اس کا مقابلہ ضرورت الامام کی عبارت مولہ بالا سے تو کر کے دیکھو سچ ہے کہ: "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہوتے ہیں دکھانے کے اور۔"

ب...... علمائے اسلام نے چونکہ مرزا قادیانی کے دعووں کو تسلیم نہ کیا بلکہ لوگوں کو ان کی چالاکیوں اور خلاف شرع تعلیم سے آگاہ کر دیا۔ اس لئے مرزا قادیانی ان کے بہت ہی خلاف تھے اور ان کو نہایت غلیظ گالیوں اور گندہ الفاظ سے یاد کیا کرتے تھے۔ ممکن ہے کہ بالمقابل بھی کسی نے ترکی بہ ترکی خطاب کیا ہو۔ لیکن مرزا قادیانی تو آنحضرت ﷺ کے بروز اور مظہر اتم بنتے تھے اور خود رسالہ ضرورت الامام میں بھی امام الزمان کے اخلاق کا نمونہ درج کر چکے تھے۔ پھر ان کی طرف سے سب وشتم اور گالی گلوچ کا سلوک کیوں ہوا؟ یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ عام طور پر سخت کلامی اور درشتی تحریر کی ابتداء مرزا قادیانی کی طرف سے ہی ہوتی تھی۔ ذیل میں مرزا قادیانی کی مختلف کتابوں اور تحریروں سے ان کی دی ہوئی گالیاں بحروف تہجی کتاب عصائے موسیٰ سے نقل کی جاتی ہیں۔

ناظرین! مرزا قادیانی کی ان نئی ایجاد کردہ گالیوں کی مرزائیوں کو داد دیں اور مرزا قادیانی کی روح کو بھی اس حق ایجاد کا ثواب بخشیں اور مرزا قادیانی کے اس شعر پر خصوصیت سے نگاہ رکھیں جو فرماتے ہیں۔

بدتر ہر ایک بد سے ہے جو بدزبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء وہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم ص ۱۱، خزائن ج ۲۰ ص ۴۵۸)

نوٹ از مرتب! ...... الف سے یا تک مرزا قادیانی کی گالیوں کی حروف ابجد کے

www.besturdubooks.wordpress.com

حساب سے فہرست پر نظر ڈالیں۔ اس کی مختلف کتب سے مصنف نے جمع کی ہیں۔ ہم نے ان کی یہاں تخریج حوالہ جات نہیں کی۔ اس لئے کہ احتساب قادیانیت ج ۲۴ ص ۱۱۱ تا ۱۲۳ پر ان سب کی تخریج ہوچکی ہے۔ "فالحمدلله اولاً وآخراً من شاء فیراجع الی صفحات المذکور من احتساب قادیانیت ج ۲۴ فلیکن من الشاکرین" (فقیر اللہ وسایا)

الف اے بدذات فرقہ مولویاں تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔ اندھیرے کے کیڑو، ایمان وانصاف سے دور بھاگنے والو، اے ظالم نیم دہریو ابولہب، اسلام کے دشمن، اسلام کے عار مولویو، اے جنگل کے وحشی، اے نابکار، ایمان روشنی سے مسلوب، احمق مخالف، اے پلید دجال، اسلام کے بدنام کرنے والے، اے بدبخت مفتری، ہمائی، شریر، اول الکافرین، او وحشی، اے بدذات، خبیث دشمن اللہ اور رسول کے، ان بیوقوفوں کے بھاگنے کی جگہ نہ رہے گی اور صفائی سے ناک کٹ جائے گی۔

ب بے ایمان اندھے مولوی، بدطبع، پاگل، بدذات، بدگوہری

پ ظاہر پرست، بے حیائی سے بات بڑھانا، بددیانت، بے حیا انسان، بدذات فتنہ انگیز، بدقسمت منکر، بدچلن، جنگلی، بداندیش، بدظن، بدبخت قوم، بدگفتار، بدباطن، باطنی جذام، جنگل کی سرشت والے، بیوقوف جاہل، بیہودہ، بدعقل، بے بصر۔

ت... تمام دنیا سے بدتر، شتاب تحریف، ترک حیا، تقویٰ اور دیانت کے طریق کو بکلی چھوڑ دیا۔ ترک تقویٰ کی شامت سے ذلت پہنچی گی۔ تکفیر واحمق کی جھاگ منہ سے نکالنے کے لئے۔

ٹ... ثعاب (لومڑی) "ثم اعلم ایها الشیخ الضال والدجال البطال"

ث جھوٹ کی نجاست کھائی۔ جھوٹ کا گوہ کھایا۔ کافر، وحشی، جاہل۔

ج... صدق وثواب سے منحرف، دور دجال، جیسے کی گئی مر جانا، چوہڑے، چمار

چ... حد درجہ حق وراستی سے منحرف، حاسد، حق پوش۔

ح خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ خنزیر سے زیادہ پلید، خطا کی ذلت، نبی کے منہ پر، خائن مرگئے، خائن، خیالات، خبیث، خاسرین، خالصۃً کن نور سے محروم، تمام خیال، خفاش۔

د...... دل کے مجذوم، دھوکا دہ، دیانت ایمانداری راستی سے خالی، دجال، دور کنگرو دوسوں کی طرح منحرف، دشمن حیائی، دشمن قرآن، دلی نا دری۔

ذ ذلت کی موت ذلت کے ساتھ پردہ دری، ذلت کے سیاہ داغ ان کے

www.besturdubooks.wordpress.com

زبان ایسی رواں ہے۔ اس اعجازی تحریر نظم و نثر کے ذریعہ جو کیس کی شاعری، سودا کی ہجو گوئی، جعفر ز
ٹلی کی زٹلیات اور پھکڑ پھبتیوں کی پھکاریوں کی گواہی سب مات ہیں۔ ذرا (ضرورت الامام ص ۸ و تریاق
ص ۱۳۰ ص ۲۵۰) کے حوالہ کو پھر دیکھئے انک لعلی خلق عظیم کی کیا اچھی تفسیر ہے۔ کیا تحمل
و بردباری کا ثبوت دکھایا ہے۔ اخلاق پر دعویٰ نبوت و رسالت!!

مثل مشہور ہے کہ جیسا منہ ویسا تھپڑ۔ اس لئے خود مرزا قادیانی کے خسر میر ناصر نواب
دہلوی مرزا قادیانی کی شان میں کیا فرماتے ہیں۔ ذیل کے یہ اشعار چونکہ مرزا کی شان میں ان
کے خسر نے بھیجے ہیں اس لئے مستند ہیں۔

منقول از نظم مندرجہ اشاعت السنہ نمبر ۱۲ جلد ۱۳

بدمعاش اب ٹھیک از حد بن گئے — جو مسلم آج احمد بن گئے
عیسیٰ دوراں بنے دجال ہیں — ہر طرف مارے انہوں نے جال ہیں
ظاہری اعمال ان کے نیک ہیں — سارے عالم میں وہ گویا ایک ہیں
عالم و صوفی ہیں اور شب خیز ہیں — مال پر لوگوں کے دنداں تیز ہیں
ہر طرح سے مال ہیں وہ نوچتے — ہیں نئی تدبیر ہر دم سوچتے
جس طرح ہو مال کچھ کھا جائیے — کچھ نیا اب شعبدہ دکھلائیے
ہو کوئی کیسا ہی گرچہ بدمعاش — میوۂ زر کی وہ دیوے ان کو قاش
پھر تو وہ مقبول رحماں ہے ضرور — ان کے دل کو اس نے پہنچایا سرور
متقی ان کو نہ دے تو ہے شقی — جو شقی دے ان کو وہ ہے متقی
ہیں امیروں سے بڑھاتے میل جول — کر کے تعریفیں اڑاتے ہیں مول
جو کوئی دے ہاتھ کردیں گے دراز — بس قدر ہے ان کے دل میں حرص و آز
ہیں امیر اور لیتے ہیں صدقہ زکوٰۃ — دین داری کی نہیں ہے کوئی بات
عمر ہے دنیا کمانے کے لئے — دولت دین ہے گنوانے کے لئے
دن میں اپنے مشغول ہوتے نہیں — بنتے رہتے ہیں کبھی روتے نہیں
غیظ میں بدمست ہو جاتے ہیں وہ — اپنی چالاکی پہ اتراتے ہیں وہ

نئی تعریفوں سے بھرتے ہیں کتاب
آیت قرآن ہیں گویا ان کے خواب

www.besturdubooks.wordpress.com

۷..... ایفائے عہد اور حصول زر

قرآن کریم اور احادیث شریف ایفائے عہد کی تاکیدوں سے پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ”اوفوا بالعہد (الاسراء:۳۴)“ ﴿وعدے پورے کیا کرو﴾ ”وفوا بالعقود (المائدہ:۱)“ ﴿قرار پورے کیا کرو﴾ ”ان العہد کان مسئولا (الاسراء:۳۴)“ ”عہد وقرار (ایفا کی) بابت قیامت کے دن سوال ہوگا﴾ وغیرہ۔

احادیث صحیحہ میں بھی اقرار وعہد پورا کرنے کی تاکیدیں فرمائی گئی ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں آنحضرتﷺ نے منافق کی علامت میں ایک علامت یہ ارشاد فرمائی ہے کہ:

”اذا عاهد غدر (مشکوٰۃ ص۱۷، باب علامات النفاق)“ ﴿یعنی منافق کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ بدعہدی کرتا ہے۔﴾ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایفائے عہد کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

مرزا قادیانی کے ایفائے عہد کی حالت دیکھنے کے لئے ان کی کتاب براہین احمدیہ کا قصہ بھی قابل غور ہے۔ ابتداً مرزا قادیانی ضلع سیالکوٹ کے دفتر میں پندرہ روپیہ۱؎ ماہوار کے ملازم تھے۔ تنخواہ کم تھی گزارہ نہیں ہوتا تھا۔ تو مختاری کا امتحان دیا مگر فیل ہوگئے۔ اس کے بعد ایک دوست نے ان کو مشورہ دیا کہ آپ کو مذہبی مطالعہ کا شوق رہا ہے۔ بہتر ہو کہ مذاہب کی تردید میں کتابیں لکھ کر فروخت کرو۔ چنانچہ مرزا قادیانی اس رائے سے اتفاق کر کے مرزا قادیانی سیالکوٹ سے قادیان آکر مسجد چینیانوالی میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے ملے اور ارادہ ظاہر کیا کہ میں ایک ایسی کتاب لکھنا چاہتا ہوں جو کل ادیان کا بطلان کرے اور حقیقت اسلام ظاہر ہو۔ مولوی صاحب نے بھی ان کی رائے کو پسند کیا۔ بلکہ عملاً مدد کو مستعد ہوگئے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے ایک اشتہار جاری کیا کہ ”صداقت اسلام پر ایک کتاب لکھی جائے گی۔ جس میں تین سو دلائل حقانیت اسلام پر ہوں گے اور یہ کتاب ایک اشتہار، ایک مقدمہ اور چار فصلوں اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے اور قیمت اس کی پانچ روپیہ اور دس روپیہ بعد تکمیل ہوگی۔“

(دیکھو اشتہار براہین احمدیہ مع ہر چہار حصص، خزائن ج۱ ص۲۴)

۱؎ مرزا قادیانی کے والد کشمیر میں جاکر پانچ روپیہ ماہوار کے نوکر ہوئے تھے۔

(کلمۂ فضل رحمانی ص۱۵۰)

www.besturdubooks.wordpress.com

اسلام کے ہمدردوں اور شیدائیوں نے خدمت اسلام کو اپنا فرض سمجھ کر مدد دی اور روپیہ بھیجنے شروع کئے۔ چاروں طرف سے روپیہ کی بارش ہونے لگی۔ مرزا قادیانی مالا مال ہو گئے اور قرضہ بھی اتر گیا۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں کہ:

جہاں مجھے دس روپیہ ماہوار کی امید نہ تھی لاکھوں تک نوبت پہنچی۔ بعض مسلمانوں نے بڑی بڑی رقمیں بھی دیں۔ مثلاً خلیفہ سید محمد حسن خان وزیر اعظم ریاست پٹیالہ پانچ سو روپیہ بابو الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ دو سو روپیہ وغیرہ۔ کتاب بھی جزوی طور پر چھپنی شروع ہو گئی۔ مگر اس کتاب کے لکھتے لکھتے مرزا قادیانی کو مجدد، مہدی، مثیل مسیح اور نبوت و رسالت کے خواب آنے لگے اور انہوں نے اس کی جلد چہارم کے آخر میں اشتہار دے دیا کہ اب براہین کی تکمیل خدا نے اپنے ذمہ لے لی ہے۔ اس فقرہ کے معنی طلاق ہوئے کہ کتاب کی اشاعت بند کر دی۔

اس کتاب کی پہلی جلد تو صرف اشتہاری ہے۔ دوسری اور تیسری جلد میں مقدمہ اور چوتھی جلد میں مقدمہ اور تمہیدات کے بعد باب اوّل شروع ہی ہوا تھا کہ اشاعت ملتوی کر دی گئی۔ کل کتاب کے پانچ سو پاره (۵۶۲) صفحہ ہوئے اور تیسری جلد کے آخر پر اشتہار تھا کہ کتاب تین سو جز تک پہنچ گئی ہے اور اس دوران میں قیمت کتاب بھی دس روپیہ اور پچیس روپیہ کر دی تھی۔

(مجموعہ اشتہارات ج۱ص۳۲)

جتنی کتاب تیار ہو گئی تھی یہ بھی کئی بار چھپی اور ہزارہا جلدیں اس کی فروخت ہوئیں۔ پیشگی قیمت دینے والوں نے تقاضہ کیا کہ جس کتاب کا وعدہ کیا تھا۔ خریداروں کے پاس پہنچنی چاہئے۔ ان لوگوں کو خاموش کرنے کے لئے ایک عجیب و غریب اشتہار شائع کیا گیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

’’اس توقف کو بطور اعتراض پیش کرنا محض لغو ہے۔ قرآن کریم بھی باوجود کلام الٰہی ہونے کے تئیس برس میں نازل ہوا۔ پھر اگر خداتعالیٰ کی حکمت نے بعض مصالح کی غرض سے براہین کی تکمیل میں توقف ڈالدی تو اس میں کونسا حرج ہوا۔ اور اگر یہ خیال ہے کہ بطور پیشگی خریداروں سے روپیہ لیا گیا تھا تو ایسا خیال کرنا بھی حمق اور ناواقفی کے باعث ہوگا۔ کیونکہ اکثر

۱؎ ایک بیوی کے زیور کی ہی تفصیل کو فضل رحمانی میں بحوالہ رہن نامہ رجسٹری شدہ منجانب مرزا قادیانی قابل دید ہے۔ جس کی مجموعی میزان قیمت ہزار تین سو چھتیس روپیہ ہوتی ہے۔ ایک لڑکا مرزا قادیانی کا بیمار ہوا تو دو سو روپیہ روزانہ ڈاکٹر کی فیس مقرر ہوئی۔ (اہلحدیث) باوجود اس تمول کے آپ زکوٰۃ کا روپیہ لیتے رہے۔ گو اشاعت اسلام کے بہانہ سے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

براہین احمدیہ کا حصہ مفت تقسیم کیا گیا ہے اور بعض سے پانچ روپیہ اور بعض سے آٹھ آنہ تک قیمت لی گئی ہے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں جن سے دس روپے لئے گئے اور جن سے پچیس روپے لئے گئے ہوں۔ وہ صرف چند ہی آدمی ہیں اور پھر باوجود اس قیمت کے جو ان حصص براہین احمدیہ کے مقابل جو منطبع ہو کر خریداروں کو دیئے گئے ہیں۔ کچھ بہت نہیں۔ بے جا طور پر سوء ظن ہے۔ اعتراض کرنا سراسر کمینگی اور سفاہت ہے۔ لیکن پھر بھی ہم نے بعض جاہلوں کے ناحق شور و غوغا کا خیال کر کے دو مرتبہ اشتہار دے دیا کہ جو شخص براہین احمدیہ کی قیمت واپس لینا چاہے وہ ہماری کتابیں ہمارے حوالے کرے اور اپنی قیمت لے لے۔ چنانچہ وہ تمام لوگ جو اس قسم کی جہالت اپنے اندر رکھتے تھے انہوں نے کتابیں بھیج دیں اور قیمت لے لی اور بعض نے کتابوں کو بہت خراب کر کے بھیجا۔ مگر پھر بھی ہم نے قیمت دے دی اور کئی دفعہ ہم لکھ چکے ہیں کہ ہم ایسے کمینہ طبعوں کی ناز برداری نہیں کرنا چاہتے اور ہر ایک وقت قیمت واپس دینے کو تیار ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ایسے دنی الطبع لوگوں سے خدا نے ہم کو فراغت بخشی۔“

(ایام الصلح ص ۱۳۱، خزائن ج ۱۴ ص ۳۶۹، ۳۷۰)

ناظرین! کیا آپ مرزا قادیانی کے عقلی معجزہ کی داد نہ دیں گے؟۔ فرمایئے اس اشتہار کو پڑھ کر کون شریف اور باحیا آدمی، احمق، ناواقف، کمینہ طبع، جاہل، کمینہ طبع اور دنی الطبع کہلا کر واپسی قیمت کا مطالبہ کر سکتا تھا۔ مختصر اتنا کہنا کافی ہے کہ مرزا قادیانی نے جس غرض کے لئے روپیہ لیا تھا۔ وہ پوری نہ کی اور اس روپیہ کو بے جا طور پر اپنے صرف میں لائے یہ حلال تھا یا حرام؟۔ اس کا فیصلہ ناظرین کر سکتے ہیں لیکن مزید توضیح کے لئے مرزا قادیانی کے اس اعلان پر کچھ اور روشنی ڈالی جاتی ہے۔

جب براہین احمدیہ کے نام سے قیمت پیشگی لی گئی تھی اور اس کی اشاعت ملتوی ہو گئی تھی۔ تو دیانت کا تقاضہ یہ تھا کہ مرزا قادیانی حصص مطبوعہ کی قیمت رکھ کر باقی روپیہ خریداروں کو واپس کر دیتے یا خوشی کے ساتھ اعلان کر دیتے کہ جو صاحب اپنا روپیہ واپس لینا چاہیں واپس لے لیں اور یا اس روپیہ کو بغرض امداد و اشاعت اسلام منتقل کر دیں۔ لیکن بجائے اس کے پیش بندی کے طور پر ایسے لوگوں کو احمق، کمینہ طبع، جاہل، دنی الطبع وغیرہ کے نام سے مخاطب کیا گیا۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ بہت کم لوگوں نے ایسے خطاب قبول کئے۔ قیمتی کتابیں عموماً اہل ثروت ہی خریدتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے قیمت واپس لے کر کیوں کمینہ اور احمق اور جاہل وغیرہ بننا تھا؟۔

www.besturdubooks.wordpress.com

۲ ۔ ریاست پٹیالہ کے وزیر اعظم خلیفہ محمد حسن خان نے پانچ سو روپے خود اور پھر روپے اپنے احباب سے جمع کر کے براہین احمدیہ چندہ دیا تھا۔ بعد میں جب مرزا قادیانی نے حضرت امام حسینؓ کی توہین کی تو وہ ان سے بیزار ہو گئے۔ اپنے روپیہ کا بھی مطالبہ نہیں کیا۔ کیا مرزا قادیانی نے یہ روپیہ واپس دے دیا تھا؟۔

۳۔۔۔ اول اقرار کتاب چھپنے کا مرزا قادیانی نے کیا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے، پھر کتاب کی اشاعت کے التوا کا بار اللہ تعالیٰ کے ذمہ ڈال دینا۔ مرزا قادیانی کو کہاں تک بری الذمہ کرتا ہے؟۔

۴۔۔۔۔ مفت تقسیم اور آٹھ آنہ شرح سے قیمت لینے کا ذکر اول تو بے ثبوت ہے۔ کوئی تعداد درج نہیں کی کہ کتنے لوگوں کو کتاب مفت دی گئی اور کتنے خریداروں کو آٹھ آنہ قیمت پر۔ لیکن اگر ایسا کیا بھی گیا تو پیشگی قیمت دینے والوں کو تو پوری کتاب ملنی ضروری تھی۔ کیا یہ بد عہدی نہیں؟۔

۵۔۔۔ کیا تین سو دلائل دینے کا وعدہ کر کے محض تمہید پر خریداروں کو ٹال دینا موزوں ہے اور اس کو ایفائے عہد کہہ سکتے ہیں؟۔

۶۔۔۔۔ قرآن کریم تئیس سال میں ضرور نازل ہوا مگر مکمل نازل تو ہو گیا اور پھر قرآن شریف کی کوئی پیشگی یا بعد قیمت بھی تو نہیں لی گئی تھی۔ نہ اس کے حجم کا کوئی وعدہ تھا کہ اتنا ہوگا۔ لیکن آپ کی براہین کے تین سو بے نظیر دلائل یا تین سو جز قبر میں آپ کے ساتھ ہی چلے گئے۔ پھر اپنی اس دنیاوی تجارت کو قرآن کریم کے نزول سے تشبیہ دینا کہاں کی ایمانداری ہے؟۔

۷۔۔۔ مرزا قادیانی اپنی دانست میں اس اعلان کے ذریعہ حساب دے کر فارغ ہو بیٹھے۔ مگر دیانت یہ تھی اور الزام سے آپ اسی صورت میں بری ہو سکتے تھے کہ کل شائع شدہ اور فروخت شدہ کتابوں کی تعداد اور کل وصول شدہ رقم کی فہرست شائع کرتے اور اس کے ساتھ تفصیل دیتے کہ کس قدر کتابیں مفت گئیں اور کس قدر آٹھ آنہ قیمت پر کتنے لوگوں نے کتابیں واپس کر کے قیمت واپس لے لی اور کتنے لوگوں کا کتنا روپیہ باقی رہ گیا اور وہ کس مصرف میں آیا۔ کیا کوئی مرزائی ہمت کر کے اپنے مرشد کا ذیقس پیش کر سکتا ہے؟۔

۸۔۔۔۔ جب اشتہار یہ تھا کہ تین سو بے نظیر دلائل سے حقانیت اسلام ثابت کی گئی ہے اور اس کا حجم بھی تین سو جز ہو گیا ہے تو اس کے شائع نہ ہونے کی کیا وجوہات تھیں؟۔

www.besturdubooks.wordpress.com

حقانیت اسلام کو شائع ہونے سے روکنا خدا کا کام ہے یا شیطان کا؟ اور کیا اس التواء کو خدا کے ذمہ ڈال دینا ایسا ہی نہیں جیسا کہ کوئی چور یا خونی گرفتار ہونے پر کہہ دے کہ خدا کو ایسا ہی منظور تھا میں نے کوئی جرم نہیں کیا؟۔

۹۔ کتاب کی لاگت اس زمانہ کے نرخ کے لحاظ سے آٹھ آنہ فی جلد سے زیادہ نہیں تھی۔ پھر اس کی قیمت پانچ روپے سے پچیس روپیہ تک وصول کرنا پیغمبری ہے یا دوکانداری؟۔

۱۰۔ اس کتاب کے تین سو بے نظیر دلائل کی نسبت اعلان تھا کہ اگر ان دلائل کو رد کیا جائے تو دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ بعد میں اس دیباچہ اور تمہید پر معراج الدین عمر مرزائی نے اشتہار دے دیا کہ ستائیس سال سے کتاب شائع ہو چکی ہے۔ کسی کو جواب دینے اور انعام حاصل کرنے کا حوصلہ نہیں ہوا کیا یہی تین سو بے نظیر دلائل تھے۔ جن پر انعام مشتہر کیا گیا تھا، یا تین سو دلائل کا وعدہ محض جھوٹ اور دغابازی تھا؟۔

براہین احمدیہ کے علاوہ ایک کتاب سراج منیر مفت شائع کرنے کا اعلان کر کے چودہ سو روپیہ چندہ مانگا اور بہت سا روپیہ وصول بھی ہوا۔ مگر بعد میں جب یہ کتاب چھپی تو قیمتاً دی گئی۔ پھر ایک رسالہ ماہواری قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ چھپوانے کا اشتہار دیا گیا کہ وہ یکم جون ۱۸۸۵ء سے ماہوار نکلے گا۔ پھر (نشان آسمانی ص ۴۸، ۴۹ مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۳۰۳، ۳۰۴ ملخص) میں بذمت دوستوں سے مدد چاہی کہ اے مردان جنگجو و شیدائے حق مجھ کو مدد دو اور میری ایک کتاب کی اشاعت کے لئے امداد کی درخواست کی اور لکھا کہ ذی مقدرت لوگ مد زکوۃ سے میری کتابیں خرید کر تقسیم کریں اور میری اور بھی تالیفات ہیں جو نہایت مفید ہیں۔ مثلاً رسالہ احکام القرآن، اربعین فی علامات المقربین، سراج منیر، تفسیر کتاب عزیز۔ پھر جلسہ دسمبر ۱۸۹۳ء میں پریس کے لئے اڑھائی سو روپیہ ماہوار کی ضرورت پیش کی اور فرمایا کہ ہر ایک دوست اس میں بلاتوقف شریک ہو اور ماہوار چندہ تاریخ مقررہ پر بھیجتا رہے۔ اس سے بقیہ براہین اور اخبار اور آئندہ رسائل کا کام جاری رہ سکتا ہے۔ یہ انتظام سب کچھ ہو گیا مگر تفسیر کتاب عزیز، براہین احمدیہ اور رسالہ ماہوار سب کتم عدم میں ہی رہے اور چندہ جو وصول ہوا سب بالا بالا ہضم کیا گیا۔ کیا یہ مہدی اور مسیح پروری نبوت اور رسالت کی علامتیں ہیں؟ اور کیا اس روپیہ کا جو خدمت اسلام کے لئے اور مخصوص کتابوں اور رسالوں کے لئے لیا گیا تھا۔ اپنی ذاتی ضروریات میں صرف کرنا اور اس سے اپنی جائیداد بنانا مرزا قادیانی کے لئے جائز اور حلال تھا؟۔ اس بارے میں مرزا قادیانی کے خسر میر ناصر نواب دہلوی کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے:

www.besturdubooks.wordpress.com

منقول از اشاعۃ السنۃ

اور کہیں تصنیف کے ہیں اشتہار — یہ ہی لوگوں نے کیا ہے روزگار
پیشگی قیمت کر لیتے ہیں وہ — خلق کو اس طرح دم دیتے ہیں وہ
بعض کھا جاتے ہیں قیمت سب کی سب — اس طرح کا پڑ گیا یارو غضب
لیتیں منہ کر نہیں لیتے ڈکار — جیسے آتا تھا کبھی ان کا ادھار
جو کوئی مانگے وہ بے ایمان ہے — وہ بڑا ملعون اور شیطان ہے
بدزبانی کا اسے آزار ہے — سارے بدبختوں کا وہ سردار ہے
ایک تو پہلے سے اس نے زر دیا — دوسرے بدنام اپنے کو کیا
کھا گیا جو مال وہ اچھا رہا
کچھ نہیں ہرگز نہ اس کا افتقار

۸..... مرزا قادیانی کا توکل علی اللہ تزکیہ باطن اور نفس کشی

کہنے کو مرزا قادیانی ظلی الرسول، ثانی احمد اور اس سے بھی دو قدم آگے[1] صاحب معراج کے مدعی تھے اور کل پیغمبروں کے کمالات کا مظہر مجموعہ تھے۔

جیسا کہ کہتے ہیں کہ:

آدمم — نیز — احمد — مختار
در برم — جامۂ — ہمہ — ابرار
آنچہ — داد — است — ہر — نبی — را جام
داد آں — جام — را مرا — بتمام

(نزول المسیح ص ۹۹ و خزائن ص ۴۷۷ ج ۱۸)

لیکن حالات یہ ہیں جو اوراق گذشتہ میں ذکر ہوئے اس ضمن میں مرزا قادیانی کے الہامات اور توکل علی اللہ اور نفس کشی کا مزید ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔

ناظرین! اس کتاب کی فصل ششم کا نمبر ۲ ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ نکاح کے متعلق کس قدر زور شور کے الہام ہیں جن میں شک اور شبہ کو دخل بھی نہیں ہو سکتا۔ لیکن ان الہامات کے

---

[1] بلکہ سب پیغمبروں سے افضل و اکمل ہونے کے مدعی (دیکھئے باب کتاب ہذا)

www.besturdubooks.wordpress.com

ساتھ مادی اور دنیاوی تدابیر سے بھی مرزا قادیانی بے فکر نہیں تھے اور ممکن وا مکانی ہر قسم کے ذرائع سے محمدی بیگم کو حاصل کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ ذیل میں ان کا ایک خط ملاحظہ ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم! نحمدہ ونصلی!

والدہ[1] عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک محمدی مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے سارے رشتے ناطے توڑ دوں گا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ اس لئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ اور جس طرح تم سمجھا سکتی ہو اس کو سمجھاؤ۔ اور اگر ایسا نہیں ہوگا تو آج میں نے مولوی نورالدین اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے اور اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے اور اگر فضل احمد[2] طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اس کو عاق کیا جائے اور اپنا اس کو وارث نہ سمجھا جائے اور ایک پیسہ وراثت کا اس کو نہ ملے۔ سو امید رکھتا ہوں کہ شرطی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا جائے گا۔ جس کا مضمون یہ ہوگا کہ اگر مرزا احمد بیگ محمدی بیگم کا غیر کے ساتھ نکاح کرنے سے باز نہ آئے تو پھر اس روز سے جو محمدی بیگم کا کسی دوسرے سے نکاح ہوگا۔ اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی۔ تو یہ شرطی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب بجز ایسا کرنے کے کوئی راہ نہیں۔

اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دوں گا۔ پھر وہ میری وراثت سے ایک ذرہ نہیں پا سکتا اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے عزت بی بی کی بہتری کے لئے ہر طرح کوشش کرنا چاہا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی۔ مگر تقدیر غالب ہے یاد رہے کہ میں نے کوئی کچی بات نہیں لکھی۔

مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں ایسا ہی کروں گا اور خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے جس دن نکاح ہوگا اس دن عزت بی بی کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔

(راقم مرزا غلام احمد از لدھیانہ اقبال گنج ۴ مئی ۱۸۹۱ء بکلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۷)

---

۱ یہ مرزا قادیانی کی سمدھن ہیں۔ منکوحہ آسمانی محمدی بیگم کی پھوپھی اور عزت بی بی کی والدہ اور عزت بی بی مرزا قادیانی کے لڑکے فضل احمد کی بیوی ہے۔

۲ نکاح نہ کرے محمدی بیگم کا والد اور طلاق پائے مرزا قادیانی کے بیٹے کی بیوی قربان اس انصاف کے۔ کرے داڑھی والا اور پکڑا جائے مونچھوں والا۔

www.besturdubooks.wordpress.com

ایک خط محمدی بیگم کے باپ مرزا احمد بیگ کو لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

"آپ کی لڑکی محمدی بیگم سے میرا آسمان پر نکاح ہو چکا ہے اور مجھ کو اس الہام الٰہی پر ایسا ایمان ہے جیسا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر۔ مجھے خدا تعالیٰ قادر مطلق کی قسم ہے کہ یہ بات اٹل ہے یعنی خدا کا کیا ہوا ضرور ہوگا۔ محمدی بیگم میرے نکاح میں آئے گی۔ اگر آپ کسی اور جگہ نکاح کریں گے تو اسلام کی بڑی ہتک ہوگی۔ کیونکہ میں دس لاکھ آدمیوں میں اس پیش گوئی کو مشتہر کر چکا ہوں اگر آپ مخالفت کریں گے تو میرا الہام جھوٹا ہوگا اور ہتک ہنسائی ہوگی۔ جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہے۔ زمین پر وہ ہرگز بدل نہیں سکتا۔ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیش گوئی کو پورا کرنے کے معاون بنیں۔ دوسری جگہ رشتہ نامبارک ہوگا۔ میں نہایت ہی [2] عاجزی اور ادب سے التماس کرتا ہوں کہ اس رشتہ سے انحراف نہ کریں جو آپ کی لڑکی کے لئے گوناگوں برکتوں کا باعث ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔
(ملخص از کلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۳ تا ۱۲۵)

ایک ایسا ہی خط اپنے سمدھی مرزا علی شیر (والد عزت بی بی) کے نام بھی لکھا اور اس میں اپنی بے کسی و بے بسی ظاہر کر کے خواہش کی کہ اپنی بیوی (والدہ عزت بی بی) کو سمجھا دیں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ (والد محمدی بیگم) سے لڑ جھگڑ کر اسے اس ارادہ سے روک دے۔ ورنہ میں تمہاری لڑکی کو اپنے بیٹے فضل احمد سے طلاق دلوا دوں گا۔ آپ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو اس ارادہ سے منع کر دیں۔ ورنہ مجھے خدا کی قسم کہ یہ سب رشتہ ناطہ توڑ دوں گا اور اگر میں خدا کا ہوں تو وہ مجھے بچائے گا۔۔
(دیکھو خطوط کلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۵ تا ۱۲۷)

باوجود ان خطوط کے بھی مرزا قادیانی کا نکاح محمدی بیگم سے نہ ہوا اور ادھر فضل احمد نے بھی اپنی بیوی کو طلاق نہ دی اور مرزا قادیانی کا گھر بسانے کی مطلق پرواہ نہ کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اپنی قسموں کے مطابق مرزا قادیانی نے اپنی بیوی زوجہ اول اور دو لڑکوں مرزا سلطان احمد بیگ، فضل احمد بیگ سے قطع تعلق کر لیا۔
(دیکھو اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالف دین مجموعہ اشتہارات ج۱ ص ۲۱۹، ۲۲۰)

---

۱ محمدی بیگم کا رتبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے برابر آپ نے بنا دیا۔ نکاح کا الہام تو جھوٹ ثابت ہوا۔ معلوم ہوا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر بھی آپ کا ایمان نہ تھا۔

۲ کہاں وہ متواتر الہامات اور کہاں یہ عاجزی اور تملق کا اظہار! الہام پر ایمان ہوتا تو ایسی ذلیل درخواست کیوں کرتے؟

www.besturdubooks.wordpress.com

ان غلط الہاموں اور ان کے انجام سے نتائج ذیل مستنبط ہوتے ہیں۔

۱۔۔۔ تمام الہامات متعلق نکاح غلط اور بناوٹ تھے۔ اگر ان پر مرزا قادیانی کو ایمان تھا۔ جیسا کہ خود قسم کھا کر کہتے ہیں۔ تو پھر ایسے غلط الہام کو پورا کرنے کی کوشش کی یہ ضرورت تھی۔ نکاح جو آسمان پر ہو چکا تھا۔ زمین پر بھی ضرور ہو جاتا۔

۲۔۔۔ جھوٹی قسمیں کھائیں جو صرف لڑکی کے والدین اور متعلقین کو یقین دلانے کے لئے تھیں۔

۳۔ خدا تعالیٰ کا بھروسہ چھوڑ کر عاجزی اور چاپلوسی سے جو خط لکھے گئے ان کی ذلیل منتیں اور حاجتیں ہیں۔ جو نہ صرف وقار نبوت کے منافی ہیں۔ بلکہ ایک عام شریف آدمی بھی ایسی بے حیائی نہیں کر سکتا۔

۴۔ خدا پر بہتان اور افترا باندھا کہ اس نے آسمان پر میرا نکاح محمدی بیگم سے کر دیا ہے۔

۵۔ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ اگر میں خدا کا ہوں تو وہ مجھے بچائے گا۔ مگر نکاح نہ ہونے سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی منجانب اللہ نہیں تھے۔

۶۔۔۔ اپنی سمدھن کو بھائی کے ساتھ لڑنے کی ترغیب دی اور جب محمدی بیگم کا رشتہ کسی دوسری جگہ کر چکا تھا تو اسے اس عہد کے توڑنے کے لئے کہا اور سمدھی اور سمدھن کو لکھا کہ اس سے یہ عہد توڑ دیں۔ حالانکہ عہد شکنی کی اسلام میں سخت ممانعت ہے۔

۷۔ شریعت کی رو سے عاق بیٹا محروم الارث نہیں ہو سکتا۔ مگر مرزا قادیانی نے بار بار اسے محروم الارث کرنے کی دھمکی دی۔ اس لئے شریعت کو منسوخ کرنے کا ارتکاب جرم کیا۔

۸۔۔۔ تہذیب اخلاق اور حمیت کو بالائے طاق رکھ دیا کہ اپنی مطلب کی خاطر بیٹے کو مجبور کیا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔ اس بیچارے نے اخلاقی جرأت سے کام لے کر اپنی بے گناہ اور عفیفہ بیوی کو طلاق نہیں دی۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس نے بظاہر باپ کی خوشی کے لئے بیوی کو طلاق دے دی تھی۔ مگر اس کو گھر میں ہی رکھا اور تعلقات زن و شوئی منقطع نہیں کئے۔ اس لئے مرزا قادیانی نے اس سے قطع تعلق کر لیا اور اس کے جنازہ کی نماز بھی نہیں پڑھی۔

۹۔۔۔ اپنے نفس کی خواہش پوری نہ ہوتے دیکھ کر اللہ کی رضا پر راضی نہ رہے۔ بلکہ اس غصہ میں آ کر معمولی اہل دنیا کی طرح بیوی اور بیٹوں سے قطع تعلق کر لیا اور بندہ نفس و شہوت ہونے کا پورا ثبوت دیا۔

www.besturdubooks.wordpress.com

۱۰..... یہ سارے ڈھکوسلے تھے جنہیں الہام کے رنگ میں پیش کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی منظوری کے پروانے بھی دکھائے گئے۔ لیکن درحقیقت یہ صرف ایک نفسانی خواہش تھی جس کے لئے نہایت کمزور حیلے اور منصوبے اختیار کیے گئے جو ایک سچے دیانت دار مسلمان کی شان سے بھی بعید ہیں۔ ۱

آخر میں ایک اور لطیفہ درج کیا جاتا ہے۔

مرزا قادیانی نے اپنے سمدھی اور سمدھن کو اس امر کی ترغیب دلائی کہ اگر یہ نکاح ہو گیا تو تمہاری لڑکی اور فضل احمد ہی میرے وارث ہوں گے اور اگر فضل احمد نہ مانے گا تو اسے محروم الارث کیا جائے گا۔ ام محمدی بیگم کے والد مرزا احمد بیگ کو بھی یہی لکھا کہ یہ نکاح تمہاری لڑکی کے لئے انواع و اقسام کی برکات کا موجب ہو گا۔ گویا سمدھی، سمدھن، بیٹے اور خسر سب کو وصیت و جائیداد وراثت کی طمع دلاتے ہیں۔ لیکن احادیث صحیحہ سے واضح ہے کہ نبیوں کا مال کسی کی میراث نہیں ہوتا۔ بعض احادیث کے الفاظ مع ترجمہ اس طرح سے ہیں۔

الف "النبی لا یورث انما میراثہ فی فقراء المسلمین والمساکین (امام احمد ج ۱ ص ۱۰ حدیث ۷۸ عن ابی بکرؓ)" جناب رسالت مآب ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کسی کو وارث نہیں چھوڑتے ان کی میراث فقراء و مساکین کے لئے ہے۔

ب "کل مال النبی صدقۃ الا ما اطعمہ وکساھم انا لا نورث (ابو داؤد شریف ج ۲ ص ۴۰ باب فی وصایا رسول اللہ)"

(ابو داؤد کتاب الخراج) نبی کا تمام مال فقراء کے لئے صدقہ ہے۔ مگر جس قدر ان کے اہل و عیال کھالیں۔ کیونکہ ہم کسی کو وارث نہیں چھوڑتے۔

ج "واللہ لا یقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فھو صدقۃ (بخاری، مسلم ج ۲ ص ۹۱، باب ابی داؤد، امام احمد عن ابی ہریرہ)"

---

۱ مخدومہ الایمان کا مقابلہ مرزا اور مرزائیوں کے اس ادعا کے ساتھ کرو جو وہ آیت "قد لبثت فیکم عمرا" سے استدلال کر کے مرزا قادیانی کی گزشتہ زندگی کو مقدس اور مطہر ثابت کیا کرتے ہیں۔ کیا انبیائے کرام اور بزرگان دین اسلام میں کوئی ایسی مثال موجود ہے کہ کسی نے ایک عورت کے نکاح کے لئے ایسے پاپڑ بیلے ہوں؟ مرزائی صاحبان ذرا منہاج النبوت کی کسوٹی پر اسے پرکھ کر دیکھیں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

خدا کی قسم میرے وارثوں میں روپیہ کی تقسیم نہ ہوگی۔ جو کچھ میں چھوڑوں وہ میری بیبیوں کے نان نفقہ اور عامل کی مزدوری کے بعد صدقہ ہے۔ (اس جگہ آنحضرت ﷺ نے صراحتاً تقسیم ترکہ کی ممانعت فرمائی ہے۔)

۲ ... "لا نورث ما ترکنا صدقة (مسلم شریف ج ۲ ص ۹۰ باب حکم الفئی، امام احمد، بخاری ج ۲ ص ۹۹۵ باب) "ہم کسی کو وارث نہیں بناتے ہمارا ترکہ تو صدقہ بن جاتا ہے۔"

۳ ... "نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث" "ہم جملہ گروہ انبیاء کی سنت یہ ہے کہ نہ کسی مردہ کا مال حصہ لیتے ہیں اور نہ کوئی ہمارا وارث ہوتا ہے۔"

(البدایۃ والنہایۃ ج [illegible] ص [illegible])

ادھر تو یہ احادیث ہیں جن کا صاف مطلب یہ ہے کہ نبیوں کا مال کسی کی میراث نہیں ہوتا۔ ادھر مرزا قادیانی وراثت وراثت پکار رہے ہیں اور پھر دعویٰ کرتے ہیں نبوت و رسالت کا۔ پس انہی کے اقوال سے صاف طور پر ظاہر و ثابت ہے کہ وہ نبی نہ تھے اور نہ انہیں اپنی نبوت پر دلی ایمان و یقین تھا۔ ورنہ یہ میراث کا جھگڑا کیوں درمیان میں لاتے؟

۹ ... مرزا قادیانی اور تصوف

مرزا قادیانی اپنی تحریرات میں اکثر صوفیائے کرام و صلحائے عظام کے حالات و اقوال نقل کیا کرتے تھے۔ ان کے مرید بھی کہا کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی صوفی المذہب تھے۔ سو ان کے تصوف کی بھی پڑتال کی جاتی ہے۔

یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ تصوف اور شریعت دو متغائر امور نہیں ہیں۔ تصوف عین شریعت ہے اور شریعت عین تصوف بلکہ عام مسلمانوں کی نسبت صوفیاء کے لئے قسم قسم کے مجاہدے، ریاضت، نفس کشی اور زہد و عبادات کی ضرورت ہے۔ چونکہ مرزا قادیانی اور ان کے مرید عام مسلمانوں کی طرح حضرت جنید بغدادیؒ کو ایک بزرگ مانتے ہیں۔ اس لئے ان کے حالات کا مرزا قادیانی کے حالات سے کسی قدر مقابلہ کیا جاتا ہے۔ جس سے مرزا قادیانی کی ریاضت و مجاہدہ کا حال بھی خوب معلوم ہو جائے گا۔

www.besturdubooks.wordpress.com

سید الطائفہ حضرت جنیدؒ

الف۔۔۔ آپ کہتے ہیں کہ میں نے دوسو پیروں کی خدمت کی، مجھ کو نعمت فقر، گرسنگی، بے خوابی اور ترک لذات دنیا و ما فیہا حاصل ہوئیں۔

ب۔۔۔ آپ فرماتے ہیں کہ راہ خدا کو وہی شخص پاتا ہے۔ جو دائیں ہاتھ میں قرآن شریف اور بائیں ہاتھ میں سنت رسول اللہ ﷺ کو لے اور ان دونوں شمعوں کی روشنی میں چلے۔ تا کہ گمراہی کے گڑھے اور بدعت کی ظلمت میں نہ جا پڑے۔

ج۔۔۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے کسی نماز میں دنیا کا خیال آ جاتا تو میں اسے قضا کرتا اور اگر آخرت کا اندیشہ نماز میں آ جاتا تو سجدہ سہو ادا کرتا۔

د۔۔۔ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے کسی بیمار کے لئے شفاء کی دعا کی۔ مجھے ہاتف غیب سے آواز آئی کہ اے جنید! خدا اور اس کے بندے کے درمیان تیرا کیا کام۔ تو دخل مت دے۔ تجھے جو حکم دیا گیا ہے کر۔ اور جس حال میں تجھے رکھا ہے صبر کر۔ تجھ کو اختیار سے کیا کام۔

ہ۔۔۔ فرماتے ہیں کہ ایک بار میرا پاؤں درد کرتا تھا۔ میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ غیب سے صدا آئی کہ تجھے شرم نہیں آتی۔ ہمارے کلام کو اپنے نفس کے حق میں صرف کرتا ہے۔

و۔۔۔ حضرت جنیدؒ سے کسی نے عرض کیا کہ ننگا اور بھوکا ہوں۔ فرمایا جا آرام سے رہ۔ برہنگی اور بھوک خدا اپنے دوستوں اور صدیقوں کو دیتا ہے۔ ان کو نہیں دیتا۔ جو خدا پر طعنہ کریں اور ساری دنیا میں شکایت کرتے پھریں، دی ہے۔

عاشقاں از بے مرادی ہائے خویش
باخبر گشتہ از مولائے خویش

ز۔۔۔ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے دو علم چاہتا ہے۔ ایک تو عبودیت کے علم کی پہچان دوسرے علم ربوبیت یعنی بندے کو چاہئے کہ اپنی حیثیت اور خدا تعالیٰ کی شان کو پوری طرح سمجھ لے۔

مرزا قادیانی

الف۔۔۔ مرزا قادیانی نے کسی پیر کی خدمت نہیں کی، خوب عیش کیے لذیذ اور مقوی

www.besturdubooks.wordpress.com

انبیاء اور اولیاء کا شوقِ عبادت کبھی کم نہ ہوا۔ آرام نہیں چھوڑا۔ منقطع از خیالاتِ دنیاوی ہو کر عبادت حق کی پوری زندگی ہوتی ہے جو ہر ایک ولی میں ملتا ہے۔

ب ... مرزا قادیانی نے مسیح موعود اور نبی بننے کے لئے قرآن و حدیث کو چھوڑا اجماعِ امت کے خلاف کیا۔ حیاتِ مسیح کے متعلق قرآن و حدیث کے سارے مضامین کی تاویلیں کیں۔ معجزات کو مسمریزم بتایا۔ ملائکہ کو روح کواکب ظاہر کیا۔ اپنی تصویر اتروا کر مریدوں کے پاس فروخت کی۔ گویا ایسے شرک کو رواج دیا۔ جو تیرہ سو برس سے بند کیا ہوا تھا۔ توحید کے ساتھ پاک حیثیت اور نم پلید و پلید کے ساتھ ولدیت و ابنیت کی اتنی تعریفیں شامل ہیں۔

(دیکھو فصل دوم و چہارم کتاب ہذا)

ج مرزا قادیانی کو جنہیں ساری عمر خود ستائی خود پسندی اور کتابوں رسالوں اور اشتہاروں کی پتنگ بازی سے ہی فرصت نہ تھی اور ہر وقت روپیہ حاصل کرنے کی تدابیر میں مصروف رہتے تھے۔ آپ ایسی نماز نصیب ہو سکتی تھی؟ ہرگز نہیں۔

د حضرت جنیدؒ کے الہام میں عبودیت و الوہیت کا تفاوت دیکھو اور پھر مرزا قادیانی کے الہامات پر غور کرو۔ ''لولاک لما خلقت الافلاک لعسیح ملشکش'' تو مرزا ہے۔ تیرا تخت سب انبیاء کے تخت سے اونچا بچھایا گیا ہے۔ ''کل لک و لامرک'' کبھی روپیہ لے کر بیٹھنے والے کے دعوے کہیں قسم قسم کی تعریفیں اور عجیب و غیرہ وغیرہ۔

حضرت جنیدؒ کے الہام کے مقابلہ میں یہ سارے ہیں یا نہیں کیونکہ خود ستائی و تکبر ان سے پایا جاتا ہے اور کشفوں میں تو خدا ہی بن گئے بلکہ زمین و آسمان بھی پیدا کئے۔

(دیکھو فصل چہارم)

کیا کوئی مثال ہے کہ مرزا قادیانی کو کسی لغزش پر ان کے خدا نے تنبیہ کی ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنے خیالات واہی کو ہمیشہ الہام سمجھا اور انہی کا اتباع کرتے رہے۔ گویا یہ بھی کتاب لاریب فیہ کا درجہ رکھتے تھے۔

ھ یہاں چند الہام ہیں کوئی فصاحت سے خالی نہیں۔ تیرے دشمن تباہ ہوں گے۔ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ تو ہے جو ہے۔ وہ ہے جہاں تک کہ آدم ہے۔ خدا تیری مدد کو لشکر لے کر آرہا ہے۔ خدا تیرے ساتھ ہے جہاں تو ہو۔ جو تیرا ارادہ وہی خدا کا ارادہ۔ جس سے تو راضی اس سے خدا راضی۔ جس سے تو ناخوش اس سے خدا ناخوش... کیا ان میں کوئی بھی درجہ نہیں تھا؟ کیا کبھی مرزا قادیانی کو ان کی غلطی پر مطلع کیا گیا۔

www.besturdubooks.wordpress.com

و ... مرزا قادیانی کی پندرہ روپیہ ماہوار کی نوکری، قانونی امتحان کی کوشش اور اس میں ناکامی اور آخر اس پیری مریدی کے کیمیاوی نسخے سے (خود انہی کے قول کے مطابق) لاکھوں روپیہ کی آمد کا خیال کرو۔ جو آخری دم تک ملک کے مریدین کھنچے چلے گئے اور پھر مزید یہ کہ اس دست غیب (مال مریدان) کو نشان صداقت و نبوت قرار دیا جاتا ہے۔

ز مرزا قادیانی کے الہامات ہیں۔

"اسمع ولدی انت منی بمنزلة بروزی انت منی بمنزلة توحیدی وتفریدی" "میں خدا میں سے ہوں خدا مجھ میں سے ہے۔ میں ابن اللہ ہوں۔ احدیت کے پردے میں ہوں۔ میں نے" آسمان کو پیدا کیا وغیرہ وغیرہ۔ جیسا کہ کئی جگہ بیان ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی علم توحید سے نا آشنا تھے اور علم الوہیت سے ناواقف ناآگاہ تھے۔

خدا شناس نہ میرزا غلط اینجاست

اب ناظرین! خود انصاف فرمائیں کہ صوفی کیسے ہوتے ہیں اور مرزا قادیانی کا اس مسلک میں کتنا دخل ہے۔ کیا وہ شخص سچا صوفی ہو سکتا ہے؟ جو جلب منفعت دنیوی کے لئے طرح طرح کی تدابیر اور مکر سے کام لے۔ جھوٹ بولے۔ دھوکا دے۔ اللہ پر افترا کرے۔ بدعہدی کرے۔ دنیا کے عیش و آرام سے نفس کو لذت دے۔ اپنے دشمنوں کو برا کہتا رہے۔ بعض وقت اخلاق کو ہاتھ سے دے کر عامیانہ و سوقیانہ گالیوں پر اتر آئے اور پھر منہ سے کہے کہ میں فنافی اللہ ہوں بقا باللہ ہوں۔ فنافی الرسول ہوں۔ فنافی المسیح ہوں۔ میں نے لذات دنیا کو ترک کر دیا ہے۔ دنیا جیفہ (مردار ہے) میں اس سے کنارہ کش ہوں وغیرہ وغیرہ۔

کیا ایسے شخص اور معمولی وکیل اور پیشہ ور پیروں میں کچھ فرق ہے۔ جو مریدوں کو اپنے جھانسے میں پھنسائے رکھ کر محض اپنا سالانہ نذرانہ وصول کر لینا کافی سمجھتے ہیں۔ حلال و حرام کی کچھ تمیز و پرواہ نہیں کرتے۔ نہ مریدوں کی اصلاح حالت کا خیال کرتے ہیں۔ انہیں صرف نذرانہ رقم مقررہ وصول کرنے سے غرض ہے۔

مرزا قادیانی کے خسر میر ناصر نواب نے اس بارے میں خوب لکھا ہے۔

منقول از اشاعت السنہ

ہے کہیں خوشی بزرگی کا نشہ — دو لوگو ہم پہ ہے فضل خدا
جو ہمارے جال میں تم بھی شریک — ہم تمہیں دیں فقر تم دو ہم کو بھیک
مال و دولت اور بیٹے پوتے — گر رہو خدمت ہماری ناز سے

www.besturdubooks.wordpress.com

ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں! اگر منہاج نبوت کی رو سے کوئی ایسی مثال ملتی ہے تو پیش کی جائے ورنہ قرآن کریم کی نص صریح لا یسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ کو بھی مدنظر رکھا جائے۔

۱۵... بہشتی مقبرہ

ہندوستان کی مشہور درگاہوں سرہند، اجمیر، پیران کلیر وغیرہ میں ان مزاروں کے معتقدوں نے مکان کا کچھ حصہ بہشتی گلی کے نام سے موسوم کیا ہوا ہے۔ جاہل لوگ سمجھتے ہیں کہ اس میں سے گزرنا بہشتی بنا دیتا ہے جو سراسر غیر شرعی بالکل بے اصل اور لغو بات ہے۔ لیکن عام خیالات کو وزن کر کے مرزا قادیانی نے بھی اس مجرب نسخہ کا امتحان کیا اور رسالہ الوصیت میں ایک بہشتی مقبرہ کا اعلان کیا اور اس میں لکھا کہ

”ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے اور جو شخص اسلامی خدمات کے لئے بہشتی مقبرہ کے لئے اپنی جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ وقف کرے گا۔ اس کو اس مقبرہ میں (دفن ہونے کی) جگہ ملے گی اور وہ بہشتی ہوگا۔“ (الوصیت ص ۷، خزائن ج ۲۰ ص ۳۱۸، ۳۱۹)

اس اعلان پر خوب کھنا کھن روپیہ برسنے لگا۔ چنانچہ ۱۹۰۶ء میں اس مقبرہ پر تیس ہزار روپیہ صرف کیا اور ۱۹۰۷ء کے لئے گیارہ ہزار کا مطالبہ ہوا اور صاف لفظوں میں اعلان کیا گیا کہ جو کوئی اس مقبرہ میں مدفون ہوگا بہشتی ہوگا۔

اب غور کا مقام ہے کہ کیا اس اعلان سے قبل انبیاء کرام خصوصاً حضرت محمد مصطفی ﷺ، خلفائے راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کی سخت تکذیب و توہین نہیں ہوتی؟ کہ صرف دسواں حصہ جائداد دے کر جو وہاں دفن ہو بہشتی ہو گیا۔ خواہ عمر بھر اس کی کیسی ہی حالت ہو۔ آج تک مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، بیت المقدس سب اس شرف سے محروم رہے ہیں۔ کیا کسی آسمانی صحیفہ سے اس مسئلہ کا پتہ چلتا ہے؟ تو پایا یہی جاتا ہے کہ مرزائیوں نے اپنا قبلہ و کعبہ اور ملجا و ماویٰ قادیان کو ہی سمجھ لیا تھا اور سمجھا

۱؎ چنانچہ (الوصیت حاشیہ ص ۲۲، خزائن ج ۲۰ ص ۳۲۱) میں لکھتے ہیں کہ ”خدا کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔“

۲؎ الوصیت میں مرزا قادیانی نے دفن ہونے والوں کے لئے متقی ہونے کی بھی شرط لگائی ہے۔ لیکن یہ محض ایک چال ہے ورنہ متقی ہونے کی تحقیقات ہونی کس وقت، اطلاعات چندہ یا دفن ہونے سے پہلے ضروری تھی۔

ہوا ہے۔ چنانچہ بدر ۹/ اگست ۱۹۰۶ء میں مرزا قادیانی کی مدح میں یہ شعر لکھا گیا:

ہندوستان کا رتبہ بڑھا تیرے فیض سے
اب اس کو فخر سارے زمیں پر ہے

کیا مرزائی جمہور (آرگن) کے اس بے ہودے گیت پر مرزا قادیانی یا ان کے خلفاء و حواریوں نے کوئی اظہار ملامت کیا۔ جس میں بیت المقدس اور حرمین شریفین کی حد درجہ بے ادبی و ہتک کی گئی ہے؟۔ بالکل نہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ولا تزر وازرة وزر اخری" اور "لا تجزی نفس عن نفس شیئا" جب کوئی شخص کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا اور نہ کوئی شخص کسی کے کام آ سکتا ہے۔ تو اس کا مقبرہ کسی کو کیا سہارا دے سکتا ہے؟۔ احادیث صحیحہ میں صاف ارشاد ہے کہ قبریں اونچی اور پختہ نہ بنائی جائیں۔ نہ ان پر لازمی تعمیر کی جائے۔ نہ کتبے لکھے جائیں۔ یہود و نصاریٰ پر اسی وجہ سے لعنت فرمائی گئی کہ وہ قبروں کی پرستش کرتے تھے۔

پھر قرآن شریف و احادیث صحیحہ کی تعلیم کے برخلاف مرزا قادیانی کا اس بدعت قبر پرستی کی تجدید و تشہیر کرنا جس کے انسداد اور استیصال کے لئے علمائے کرام مدتوں کوششیں کرتے رہے تھے اور کرتے رہتے ہیں۔ دین کی تخریب نہیں تو اور کیا ہے؟۔ مگر مرزا قادیانی کو قرآن و حدیث و اسلام سے کیا غرض۔ ان کا تو مطمح نظر یہ ہے کہ جس سے روپیہ حاصل ہو۔ عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے دنیا میں بہت مل ہی جاتے ہیں۔ تلک عشرة کاملة!

غرض یہ ایک مرکب ہے مرزا قادیانی کی تعلیم و عمل با قرآن و حدیث کا۔ چونکہ اختصار مد نظر ہے۔ اس لئے بہت سے خلاف شریعت اور خلاف اصول اسلام باتوں میں سے چند یہاں درج ہوئی ہیں۔ ورنہ اس موضوع پر اور بہت [1] کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ لیکن خدا ترس اور منصف مزاج لوگوں کے لئے یہی کافی ہے۔

دسویں فصل

دس اقبالی ڈگریاں

گل و گل چیں کا گلہ بلبل خوش لہجہ نہ کر
تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

---

[1] جیسے منار، بروز، بہشتی مقبرہ، تعمیر منارہ وغیرہ وغیرہ۔

www.besturdubooks.wordpress.com

گذشتہ دو فصلوں میں مرزا قادیانی کے دعوائے نبوت کی نوعیت ان کے الہامات و کشوف کی حالت ان کے جھوٹ اور افتراء علی اللہ کے نمونے ان کے مستجاب الدعوات ہونے کے ادعاء کی حقیقت اور ان کے اسلام کا مختصر خاکہ ہدیہ ناظرین ہو چکا ہے۔ مرزا قادیانی کہا کرتے تھے کہ مفتری اور کذاب کو غیرت الٰہی فوراً ہلاک کر دیتی ہے اور اپنی اس چند روزہ ظاہری کامیابی اور دنیاوی جاہ و حشم کے حصول پر نازاں تھے۔ بلکہ اس کو اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا کرتے تھے۔ (اور اب ان کے مرید پیش کرتے ہیں۔) لیکن شاید انہیں قرآن شریف کی یہ آیات نظر نہیں آئی تھیں۔

الف ... "فلما نسوا ما ذکروا به فتحنا علیهم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذنٰهم بغتة فاذا هم مبلسون (انعام:۴۴)" (پس جو لوگ ہمارے احکام اور نصیحتوں کو بھلا دیتے ہیں اور دنیا طلبی میں لگ جاتے ہیں ہم ان پر دنیا کی سب چیزوں کے دروازے کھول دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب وہ ان چیزوں سے خوش ہو جاتے ہیں تو ہم انہیں اچانک ہی پکڑ لیتے ہیں اور وہ نا امید ہو جاتے ہیں۔) کیا خوب کہا ہے:

تو مشو مغرور بر حلم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

ب ... "والذین کذبوا بآیاتنا سنستدرجهم من حیث لا یعلمون ۰ واملی لهم ان کیدی متین (اعراف:۱۸۲،۱۸۳)" (جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ یعنی احکام کو عمل نہ کیا ہم انہیں بتدریج ہلاکت کی طرف لے جائیں گے ایسے طریقے سے کہ انہیں خبر تک نہ ہوگی اور ہم انہیں مہلت دیں گے۔ ہماری گرفت بہت مضبوط اور سخت ہے۔) اس آیت کی تفسیر میں امام رازیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میں انہیں مہلت دوں گا اور ان کی عمر دراز کروں گا اور ان کی سزا میں جلدی نہیں کروں گا۔ تاکہ وہ لوگ گناہوں میں ترقی کریں اور جب ان کے گناہوں کی زیادتی اس حد کو پہنچ جائے گی۔ جس حد پر انہیں سزا دینا حکمت الٰہی میں مقرر ہو چکا ہے۔ اس وقت انہیں موت آئے گی اور عذاب کی پکڑ ہوگی۔ اس لئے ارشاد ہے کہ میری پکڑ سخت ہے۔"

(تفسیر رازی ص۲۳۵ ج۲)

ان آیتوں کے متعلق تبصرہ دینے کی کوئی لمبی چوڑی ضرورت نہیں۔ فرعون، شداد، نمرود اور ان جیسے کذابوں کے حالات جن کا ذکر پہلی فصل میں کیا گیا ہے۔ دیکھ لینے کافی ہیں کہ ان کی ابتداء

www.besturdubooks.wordpress.com

ایک کتاب بنام جنگ مقدس لکھی تھی۔ جس کے صفحہ ۲۱۱، خزائن ج۶ ص۲۹۲ میں لکھتے ہیں کہ:

"میں اس وقت یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جاوے، روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے، مجھ کو پھانسی دیا جاوے، ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا، ضرور کرے گا، ضرور کرے گا۔ زمین و آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی.... اب ناحق ہنسنے کی جگہ نہیں۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔"

اس سے پہلے اصل پیشگوئی یوں لکھتے ہیں کہ

"آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوائے کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آئے گی۔ بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔" (جنگ مقدس ص۲۰۹، ۲۱۰، خزائن ج۶ ص۲۹۱، ۲۹۲)

اس اصل پیشگوئی کا مطلب یہ ہے کہ آتھم آج سے پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور ہاویہ کے معنی جیسا کہ ۲۹۲ کا حوالہ دیا گیا ہے سزائے موت کے لئے گئے ہیں۔ ایسا ہی (حقیقت الوحی ص۱۸۵، خزائن ج۲۲ ص۱۹۲) میں لکھتے ہیں۔ "آتھم کی بابت پیشگوئی کے یہ الفاظ تھے کہ وہ پندرہ مہینے میں ہلاک ہوگا۔"

غرض مطلب یہ ہے کہ اگر آتھم رجوع الی الحق نہ کرے گا تو بسزائے موت پندرہ ماہ کے عرصہ میں (دوزخ) میں گرایا جائے گا۔ یعنی مرجائے گا اور اگر رجوع الی الحق کرلے

www.besturdubooks.wordpress.com

گا۔یعنی عیسائیت پر قائم نہ رہے گا اور اس کے افعال یا اقوال سے رجوع الی الحق ثابت ہوگا۔تو اس سزا سے بچ رہے گا۔

یہ پیش گوئی اپنے الفاظ کی رو سے بڑی شاندار تھی۔لیکن نتیجہ کیا ہوا کہ بالکل جھوٹ نکلی۔ یعنی آتھم پانچ ستمبر ۱۸۹۴ء تک نہ مرا۔جس سے مرزا قادیانی کو سخت ذلت اور شرمندگی اٹھانی پڑی۔

جب آتھم میعاد کے اندر فوت نہ ہوا تو مرزا قادیانی نے جھٹ اشتہار دے دیا کہ اس نے (دل میں کہ) رجوع الی الحق کر لیا تھا۔اس لئے موت سے بچ گیا۔اس مضمون کو انہوں نے بیسیوں کتابوں اور رسالوں میں لکھا ہے۔چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

''جس شخص کا خوف ایک مذہبی پیش گوئی سے اس حد تک پہنچ جائے کہ اس کو سانپ وغیرہ ہولناک چیزیں نظر آئیں۔یہاں تک کہ وہ ۱؎ بے آرام اور دل آزار اور پریشان اور بے تاب اور دیوانہ سا ہوکر شہر بہ شہر بھاگتا پھرے اور سراسیموں اور خوف زدوں کی طرح جابجا بھٹکتا پھرے۔ایسا شخص بلاشبہ حقیقی یا ظنی طور پر اس مذہب کا مصدق ہو گیا ہے جس کی تائید میں وہ پیش گوئی کی گئی ہے۔یہی معنی رجوع الی الحق کے ہیں۔''

(ضیاء الحق ص۲۳ طبع دوم ۱۸۹۵ء، خزائن ج۹ ص۲۷۰ ملخصاً)

لیکن دوسرے مقام پر آتھم کی اسی گھبراہٹ اور پریشانی کو جس کا نام رجوع الی الحق رکھا ہے۔ہاویہ سے تعبیر کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔

''پس اے حق کے طالبو یقیناً سمجھو کہ ہاویہ میں گرنے کی پیش گوئی پوری ہوگئی اور اسلام کی فتح ہوئی اور عیسائیوں کی ذلت پہنچی۔ہاں اگر مسٹر عبداللہ آتھم اپنے پر جزع فزع کا اثر نہ ہونے دیتا اور اپنے افعال سے اپنی استقامت دکھاتا اور اپنے مرکز سے جگہ بجگہ بھٹکتا نہ پھرتا اور اپنے دل پر دہشت اور خوف اور پریشانی غالب نہ کرتا۔بلکہ اپنی معمولی خوشی اور اعتدال میں ان تمام دنوں کو گزارتا۔تو بے شک کہہ سکتے تھے کہ وہ ہاویہ میں گرنے سے دور رہا۔مگر اب تو اس کی بے مثال ہوئی کہ قیامت دیدہ ام پیش از قیامت اس پر وہ غم کے پہاڑ پڑے جو اس نے اپنی تمام زندگی میں ان کی نظیر نہیں دیکھی تھی۔پس کیا یہ سچ نہیں کہ وہ ان تمام دنوں میں درحقیقت ہاویہ میں رہا۔''

(انوار الاسلام ص۶، خزائن ج۹ ص۷)

۱؎ عبارت کو دیکھئے کیسا فضول طور پر طول دیا گیا ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

سبحان اللہ! کیا عجیب وغریب منطق ہے۔ خود مرزا قادیانی کے ایک کرنجوت مرید نے اس عبارت آرائی پر حاشیہ چڑھایا ہے۔ قابل ملاحظہ ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

"مضمون صاف ہے کہ اگر آتھم رجوع الی الحق کرلے تو ہاویہ میں نہ گرایا جائے یہ نہیں کہ اگر رجوع کرے گا تو ہاویہ کی میعاد سے بچ جائے گا۔ رجوع الی الحق اور میعاد کا باہم ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے آتھم کے بچانے کے لئے اور مرا یہ ہونے کا تو رجوع الی الحق بھی رکھ دیا اور میعاد بھی مقرر کی۔ اب سوال یہ ہے کہ رجوع اور میعاد کا جمع ہونا تو بالہام خود محال ہے۔ پھر مرزا آتھم اگر رجوع کر چکا تو پھر وہ اس کے کہاں سے آ گیا۔ یا تو رجوع کی میعاد یا ہاویہ میں گرایا جاتا۔ جس کا اجتماع ضدین ہے۔ وما ینطق عن الھوی والے الہام کے ماتحت ہو کر وحی الٰہی سے ہو سکتا ہے؟ ۱؎"

(انجام آتھم ص ۱۲۳)

غرض یہ کہ انجام اور پیشگوئی سب کی نظروں میں پیشگوئی اپنے الفاظ بصریح کی رو سے قطعاً غلط نکلی اور مرزا قادیانی مجبوراً وخلاف مرضی کے مستوجب ٹھہرے۔ جو جنگ مقدس کی عبارت میں ۱۰۰۰ کے حوالہ سے عنوان میں درج کی گئی ہے۔

مرزا قادیانی نے اس انگلستہ کے عیسائی کے اعتراض کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارے۔ ایک اشتہار دے دیا کہ مسٹر آتھم اگر قسم کھا لیں کہ انہوں نے رجوع الی الحق نہیں کیا تو وہ انعام کے لئے چار ہزار روپیہ دیتا ہوں۔

آتھم رجوع سے بالکل انکاری تھا۔ اس نے جواب دیا کہ حلف اٹھانا ہمارے مذہب میں جائز نہیں جیسا کہ سور کھانا اسلام میں جائز نہیں۔ اگر مرزا قادیانی مجھے جلسہ عام میں سور کا گوشت کھلائیں تو میں ان کو انعام دینے کو تیار ہوں۔ البتہ عدالت میں حلف اٹھا سکتا ہوں۔ بشرطیکہ مرزا قادیانی مجھ پر دعویٰ کریں۔ لیکن مرزا قادیانی نے کوئی دعویٰ نہیں کیا۔

آخر کل نفس ذائقۃ الموت آتھم حسب حال کے قریب عمر میں تھا وہ مرزا قادیانی کی پیشگوئی کی میعاد ختم ہونے کے تئیس ماہ بعد فوت ہو گیا۔ تو مرزا قادیانی نے

۱؎ ماشاء اللہ کیا ہی زبردست اعتراض ہے کیا کوئی مرزائی اس کا جواب دے سکتا ہے؟

۲؎ گویا یہی رجوع الی الحق تھا کہ وہ کھلے طور پر مرزا قادیانی کو گندے الفاظ سے مخاطب کر رہا ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

ہیں، پیشین گوئی مذکورہ (نکاح آسمانی) کے متعلق (انجام آتھم ص ۵۳ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷) میں لکھتے ہیں کہ ”چاہئے تھا کہ ہمارے نادان مخالف انجام کے منتظر رہتے اور پہلے سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی تو کیا اس وقت یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے۔ ان بے وقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہ رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔“

ناظرین! اب تحقیق طلب یہ امر ہے کہ مرزا قادیانی کی اس دعا کی کوئی حد ہے اور اس تہذیب وشائستگی کا کوئی ٹھکانہ ہے؟۔ نعوذ باللہ چودھویں صدی کے نبی اور مسیح موعود ایسے ہوں۔ اگر خدانخواستہ یہ پیشین گوئی پوری ہو جاتی یعنی محمدی بیگم کا مرزا قادیانی سے نکاح ہو جاتا تو کیا مرزائی اور مرزا قادیانی یہی الفاظ کل مسلمانان کے خلاف عائد نہ کرتے؟ جن میں اکابر علماء اور صوفیائے کرام ومشائخ عظام شامل ہیں۔ لیکن خدا کی شان! مرزا قادیانی کا مقدر اور بیگم ان سے آسمانی نکاح نہ ہوا۔

اس لئے اب ہمیں حق حاصل ہے کہ مرزا قادیانی کی کل مغلظات کا مذکورہ بالا تو لفظ بار مطابقت بنا کر مرزائی کے گلے میں ڈال دیں جو ان کو حق بھی ہے۔

دھن خویش بدشنام میالا صائب
کایں زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہند

۳ ..... نامراد نکلی، مردود، ملعون، دجال، بہشتی احمقوں کا نشان

اشتہار انعامی چار ہزار، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۱۱۹۳ لکھتے ہیں کہ:

”میں بالآخر دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر وعلیم! اگر آتھم کا عذاب مہلک میں گرفتار ہونا اور احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا۔ یہ پیشین گوئیاں تیری طرف سے نہیں تو ان کو ایسے طور پر ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند ہو جائے اور اگر اے خداوند! یہ پیشین گوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔ اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے اور تیری وہ رحمت میرے ساتھ نہیں جو [1] انبیائے کرام علیہم السلام اور ... امت محمدیہ کے

---

[1] یہاں مرزا قادیانی نے حسب عادت عبارت کو طول دینے کے لئے ہر ایک نبی علیہم السلام کا نام علیحدہ علیحدہ لکھا ہے جو بنظر اختصار چھوڑ دیا ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر کہ اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر کذاب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے۔ کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔"

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۱۷۸)

آگے چل کر لکھتے ہیں کہ:

"اور اگر اے خدا! ان تین برس کے اندر میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلائے اور اپنے بندے کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے۔ جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں۔ تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھوں گا اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تئیں مصداق سمجھ لوں گا۔ جو میرے پر لگائے جاتے ہیں۔ میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں۔ جیسا کہ مجھے سمجھا گیا۔"

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۱۷۸)

مرزا قادیانی کے مریدو! ہم تو مرزا قادیانی کی اس عبارت پر من وعن صدقنا کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ تین سال بھی خالی گذر گئے اور کوئی نشان آسمانی جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو نہیں دکھایا گیا ہے۔ اس لئے وہ اپنی مندرجہ تعریفوں کے ہر طرح سے مستحق ہیں۔

---

۱ سلطان القلم کی قلم کے جوہر ذرہ ہے ملاحظہ ہوں کیا کوئی بھٹیارن بھی اس شستگی کا مقابلہ کر سکتی ہے؟ ایک دریائے کفر ہے جو امڈا چلا آ رہا ہے۔

۲ البتہ ایک رسالہ بنام اعجاز احمدی مرزا قادیانی نے لکھ کر مولوی ثناء اللہ کے پاس ضرور بھیجا اور لکھا کہ اس کا جواب بیس یوم کے اندر اندر لکھ کر بھیجو۔ اس سے پیش گوئی سماوی پوری ہو گئی۔ مولوی ثناء اللہ نے اس قصیدہ سے کئی درجنوں صرفی نحوی غلطیاں نکال کر مرزا قادیانی کو لکھا کہ پہلے ان غلطیوں کو درست کرو پھر میں آپ کے مقابلہ پر بیٹھ کر عربی نویسی کروں گا۔ آپ ایک غیر معلوم مدت میں سارا زور لگا کر ایک کتاب لکھیں اور فریق ثانی کو چند یوم میں اس کا جواب دینے پر مجبور کریں۔ یہ فضول بات ہے۔ مرزا قادیانی نے اس کا کوئی جواب ہی نہیں دیا۔ اب ناظرین انصاف کر لیں کہ کہاں ایک عظیم الشان نشان کی پیش گوئی جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔ کہاں اس کا ظہور ایک مختصر رسالہ کی شکل میں: (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

www.besturdubooks.wordpress.com

۷...... جھوٹا اور جھوٹے دعوے

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

''میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں۔ یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے۔ وہ انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود ومہدی موعود کو کرنا چاہئے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔''

(بدر ج۲ ش۲۹ ص۴ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء، مکتوبات ج۶ حصہ اول ص۱۶۴)

ناظرین! مرزا قادیانی کے اس صاف وصریح اقرار کو ملاحظہ فرمائیں اور نتیجہ کے طور پر اسلام کی موجودہ شان وشوکت کا حال بھی دیکھیں۔ جب مرزا قادیانی نے دعوائے مجددیت ومہدویت ومسیحیت وغیرہ کیا تھا۔ اس وقت ممالک اسلامی اور سلطنت ہائے اسلامی کی حالت زمانہ موجودہ سے ہزار درجہ بہتر تھی۔ شاید یہ مرزا قادیانی کی ہی نیز قدمی کی برکت ہے کہ ان میں سے اکثر ممالک اب ہلال کے بجائے صلیب کے زیر حکومت ہیں۔ یہاں تک کہ حرم کعبہ بھی عیسائی طاقتوں کے زیر اثر ہوگیا اور جہاں بجائے شعائر اسلام کے اب ہر قسم کے فسق وفجور وشراب وزنا وغیرہ کی عام آزادیاں ہوگئی ہیں۔ اگر اسی کا نام کسر صلیب ہے ترقی اسلام اور مخبر عربی (روحی فداہ) ﷺ کی عظمت وشان کا اظہار ہے تو خیر! اگر نہیں تو پھر مرزا قادیانی کو ان کے اقرار

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ)

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خوں نکلا

اور پھر حسب قول رسول مسلمہ مرزا قادیانی ان کا لکھا ہوا یہ رسالہ انسانی ہاتھوں سے بالاتر نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایسے کہنے والے کو مرزا قادیانی ''سودائی، مجنون، مختل الحواس، عقل کا اندھا، کور باطن اور ناقص الفہم نادان مغرور بے ایمان وغیرہ وغیرہ کہتے ہیں۔''

(دیکھو براہین احمدیہ حاشیہ ص۱۵۶ تا ۱۹۳ ملخصاً خزائن ج۱ ص۱۶۸، ۲۰۹ تمہید فصل ششم کتاب ہذا)

www.besturdubooks.wordpress.com

کے بموجب کیوں جھوٹا نہ سمجھا جائے۔ ورنہ اس بے ہودی اسلام ومسلمین کو ترقی ثابت کرنا چاہئے۔ اگر کسی مرزائی میں ہمت ہو!

۸… کاذب، کافر، بے دین اور خارج از اسلام

نبوت ورسالت کے متعلق مرزا قادیانی کے عقائد پہلے یہ تھے۔

الف… ’’بعد ختم المرسلین میں کسی دوسرے مدعی رسالت ونبوت کو کافر اور کاذب جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی اور جناب محمد ﷺ پر ختم ہوگئی۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳۰، اشتہار ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء، متعلقہ دہلی)

ب… ’’میں قائل ختم نبوت ہوں۔ اس کے منکر کو بے دین اور خارج از اسلام سمجھتا ہوں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۵۵، تقریر جامع مسجد دہلی ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۱ء)

ج… ’’میرا ایمان ہے کہ ہمارے رسول حضرت محمد ﷺ تمام رسولوں سے افضل اور خاتم الانبیاء ہیں۔ پھر مجھے کب جائز ہے کہ نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہوکر کافروں کی جماعت میں جا ملوں۔‘‘ (حمامۃ البشریٰ ترجمہ ص۸، خزائن ج۷ ص۲۰۴)

نبوت کے متعلق ایسے بیسیوں فقرے مرزا قادیانی کی تحریرات میں موجود ہیں۔ لیکن جب نبی بننے کا شوق/خیال آیا تو کئی طرح کے ایچ پیچ ڈال کر نبوت کی اقسام ظلی، بروزی، مجازی، حقیقی، غیر حقیقی، تشریعی، غیر تشریعی وغیرہ وغیرہ وضع کی گئیں اور بالآخر صاف لفظوں میں نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

الف… ’’اشتہار ایک غلطی کا ازالہ جس میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بروز اور ظل بن کر امتی نبی ہونے کا اظہار کیا گیا ہے۔‘‘ (خزائن ج۱۸ ص۲۰۶)

ب… (اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷) میں لکھتے ہیں کہ ’’ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیت وکیفیت کے دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیش گوئیاں بھی بکثرت ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔‘‘ آگے لکھتے ہیں:

’’ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر

www.besturdubooks.wordpress.com

اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرتے۔ کس لئے ہم اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں۔۔۔ ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں۔ اسی لئے ہم نبی ہیں۔ امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ رکھنا چاہئے۔

(حقیقت النبوت ص ۲۷۰)

ج: ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو ایک مکتوب بنام ایڈیٹر اخبار عام مرزا قادیانی نے لکھا جو ۲۶ مئی کے اخبار مذکور میں شائع ہوا۔ اس میں بھی بکثرت پیشگوئیاں کرنے کی راہ پر اپنا نبی ہونا ظاہر کیا ہے اور صاف صاف نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

(حقیقت النبوت ص ۲۷۰)

اب پہلے تینوں حوالوں سے بعد کے تینوں حوالوں کا مقابلہ کیا جائے تو اور ہی رنگ نظر آتا ہے۔ پہلے نبوت کا صاف انکار تھا اور بعد میں صاف اقرار موجود ہے۔ پہلے وحی نبوت کو حضرت محمد ﷺ پر ختم شدہ مانتے تھے اور پچھلے حوالوں میں اپنے اوپر وحی کا نزول بیان کر کے خدا تعالیٰ کی گواہی بھی ثبت کر دی ہے۔

حدیث شریف لا نبی بعدی میں بھی مطلق نبوت کا ہی ذکر ہے اور مرزا قادیانی کے پہلے حوالوں میں بھی لفظ نبوت کا ہی انکار ہے۔ پس بعد میں نبی بننے کے لئے جو سوانگ اور ہیر پھیر بنائے گئے ہیں قابل غور ہیں۔ ماحصل یا تو مرزا قادیانی کے پہلے اقرار غلط ہیں یا آخری دعویٰ غلط ہیں۔ ہاں مرزا قادیانی حسب قول خود خطابات متعددہ عنوان کے ہر طرح سے سزاوار ہیں۔

۹۔۔۔۔ کاذب، شریر اور اصحاب فیل کی طرح تباہ

ڈاکٹر عبدالحکیم خان اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ مرزا قادیانی کے ایک بار باخلاص مرید تھے۔ جو بیس سال تک مرزا قادیانی کے معتقد رہے۔ بعد میں مرزا قادیانی کی اصلیت کو معلوم کر کے انہوں نے رجوع الی الحق کر لیا تھا۔ مرزا قادیانی پہلے ان کے اخلاص کے مداح تھے۔ پھر ان کے سخت خلاف ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے تردید مرزائیت میں متعدد رسالے اور پمفلٹ لکھے۔ بالآخر دونوں نے ایک دوسرے کے خلاف موت کی پیشین گوئی کی۔ اس کے متعلق مرزا قادیانی کا اشتہار ذیل میں نقل کیا جاتا ہے لکھتے ہیں کہ:

”خدا سچے کا حامی ہو۔ میاں عبدالحکیم خان اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے میری نسبت یہ پیشین گوئی کی ہے۔ مرزا مسرف ہے، کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا اور

www.besturdubooks.wordpress.com

اس کی میعاد تین سال بتائی گئی۔ اس کے مقابل پر وہ پیش گوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے[۱] کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا۔ نہ دیکھا نہ جانا۔ رب فرق بین صادق و کاذب انت تری کل مصلح و صادق اے میرے رب تو صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو ہر مصلح اور صادق کو دیکھتا ہے۔"

(۱۶ اگست ۱۹۰۶ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ المشتہر مرزا قادیانی "مسیح موعود قادیانی، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۵۹، ۵۶۰)

اس کے بعد ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے ایک اور الہام شائع کیا کہ جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ ماہ تک مرزا قادیانی مر جائے گا۔ اس کے جواب میں مرزا قادیانی نے ایک اشتہار بعنوان تبصرہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو لکھا جس میں درج کیا کہ:

"(خدا نے فرمایا) کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینہ تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں۔ یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیش گوئی کرتے ہیں۔ ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا۔ تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں

---

[۱] "خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خان کے اس فقرہ کا رد ہے۔ جو مجھے کاذب اور شریر قرار دے کر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب ان کو نصیب نہ ہوگا۔ اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق و کاذب میں کوئی امر فارق نہ رہے۔" (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۵۹ حاشیہ)

[۲] "یعنی اے میرے خدا تو صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا۔ تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔ اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خان کے اس قول کا رد ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے۔ میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا۔"

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۶۰ حاشیہ)

www.besturdubooks.wordpress.com

اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔ یہ عظیم الشان پیش گوئی ہے۔ جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے۔ مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام[1] بلند کیا جائے گا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو[2] اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔" (مجموعہ اشتہارات ج۳ص ۵۹۱)

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے ایک اور الہام شائع کیا کہ مرزا قادیانی چار اگست ۱۹۰۸ء تک مر جائے گا۔ (دیکھو چشمہ معرفت ص ۳۲۱، ۳۲۲ مصنف مرزا قادیانی، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۷)

دونوں صاحبان کی اس قلمی جنگ کا یہ نتیجہ ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کی پیش گوئیوں کے مطابق مرزا قادیانی نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہیضہ سے انتقال کیا اور ان کے الہام کے سب وعدے فتح و نصرت، عزت و اقبال کے غلط نکلے اور مرزا قادیانی حسب قول خود بمقابلہ ڈاکٹر صاحب کاذب اور شریر ثابت ہوئے۔ کسی نے خوب کہا ہے:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

۱۰…… مفسد، کذاب، مفتری اور خدا کی طرف سے نہیں

مرزا قادیانی نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک پیش گوئی بطریق دعا شائع کی جس کا نام ہے۔ "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ"

اس اشتہار میں مولوی ثناء اللہ کو مخاطب کر کے اور ان کی تحریرات متعلق ابطال و تردید مرزائیت کا شکوہ و شکایت کر کے مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔"

(مجموعہ اشتہارات ج۳ ص ۵۷۸)

آگے چل کر لکھتے ہیں کہ:

---

[1] بدنام ہو کر رہیں گے تو کیا نام نہ ہوگا۔

[2] مرزائی صاحبان ہا کرشن کے چیلے حرم سے بتائیں کہ کون کس کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود ہوا؟۔

www.besturdubooks.wordpress.com

"پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔" (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۷۸)

آخر میں لکھتے ہیں کہ "(یا اللہ) اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں در حقیقت مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے۔" (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۷۹)

مرزا قادیانی کی یہ دعا ان کے حق میں تو نہیں مگر ان کے خلاف قبول ہوگئی۔ کیونکہ اس کی قبولیت کا الہام [1] بھی مرزا قادیانی کو ہو چکا تھا اور مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مر کر اور ہیضہ سے مر کر انہوں نے نہ صرف اپنے ہی صدق و کذب کا بلکہ اپنے مشن کے بھی کاذب ہونے کا فیصلہ کر دیا اور حسب اقرار خود مفسد، کذاب اور مفتری ثابت ہوئے اور دنیا کو معلوم ہو گیا کہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں تھے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے ہیضہ اور طاعون مانگتے تھے۔ مگر خود بدولت کو ہی ہیضہ نے آدبوچا۔ کسی نے آپ کی تاریخ وفات لکھی ہے:

یوں کہا کرتا تھا مر جائیں گے اور — اور تو زندہ ہیں خود ہی مر گیا
اس کے بیماروں کا ہوگا کیا علاج — کالرہ سے خود مسیحا مر گیا

۱۳۲۶ھ

تلک عشرۃ کاملۃ!

ناظرین! اس فصل کے پڑھنے سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ مرزا قادیانی کا کیا انجام ہوا اور اپنی تحریر اپنی تقریر اپنے مسلمات اور اپنے منہ کے الفاظ سے وہ کیا کچھ ثابت ہوتے ہیں۔

---

[1] مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد ان کے مرید اس دعا کے الہامی ہونے سے منکر ہو گئے آخر مرزائیوں کی طرف سے مولوی قاسم علی قادیانی کا مولوی ثناء اللہ کے ساتھ اس دعا کے الہامی ہونے نہ ہونے کا مقام لدھیانہ مباحثہ ہوا اور بشرط کامیابی مرزائیوں نے تین سو روپیہ مولوی صاحب کو دینے کا وعدہ کیا۔ جس میں مرزائیوں کو شکست فاش اور مولوی صاحب کو فتح مبین حاصل ہوئی اور تین سو روپیہ مولوی صاحب نے لے لیا۔ جس سے مرزائیوں کو دین و دنیا دونوں طرح کا خسارہ ہوا۔ (دیکھو رسالہ فاتح قادیان مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری شامل احتساب قادیانیت ج۸)

www.besturdubooks.wordpress.com

ہم خود لکھتے ہیں یا اپنی طرف سے کچھ کہتے تو مرزائی صاحبان ضرور خفا ہو جاتے۔ لیکن یہاں جو کچھ لکھا گیا وہ خود مرزا قادیانی کا مقبولہ مسلمہ ہے۔ خود اپنے بیان سے زیادہ اور کوئی تحریر مانع تقریر واقع نہیں ہوتی۔ ملزم یا مدعا علیہ کے اقبال کا اثر ہمیشہ اس کے خلاف لیا جاتا ہے۔ ”قضی الرجل علی نفسه“ آدمی نے خود اپنے اوپر ڈگری کرلی۔ نیز مثل مشہور ہے۔ ”یوخذ المرء باقراره“ آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے۔

اس فصل میں مرزا قادیانی کے متعدد بیانات دکھلائے گئے ہیں۔ جن کے ہوتے ہوئے انہوں نے اپنا کافر، کاذب، بے دین، دجال، کذاب، مفسد، وکیل، مفتری، شریر، پلید، خائن، ملعون، مردود، روسیاہ، شیطان، بدکار اور خارج از اسلام وغیرہ وغیرہ ہونا قبول کیا ہے اور چونکہ ان بیانات اور دعووں کا غلط ہونا ثابت کیا جا چکا ہے۔ اس لئے ہمارا بھی اس پر صاد ہے۔ ہر کہ ٹھیک آپ کا فرمودہ:

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو خود ہی اپنے دام میں صیاد پھنس گیا

خاتمہ

برادران اسلام! اس کتاب سے بفضلہ تعالیٰ روز روشن کی طرح ثابت ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی کاذب مدعی نبوت تھے اور ان کے سب دعوے اور پیش گوئیاں محض دکانداری اور جلب زر کا ایک سامان تھا۔ جس طرح اور جھوٹے مدعی پیدا ہوئے اور انہوں نے اپنے فرقے بنائے۔ یہی حال اس فرقہ مرزائیہ کا ہے اور جیسا کہ ان باطل فرقوں کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اسی طرح سے یہ فرقہ بھی دیر سویر سنت الٰہی کے تحت اپنا وقت پورا کر کے دنیا سے رخصت ہوگا۔ عیسائیوں کی الوہیت کی طرح ایک فرقہ کے تین مرزائی فرقے تو بن چکے ہیں۔ اسی طرح کسی دن ان کا بھی نام ہی یادگار رہ جائے گا۔ دین حق کا نور کسی کے بجھانے بجھ سکتا ہے۔ نہ باطل کا گروہ ٹھہر سکتا ہے۔

”یریدون لیطفؤا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو کره الکافرون“ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو کامل طور پر پہنچا کر ہی رہے گا۔ خواہ کافروں کو کیسا ہی برا لگے۔

والسلام علی من اتبع الهدیٰ!

خاکسار احمد یعقوب
خلف مولوی محمد علی مرحوم ستوری

www.besturdubooks.wordpress.com

تقریظ

عالی جناب عمدۃ الکاملین زبدۃ العارفین فخر المحدثین رأس المناظرین حضرت اقدس مولانا الحاج مولوی خلیل احمد صاحب مدظلہم العالی ناظم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور۔ الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

امابعد! احقر الناس بندہ خلیل احمد عرض کرتا ہے کہ میں نے یہ رسالہ عشرہ کاملہ جس کو میرے عنایت فرما شیخ محمد یعقوب پٹیالوی نے تالیف کیا ہے۔ اول سے آخر تک سنا۔ شیخ صاحب موصوف اگرچہ بہت بڑے عالم نہیں ہیں۔ لیکن انہوں نے یہ رسالہ ایسی قابلیت اور متانت کے ساتھ لکھا ہے کہ بہت سے علماء بھی اس سے قاصر ہیں۔ یہ رسالہ صاحب موصوف نے قادیانیوں کے عقائد باطلہ کی تردید میں لکھا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں اور عقیدوں کو خود ان کے کلام سے اور ان کی کتابوں سے رد کیا ہے۔ میری یہ دلی تمنا تھی کہ کوئی اللہ کا بندہ اس جدید مذہب کی تردید اس طریق پر کرے کہ جس طرح حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ میں روافض کے مذہب کی تردید فرمائی۔

اس رسالہ کے دیکھنے سے مجھ کو اس محدث مذہب کے ابطال میں اسی انداز کی خوشبو آتی ہے۔ جو حضرت شاہ صاحب نے اختیار فرمایا تھا کہ آج تک فرقہ اثنا عشریہ سے اس کا جواب نہیں بن پڑا۔ باوجودیکہ بڑے بڑے دقائق لکھے۔ مگر پھر بھی ناقص و ناتمام ہی رہے۔ اس مبارک رسالہ کے متعلق بھی میرا یہی خیال ہے کہ علمائے مذہب مرزائیہ اس کتاب کے جواب سے انشاء اللہ کبھی بھی عہدہ برآ نہیں ہوسکیں گے۔

میرا یہ بھی خیال ہے کہ اگر جماعت مرزائیہ نے اس رسالہ کو انصاف سے دیکھا اور حق تعالیٰ کی توفیق نے بھی دستگیری فرمائی تو ان کے لئے یہ مبارک رسالہ انشاء اللہ تعالیٰ چراغ راہ ہدایت ثابت ہوگا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ شانہ مؤلف موصوف کو اپنی خاص نعمتوں سے مالا مال فرمائیں اور ان کی دینی[1] اور دنیوی امور میں برکات اور ترقیات عطا فرمائیں۔ آمین!

فقط مولانا خلیل احمد | ناظم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور | ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ

[1] الحمد للہ ثم الحمد للہ یہ دعا میرے لئے حرف بحرف ثابت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے دینی و دنیوی نعمتیں عطا فرمائیں۔ اللہ۔ زدفزد! (مؤلف)

www.besturdubooks.wordpress.com

فہرست تفصیلی ...... عشرہ کاملہ

www.besturdubooks.wordpress.com

www.besturdubooks.wordpress.com

www.besturdubooks.wordpress.com

بارقہ ضیغمیہ

یعنی مختصر تبصرہ بر تصنیف قادیانی

الموسومہ بہ تفہیمات ربانیہ

علامہ نصیری بی۔اے۔ فاضل بھیروی

www.besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

الحمدللہ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔
واھل بیت الطیبین الطاھرین واصحابہ المکرمین ۔ امابعد!

ایک کتاب لاجواب "عشرۃ کاملہ فی ابطال الفتنۃ المرزائیۃ والنبوۃ الباطلۃ" مصنفہ جناب شیخ محمد یعقوب صاحب خلف جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب مرحوم سنوری پٹیالوی عرصے سے قادیانی تحریک کے متعلق ہندوستان کے طول وعرض میں خاص اثر پیدا کر چکی ہے۔ جس کا مطالعہ کسی سنجیدہ انسان کو طلسم کدہ قادیان کے متعلق غلط فہمی کا بھی شکار نہیں ہونے دیتا اور جس کے دلائل وبراہین نے قصر قادیانیت میں زلزلہ ڈال دیا ہے۔ مصنف کتاب نے نہایت متانت وسنجیدگی سے اس تحریک کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ قادیانی تعلیم کوئی مذہبی تحریک نہیں۔ بلکہ محض ایک لمیٹڈ کمپنی کا کاروبار ہے۔ کتاب کی خوبی اسی سے واضح ہے کہ قادیانی مرکز میں چھ سال سے بڑے بڑے ریشہ نگل حضرات اس کے جواب کے لئے سرتوڑ کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن سوائے حسرت وندامت کچھ ہاتھ نہ آیا۔ آخر ایک صاحب[1] نے داستان امیر حمزہ کی شان کی ایک کتاب حال میں شائع کر کے دنیا کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے کہ عشرۂ کاملہ کا جواب بھی لکھا گیا ہے۔

یہ کتاب کیا ہے۔ ہر قسم کے مرزائی رطب ویابس کا مجموعہ ہے اور ایک قسم کی قادیانی تبلیغ ہے۔ جس کو "جواب کتاب عشرۂ کاملہ" کہنا کھلی حماقت ہے۔ چونکہ یہ ممکن ہے کہ بعض ناخواندہ دوست اس غلط فہمی کا شکار ہو جائیں کہ قادیانی حضرات نے اپنا قرض بے باق کر دیا ہے۔ اس لئے میں نے اخلاقی فرض سمجھا کہ ایک مختصر تبصرہ میں اس قادیانی ایجنٹ کے دلائل کی

---

[1] جو مرزائی مشن کے تنخواہ دار ملازم ہیں۔ جو بقول خود اپنی زندگی قادیانیت کے لئے وقف کر چکے ہیں اور صرف ۴۳ روپے ماہوار گذارہ لیتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو آپ کا بیان بمقدمہ مباہلہ گویا آپ قادیانی کمپنی کے پیڈ ایجنٹ ہیں۔)

www.besturdubooks.wordpress.com

حقیقت بیان کروں تا کہ حق و باطل میں تمیز ہو سکے اور دنیا کو معلوم ہو جائے کہ قادیانیت میں یا تو قحط الرجال ہے اور ان میں کوئی بھی ایسا آدمی نہیں جو مسلمانوں کی کسی کتاب کا معقول جواب لکھ سکے۔ یا یہ کہ اہل فن موجود تو ہیں لیکن مسلمانوں کی باطل شکن، جہالت سوز اور علم افروز کتابوں کو دیکھ کر انہیں جواب دینے کی جرأت نہیں ہوتی اور وہ نہیں چاہتے کہ مسلم براہین کے مقابل میں بچکانی باتوں اور پھسپھسی دلیلوں سے اہل علم کے سامنے اپنی تضحیک کرائیں۔ چونکہ مصنف عشرہ کاملہ کے لئے ایسی جاہلانہ تحریروں کا جواب لکھنا تضیع اوقات ہے۔ اس لئے میں نے چند مقامات سے بعض چیدہ مسائل پر تبصرہ کرنا ہی کافی سمجھا تا کہ قادیانی دلائل کی قلعی کھل جائے۔ اگر اس تحریر کا جواب قادیانی کمپنی نے کسی سنجیدہ[1] ذمہ دار کارکن سے دلایا۔ تو پھر انشاءاللہ مکمل طور پر جواب الجواب لکھا جائے گا۔ فی الحال اس قادیانی سانپ کی کچلیاں نکالنے کے لئے یہی کافی ہے۔ اس مضمون میں عشرہ کاملہ کے لئے 'ع' اور تفہیمات ربانیہ کے لئے 'ت' کی علامتیں ہوں گی۔ اور پھر تبصرہ ہوگا۔ اس کو یاد رکھئے تا کہ مفہوم سمجھنے میں آسانی ہو۔

۱...... نبی قادیان اور قادیانیوں کی تہذیب و شائستگی

(ع ص ۱۵) "مؤلف عشرہ کاملہ نے اپنی کتاب کے دیباچہ میں لکھا تھا کہ اس کتاب میں ناظرین بعض جگہ ایسے الفاظ بھی دیکھیں گے۔ جو سنجیدگی اور متانت کی رو سے قابل اعتراض اور غیر مانوس معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے متعلق صرف اتنا عرض کیا جاتا ہے کہ ایسے الفاظ کا استعمال الزامی طور پر مرزا قادیانی کی بعض تصانیف و تقاریر سے کیا گیا ہے اور اپنی طرف سے کسی جگہ زیادتی وسبقت نہیں کی گئی۔" (ع ص ۱۵)

(ت ص ۴۰۳) مؤلف تفہیمات کی دیانتداری ملاحظہ ہو کہ عشرہ کاملہ کی سنجیدگی، متانت اور شائستگی پر حملہ کرنے کے لئے اس عبارت میں سے بعض عبارت خط کشیدہ نقل کر کے مؤلف عشرہ کاملہ کو ملعون کرتا ہے اور اس کو لاکھوں انسانوں (نہیں معلوم یہ لکھوکھا انسان کہاں آباد ہیں) مرزائیوں کے پیشوا، جان، مال اور عزت سے بڑھ کر محبوب پیشوا (مرزا قادیانی) پر حملہ آور ہونے کا ناواجب اور سوقیانہ قرار دے کر لاکھوں بندگان خدا (مرزائیوں) (کیا مرزائی کمپنی اپنی تعداد ایک

[1] کو سنجیدگی اور قادیانیت دو متضاد چیزیں ہیں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

لاکھ بھی ناحق کرتی ہے) کے دل دکھانے والا بیان کرتا ہے[1]۔ اور خود مدعی ہے کہ میں نے ہر ممکن طریق سے تفہیمات میں تہذیب کو مدنظر رکھا ہے۔ کیونکہ صداقت اور تلخ و درشت کلامی کی منافی نہیں۔ اس کے ساتھ مرزا قادیانی کے اس شعر کو بطور نصیحت پیش نظر رکھنا ظاہر کرتا ہے۔

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

(درثمین ص۹۳)

نصیری: لیکن حقیقت یہ ہے کہ گرو (مرزا قادیانی) تو بدزبانی میں یگانۂ روزگار تھے ہی، چیلہ (مؤلف تفہیمات قادیانی) بھی ان سے کم نہیں رہے۔ کوئی اخلاقی گالی نہیں جو مؤلف عشرۂ کاملہ کے حق میں استعمال نہ کی ہو۔ مثلاً دشمن، گندہ دہن، مکذب، نادان، مفتری، مفسد، جاہل، بے علم، کندۂ ناتراش، بے تمیز وغیرہ۔

مرزا قادیانی کی نثر و نظم گالیوں کی تفصیل عشرۂ کاملہ میں درج کی گئی ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کی شان میں ان مغلظات کی تعداد اور کیفیت کے لحاظ سے ۱۰۰/۱ حصہ کے الفاظ بھی استعمال نہیں ہوئے۔ عشرۂ کاملہ اور تحقیق لاثانی ملاحظہ ہوں۔

مؤلف تفہیمات صاحب عشرۂ کاملہ کے اس دعویٰ کو رد نہیں کر سکا کہ گالیوں کی ابتداء مرزا قادیانی سے شروع ہوا کرتی تھی۔ بلکہ انجام آتھم ص۳۳۵، خزائن ج۱۱ ص ایضاً اور ازالہ اوہام ص۴۹، خزائن ج۳ ص۱۱۷ سے خود مرزا قادیانی کے اقرار گالیوں میں پہل کرنے کے متعلق عشرۂ کاملہ میں درج ہیں اور اس پر مرزا قادیانی کو "انک لعلی خلق عظیم" کا بھی دعویٰ ہے۔" دیکھو ضرورۃ الامام ص۸، خزائن ج۱۳ ص۴۷۸ (ج ص۱۳۳)۔ ہم اس جگہ مرزا قادیانی کی تہذیب و شائستگی کے چند اور نمونے درج کرتے ہیں۔ اور تمام قادیانی ایڈیٹروں سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا ان گالیوں سے دنیا بھر کے ۴۵ کروڑ مسلمانوں اور ان کے پیشواؤں کی ہتک

---

[1] یہ طریقہ ایک سال سے ایجاد ہوا۔ جس بات کا جواب نہ بنے اس کے متعلق کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ بات لاکھوں انسانوں کے دل دکھانے کا موجب ہے۔ مطلب یہ کہ حکومت زبان بندی کرے ورنہ مرزائی منافقانہ وفاداری بھی چھوڑ دیں گے۔ اور کہیں انجمن مباہلہ پر قادیانی مظالم اور واقعہ قتل محمد امین بیان نہیں۔ مگر در حقیقت یہ طریق ان کی بے بسی کو ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

تحقیق کر کے ان کا دل نہیں دکھایا گیا اور کیا بزرگان اسلام اور علمائے کرام و صلحائے عظام ہر ایک مسلمان کی آنکھ کا تارا نہیں ہیں؟۔ جن پر مرزا قادیانی کے دہن مبارک سے نجاست اور مغلظات کے گولے پھینکے گئے ہیں۔

۱.. "کل مسلم یقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷، ۵۴۸، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

یعنی سب مسلمانوں نے مجھے مان لیا مگر بدکار (زانیہ) عورتوں کی اولاد نے نہیں مانا۔

۲. (پیش گوئی آتھم کے متعلق) "جو شخص ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔ .. حرامزادہ کی یہی نشانی ہے کہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے۔" (انوار اسلام ص ۳۰ خزائن ج ۹ ص ۳۱، ۳۲)

۳.. "ان العدا صاروا خنازیر الفلا ونساؤھم من دونھن الا کلب" (نجم الہدیٰ ص ۱۰، خزائن ج ۱۴ ص ۵۳)

یعنی ہمارے مخالف جنگلی سور ہو گئے ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔

۴ اذیتنی خبثا فلست بصادق
ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۵، خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۶)

یعنی تو نے مجھے خباثت سے ایذا دی ہے۔ اے زانیہ کے بیٹے (حرامزادے) اگر تو ذلت سے مرا تو میں جھوٹا ہوں۔

اپنے دعویٰ کے نہ ماننے والوں کو مرزا قادیانی نے حرامزادے، زانیہ عورتوں کی اولاد، جنگلی سور اور عورتوں کو کتیاں بتلایا ہے۔ اب ہر شخص جس کے دماغ میں ایک ماشہ بھر بھی عقل ہے جانتا ہے کہ ولد الحلال یا ولد الحرام ہونا تعلقات زوجیت کے جواز و عدم جواز پر منحصر ہے۔ اگر کسی کی پیدائش جائز ازدواج و مناکحت کی رو سے ہوئی تو وہ ولد الحلال ہے۔ ورنہ حرامزادہ کہلائے گا۔

ابھی کیا فرماتے ہیں۔ حضرت مرزا قادیانی کے حواریان خصوصاً جناب خلیفہ قادیانی کہ اس مسئلے کے کہ خلیفہ کے بھائی مرزا فضل احمد اور مرزا سلطان احمد اور ماموں ناصر نواب وغیرہم مرزا قادیانی کی اس خانہ ساز منطق کی رو سے کتنا عرصہ ۔۔ زادہ رہے اور کب سے ۔۔ زادہ ہیں اور ایسا ہی

www.besturdubooks.wordpress.com

ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب مرحوم پٹیالوی، صوفی عباس علی مرحوم لودھیانوی اور دیگر ایسے اصحاب جو پہلے مرزائی پھندے میں پھنس گئے تھے اور پھر اپنی خوش نصیبی سے اس بلا سے رہا ہو گئے کس خطاب کے مستحق ہیں؟ بینوا و توجروا!!

نیز ایک فتویٰ اور مطلوب ہے۔ انہی صاحبان سے کہ فرمایا ہے مرزا قادیانی نے کہ

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء وہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم ص ۴۶، خزائن ج ۲۰ ص ۴۵۸)

ذرا ایمان سے بتاؤ کہ بیت الخلاء کون ہوا اور بد سے بدتر کون؟۔

۴..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے متعلق

الف..... (ص ص ۵۵) "اس بات کو عقل قبول کرتی ہے کہ انہوں (حواریوں) نے فقط ندامت کا کلنک اپنے منہ سے اتارنے کی غرض سے ضرور یہ حیلہ بازی کی ہوگی کہ رات کے وقت جیسا کہ ان پر الزام لگا تھا۔ یسوع کی نعش کو اس کی قبر میں سے نکال کر کسی دوسری قبر میں رکھ دیا ہوگا اور پھر حسب منشاء مشہور کر کے خوب گواہ زور کہہ دیا ہوگا کہ لو جیسا کہ تم درخواست کرتے تھے۔ یسوع زندہ ہو گیا۔" (ست بچن ص ۱۶۴، خزائن ج ۱۰ ص ۲۸۶)

بقول مرزا قادیانی یہ قبر یروشلم میں ہے۔ جہاں حضرت یسوع مسیح کو صلیب دی گئی۔

ب..... "یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔ لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا۔ پھر زندہ ہو گیا۔" (ازالہ اوہام ص ۴۷۳، خزائن ج ۳ ص ۳۵۳)

ج..... "بلاد شام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کی پرستش ہوتی ہے اور مقررہ تاریخوں پر ہزارہا عیسائی سال بسال اس قبر پر جمع ہوتے ہیں۔"

(ست بچن حاشیہ ص ۱۶۴، خزائن ج ۱۰ ص ۳۰۹ حاشیہ)

د..... "اور حضرت مسیح اپنے ملک سے نکل گئے اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کشمیر میں جا کر وفات پائی اور اب تک کشمیر میں ان کی قبر موجود ہے۔"

(ست بچن ص ۱۶۴، خزائن ج ۱۰ ص ۳۰۷ حاشیہ)

www.besturdubooks.wordpress.com

اب ناظرین ان چار اقوال پر غور کر کے خود ہی نتیجہ نکال لیں کہ مرزا قادیانی کی کون سی بات کو صحیح مانا جائے۔ پہلے مسیح کی قبر یروشلم میں بتاتے ہیں۔ پھر ان کے وطن گلیل میں۔ پھر بلاد شام میں اور پھر ان تینوں مقامات کو چھوڑ کر سری نگر کشمیر میں۔ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام چار جگہ مرے؟۔ اور چار مقامات پر مدفون ہوئے۔ یہ مختلف باتیں الہامی دماغ سے منسوب ہو سکتی ہیں؟۔ یا ان کو خلل دماغ کہا جائے۔ (ختم شد عبارت عشرہ)

(حاشیہ ص ۲۳۶) یہ ایک کھلی جہالت ہے کہ صاحب عشرہ نے مختلف مقامات سمجھ لئے ہیں۔ حالانکہ یروشلم اس شہر کا نام ہے۔ گلیل اس شہر کے علاقہ یا صوبہ کا نام ہے اور شام اس تمام ملک کا نام ہے۔ تینوں لفظ ایک وقت میں درست ہیں۔ جیسا کہ قادیان، پنجاب، ہندوستان۔ ان میں کوئی اختلاف نہیں الخ!

نصیری: علم جغرافیہ سے قادیانی مصنف نے یہ سمجھا کہ جس طرح بمقابلہ پادری عبداللہ آتھم مرزا غلام احمد نے علاقہ جدید شمالی و جنوبی کے متعلق مسئلہ صوم پر اپنی جغرافیہ دانی[۱] کا مضحکہ خیز ثبوت دیا تھا اور اس کے حواریوں نے رفع الوقتی کے طور پر قادیانی کرشن کے جواب کو صحیح سمجھ لیا تھا۔ (جنگ مقدس) اسی طرح عشرہ کاملہ کے جواب میں اس جہالت کے مظاہرہ پر عام مسلمان اور خصوصاً قادیانی بوجہ عدم واقفیت جغرافیہ ٹھیک کہہ دیں گے۔ لیکن مرزائیت کے اس ایجنٹ کو معلوم ہونا چاہئے کہ سرزمین ہند پر صرف قادیانی خوش اعتقاد مرید ہی نہیں رہتے ہیں۔ بلکہ وہ حضرات بھی موجود ہیں جو ایک سطر کا جائزہ لے کر سائنس، فلسفہ، جغرافیہ کی روشنی میں فیصلہ کریں گے۔ جب آپ کو اس قدر بھی علم نہیں تھا کہ بیت المقدس، گلیل اور شام کے متعلق صحیح معلومات بیان کر سکیں تو کیوں عشرہ کاملہ کے جواب میں قلم اٹھا کر رسوا ہوئے۔ دیکھو نقشے ارض مقدس کے جو سر ولسن لارڈ اور ریورنڈ وائٹ ڈی۔ڈی نے برٹش فارن بائبل سوسائٹی کے لئے تیار کئے ہیں اور جو اکثر بائبل کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں۔ ان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت کا بھی نقشہ دکھایا گیا ہے اور ہر ملک و صوبہ کے حدود واضح کئے گئے ہیں۔

---

[۱] ایسا ہی مرزا قادیانی نے ”قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے۔ جو لاہور سے گوشہ جنوب غرب میں ہوتا بتلایا ہے۔“ (دیکھو اشتہار چندہ منارۃ المسیح، خطبہ الہامیہ ص ۱۲۳، ۱۴۲، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً) حالانکہ وہ شمال مشرق میں ہے۔

ے

www.besturdubooks.wordpress.com

حضرات! ملک کنعان یا فلسطین ایک صوبہ ہے اور اس کے ساتھ شام بھی باقاعدہ علیحدہ صوبہ ہے۔ جیسا کہ پنجاب کے ساتھ بلوچستان سمجھ لیجئے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ یہ صوبے ہندوستان کے ہیں۔ لیکن ان کے باقاعدہ باضابطہ حدود موجود ہیں۔ اسی طرح بیت المقدس کو ملک کنعان میں ایک علاقہ سمجھ لیجئے۔ جس کا دارالخلافہ بھی بیت المقدس ہے اور بیت اللحم مقام پیدائش مسیح اسی علاقہ کا مشہور شہر ہے۔ اس علاقہ کے شمال میں صاف اور واضح حدود کا علاقہ سامریا ہے۔ جہاں حضرت یعقوب کا کنواں مشہور ہے اور اس کے شمال میں گلیل کا علاقہ جداگانہ حدود کے ساتھ ہے۔ جس کا مشہور شہر ناصرہ ہے۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کا حقیقی وطن ہے اور اکثر حضرت مسیح علیہ السلام کو ناصری اسی لئے لکھا جاتا ہے اور ملک شام کا دارالخلافہ دمشق ہے۔ جس کا مشہور مقام بیروت بھی ہے اور یہ شام کا علاقہ وہی ہے جہاں بنی امیہ کی حکومت تھی۔ آج کل کنعان کا ملک سرکار برطانیہ کو جمعیت اقوام کی طرف سے سپرد ہے اور شام فرانسیسیوں کو اور دیوار گریہ کا جھگڑا ملک کنعان کے مشہور مقام یروشلم (بیت المقدس) کا ہے۔ یہ ہے مختصر نقشہ اس ملک کا۔ اب فیصلہ کیجئے کہ قادیان والی مثال کب صادق آ سکتی ہے؟۔ کیونکہ قادیان پنجاب میں ہے اور پنجاب ہندوستان کا مشہور صوبہ ہے۔ اگر بقول مرزا غلام احمد قادیانی مسیح کی قبر یروشلم میں ہے تو گلیل میں کس طرح ممکن ہے؟۔ جو سامریا کے شمال میں ایک مستقل صوبہ ہے اور قادیانی ایجنٹ کی منطق یہاں کس طرح کام دے سکتی ہے؟۔ بقول قادیانی ایجنٹ تو یہ ثابت ہوا کہ اگر کوئی کہے کہ فلاں ولی کی قبر بمبئی میں ہے اور پھر یہ بھی کہے کہ ولی موصوف اپنے وطن پنجاب میں جا کر فوت ہوگئے اور پھر یہ بھی کہے کہ ان کی قبر کی پرستش ملک برما میں ہوتی ہے اور یہ بھی کہہ دے کہ ولی صاحب نے چین میں جا کر وفات پائی اور چین میں مدفون ہیں۔ تو قادیانی منطق کی رو سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ کوئی اختلاف اقوال نہیں۔ کیونکہ بمبئی اس شہر کا نام ہے اور پنجاب اس شہر کے علاقہ یا صوبہ کا نام ہے اور ہندوستان تمام ملک کا نام ہے۔ جس میں برما بھی شامل ہے اور چین ایشیاء میں ہے۔ جس میں ہندوستان بھی شامل ہے۔ اس لئے یہ تمام الفاظ ایک وقت میں درست ہیں۔ شرم! شرم!!

قادیانی ایجنٹ صاحب! اگر مسیح بیت المقدس میں مدفون ہیں تو گلیل والی گپ کیسی؟۔ اور اگر گلیل کا قصہ صحیح ہے تو ملک شام کا افسانہ کیسا؟۔ اور اگر شام میں ہیں تو کشمیر سری نگر کی رٹ کیسی؟۔ اور یہ ایسی واضح باتیں ہیں کہ جماعت ہشتم کا طالب علم بھی سمجھ سکتا ہے۔ لیکن نہ سمجھے ہیں اور نہ سمجھیں گے۔ تو یہ قادیانی دوست۔ لطف کی بات تو یہ ہے کہ انجیل کی اندرونی شہادت ہی کافی

www.besturdubooks.wordpress.com

لیکن قیامت یہ ہے کہ ایک عظیم الشان نبی ملک کنعان سے بقول قادیانی کرشن صلیب سے زندہ بچ کر کشمیر کی طرف رخ کرتا ہے اور کوئی راستہ تجویز نہیں کیا جاتا جو اس نبی نے اختیار کیا ہو اور یہ نہیں بتلایا جاتا کہ آخر اتنا دور دراز کا سفر اس زمانہ میں جب کہ نہ کوئی ریل تھی نہ ہوائی جہاز اور نہ ہی باقاعدہ پختہ سڑکیں۔ تو یہ ارض مقدس کا مسیح کس طرح سری نگر پہنچ گیا۔ راستہ میں کیا کیا واقعات پیش آئے؟۔ کس کس جگہ قیام کیا؟۔ اتنے لمبے سفر میں کسی قوم یا قبیلہ سے بھی ملاقات ہوئی یا نہیں؟۔ کوئی سواری بھی ساتھ تھا یا نہیں؟۔ اور کس ملک کی کس تاریخ کے کس صفحہ پر اس غیر معمولی نبی کے غیر معمولی سفر کا حال لکھا ہوا موجود ہے؟۔ اور خاص کر تاریخ کشمیر میں ایسا تذکرہ کہاں لکھا ہے کہ مغرب کا کوئی بزرگ ہجرت کر کے سری نگر پہنچا اور اس وقت کی حکومت نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ نیز مصنف نے کئی دفعہ ریاست کشمیر کا دورہ سیر و سیاحت کے لئے کیا ہے اور ہر مشہور و غیر معروف مقام کو بھی دیکھا ہے۔ اس علاقہ میں شاہ ہمدان کا روضہ خاص سری نگر میں دریا جہلم کے کنارے اپنی خاص شان سے موجود ہے۔ جہاں لاکھوں انسان سالانہ عرس پر جمع ہوتے ہیں اور حضرت بل کا اجتماع تو اپنی مثال آپ ہے کہ صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بال مبارک کی زیارت کے لئے لاکھوں انسان اپنی عقیدت کا اظہار غیر معمولی طریقہ سے کرتے ہیں کہ پتھر دل بھی اس وقت اثر لئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بلبل شاہ کا تذکرہ ہر کہہ و مہ کی زبان پر ہے اور کوئی مقام ایسا کشمیر میں نہیں جہاں کسی بزرگ کا مزار ہو اور کشمیری حضرات غیر معمولی طریقہ سے اپنی عقیدت کا اظہار نہ کریں۔ کیونکہ کشمیریوں کی خوش اعتقادی بطور ضرب المثل مشہور ہے۔ محلہ خان یار کی طرف جو سڑک شاہی مسجد کو جاتی ہے اس سڑک پر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا روضہ ہے جس کی جاگیر لاکھوں روپے کی ریاست سے مقرر ہے۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ ان ہندوستانیوں کے مقتدر پیر کا مزار بغداد میں مشہور مقام ہے۔ لیکن اسی سری نگر کشمیر میں رسول قادیانی ایک غیر معمولی نبی کی قبر کا نشان دیتے ہیں اور یہی خوش اعتقاد کشمیری ہیں کہ ان کو معلوم ہی نہیں کہ یہ کس صاحب کا مزار ہے۔ نہ ہی کوئی سالانہ عرس اور نہ ہی کوئی خاص عقیدت کا اظہار کیا۔ ایسے الہام کو اضغاث و احلام سمجھیں یا خود غرضی کی کلام؟۔ قادیانی نبی لکھتا ہے کہ ارض مقدس سے مسیح بھاگ کر محلہ خان یار میں مدفون ہوا ہے۔

۔۔ بریں عقل و دانش بباید گریست

www.besturdubooks.wordpress.com

اگر ایسی تاویلات سے ایسے مسائل کا حل ممکن ہے تو پھر مرزائی منطق کے مطابق کیوں نہیں کہہ دیا جاتا کہ جس تخت بلقیس کا ذکر قرآن کریم میں پ ۱۹ سورۃ النمل میں ہے اور جس کو حضرت سلیمان کا وزیر آصف برخیا معجزانہ طور پر لایا تھا۔ وہ تخت اسی سری نگر میں ڈل گیٹ کے پاس موجود ہے۔ کیونکہ مقام تخت سلیمان سری نگر میں مشہور جگہ ہے۔ گو اب وہاں ایک مندر سی دکھائی دیتا ہے۔ خواجہ غلام الثقلین صاحب پانی پتی مرحوم آئینہ قادیان ص ۹ میں بالکل صحیح فرما گئے ہیں کہ ''سرزمین قادیان میں تاویلوں کو معنی پہنانے تاویلیں بھی شرمانے لگی۔ کوئی مسئلہ نہیں جس کو تاویلی رنگ میں حل کرنے کی کوشش نہ کی گئی ہو۔ اگر کسی زبان میں کوئی ایسا لفظ دکھائی دیا جس سے مطلب نکلتا ہو تو بغیر اس کے کہ عقل سے کام لیا جاتا۔ اس لفظ کو بھی ہزار قسم کے معنی پہنانے کی کوشش کی گئی۔'' حقیقت تو یہ ہے کہ قادیانی دوست بھی ان رکیک تاویلوں سے اچھی طرح واقف ہیں اور نور دین صاحب کی یہ خاص مہربانی مرزا قادیانی کے حال پر ہے کہ جب دنیا کے کسی ملک یا خطہ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیا قبر کا کوئی نشان نظر نہ آیا تو کشمیر میں حکیم صاحب نے اشارہ کر دیا اور دیتے قیام کشمیر کا فائدہ اس صورت میں اٹھایا کہ چند کوتاہ اندیش کشمیریوں کو دام تزویر میں پھنسا لیا گیا تا کہ محض عیسائی معترضین کی مخالفت کے لئے وہ صاحبان اس شیخ چلی کے نظریہ کی تائید کریں اور اب جو قادیانی ایجنٹ تائید کر رہے ہیں تو یہ سب مجبور ہیں۔ تا کہ اس لمیٹڈ کمپنی کا کاروبار معطل نہ ہو جائے۔ ورنہ ہر ایک کو حصہ رسدی کے حساب نقصان کا خوف ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ جو اجماع بتایا جاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کے اس عظیم الشان اجماع وفات مسیح پر لیکن جب عبارت دیکھو تو قادیانی تحریک کی تردید کے لئے یہی کافی ہے۔ قادیانی ایجنٹ صاحب نے جو طبقات کبیر جلد ۳ ص ۲۸ سے خطبہ امام حسن پر شہادت علی کرم اللہ وجہہ کا پیش کیا اس کے الفاظ قابل نوٹ ہیں۔ بقول قادیانی دوست امام حسین فرماتے ہیں کہ آج رات وہ انسان فوت ہوا کہ پہلے اور پچھلے اس کے مرتبہ کو نہیں پا سکتے۔ بولو مرزائی دھرم کی جے!!! اگر یہ روایت صحیح ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ مرزائی دوست نبوت کا ڈھونگ رچا رہے ہیں۔ اور مرزا قادیانی کے ان دعاوی کا کیا حشر ہوا کہ اپنے کو ہر نبی و امام سے افضل ٹھہرایا ہے اور اس قول سے حضرت علیؓ مرزا قادیانی سے بھی اعلیٰ مرتبہ ثابت ہوتے ہیں۔ باقی رہا وفات مسیح اور امام حسینؓ کا قول اس کے متعلق حیوۃ القلوب ص ۲۰۳ اور زیادہ تفصیل کے

۱؎ (ضمیمہ نگارشات ص ۲۳)

www.besturdubooks.wordpress.com

اہل قرآن و نیچر کا بہروپ ہو اور جب نئی کتاب سے مقابلہ ہو تو محمدی ہو۔ غرض یہ کہ گرگٹ
کی طرح رنگ بدلتے جاؤ اور دنیا کو یہ معلوم بھی نہ ہو سکے کہ مذہب کا ڈھب کیا ہے اور نتیجہ یہ نکلے
کہ سننے والے بھی مغالطہ میں ہی رہیں۔ (اس تحریر کو سمجھنے کے لئے مرزائی لٹریچر کا مطالعہ کافی ہے
اور انشاء اللہ ہر ایک صاحب اس کی تائید کرے گا۔ کیونکہ مرزائی حضرات جس بات پر بحث کرتے
ہیں وہ بھی طریقہ مناظرہ و مجادلہ ہے کہ جس طرح بھی ہو سکے مطلب نکالو) کیا نہیں دیکھتے کہ ایک
وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں گندگی اچھالی جارہی ہے تو دوسرے وقت بانگ دہل
کہا جارہا ہے کہ ماشاء اللہ مرزا قادیانی نہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت کرتے ہیں۔ بلکہ
ان کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتے ہیں۔ لیکن قدرت کا تماشہ دیکھئے کہ آخر ہی کلام
کے خاتمہ پر پھر فطرتاً مجبور ہو کر اپنے دلی اعتقاد کا اظہار کر دیتے ہیں۔

(دیکھو تقریر: از ایمان ص ۱۶ بحوالہ خزائن ج ۱۵ ص ۱۸)

اب یہاں نیاز مند کا ایک سوال ہے جو امید ہے کہ قادیانی ایجنٹ اور ان کے ہم پیشہ
حضرات جواب دے کر ہمیں شکریہ کا موقعہ دیں گے۔ گو امید تو یہ ہے کہ جس طرح میرے
مضمون "اہل کتاب کا ناطق خدا" اور "قادیانی مسیح" کے جواب سے عاجز رہے ہیں۔ اس کے
جواب میں بھی خاموشی ہی ہوگی۔ کیونکہ جانتے ہیں کہ یہ بات ٹھہری تو قادیانیت کا بیڑا غرق ہو کے
خاتمہ ہو جائے گا۔

سوال از جمیع علمائے مرزائیت

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی مشہور کتاب کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸ پر اپنی
تحقیق متعلق پیدائش مسیح علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے کھلے بندوں ذیل کے الفاظ میں اعلان
کرتے ہیں۔

"مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں اس صورت میں وہ لوگ
قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض"

اب سوال یہ ہے کہ خدارا یہ بتلائے کہ وہ مجبوریاں کون سی تھیں جن پر ایمان رکھنا ہر
سنجیدہ انسان کا فرض ہے اور خاص کر اس بات کو واضح کیجئے کہ جب قرآن کریم و احادیث سے

www.besturdubooks.wordpress.com

بغیر تاویل یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش معجزانہ ہے اور کسی قسم کی مجبوریوں کا اشارہ تک کسی آیت یا حدیث میں نہیں تو ان الفاظ کی موجودگی میں برخلاف قرآن کریم و احادیث رسول ﷺ نتیجہ نکالنے والا مسلمان ہے یا کافر؟۔ اور محض عیسائی حضرات کی مخالفت کی وجہ سے اس قدر غیر معمولی تعصب و ضد و ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے متعلق خاص بدگمانی پیدا ہو اور صرف الفاظ میں لکھنا کہ مریم علیہا السلام کو خاص مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ کہاں تک ایک شریف النفس مسلمان کو زیب دیتا ہے؟۔ اگر بفرض محال کوئی ایسی مجبوریاں انجیل سے مرزا قادیانی کو ثابت ہوگئی تھیں تو پھر باوجود اس اعلان کے کہ انجیل میں تحریف ہو چکی ہے۔ مجبوریوں کا لفظ لکھنا کہاں کی شرافت اور دیانت ہے؟۔ اب ہمیں بتایئے کہ یہ کون سی مجبوریاں تھیں جن کی تائید قرآن کریم اور احادیث سے کی جاسکتی ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ جہاں تک نیازمند نے انجیل کا مطالعہ کیا ہے کوئی ایسی عبارت نظر سے نہیں گذری کہ مرزا قادیانی کا نتیجہ صحیح ثابت ہو۔ انجیل میں کہاں لکھا ہے کہ بوجہ خاص مجبوریوں کے مریم صدیقہ علیہا السلام کا نکاح یوسف سے کر دیا گیا۔ حالانکہ یوسف کی پہلی بیوی بھی بقول مرزا قادیانی موجود تھی اور بتول ہونے کے عہد کو بھی توڑ دیا گیا اور تعدد ازدواج کی بنیاد بھی ڈالی گئی اور عہد نامہ قدیم پر خط تنسیخ کھینچ دیا گیا اور پھر یہ بھی کوئی قادیانی دوست نہیں لکھ سکا کہ بلا تاویل عہد نامہ جدید سے یوسف کی اولاد مریم صدیقہ علیہا السلام سے ثابت ہو۔ کیونکہ خود پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک فرقوں میں اس بارہ میں اختلاف ہے تو ایسے امر متنازعہ فیہ پر ایسے غیر معمولی مسئلہ کا فیصلہ دینا کار دانا نیست۔ اور نیازمند نے بھی انجیل میں دیکھا ہے کہ وہاں متن میں ایسے الفاظ موجود ہیں کہ جن سے حقیقی بہن بھائی مراد نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ Brethren اور Brothers کا فرق انگریزی صرف و نحو جاننے والے خوب سمجھتے ہیں۔

جب کہ حوالہ جات سے یہ بات ثابت تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بطور معجزہ ہوئی ہے اور خود قادیانی نبی صاحب بھی ابتدائی کے طور پر تسلیم کر چکے تھے کہ پیدائش مسیح فی الواقعہ ایک معجزہ ہے تو کیا انبیاء کی یہی شان ہے کہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلیں یا سیاسی شاطروں کا وطیرہ اختیار کر لے جائے اور تبلیغ دنیا میں بھی پالیسی سے کام لیا جائے اس اختلاف بیانی کا نتیجہ ہے کہ آج قادیانی امت میں بھی اختلاف ہے کہ لاہوری پارٹی معجزانہ پیدائش کی مقر بھی ہے اور بھی انکار

www.besturdubooks.wordpress.com

بھی کرتی ہے اور الفضل کا نمرہ بعض قادیانی کھلے بندوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا لڑکا لکھتے ہیں اور کبھی اسلامی اکثریت کے خوف سے بن باپ بھی کہہ دیتے ہیں۔ غرض کہ رنگ برنگ کی بولیاں سناتی رہتی ہیں۔ دیکھو انگریزی اخبار اعتصام لاہور اور جدید رسالہ جامع احمدیہ قادیان!

۴...... منکوحہ آسمانی کی مشہور عالم پیش گوئی

محمدی بیگم کی پیش گوئی کے واقعات ہر کسی کو معلوم ہیں۔ اس لئے مشرحہ کامل کے اقتباسات کی ضرورت نہیں۔ لیکن قادیانی ایجنٹ نے جو کچھ خامہ فرسائی کی ہے وہ قابل داد ہے۔ کیونکہ آپ نے باقاعدہ ایک قسم کا پروگرام کتاب شہادت القرآن ص۸۰، خزائن ج۶ ص۳۷۶ سے پیش کیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی ہے کہ یہ پیش گوئی پروگرام کے مطابق صحیح نکلی۔ قدرت کا معجزہ دیکھئے کہ ایجنٹ صاحب کا دماغی توازن قائم نہیں رہا اور اس طرح اپنی تردید آپ کر دی کہ قیامت تک امت قادیان کو رسوا کر دیا۔ اس دوست نے جب خود تسلیم کر لیا ہے کہ (شہادۃ القرآن ۲۲ ستمبر ۱۸۹۳ء) کی تصنیف ہے۔ جب احمد بیگ مر چکا تھا تو بتاؤ جو پروگرام اس میں شائع کیا ہے اس کی حقیقت کیا رہ جاتی ہے۔ احمد بیگ کا محمدی بیگم کے نکاح ثانی تک زندہ رہنا پروگرام میں کس طرح لکھا جا سکتا تھا؟۔ جب کہ پروگرام ہی احمد بیگ کی موت کے بعد شائع ہوا۔ غیرت ہے۔ حمیت ہے تو ذرا قبل موت احمد بیگ ایسا پروگرام واضح دکھلاؤ پھر ہم فیصلہ کریں گے کہ مرزا قادیانی سچے تھے یا جھوٹے؟۔ یہ کہتے شرم نہیں آئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریر سے احمد بیگ کا محمدی بیگم کے نکاح ثانی تک زندہ رہنا غیر احمدی دکھائے۔ پیش گوئی کے الفاظ صاف واضح ہیں۔ داماد اڑھائی سال تک احمد بیگ ۳ سال تک فوت ہو جائے گا۔ اگر لفظی بحث کو ترک کر دیں تو بھی ہر عاقل سمجھ سکتا ہے کہ احمد بیگ کا (بعد عدت) نکاح ثانی تک زندہ رہنا پیش گوئی کا صحیح مفہوم تھا۔ احمد بیگ بھی وہ شخص ہے جس نے مرزا قادیانی کی آرزو کو ٹھکرا دیا اور اپنی لڑکی دینے سے انکار کر دیا۔ اس لئے ضروری تھا کہ احمد بیگ زندہ رہتا اور دیکھتا کہ کس طرح اس کی موجودگی میں اس کا داماد مرا اور اس کی مرضی کے خلاف قدرت نے مرزا غلام احمد قادیانی ہی کو اس کا داماد بنا دیا۔ تا کہ اسے عبرت حاصل ہوتی اور وہ اس آسمانی وبادی روحانی طاقت کو تسلیم کر لیتا اور مرزا قادیانی نے بھی پیش گوئی احمد بیگ کو پیغام نکاح دینے کے بعد کی ہے۔ جب کہ اس مرد خدا نے کھلے بندوں شد

www.besturdubooks.wordpress.com

میں اس کی اولاد ہو جائے گی۔ کسی نے لکھا یا مرزا قادیانی سے پیش گوئی سمجھنے میں غلطی ہو گئی۔ کسی نے مرزا قادیانی کے ان دعاوی کو خواب (اضغاث احلام) قرار دے دیا۔ کسی نے تبدیلی زمین کی تاویل کی۔ کسی نے نکاح کا فسخ ہو جانا ظاہر کیا۔ اب حصہ داران کمپنی سے کیا بن سکتا ہے۔ کیونکہ خود مجدد قادیانی تسلیم کر چکے ہیں کہ اس پیش گوئی کے بارے میں ایسے امور پیش آئے جس سے دشمنوں کو ہنسی اور ٹھٹھا کا موقع ملا۔ (تتمہ ۸ ص ۱۳۲)

قادیانی دوستو! خدا سے ڈرو کیوں جھوٹ سے کیا پیار کرتے ہو۔ بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اسلامی لٹریچر میں یہ الفاظ دیکھے کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور صاحب اولاد ہوگا۔ لیکن یہ نہ سمجھے کہ شادی سے مراد خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور چونکہ یہ نشان قادیانی مسیح میں پورا نہیں ہوا۔ اس لئے آخری زمانہ میں کوئی حقیقی مسیح آئے گا۔ جو پہلے تھا نہ کہ اس کا مثیل۔ خود اس پیش گوئی نے خوب لطف دکھایا ہے کہ ٹھوکر پہ ٹھوکر کھاتے قادیانیوں سے شکست تسلیم کرالی ہے۔ دیکھو (تتمہ حقیقۃ ص ۱۳۲) کہ صاف لکھ دیا کہ یہ مرزا قادیانی سے اجتہادی غلطی ہو گئی۔ (یہ لو قادیانی [illegible])

اگر یہی بات تھی تو اس قدر صفحے سیاہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اب جو اجتہادی غلطی کا سوال ہے اس کے لئے صرف یہی شعر کافی ہے کہ اغلاط قادیانی حد سے بڑھ گئے ہیں۔ جن کی طرف تمام میں اختلاف کیا گیا ہے۔ اب یہ صاحب ان اشعار کو یاد فرمائیں گے۔

پیش گوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا
قدرت حق کا عجب ایک تماشا ہوگا
جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا
کوئی پا جائے گا عزت کوئی رسوا ہوگا

۵...... آخری فیصلہ خود مرزا قادیانی کی زبان سے

حضرات! اب آخری فیصلہ بھی سن لیجئے کہ قادیانی اکابرین کی اس کتاب کی حقیقت کھل جائے اور دنیا کو معلوم ہو کہ کس طرح اس مقدس فرقہ کے حصہ داروں نے روز روشن میں مغالطہ

www.besturdubooks.wordpress.com

دینا اور باطل کی حمایت کرنا فرض منصبی سمجھا ہوا ہے۔

(۲۰۳ص ۱۱۱ نمبرے) جھوٹا اور جھوٹے دعوے مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

"میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں ور نہ ... اگر مجھ سے کروڑوں نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے۔ تو میں جھوٹا ہوں۔ سب گواہ رہیں ...... الخ!

(اخبار بدر نمبر ۲۹ ج ۲ص ۴، ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء، مکتوبات احمدیہ ج ۶ ص ۱۶۲)

(ص ۹۱۸) بخاری شریف ج ۳ص ۱۳۲ "هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله" کی تفسیر کفر مٹنے کی تین اشکال پیش کئے ہیں۔

۱. کفر کا اکثری طور مراد ہے۔

۲. صرف جزیرہ عرب مراد تھا۔

۳. آنحضرت ﷺ کے ذریعہ آہستہ آہستہ کفر مٹ رہا ہے۔
یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ (۱۳ صدیوں) میں بالکل مضمحل ہو جائے گا۔

(زرقانی شرح مواہب جلد ۳ص ۴۵۸)

تصیری:۔ قیامت! قیامت!! کذب و افتراء کی حد ہوگئی۔ لعنت الله على الكاذبين !! ایجنٹ صاحب نے کس دیدہ دلیری سے شرح زرقانی کا حوالہ دیتے ہوئے ترجمہ میں تحریف سے کام لیا ہے۔ ہر منصف مزاج کو اس کتاب کے اس باب کے مطالعہ کے لئے پر زور سفارش کرتا ہوں۔ عربی عبارت دیکھئے اور پھر اس کا ترجمہ اور اس نخوت دار ایجنٹ سے پوچھئے کہ یہ کس عربی عبارت کا ترجمہ ہے کہ "حضرت مسیح موعود کے زمانہ (۱۳ صدیوں) میں بالکل مضمحل ہو جائے گا۔" کہاں ۱۳ صدیوں کا لفظ لکھا ہے؟ عربی عبارت تم نے خود لکھی ہے۔ وہ صرف یہ ہے ان يضمحل فى زمن عيسىٰ !! اب یہاں عام فہم عربی ہے کہ آج نحو یں کا طالب علم بھی ترجمہ کر سکتا ہے۔ ۱۳ صدیوں کا لفظ کہاں سے لیا؟۔ شرم! شرم!! بے حیا باش ہر چہ خواہی کن اسی کو کہتے ہیں۔

محض یہ دکھانے کے لئے کہ تمہارے مسیح قادیانی کی کوئی تائید قدرت نے نہ کی اور

www.besturdubooks.wordpress.com

(مرزا قادیانی) کا دعویٰ روحانی جماعت پیدا کرنے کا تھا۔ سو جماعت احمدیہ کی نیکی، پارسائی، اسلامی خدمات، سرفروشانہ خدمات اور روحانی تنظیم، صاحب دل انسان کے لئے خضر راہ ہیں۔ آپ نے پاکبازوں کا ایک گروہ پیدا کیا۔ جو دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔

(تجلیات ص ۸۳)

خلیفہ صاحب کا اپنے مرثیہ میں قادیانیوں کی اخلاقی حالت کا اظہار اور مجیب صاحب کا اس سے انکار اس مثل کا مصداق ہے کہ:

من چہ سرایم وطنبورہ من چہ می سراید

ادھر دل میں ہر قادیانی اچھی طرح سمجھتا ہے کہ اصل اصل ہے اور نقل نقل اور کھوٹ کھوٹ ہے اور چھال چھال۔ پھر چونکہ اوراک سے مہدی اور مسیح نہیں بنتے بلکہ محض الہامات اور صحیفہ قدرت اور حق وصداقت پر تہ رہا ہے۔ حق ہے کہ حق کا دامن پکڑو اور ہدایت کے فرزند (دیکھو عہد نامہ جدید) مسیح الدجال (دیکھو مخصوص بہت سوں سے بچو اور مسیح ناصری کے الفاظ یاد رکھو کہ

”نجات اسی کی ہے جس نے آخر دم تک صبر کیا۔“

سنائے صاحب نظرے گوہر خود را

عیسیٰ نتواں گشت بتصدیق خرے چند

ناظرین! اس مختصر تبصرہ سے واضح ہو گیا ہوگا کہ مؤلف تجلیات نے عشرہ کاملہ کی تحقیق اور اس کا جواب دینے میں کہاں تک خوف خدا اور راست بازی کو مد نظر رکھا ہے۔ یہ تصنیف جس کی ۲۰۰ صفحے کی ضخیم تالیف کا جو عالم تک کے تمام مرزائی خرافات کا مجموعہ ہے۔ اس سے آپ صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ بفحوائے!

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

بہر حال اگر کسی غیرت مند مرزائی نے اس مختصر تبصرہ کے جواب میں قلم اٹھایا تو ہم پھر خدمت کرنے کو حاضر ہیں۔

بر رسولاں بلاغ باشد و بس

اب اس دعا پر یہ رسالہ ختم کرتا ہوں کہ خدا کرے قادیانی حضرات کو ٹھنڈے دل سے غور وفکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس رسالہ کو ان کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

www.besturdubooks.wordpress.com